محترم قارئین۔

السلام و علیکم!

میرا نیا ناول ''سرخ قیامت'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کہانی جس تیز رفتاری سے اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً بے قرار ہوں گے۔ میں پیش لفظ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ اس لئے میں سب سے پہلے ان ستر قارئین کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں جنہوں نے 'کوڈ کلاک' میں شائع ہونے والے سوال کا صحیح جواب دیا ہے۔ ان میں سے دس قارئین جن کا قرعہ نکلا ہے نیچے ان کے نام دیئے جا رہے ہیں۔ ان سے التماس ہے کہ وہ ادارہ کو خط ارسال کریں اور بذریعہ خطوط بتائیں کہ وہ اپنی پسند کا کون سے ناول انعام میں لینا چاہتے ہیں۔ خط میں آپ کا پورا نام اور پتہ اور سیل نمبر بھی ہونا چاہئے۔ یہاں میں ان قارئین سے یہ درخواست بھی کروں گا کہ وہ ادارہ ارسلان پبلی کیشنز سے شائع ہونے والے ناولوں کے نام بتائیں جو بھی ان کے پسند کے ہوں۔ جناب مظہر کلیم کا ادارہ خان برادرز ہے اس لئے براہ کرم انعام کے طور پر ان کے ناولوں کے نام نہ لکھا کریں۔ جن دوستوں کے نام قرعہ میں نکلے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

عبدالرشید سرگودھا، رضوان منظور ملتان، فیصل ظفر کراچی، شاذ لائبریری منچن آباد، حاجی محمد صاحب، حاجی بلاک ملتان، عتیق الرحمٰن

ملتان کینٹ، محمد آصف ملتان، ناہید ارشد لاہور، نام نہیں لکھا جلال پور پیر والا ان کے سیل فون کے آخری چار نمبر لکھ رہا ہوں جس سے وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کا نام بھی قرعہ میں نکلا ہے۔ ان کے سیل فون کے آخری چار نمبر یہ ہیں 4152, اسی طرح ایک اور صاحب ہیں جنہوں نے اپنا نام و پتہ نہیں لکھا ہے ان کے سیل فون کے آخری چار نمبر یہ ہیں۔ 3069 آپ سب آج ہی ادارہ کو خط لکھ کر اپنی پسند کا ناول منگوا سکتے ہیں۔

ان تمام دوستوں نے جو جواب دیا ہے وہ ''ساس اور داماد'' کا رشتہ ہے جو کہ درست جواب ہے۔ ان تمام دوستوں نے ایک ہی جواب دیا ہے لیکن میرے ایک اور قاری ہیں جن کا تعلق پنجاب پولیس سے ہے اور وہ ہیڈ کانسٹیبل ہیں۔ ان کا نام فیاض حسین ہے جن کا تعلق شیخوپورہ سے ہے۔ فیاض حسین صاحب کا تعلق چونکہ پولیس سے ہے اس لئے انہوں نے شاید اس سوال کے جواب کے لئے باقاعدہ محکمانہ انداز میں سوچا تھا۔انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ بھی غلط نہیں ہے۔ اس لئے انہیں اس قدر تحقیق کرنے کے عوض میری جانب سے دو ناول خصوصی طور پر انعام میں دیئے جائیں گے۔ میں فیاض حسین صاحب کا خط من وعن شائع کرا رہا ہوں۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں فیاض حسین صاحب نے اس سوال کا جواب کس قدر دلچسپ اور انوکھے انداز میں دیا ہے۔

فیاض حسین صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کا نیا ناول 'کوڈ کلاک' پڑھ کر ایسا لگتا ہے جیسے آپ نے جاسوسی دنیا میں نیا رنگ بھر دیا ہو۔ آپ نہایت ہی اچھا لکھتے ہیں۔ جب بھی آپ کا کوئی ناول پڑھتا ہوں اس میں اتنا زیادہ سسپنس اور ایڈونچر ہوتا ہے کہ ناول پورا پڑھے بنا نہیں چھوڑتا۔ آپ کے ناولوں کا ہر ماہ شدت سے انتظار رہتا ہے۔ میری ڈیوٹی بے حد سخت ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کے ناول پڑھنے کے لئے وقت نکال ہی لیتا ہوں۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ ہمارے لئے ایسے ہی دلچسپ اور منفرد ناول تحریر کرتے رہیں۔ اب میں جولیا کے سوال کا جواب دیتا ہوں۔ موٹر سائیکل پر سوار مرد اور عورت کا رشتہ 'بہن اور بھائی کا ہے' مثال کے طور پر میری بیوی کا بھائی یعنی میرے سالے کی شادی میرے بھائی کی لڑکی سے ہوئی ہے اور میری بیوی اور میرا سالا موٹر سائیکل پر جا رہے ہیں۔ ان کو پولیس روکتی ہے تو میرا سالا کہتا ہے کہ اس کا سسر میرے سسر کا والد ہے۔ (میری بیوی کا سسر میرا والد اور میرے سالے کا سسر جو میرا بھائی ہے) اس طرح ان دونوں میں بہن بھائی کا رشتہ ہے۔

محترم فیاض حسین صاحب۔ سب سے پہلے تو میں آپ کا ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے جس محبت اور جس خوبی سے سوال کا جواب دیا ہے میں نے آپ کے کہنے پر آپ کا خط مع سوال کے جواب شائع کرا دیا ہے۔ جس انداز میں آپ نے سوال کا جواب دیا ہے یہ آپ کی ذہانت کا منہ بولتا

Downloaded from https://paksociety.com

ثبوت ہے اور آپ کا اس سوال کے منفرد انداز میں جواب دینے سے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ انتہائی ذہین اور قابل آفیسر ہیں۔ یقین کریں میں آپ کی ذہانت سے بہت خوش ہوا ہوں اس لئے قرعہ اندازی سے ہٹ کر میں آپ کو دو ناولوں کا سپیشل تحفہ ارسال کروں گا۔ آپ اپنی پسند کے کوئی دو ناول بتا دیں جو جلد ہی آپ کو روانہ کر دیا جائے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب باری ہے اگلے سوال کی جو چوہان نے آپ کے لئے منتخب کیا ہے۔ چوہان کا سوال بہت آسان سا ہے اس کا جواب آپ کو تھوڑی سی ہی محنت سے مل جائے گا۔

قارئین سے تنویر کا سوال

ایک چوکیدار جس کا مالک کسی کام سے ہوائی جہاز کے ذریعے دوسرے شہر جانے والا تھا۔ صبح جب وہ گھر سے نکلنے لگا تو چوکیدار اس کے پاس گیا اور اپنے مالک سے کہا کہ اس نے رات کو خواب دیکھا ہے کہ جس طیارے میں آپ سفر کرنے جا رہے ہیں وہ طیارہ حادثے کا شکار ہو گیا ہے۔ طیارہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے اور اس میں موجود تمام مسافر مارے گئے ہیں۔ اس لئے وہ آج اس طیارے میں سفر نہ کریں۔ مالک چوکیدار کی بات مان لیتا ہے اور سفر پر نہیں جاتا۔ پھر اسے خبر ملتی ہے کہ چوکیدار نے جو خواب دیکھا تھا وہ سچ ثابت ہو گیا ہے۔ جس طیارے میں اس نے سفر کرنا تھا وہ واقعی حادثے کا شکار ہو کر تباہ ہو گیا ہے اور طیارے کے تمام مسافر ہلاک ہو گئے ہیں۔ مالک نے چوکیدار کو بلایا اور اپنی جان بچنے پر اسے بھاری انعام دیا۔ انعام دینے کے بعد مالک نے چوکیدار کو نوکری سے نکال دیا۔

اب آپ نے یہ بتانا ہے کہ جس چوکیدار کے خواب دیکھنے کی وجہ سے مالک کی جان بچی تھی اس نے چوکیدار کو نوکری سے کیوں نکالا تھا۔ اس کی ایسی کون سی غلطی تھی جس کی وجہ سے وہ اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ اس سوال کا جواب دیں اور ادارہ ارسلان پبلی کیشنز سے شائع ہونے والے میرے، جناب صفدر شاہین یا جناب ارشاد العصر جعفری صاحب کا ایک ناول بذریعہ قرعہ اندازی تحفہ میں حاصل کریں۔

اب میں آپ کو ایک اور خوشخبری دینا چاہتا ہوں۔ وہ خوشخبری گولڈن جوبلی نمبر کی ہے جس کا نام میں نے سلیکٹ کر لیا ہے اور اب میں تیزی سے اس پر کام کر رہا ہوں۔ گولڈن جوبلی نمبر جو میرے لکھے ہوئے اب تک کے تمام ناولوں سے کہیں زیادہ طویل اور انتہائی انفرادیت کا حامل ہو گا اس کا نام ''گولڈن کرسٹل'' ہے۔ گولڈن کرسٹل میں پہلی بار عمران، کرنل فریدی اور میجر پرمود مدمقابل ہوں گے۔ یہ تینوں بڑے اور ذہین کردار جب ان ایکشن ہوں گے تو کیسے کیسے رنگ بکھریں گے اور کون کون سے ہنگامے جنم لیں گے یہ تو آپ ناول پڑھ کر ہی جان سکیں گے۔ یہ ایک طویل ترین

ناول ہوگا۔ میں نے اس ناول کے حوالے سے آپ کو یہ سب اس لئے بتایا ہے کہ آپ اسے خریدنے کی ابھی سے تیاری کر لیں کیونکہ یہ ناول ایک ہی جلد میں شائع کیا جائے گا۔ گولڈن جوبلی نمبر 'گولڈن کرسٹل' کی جھلکیاں انشاء اللہ آپ آئندہ آنے والے ناولوں میں پڑھ سکیں گے۔

اس کے علاوہ میں آپ سے ایک ضروری مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اکثر قارئین کے مجھے خط موصول ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں عمران سیریز کے ساتھ کرنل فریدی اور میجر پرمود پر بھی لکھنا شروع کر دوں۔ کیا ان دوستوں کی طرح آپ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے واقعی کرنل فریدی اور میجر پرمود کے کرداروں پر الگ سے ناول تحریر کرنے چاہئیں۔ اس کے لئے براہ کرم اپنے خطوط میں جواب ارسال کریں تاکہ میں آپ کے مشوروں پر عمل کر سکوں۔ اب آپ اپنا پسندیدہ ناول' سرخ قیامت' کا مطالعہ کریں اور ناول پڑھ کر مجھے اس ناول کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی سے ضرور آگاہ کریں کیونکہ آپ کی آراء ہی میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں۔

اب اجازت دیجئے!

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔ (آمین)

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ سر سلطان نے ممبران کے سامنے ایکسٹو کے ساتھ انتہائی تلخ کلامی کی تھی جس کی وجہ سے ممبران پر سے ایکسٹو کا سارا رعب اور دبدبہ ختم ہو سکتا تھا۔ عمران نے سر سلطان کو اٹھتے دیکھ کر غصے سے مائیک آف کر دیا تھا۔

''سر سلطان جا رہے ہیں۔ انہیں ایک منٹ کے لئے یہاں بلاؤ''...... عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بغیر کچھ کہے فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور تیز تیز چلتا ہوا آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ لوٹا تو اس کے ہمراہ سر سلطان تھے جن کے چہرے پر انتہائی ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیوں بلایا ہے تم نے مجھے یہاں''...... سر سلطان نے عمران کی جانب ناگوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’آپ کا آچار ڈالنے کے لئے‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’کیا بکواس ہے۔ جو بات کرنی ہے سیدھے طریقے سے کرو۔ میں اس وقت بہت غصے میں ہوں‘‘...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’تو میں کون سا آپ کو گدگدیاں کر کے آپ کو ہنسانے کی کوشش کر رہا ہوں‘‘...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو سر سلطان اسے گھور کر رہ گئے۔

’’تم نے کچھ کہنا ہے تو کہو ورنہ میں جا رہا ہوں‘‘...... سر سلطان نے چند لمحے توقف کے بعد اسی طرح بے حد سنجیدہ اور سخت لہجے میں کہا۔

’’میں نے کیا کہنا ہے آپ سے۔ آپ نے سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے ایکسٹو سے جس انداز میں بات کی ہے اس سے ممبران کے سامنے ایکسٹو کا کیا امیج باقی رہ گیا ہے۔ آج تک ممبران یہی سمجھتے تھے کہ ایکسٹو کے سامنے پاکیشیا کا صدر بھی سر اٹھا کر بات کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا ہے اور آپ۔ آپ نے تو ایک ہی جھٹکے میں ممبران کے سامنے ایکسٹو کا سارا رعب اور سارا دبدبہ ختم کر دیا ہے‘‘...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’میں نے ایکسٹو کی ذات پر کوئی بات نہیں کی ہے۔ میں نے حق کی بات کی ہے اور حق کی بات کرنے سے ایکسٹو کی ذات پر نہ تو کوئی حرف آتا ہے اور نہ اس کے رعب اور دبدبے میں کوئی فرق

پڑتا ہے‘‘...... سر سلطان نے کہا۔

’’ہونہہ۔ اگر آپ کو ایسے ہی لہجے میں بات کرنی تھی تو آپ یہاں آنے کی زحمت گوارا نہ کرتے مجھے اپنے آفس میں بلا لیتے اور وہاں میری کھنچائی کر لیتے‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’میں جانتا تھا کہ ممبران بے حد ڈرے ہوئے ہیں اور انہیں اپنا مستقبل داؤ پر لگا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ میں نے ایکسٹو سے اس انداز میں بات کر کے ان کے دلوں سے ڈر نکالنے کی کوشش کی ہے اور انہیں اس بات کا بھی احساس دلایا ہے کہ وہ غلط نہیں تھے اس لئے ایکسٹو انہیں سزا دینے کا مجاز نہیں ہو سکتا۔ اگر انہوں نے ملک وقوم کے ساتھ غداری کی ہوتی یا ان سے قومی مفادات کو نقصان پہنچا ہوتا تو تمہاری جگہ میں ان کے لئے کڑی سے کڑی سزا تجویز کرتا لیکن جب انہوں نے کوئی جرم کیا ہی نہیں تھا تو پھر ان سے کیسی پوچھ گچھ اور کیسی سزا‘‘...... سر سلطان نے کہا۔

’’جو بھی ہے۔ ان کے سامنے جس انداز میں آپ نے ایکسٹو کو لتاڑا ہے اگر اس سے ان کے دلوں سے ایکسٹو کا ڈر نکل گیا تو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اچھا ہو گا اگر ان کے دلوں سے ایکسٹو کا ڈر نکل جائے گا۔ ایکسٹو ان کی طرح ایک عام انسان ہے۔ ان کے دلوں میں ڈر صرف اللہ تعالیٰ کا ہونا چاہئے کسی اور کا نہیں۔ ایکسٹو ان کا چیف ہے جس کے حکم پر وہ ملک وقوم کے تحفظ کا کام کرتے ہیں۔ ایکسٹو

کی پوری ٹیم اپنا کام انتہائی جانفشانی اور دلیری سے کرتی ہے۔ اس سے بڑھ کر وہ اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔ وہ ملک دشمن عناصر اور اسلام دشمن سے نمٹنے کے لئے تن وتنہا بھی برسرِ پیکار ہو جاتے ہیں اور اپنے سینوں پر گولیاں بھی کھا لیتے ہیں۔ سینکڑوں بار وہ موت کے منہ میں جاتے جاتے بچے ہیں۔ ان کا ہر قدم سیدھا موت کے منہ میں جاتا ہے لیکن انہوں نے تمہاری طرح کبھی موت سے بچنے کے لئے پیٹھ نہیں دکھائی۔ ملک کی سلامتی اور بقاء کے لئے جس طرح تم آگ کے سمندر میں کود جاتے ہو اسی طرح وہ بھی بڑی سے بڑی اذیتوں اور مشکلات کا انتہائی بہادری اور دلیری سے سامنا کرتے ہیں۔ پھر تم ان کے ساتھ اس طرح کا ناروا سلوک کیسے کر سکتے ہو۔ وہ بھی ایک حق بات کے لئے''...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایکسٹو کا ایک امیج ہے ایک وقار ہے۔ وہ ایکسٹو کی اجازت کے بغیر کچھ بھی کریں اور ایکسٹو ان کی شکلیں دیکھتا رہ جائے ایسا ممکن نہیں ہے''۔ عمران نے بھی جواباً غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہر بات کا ایک حل ہوتا ہے عمران اور یہ ضروری نہیں ہے کہ حل تلاش کرنے کے لئے نیگیٹو انداز میں ہی سوچا جائے۔ ملکی اور قومی معاملے میں تم ان سے جس قدر سخت رویہ اختیار کرو یہ تمہاری اپنی پلاننگ ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ ہی ہوگا لیکن اس معاملے میں تمہیں ان سے نرم لہجے میں بات کرنی چاہئے

تھی۔ تم انہیں آرام سے سمجھاتے اور انہیں اس بات کے لئے آزاد چھوڑ دیتے کہ اگر ان میں سے کوئی سیکرٹ سروس کو چھوڑ کر شادی کرنا چاہتا ہے تو اس پر تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہ تمہاری شادی کرانا چاہتے تھے اور اس کے لئے بھی وہ خود تیار نہیں ہوئے تھے۔ اس کام کے لئے انہیں مجبور کیا گیا تھا اور اس کام کے لئے انہیں مجبور کرنے والی تمہاری اماں بی تھیں۔ وہ اماں بی جس کے سامنے تم بھی سر اٹھا کر بات کرنے کی ہمت نہیں کرتے''...... سر سلطان نے اس بار قدرے نرم لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

''میں سب جانتا ہوں۔ آپ اب یہ بتائیں کہ اب آپ کا کیا فیصلہ ہے۔ ممبران کے سامنے آپ نے جو دعویٰ کیا ہے کیا آپ واقعی اس پر عمل کریں گے''...... عمران نے سر جھٹک کر سنجیدگی سے کہا۔

''میں نے کسی کے سامنے کوئی دعویٰ نہیں کیا ہے۔ میں نے حق کی بات منوانے کی بات کی ہے اور میں حق کی بات منوا کر ہی رہوں گا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے اور میں اس فیصلے سے کسی بھی صورت میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ شادی کرنا ممبران کا شرعی حق ہے اور میں ہمیشہ حق کی بات کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا''...... سر سلطان نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا میں ایکسٹو کی سیٹ سے دستبردار ہو جاؤں''...... عمران

نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں نیکی کے اس کام سے کوفت ہو رہی ہے اور میرا اقدام غلط معلوم ہو رہا ہے تو پھر میں کچھ نہیں کہوں گا۔ تم اس معاملے میں اپنی مرضی کر سکتے ہو"...... سر سلطان نے سپاٹ لہجے میں کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"گویا آپ میرے ساتھ ساتھ تمام ممبران کے سروں پر سہرے سجا کر ہی دم لیں گے"...... عمران نے کہا۔ اس کا موڈ حیرت انگیز طور پر ٹھیک ہو گیا تھا۔ سر سلطان سے سخت تلخ کلامی کے باوجود اب وہ ایسے نظر آ رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ یہ بات واقعی درست تھی کہ کسی بھی شرعی معاملے میں نہ تو وہ کوئی رکاوٹ بن سکتا تھا اور نہ ہی اس سے پیچھے ہٹ سکتا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ زندگی میں پہلی بار اس نے سر سلطان کے سامنے ہتھیار ڈال دینا ہی مناسب سمجھا تھا۔ اس کا موڈ بحال ہوتے دیکھ کر بلیک زیرو کے چہرے پر سکون آ گیا تھا ورنہ عمران اور سر سلطان کی تلخ کلامی دیکھ کر وہ بھی دل ہی دل میں ڈرا ہوا تھا کہ نجانے اب یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔

"میں پھر کہوں گا یہ ان کا حق ہے اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس شرعی حق سے محروم نہیں رکھ سکتی۔ ایکسٹو بھی نہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"لو بھائی۔ اب تم بھی اپنے سر پر سہرا سجانے کی تیاریاں کر لو۔

سر سلطان صاحب نے تو کمر کس لی ہے لگتا ہے اب دانش منزل میں صرف ایکسٹو سے کام نہیں چلے گا اس کے ساتھ مسز ایکسٹو کا ہونا بھی لازم و ملزوم ہو جائے گا ایکسٹو پلس مسز ایکسٹو"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی لیکن سر سلطان کا چہرہ سپاٹ ہی رہا۔

"اب میں جاؤں"...... سر سلطان نے پوچھا۔

"آپ کو روکنے کی جرأت کس میں ہے اور ہاں جب آپ بل میں ترمیم کرا لیں تو ملک میں یہ منادی بھی ضرور کرا دیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران مع ایکسٹو کے لئے دلہنوں کی فوری ضرورت ہے۔ حسینائیں اپنا بائیو ڈیٹا اور تصاویر جلد سے جلد ارسال کریں تاکہ ایکسٹو اور ممبران ان حسیناؤں میں سے اپنی پسند کی حسینہ کو چن سکیں اور ہاں یہ ضرور لکھوا دینا کہ ان حسیناؤں کو ترجیح دی جائے گی جو ایکسٹو اور اس کی ٹیم کو اپنی زلفوں کا اسیر بنا کر انہیں ملک و قوم کی خدمت کی بجائے صرف اپنی تابعداری پر مامور رکھ سکیں"...... عمران نے کہا تو سر سلطان ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

"تم جتنا بھی طنز کر سکتے ہو کر لو مگر میں اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹوں گا جلد ہی ترمیم شدہ بل کی کاپی تمہارے پاس ہو گی پھر تم جو مرضی کرتے پھرنا۔ اللہ حافظ"...... سر سلطان نے منہ بنا کر کہا اور پھر وہ مڑے اور تیز تیز چلتے ہوئے آپریشن روم سے نکلتے چلے

گئے۔

''آپ نے سر سلطان کو اس بار واقعی ناراض کر دیا ہے''...... سر سلطان کو آپریشن روم سے باہر جاتے دیکھ کر بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اور انہوں نے جو ایکسٹو کو ناراض کیا ہے وہ۔ تمہیں وہ نظر نہیں آ رہا ہے کیا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اس میں ان کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ انہوں نے واقعی صحیح بات کی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ان کی واقعی کوئی غلطی نہیں ہے۔ غلطی تمہاری ہے جو تم نے مجھ سے پوچھے بغیر انہیں میٹنگ روم میں بلا لیا تھا۔ ممبران کے سامنے ایکسٹو کی جو تذلیل ہونی تھی وہ تو ہو گئی۔ خود ایکسٹو بھی جب ایکسٹو کا بھرم نہ رکھے تو بے چارہ ایکسٹو کر بھی کیا سکتا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہ بے چارہ ایکسٹو شاید آپ نے اپنے لئے استعمال کیا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور نہیں تو کیا۔ ایک میں ہی تو رہ گیا ہوں زمانے میں بے چارہ۔ بے چارے انسان کی اس دنیا میں حیثیت ہی کیا ہوتی ہے چاہے وہ جھونپڑی میں رہنے والا فقیر ہو یا دانش منزل کا حقیر فقیر پُر تقصیر''...... عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے

اختیار ہنس پڑا۔

''اب ممبران سے کیا کہنا ہے۔ میٹنگ روم میں اب بھی ان کی سانسیں رکی ہوئی ہیں اور وہ خوفزدہ بیٹھے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اب ان کی زندگی اور موت کا فیصلہ جناب سر سلطان کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے تو میں ان سے کیا کہوں۔ انہیں جانے کے لئے کہہ دو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ایکسٹو کی سیٹ سے اٹھا اور اس کی جگہ بلیک زیرو اس سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ممبران سے میٹنگ برخاست ہونے کا کہہ کر انہیں وہاں سے جانے کے لئے کہہ دیا۔

تیز بیپ کی آواز سن کر ڈاکٹر ایکس بری طرح سے چونک پڑا۔
وہ اس وقت ایم ون کے مین کنٹرول روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔
بیپ کی آواز اس کے سامنے موجود ڈائس پر لگے ہوئے ایک سپیکر سے آ رہی تھی۔ ڈاکٹر ایکس نے فوراً ڈائس پر لگے ہوئے چند بٹن پریس کیے تو سپیکر سے بیپ کی آواز آنی بند ہو گئی اور ساتھ ہی سامنے موجود ونڈ سکرین نے ایک لائٹ سکرین کا روپ دھار لیا جس پر ایم ٹو اسپیس اسٹیشن کے ماسٹر کمپیوٹر کا روبوٹ دکھائی دے رہا تھا۔
''ڈاکٹر ایکس۔ ایم ٹو کالنگ''...... اچانک سکرین پر نظر آنے والے روبوٹ کے منہ پر لگے ہوئے شیشے کی پٹی میں روشنی وائبریٹ کرتی دکھائی دی اور سپیکروں میں ایم ٹو کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ ڈاکٹر ایکس اٹنڈنگ''...... ڈاکٹر ایکس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔
''ڈاکٹر ایکس۔ مجھے نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کا پتہ چل گیا ہے''...... ایم ٹو نے جواب دیا۔
''نائٹ ون فائیو۔ یہ کون سا اسپیس شپ ہے۔ کون ہے اس میں''...... ڈاکٹر ایکس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔
''نائٹ ون فائیو اسپیس شپ وہی اسپیس شپ ہے ڈاکٹر ایکس جس میں سر مورسن نے اپنے دس سائنس دانوں کو ایم ٹو سے فرار کرایا تھا''...... ایم ٹو نے کہا اور اس کی بات سن کر ڈاکٹر ایکس بے اختیار اچھل پڑا۔
''اوہ اوہ۔ کہاں ہے وہ اسپیس شپ۔ تم نے اسے کیسے مارک کیا ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
''نائٹ ون فائیو اسپیس شپ، ایم ٹو سے تقریباً ستر ہزار کلو میٹر کی دوری پر ہے اور زیرو وے پر سفر کر رہا ہے۔ اس اسپیس شپ کا کچھ دیر کے لئے ریڈیو سسٹم آن ہوا تھا جس کی وجہ سے میرا اس سے لنک ہو گیا۔
میں نے فوراً لوکیشن چیک کی اور اس طرف ریڈ ڈاٹ فائر کر دیا جس کی وجہ سے مجھے نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کا نشان مل گیا۔ میں نے فوراً اسپیس شپ کو مارک کیا اور اس اسپیس شپ کا اسکین کرنا شروع کر دیا جس سے مجھے اس اسپیس شپ کی خرابی کا

بھی علم ہو گیا اور مجھے یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ اس اسپیس شپ میں کتنے افراد موجود ہیں''...... ایم ٹو نے جواب دیا۔

''کتنے افراد ہیں اس اسپیس شپ میں''...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''اسپیس شپ میں آٹھ افراد موجود ہیں ڈاکٹر ایکس''...... ایم ٹو نے جواب دیا۔

''کیا وہ سب زندہ ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''یس ڈاکٹر ایکس وہ سب زندہ ہیں''...... ایم ٹو نے جواب دیا۔

''کیا تم ان کا اسپیس شپ واپس لا سکتے ہو''...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ میں نے اس اسپیس شپ کو واپس لانے کے لئے کوبرا شپ بھیج دیئے ہیں۔ وہ ایک گھنٹے تک نائٹ ون فائیو اسپیس شپ تک پہنچ جائیں گے اور اگلے ایک گھنٹے میں وہ اس اسپیس شپ کو لے کر یہاں واپس آ جائیں گے''...... ایم ٹو نے جواب دیا۔

''گڈ۔ کوبرا شپ کا انچارج کون ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''روبو کمانڈر ڈگالڈر ہے ڈاکٹر ایکس''...... ایم ٹو نے جواب دیا۔

''او کے۔ ڈگالڈر سے کہو کہ وہ ان سب سائنس دانوں کو ایم ٹو میں لانے کی بجائے ریڈ پلانٹ پر لے جائے۔ میں نے اب ان تمام سائنس دانوں کو ریڈ پلانٹ پر رکھنے کا فیصلہ کیا ہے جہاں سے وہ کسی صورت میں بھی فرار نہیں ہو سکیں گے۔ ریڈ پلانٹ کا سپریم کمپیوٹر خود ہی ان سب کو سنبھال لے گا۔ سپریم کمپیوٹر میں اتنی صلاحیتیں ہیں کہ وہ ہر وقت ان سب سائنس دانوں کے دماغوں کی ریڈنگ کر سکتا ہے اور ان کو اپنے کنٹرول میں رکھ سکتا ہے۔ ریڈ پلانٹ میں وہ اپنی مرضی کا کوئی بھی کام نہیں کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ ریڈ پلانٹ میں ضرورت کے وقت ہی اسپیس شپس جاتے ہیں جو کام ختم ہوتے ہی واپس آ جاتے ہیں اس لئے ان سائنس دانوں کے پاس وہاں ایسا کوئی ذریعہ نہیں ہو گا کہ وہ کسی طرح سے ایس سی کو ڈاج دے کر وہاں سے نکل سکیں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔ ایس سی سے مراد اس کا سپریم کمپیوٹر تھا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ میں ابھی ڈگالڈر کو احکامات منتقل کر دیتا ہوں وہ نائٹ ون فائیو کو سیدھا ریڈ پلانٹ میں لے جائیں گے''...... ایم ٹو نے جواب دیا۔

''او کے۔ کیا ریڈ ڈاٹ آن ہے اور اس سے تم نائٹ ون فائیو پر نظر رکھ رہے ہو''...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''یس ڈاکٹر۔ میں نے نائٹ ون فائیو کو مسلسل ٹارگٹ کر رکھا ہے۔ اب کچھ بھی ہو نائٹ ون فائیو میری نظروں سے اوجھل نہیں

Downloaded from https://paksociety.com

ہو سکے گا''...... ایم ٹو نے کہا۔

''گڈ۔ اسے اب تمہاری نظروں سے اوجھل ہونا بھی نہیں چاہئے۔ میں نے ارتھ سے گیارہ سائنس دانوں کو اغوا کرایا تھا جن میں سے دو اسپیس ڈیتھ کا شکار ہو چکے ہیں اور ایک ارتھ پر واپس جا چکا ہے جس کے بارے میں مجھے ایم ون نے بتایا ہے کہ اس سائنس دان کا اسپیس شپ ارتھ رینج میں آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا تھا اور وہ اسپیس شپ پاکیشیا کی شمالی پہاڑی علاقے میں گر کر تباہ ہو چکا ہے جس میں موجود سر مورسن بھی ہلاک ہو چکا ہے۔ ایم ون نے اس اسپیس شپ کو اسکین کیا ہے۔ اسپیس شپ کا کوئی حصہ سلامت نہیں ہے جس کا مطلب ہے کہ اسپیس شپ میں موجود وہ تمام چیزیں جل کر راکھ ہو چکی ہیں جو سر مورسن ایم ٹو سے لے گیا تھا''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... ایم ٹو نے جواب دیا۔

''اب یہ آٹھ سائنس دان ہی میرے پاس واپس آ جائیں تو میں ان سے اب بھی بہت سے کام لے سکتا ہوں ان سائنس دانوں کی مدد سے میں اپنے اسپیس ورلڈ کو اور زیادہ پاور فل اور ناقابلِ تسخیر بنا سکتا ہوں۔ اس لئے جیسے بھی ہو ڈگالڈر سے کہو کہ وہ ان آٹھوں سائنس دانوں کو لے کر واپس آئے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں ڈاکٹر ایکس۔ کوبرا شپ کی روبو فورس اپنے

فرائض جانتی ہے وہ ہر صورت میں نائٹ ون فائیو اسپیس شپ واپس لا کر رہیں گے۔ اور'' اچانک ایم ٹو کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

''کیا ہوا۔ تم خاموش کیوں ہو گئے ہو''...... ڈاکٹر ایکس نے چونک کر پوچھا۔

''ڈاکٹر ایکس میں نے زیرو لینڈ کے اسپیس شپس مارک کئے ہیں وہ زیرو وے کی جانب بڑھ رہے ہیں''...... ایم ٹو نے تیز لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ایکس زیرو لینڈ کے اسپیس شپس کا سن کر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا زیرو لینڈ کے اسپیس شپس، نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کی طرف جا رہے ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ وہ اسی طرف جا رہے ہیں لگتا ہے زیرو لینڈ والوں نے بھی نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو مارک کر لیا ہے''۔ ایم ٹو نے چیختے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ نائٹ ون فائیو اسپیس شپ میں موجود سائنس دان میرے اسپیس ورلڈ کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں اگر وہ زیرو لینڈ والوں کے ہاتھ آ گئے تو انہیں میرے اسپیس ورلڈ کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

انہیں روکو۔ جلدی روکو، ان سائنس دانوں کو کسی بھی صورت میں زیرو لینڈ والوں کے ہاتھ نہیں لگنا چاہئے''...... ڈاکٹر ایکس نے

بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ میں ڈگالڈر سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کوبرا شپس ابھی زیرو وے سے بہت دور ہیں۔ انہیں زیرو وے تک پہنچنے میں آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت لگے گا جب کہ زیرو لینڈ کے اسپیس شپس ان سائنس دانوں کے اسپیس شپ سے زیادہ دور نہیں ہیں۔ وہ جلد ہی اس اسپیس شپ تک پہنچ جائیں گے“...... ایم ٹو نے جواب دیا۔

”اوہ اوہ۔ پھر تو وہ سائنس دانوں کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ انہیں روکو۔ ایم ٹو جیسے بھی ہو انہیں روکو“...... ڈاکٹر ایکس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”میں کوبرا شپ کے کمانڈر ڈگالڈر سے بات کرتا ہوں ڈاکٹر ایکس۔ وہ زیرو لینڈ کے روبوٹس کو نائٹ ون فائیو اسپیس شپ نہیں لے جانے دیں گے“...... ایم ٹو نے جواب دیا۔

”کیا کوبرا شپس میں منی ریڈ ٹارچیں لگی ہوئی ہیں“...... ڈاکٹر ایکس نے انتہائی اضطراب بھرے لہجے میں پوچھا۔

”نو ڈاکٹر ایکس۔ ابھی منی ریڈ ٹارچیں صرف بلیک برڈز میں ہی لگائی گئی ہیں لیکن جلد ہی ہم باقی اسپیس شپس پر بھی منی ریڈ ٹارچیں لگا لیں گے۔ کوبرا شپس پر گائیڈڈ لیزر میزائل، بلاسٹنگ ریز گنیں اور ریڈ لیزر فائر کرنے والی گنیں لگی ہوئیں ہیں جن سے زیرو لینڈ کی روبو فورس کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ بے فکر

رہیں۔ زیرو لینڈ کی روبو فورس ہماری روبو فورس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی اور کوبرا شپ کے روبو فورس نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو ان کے قبضے سے چھڑا کر لے آئے گی“...... ایم ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جلدی کرو۔ اس سے پہلے کہ زیرو لینڈ کی روبو فورس ان سائنس دانوں کو لے کر وہاں سے نکل جائے۔ ڈگالڈر سے کہو کہ وہ ان پر ٹوٹ پڑے اور ان سب کو تباہ کر کے ان سے سائنس دانوں کو چھین کر لے آئیں“...... ڈاکٹر ایکس نے چیختے ہوئے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ میں ابھی ڈگالڈر کو حکم دیتا ہوں“...... ایم ٹو نے کہا۔

”تم نے نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو لینے کے لئے کتنے کوبرا شپ بھیجے تھے“...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

”چار کوبرا شپ گئے ہیں ڈاکٹر ایکس“...... ایم ٹو نے کہا۔

”صرف چار کوبرا شپ۔ اوہ اوہ۔ زیرو لینڈ کی روبو فورس کے مقابلے میں ان کی تعداد بہت کم ہے ایم ٹو۔ زیرو لینڈ کے کتنے اسپیس شپ مارک کئے ہیں تم نے“...... ڈاکٹر ایکس نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

”ان کی تعداد دس ہے ڈاکٹر ایکس“...... ایم ٹو نے جواب دیا۔

”دس اور ان کے مقابلے میں ہمارے صرف چار اسپیس شپس ہیں۔ تب تو وہ ہمارے کوبرا شپس پر بھاری پڑ جائیں گے۔ تم فوراً

زیرو وے کی طرف مزید اسپیس شپس بھیج دو۔ کم از کم پچاس فائٹر اسپیس شپس جانے چاہئیں۔

زیرو لینڈ کی روبو فورس انتہائی خطرناک ہے۔ ان کے پاس کرامک ریز موجود ہے جس سے وہ ہماری فورس کو شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں اس لئے ان کے مقابلے میں ہماری فورس کی تعداد چوگنی ہونی چاہئے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''اوکے ڈاکٹر ایکس۔ میں زیرو وے پر مزید پچاس کوبرا شپس بھیج دیتا ہوں''...... ایم ٹو نے جواب دیا۔

''کوبرا شپس نہیں۔ کوبرا شپس کی جگہ تم اسپیس اسٹیشن زیرو سکس سے زیرو وے پر بلیک برڈز بھیجو۔ کوبرا شپس سے بلیک برڈز کہیں زیادہ تیز رفتار اور طاقتور ہیں۔ بلیک برڈز میں نصب ہماری نئی ٹیکنالوجی کی وجہ سے زیرو لینڈ کی روبو فورس انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

بلیک برڈز پر نہ تو کوئی لیزر بیم اثر کرتی ہے۔ نہ لیزر میزائل اور نہ ہی کرامک ریز۔ جبکہ بلیک برڈز، زیرو لینڈ کے کسی بھی اسپیس شپ کو آسانی سے مارک بھی کر سکتے ہیں بلکہ انہیں تباہ بھی کر سکتے ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''ٹھیک ہے ڈاکٹر ایکس۔ میں زیرو وے پر پچاس بلیک برڈز بھیج دیتا ہوں''...... ایم ٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین سے ایم ٹو کا روبو کمپیوٹر غائب ہو گیا اور سکرین نے ویژن سکرین کی جگہ

لے لی اور وہاں ایک بار پھر خلاء کا مخصوص منظر ابھر آیا۔

''ڈاکٹر ایکس''...... کنٹرول روم میں ایم ون کی آواز ابھری۔

''یس ایم ون''...... ڈاکٹر ایکس نے چونک کر کہا۔

''ارتھ کے بلیو وے کی طرف سے مجھے نائن ایم کا ایک کاشن ملا ہے''...... ایم ون نے جواب دیا۔

''نائن ایم ایم۔ کیا مطلب''...... ڈاکٹر ایکس نے چونک کر کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ارتھ سے کوئی اسپیس کرافٹ خلاء کی طرف آ رہا ہے اور وہ اسپیس کرافٹ اسپیس ورلڈ کی طرف آنے والے بلیو وے پر موجود ہے''...... ایم ون نے جواب دیا۔

''اوہ۔ وہ کس قسم کا اسپیس کرافٹ ہے''۔ ڈاکٹر ایکس نے چونک کر پوچھا۔

''ابھی مجھے بلیو وے کی طرف سے صرف ایک کاشن ملا ہے۔ وہ اسپیس کرافٹ میری رینج میں نہیں ہے۔ میں نے بلیو وے کا ریڈ ڈاٹ ایکٹیویٹ کر دیا ہے۔ جیسے ہی وہ اسپیس شپ ریڈ ڈاٹ کی رینج میں آئے گا میں اسے فوراً اسکین کر لوں گا اور مجھے معلوم ہو جائے گا کہ وہ اسپیس شپ ہے یا اسپیس کرافٹ''...... ایم ون نے جواب دیا۔

''جو بھی ہے۔ وہ ہمارے بلیو وے پر کیسے آیا ہے۔ ان ویز کی طرف تو صرف ہمارے اسپیس شپس سفر کرتے ہیں پھر بلیو وے پر کوئی اور اسپیس شپ یا اسپیس کرافٹ کیسے آ سکتا ہے''...... ڈاکٹر

ایکس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ یہ واقعی پریشانی والی بات ہے''...... ایم ون نے جواب دیا۔

''تم فوراً اس اسپیس کرافٹ یا اسپیس شپ کو اسکین کرو اور معلوم کرو کہ وہ اسپیس کرافٹ یا اسپیس شپ کس طرح سے بلیو وے کی طرف آیا ہے۔ اگر وہ کوئی ارتھ سے آنے والا اسپیس کرافٹ ہے تو اسے فوراً بلیو وے سے ہٹا دو اور اگر وہ زیرو لینڈ والوں کا اسپیس شپ ہے تو پھر ریڈ ڈاٹ ایکٹیویٹ کرنے کے ساتھ ساتھ تم بلیو وے کی طرف سیکورٹی فورس بھیج دو تاکہ وہ اس اسپیس شپ کو وہیں تباہ کر دیں۔ اگر اس اسپیس کرافٹ کو بلیو وے پر آگے بڑھنے سے نہ روکا گیا تو وہ ہمارے اسپیس ورلڈ میں داخل ہو جائے گا''...... ڈاکٹر ایکس نے بدستور تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے ڈاکٹر ایکس۔ میں سیکورٹی کے لئے اسپیس اسٹیشن زیرو سکس سے بلیک برڈ روبو فورس بھیج دیتا ہوں تاکہ وہ اس اسپیس کرافٹ کو بلیو وے پر ہی تباہ کر دیں''...... ایم ون نے کہا۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے۔ بلیک برڈ فورس کسی بھی اسپیس کرافٹ پر تیزی سے حملہ کر کے انہیں تباہ کرنے کا تجربہ رکھتی ہے۔ بلیک برڈ فورس کے حملے سے ارتھ سے آنے والا اسپیس کرافٹ نہیں بچ سکے گا۔ میں نے پہلے ہی بلیک برڈز کی فورس زیرو وے کی طرف بھی

بھیجی ہے۔

اس وے پر ایم ٹو نے بھی زیرو لینڈ کے دس اسپیس شپس مارک کئے ہیں جو نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں۔ نائٹ ون فائیو اسپیس شپ میں وہ سائنس دان موجود ہیں جو ایم ٹو سے فرار ہوئے تھے۔ اس سے پہلے کہ زیرو لینڈ والے نائٹ ون فائیو اسپیس شپس کو زیرو لینڈ لے جائیں میں نے ایم ٹو کو ہدایات دی ہیں کہ وہ زیرو وے پر بلیک برڈز بھیج دے تاکہ وہ زیرو لینڈ کی روبو فورس کو ختم کر کے ان سے نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو واپس لا سکیں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ میں بھی ارتھ سے آنے والے اسپیس کرافٹ کو تباہ کرنے کے لئے بلیک برڈ بھیج رہا ہوں تاکہ ارتھ سے آنے والوں کے بچنے کا کوئی چانس باقی نہ رہے''...... ایم ون نے جواب دیا۔

''اوکے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا اور ایم ون خاموش ہو گیا۔ ڈاکٹر ایکس نے ڈائس پر لگے ہوئے چند بٹن پریس کئے تو اچانک ونڈ سکرین پر ایک بڑے اسپیس اسٹیشن کا منظر ابھر آیا۔ اس اسپیس اسٹیشن کا عقبی حصہ کھلا ہوا تھا اور وہاں ایک بہت بڑے ٹنل کا دہانہ دکھائی دے رہا تھا جس میں سے لمبی گردنوں والے شتر مرغوں جیسی شکلوں والے سیاہ رنگ کے اسپیس شپس نکل نکل کر باہر آ رہے تھے۔

ان اسپیس شپس کے پھیلے ہوئے پروں کے نیچے لیزر گنوں کے ساتھ لیزر میزائل لانچر بھی لگے ہوئے تھے جن کے چمکتے ہوئے سرخ سرے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے علاوہ ان اسپیس شپس کے اگلے حصے پر ٹارچیں بھی لگی ہوئی تھیں۔ شتر مرغوں جیسے اسپیس شپ ٹنل سے نکلتے ہی تیزی سے غوطے لگاتے اور اسپیس اسٹیشن کے نیچے سے گزرتے ہوئے اس کے عقب کی جانب اُڑ جاتے۔ ان اسپیس شپس کی رفتار بجلی کی رفتار سے بھی زیادہ تیز تھی۔ اسپیس اسٹیشن سے شتر مرغوں جیسے نکلنے والے اسپیس شپس کی تعداد دس تھی۔ جیسے ہی اسپیس اسٹیشن سے بیس اسپیس شپس نکل کر باہر گئے اسپیس اسٹیشن کے ٹنل کا دہانہ بند ہوتا چلا گیا۔

''میں نے بیس بلیک برڈ بلیو وے کی طرف روانہ کر دیئے ہیں ڈاکٹر ایکس''...... اچانک ایم ون کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے جواب دیا۔

''بلیک برڈز فورس اگلے چار گھنٹوں تک بلیو وے میں داخل ہو جائے گی اگر بلیو وے کی طرف سے آنے والا اسپیس شپ اس راستے سے نہ ہٹا تو بلیک برڈز اسے وہیں تباہ کر دیں گے''...... ایم ون نے جواب دیا۔

''ریڈ ڈاٹ پر تم اس اسپیس کرافٹ کو کتنی دیر میں اسکین کر لو گے''...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''ایک گھنٹے تک میں آپ کو اس اسپیس کرافٹ کی ساری

رپورٹ دے دوں گا ڈاکٹر ایکس''...... ایم ون نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر ہوں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... ایم ون نے جواب دیا اور ڈاکٹر ایکس خاموش ہو گیا۔

سیکرٹ سروس کے سب ممبران عمران کے فلیٹ میں موجود تھے۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ سر سلطان کے جانے کے بعد چیف نے میٹنگ برخواست کر دی تھی اور انہیں وہاں سے جانے کے لئے کہہ دیا تھا۔

اس وقت ماحول اس قدر گھمبیر ہو گیا تھا کہ صفدر سمیت کسی ممبر میں چیف سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس لئے میٹنگ کے برخواست ہوتے ہی وہ سب دانش منزل سے نکل آئے تھے۔ ان سب کے چہرے بجھے بجھے سے تھے۔ وہ سب انتہائی پریشان اور خوفزدہ دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں۔ یہ سارا معاملہ چونکہ عمران اور جولیا کی وجہ سے رونما ہوا تھا اس لئے ان سب نے عمران کے پاس جانے کا فیصلہ کر لیا تھا چنانچہ وہ سب میٹنگ روم سے نکلتے ہی عمران کے

فلیٹ کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ عمران فلیٹ میں ہی تھا۔

ان سب کے اُترے ہوئے اور غمزدہ چہرے دیکھ کر عمران یوں حیران ہو رہا تھا جیسے اسے کچھ خبر ہی نہ ہو کہ ان کے ساتھ کیا سانحہ پیش آیا ہے۔ وہ سب سٹنگ روم میں موجود تھے اور عمران ان کے سامنے بیٹھا باری باری ایک ایک کی شکل غور سے دیکھ رہا تھا۔

''تم سب کے اُڑے ہوئے رنگ اور اترے ہوئے چہرے دیکھ کر نجانے مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے جولیا کی طرح عین شادی کے وقت تمہاری ہونے والی بیویوں کو بھی تھریسیا اغوا کر کے اسپیس میں لے گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ چیف نے ہمیں سیکرٹ سروس سے فارغ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران یکلخت اچھل پڑا۔

''ارے واہ۔ یہ تو بہت بڑی خوشخبری ہے اور تم سب اتنی بڑی خوشخبری کے باوجود اس طرح سے منہ لٹکائے بیٹھے ہو۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہئے کہ تم سب کی ایک سخت گیر اور پتھر دل نقاب پوش سے جان چھوٹ گئی''...... عمران نے کہا۔

''یہ ہمارے لئے خوشی کی نہیں غم کی بات ہے''...... نعمانی نے کہا۔

''غم۔ کیسا غم۔ ارے۔ آزاد پرندے آزاد فضاؤں میں ہی اچھے لگتے ہیں انہیں اگر پنجرے میں قید کر دیا جائے تو وقت

Downloaded from https://paksociety.com

گزرنے کے ساتھ وہ اپنی اُڑان بھی بھول جاتے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ اچھا ہوا ہے کہ چیف نے تمہیں خود ہی سیکرٹ سروس سے فارغ کر دیا ہے۔ اب تم بھی میری طرح آوارہ گرد کنواروں کی فہرست میں شامل ہو گئے ہو۔ اب میری طرح تم بھی کسی کے احکامات کے پابند نہیں ہو۔ تم اپنی مرضی سے سو سکتے ہو اپنی مرضی سے جاگ سکتے ہو۔ جہاں مرضی جاؤ آؤ تمہیں کوئی روک ٹوک نہیں کرے گا۔ اپنی زندگی کو انجوائے کرنے کا تمہیں اس سے اچھا موقع پھر کبھی نہیں ملے گا۔ میں تو کہتا ہوں کہ اب اگر تم سب آزاد ہو ہی گئے ہو تو اپنے لئے جیون ساتھی ڈھونڈو اور ان سے شادیاں کر کے اپنے اپنے گھر بسا لو۔ دو چار سال بعد جب تم سب کے گھر ننھے ننھے ایجنٹ آ جائیں گے تو سب مل کر ان کی سیکرٹ سروس بنا لینا“...... عمران نے کہا۔

”پلیز عمران صاحب۔ ہم اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہیں“...... صفدر نے ناگواری سے کہا۔

”تو پھر کس موڈ میں ہو بھائی۔ یہی بتا دو۔ اگر چائے یا کافی پینے کا موڈ ہے تو پھر اس کے لئے تمہیں آٹھ دس گھنٹے انتظار کرنا پڑے گا۔ مجھے نہ چائے بنانی آتی ہے نہ کافی۔ یہ کام جناب آغا سلیمان پاشا صاحب کرتے ہیں۔ وہ تمہارے آنے سے تھوڑی دیر پہلے اپنے کسی دور کے رشتے دار کو ملنے دور گئے ہیں۔ وہ کب واپس آئیں گے اس کا کچھ نہیں کہا جا سکتا“...... عمران نے کہا۔

”پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ آپ چیف کی میٹنگ میں کیوں نہیں آئے۔ چیف نے ہمارے ساتھ ساتھ آپ کو بھی تو بلایا تھا“۔ صفدر نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

”میں جانتا تھا کہ چیف کا پارہ آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہو گا۔ اگر میں میٹنگ میں آ جاتا تو چیف کے غصے کا سارا ملبہ مجھ پر ہی گرنا تھا چیف کا ملبہ بے حد بھاری ہو سکتا تھا جس کے گرنے سے میری ہڈی پسلی ایک ہو جاتی اس لئے میں اپنی ہڈیاں بچانے کے لئے فلیٹ میں ہی دبک گیا تھا“...... عمران نے کہا۔

”سر سلطان بتا رہے تھے کہ انہیں چیف نے آپ کی سفارش سے میٹنگ میں بلایا تھا“...... کیپٹن شکیل نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ چیف نے ہم سب کا کورٹ مارشل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے میں نے چیف کو مشورہ دیا تھا کہ ایسا کرنے کے لئے انہیں میٹنگ روم میں ممبران کے ساتھ سر سلطان کو بھی مدعو کر لینا چاہئے تا کہ جو بھی کارروائی ہو ان کے سامنے ہو۔ میں نے یہ بات محض چیف کو سمجھانے کے لئے کی تھی لیکن میں چاہتا تھا کہ سر سلطان جب وہاں جائیں تو وہ کچھ بھی کر کے تم سب کا کورٹ مارشل مؤخر کرا دیں“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ تو سر سلطان نے میٹنگ روم میں جو کچھ کہا ہے وہ سب آپ کے کہنے پر کہا ہے“...... صدیقی نے چونکتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا کہا تھا انہوں نے“...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ کو نہیں معلوم کہ آج میٹنگ روم میں کیا ہوا ہے“...... صفدر نے بھی عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ابھی میری چیف یا سر سلطان سے کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔ میں تو چیف یا سر سلطان کی کال کا منتظر تھا“...... عمران نے جواب دیا تو وہ سب ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔ پھر صفدر نے عمران کو تفصیل بتانی شروع کر دی کہ کس طرح سے سر سلطان میٹنگ روم میں آئے تھے۔ چیف نے انہیں عمران اور جولیا کی شادی کے سلسلے میں کس طرح اپنے غصے کا اظہار کیا تھا اور کس طرح سے انہیں سیکرٹ سروس سے استعفے دینے یا فارغ کرنے کا کہا تھا اس کے بعد سر سلطان اور چیف کے درمیان جو سخت جملوں اور تلخ کلامی ہوئی تھی ان کے بارے میں بھی صفدر نے عمران کو ساری تفصیل بتا دی اور اس نے یہ بھی بتا دیا کہ کس طرح سے سر سلطان غصے سے میٹنگ روم سے اٹھ کر چلے گئے تھے اور چیف نے سر سلطان کے جاتے ہی میٹنگ برخواست کر دی تھی۔

”باپ رے۔ سر سلطان چیف کے سامنے ڈٹ گئے تھے۔ واقعی ان کی ہمت اور ان کی بہادری کی داد دینی پڑے گی کہ انہوں نے چیف کو اس طرح سے آڑے ہاتھوں لیا تھا ورنہ چیف کے سامنے بات کرتے ہوئے ہم سب کی تو جان ہی نکل جاتی ہے“...... عمران

نے کہا۔

”جی ہاں۔ واقعی سر سلطان اپنے موقف پر ڈٹ گئے تھے اور اس بار انہوں نے انتہائی دلیری اور ہمت کا مظاہرہ کیا تھا۔ انہوں نے چیف کی ہر سخت بات کا جواب سخت انداز میں اور تلخ باتوں کا جواب تلخ انداز میں ہی دیا تھا۔ جس طرح سے وہ غصے سے اٹھ کر گئے تھے ہمیں تو یوں لگ رہا تھا جیسے سر سلطان کے خلاف اب چیف انتہائی سخت ایکشن لے گا“...... چوہان نے کہا۔

”نہیں۔ چیف ایسا نہیں کر سکے گا۔ سر سلطان کا موقف غلط نہیں ہے۔ جس شق کے لئے سر سلطان نے چیف کے سامنے سر اٹھایا ہے وہ اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اسلامی قانون اور اسلامی نظریئے کے تحت معاہدے میں شادی نہ کرنے والی شق قطعی غلط اور غیر شرعی ہے جس کا چیف کو بھی احساس ہے۔ چیف بس رولز کی گرفت میں جکڑا ہوا ہے اس لئے شاید وہ بھی اپنی جگہ درست ہے۔ بہرحال جو بھی ہوا ہے اچھا ہی ہوا ہے۔ اس دنیا میں کوئی تو باہمت انسان موجود ہے جو ایکسٹو جیسے پہاڑ سے ٹکرانے اور اس کے سامنے سر اٹھا کر بات کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”وہ تو ٹھیک ہے لیکن کیا چیف سر سلطان کی بات مان کر ہماری سزائیں مؤخر کر دے گا۔ کیا وہ ہمیں اتنی آسانی سے معاف کر دے گا“...... کیپٹن شکیل نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں۔ اگر تمہارے کہنے کے مطابق چیف نے سر سلطان کو غصے سے جاتے ہوئے دیکھ کر انہیں روکنے یا کچھ کہنے کی کوشش نہیں کی تھی تو پھر میرا خیال ہے کہ چیف کو بھی اس بات کا احساس ہو گیا ہو گا کہ سر سلطان کا موقف درست ہے اور انہیں اپنے موقف کو درست ثابت کرنے کا موقع دے دینا چاہئے۔ سر سلطان کو میں بخوبی جانتا ہوں۔ وہ ماورائے آئین کوئی کام نہیں کرتے۔ اگر انہوں نے معاہدے سے شق حذف کرانے کا فیصلہ کیا ہے تو وہ اس کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے اور چیف اس وقت تک کچھ نہیں کرے گا جب تک سر سلطان اپنی کوششوں میں کامیاب یا ناکام نہیں ہو جاتے"...... عمران نے کہا۔

"پھر بھی ہمارے سروں پر ہر وقت موت کی تلوار لٹکی رہے تھے۔ نجانے کب سر سلطان اپنے مقصد میں کامیاب ہوں"۔ نعمانی نے کہا۔

"معاہدے میں تبدیلی کے لئے پارلیمنٹ کی دو تہائی اکثریت کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ درست ہے کہ اس وقت برسرِ اقتدار سیاسی جماعتوں کے پاس دو تہائی اکثریت نہیں ہے۔ لیکن چونکہ یہ شرعی معاملہ ہے اس لئے اس پر کسی جماعت کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور وہ آسانی سے قانون کے اس بل میں اس شق کی ترمیم کی منظوری دے دیں گے۔ جیسے ہی بل پاس ہو گا تمہارے سروں سے یہ تلوار ہمیشہ کے لئے ہٹ جائے گی"...... عمران نے انہیں تسلی

دیتے ہوئے کہا۔

"کاش ایسا ہی ہو۔ ورنہ سیکرٹ سروس سے الگ ہونے کے خیال سے ہی ہماری تو روحیں تک کانپ رہی ہیں"...... خاور نے کہا۔ اسی لمحے اچانک اندرونی کمرے میں فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"ایک منٹ میں فون سن کر آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز چلتا ہوا دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ تقریباً بیس منٹوں کے بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے اسے مسکراتے دیکھ کر امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"سر سلطان کے گھر بیٹا اور چیف کے گھر بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ دونوں میں رشتہ طے پا گیا ہے۔ اگلے بیس پچیس سالوں بعد ہمیں ان کی شادی میں آنے کا پیغام ملا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ آ گئی۔

"کس کا فون تھا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"سر سلطان کا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا کہا ہے انہوں نے"...... صفدر نے بے چینی سے پوچھا۔

"بتایا تو ہے کہ ان کے گھر بیٹے کی پیدائش ہوئی ہے۔ پھر میں

نے چیف سے بات کی تو انہوں نے اپنی بیٹی کی پیدائش کی خوشخبری سنا دی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''اوہ۔ تو کیا آپ نے چیف سے بھی بات کی ہے''...... صفدر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ چیف نے فی الحال تم سب کی سزائیں مؤخر کر دی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس بات کا حتمی فیصلہ اب اس وقت کیا جائے گا جب سر سلطان یا تو اپنی بات سچ کر دکھائیں گے یا پھر چیف کے فیصلے کو من وعن تسلیم کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ اللہ تعالٰی کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے ہماری دعا قبول کر لی اور چیف نے ہماری سزائیں مؤخر کر دیں''...... صفدر نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ عمران نے انہیں بتایا کہ سر سلطان اور چیف سے اس کی جو بات ہوئی ہے اس کے مطابق ان سب کے سروں پر جو موت کی تلوار لٹک گئی تھی وہ سر سلطان کی وجہ سے ٹل گئی تھی۔ چیف نے ان سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ان سے اور ممبران سے اس سلسلے میں اس وقت تک کوئی بات نہیں کرے گا جب تک سر سلطان دوبارہ میٹنگ روم میں آ کر اپنا موقف درست ثابت نہیں کر دیتے یا اپنی ناکامی کا اقرار نہیں کر لیتے۔ اس وقت تک سب ممبران سیکرٹ سروس کا حصہ ہی رہیں گے اور وہ سب اسی طرح سے کام کریں گے جیسا کہ کرتے چلے آ رہے تھے۔

''اور کیا کہا ہے چیف نے''...... کراسٹی نے بھی اپنے سر سے

خطرے کی تلوار کا سایہ ٹلتے دیکھ کر انتہائی مطمئن انداز میں پوچھا۔

''چیف نے یہ بھی کہا ہے عمران گو کہ سیکرٹ سروس کا باقاعدہ ممبر نہیں ہے لیکن وہ سیکرٹ سروس کے اصول وضوابط کو جانتا ہے۔ اسے جولیا کو اور تم سب کو بریف کرنا چاہئے تھا کہ ہم سب سرفروش ہیں۔ ہمارے جسم و جاں قوم کی امانت ہیں۔ شادی کرنا ایک احسن اقدام ضرور ہے لیکن جان ہتھیلی پر رکھ کر اور ملک و قوم کے لئے قربان ہو جانے کا عزم اس سے کہیں ارفع ہے۔ عمران ہی ہر بار تم سب کا لیڈر بنتا ہے۔ اس نے بھی جولیا کو شادی کرنے سے منع نہیں کیا تھا اس لئے جو سزا تمہارے لئے تجویز ہو گی اسی سزا کا عمران بھی مستحق ہو گا۔ لیکن ابھی تم سب اس غلطی کے لئے کسی سزا کے زمرے میں نہیں آتے''...... عمران نے کہا تو ان سب کے چہروں پر قدرے رونق آ گئی۔

''تھینک گاڈ۔ آپ نے یہ سب بتا کر ہماری ساری پریشانی دور کر دی ہے۔ اب ہم سب مطمئن ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''چیف نے مجھے اسپیس مشن کی بریفنگ بھی دی ہے اور مجھے اس بات کی اجازت بھی دے دی ہے کہ میں تم سب کو اپنے ساتھ اسپیس میں لے جا سکتا ہوں۔ چیف نے کہا ہے کہ جس طرح سے زیرو لینڈ کی ناگن تھریسیا ہم سب کی موجودگی میں جولیا کو اغوا کر کے لے گئی ہے یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔ چیف کی معلومات کے تحت تھریسیا، جولیا کو لے کر ٹرانسمٹ

ہو کر خلاء میں چلی گئی ہے۔ وہ جولیا کو کہاں اور خلاء کے کس حصے میں لے گئی ہے اس کے بارے میں چیف کے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے ہمیں خلاء میں جا کر جولیا کو تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ایکس سے بھی نبرد آزما ہونے کا کہا ہے۔ اس ڈاکٹر ایکس سے جس کا ونڈر لینڈ کچھ عرصہ قبل ہم سب نے مل کر تباہ کیا تھا۔ چیف نے کہا ہے کہ ڈاکٹر ایکس کا ونڈر لینڈ چونکہ تباہ ہو چکا تھا اور وہ ونڈر لینڈ سے ٹرانسمٹ ہو کر خلاء میں موجود کسی مصنوعی سیارے میں چلا گیا تھا۔ وہاں جا کر بھی اس نے اپنی شیطانی روش نہیں بدلی ہے اور وہ بدستور دنیا پر قبضہ کرنے اور دنیا پر اپنا تسلط جمانے کے لئے مسلسل مشینی انداز میں کام کر رہا ہے۔ ڈاکٹر ایکس کے ونڈر لینڈ کو چونکہ ہم سب نے مل کر تباہ کیا تھا اور ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے اس لئے ڈاکٹر ایکس نے ہم سب سے بدلہ لینے کے لئے اس بار پاکیشیا کو ہی تباہ کرنے کا پروگرام بنا لیا ہے۔ خلاء میں اس وقت ڈاکٹر ایکس کو زیرو لینڈ والوں پر برتری حاصل ہے اس نے زیرو لینڈ والوں کو نیچا دکھا کر خلاء میں کافی حد تک اپنا تسلط قائم کر لیا ہے اور اس نے خلاء میں ایک اسپیس ورلڈ بنا لیا ہے جہاں اس کے متعدد خلائی اسٹیشن موجود ہیں جو کمپیوٹر اور روبوٹ سسٹم کے تحت کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر ایکس کے خلاء میں دو بڑے خلائی اسٹیشن ہیں جن میں سے ایک ایم ون ہے اور دوسرا ایم ٹو۔ ڈاکٹر ایکس نے خلاء میں ایجادات کا نہ رکنے والا

سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ وہ دنیا پر اپنے پنجے گاڑنے کے لئے نت نئی ایجادات کر رہا ہے۔ ان ایجادات میں اس کی سب سے بڑی اور خطرناک ایجاد ریڈ ٹارچ ہے۔ ریڈ ٹارچ ایک سیٹلائٹ ہے جس کی شکل عام استعمال ہونے والی ٹارچوں جیسی ہی ہے۔ اس ریڈ ٹارچ سے نکلنے والی روشنی انتہائی تیز اور انتہائی حد تک گرم ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ایکس نے مخصوص لیزر لائٹس کے ذریعے اس ٹارچ کی طاقت اس حد تک بڑھا دی ہے جس سے ریڈ ٹارچ نامی سیٹلائٹ سے نکلنے والی سرخ روشنی زمین کے کسی بھی حصے میں سورج کی روشنی کے ساتھ پھیلا کر پھینکی جا سکتی ہے اور اس روشنی کا دائرہ کار انتہائی وسیع ہے۔ ڈاکٹر ایکس کے ریڈ ٹارچ سیٹلائٹ کی ریڈ ہیٹ دینے والی روشنی ہزاروں میٹر کے دائرے کے تحت پھیلتی ہے جو کسی بھی ملک کے ہر حصے کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے اور اس سرخ روشنی سے پیدا ہونے والی ہیٹ دس ہزار میگا کے ایٹم بم سے بھی کہیں زیادہ طاقتور ہے جس کی زد میں آنے والی ہر چیز لمحوں میں جل کر خاکستر ہو جاتی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ریڈ ٹارچ کی ریڈ لائٹ دس لاکھ فارن ہیٹ کے تحت کام کرتی ہے اور اس حد تک فارن ہیٹ میں کیا ہو سکتا ہے اس کا اندازہ تم سب بخوبی لگا سکتے ہو۔ ڈاکٹر ایکس کی ریڈ ٹارچ تیاری کے آخری مراحل میں ہے اور ڈاکٹر ایکس نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ ریڈ ٹارچ کا پہلا تجربہ پاکیشیا پر ہی کرے گا اور پاکیشیا پر ریڈ لائٹ پھیلا کر پاکیشیا پر

سرخ قیامت برپا کر دے گا جس سے پاکیشیا مکمل طور پر جل کر خاکستر ہو جائے گا۔ پاکیشیا پر سرخ قیامت برپا کر کے ایک تو ڈاکٹر ایکس پاکیشیا سے ونڈر لینڈ کی تباہی کا بدلہ لینا چاہتا ہے اور پھر پاکیشیا پر کئے جانے والے تجربے سے وہ پوری دنیا پر اپنی دھاک بٹھانا چاہتا ہے اور جس کے پاس ریڈ ٹارچ جیسا سرخ قیامت برپا کرنے والا انتہائی طاقتور سائنسی ہتھیار ہو اس کے سامنے عام ممالک تو کیا سپر پاورز بھی سر جھکانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر ایکس اپنے مذموم ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار ہے اور وہ ہر حال میں ریڈ لائٹ سے پاکیشیا کو ہی فرسٹ ٹارگٹ بنانا چاہتا ہے اس لئے ہمیں ہر حال میں خلاء میں جا کر ڈاکٹر ایکس کو اس کے بھیانک اور شیطانی عزائم سے روکنا ہے اور اسے اس کے مذموم ارادوں سے روکنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم سب اسپیس میں جا کر اس کا اسپیس ورلڈ تباہ کر دیں اور ڈاکٹر ایکس کے تمام خلائی اسٹیشنوں سمیت اس کے ریڈ ٹارچ نامی سیٹلائٹ کو بھی تباہ کر دیا جائے اور ڈاکٹر ایکس جیسے شیطانی دماغ رکھنے والے سائنس دان کو بھی ہلاک کر دیا جائے۔ ڈاکٹر ایکس چونکہ ریڈ لائٹ سے پاکیشیا کو فرسٹ ٹارگٹ بنانا چاہتا ہے اس لئے چیف چاہتا ہے کہ اس سلسلے میں تم سب کام کرو اور خلاء میں جا کر نہ صرف جولیا تلاش کرو بلکہ ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دو۔ ڈاکٹر ایکس کو راہِ راست پر لانے کا اب کوئی طریقہ نہیں

اس لئے اب اس کا ہلاک ہو جانا ہی نہ صرف ہمارے لئے بلکہ پوری دنیا کے لئے سود مند ہو گا''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ وہ سب خاموشی سے عمران کی باتیں سن رہے تھے۔

''کیا چیف نے یہ بتایا ہے کہ ڈاکٹر ایکس کا اسپیس ورلڈ خلاء کے کس حصے میں ہے اور ہمیں وہاں تک پہنچنے کے لئے کن راستوں پر سفر کرنا ہو گا۔ ہم ایک بار ہی آپ کے ساتھ اسپیس میں گئے تھے جب ہم زیرو لینڈ کا فراسکو ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کے لئے گئے تھے''...... صفدر نے پوچھا۔

''اسپیس میں تمہیں ساتھ لے جانے کے چیف نے مجھے ہی احکامات دیئے ہیں۔ اس لئے تم یہ سب مجھ پر چھوڑ دو۔ ہمارے پاس زیرو لینڈ کا ریڈ اسپیس شپ ہے۔ ریڈ اسپیس شپ سے ہی ہم سب اسپیس میں جا سکتے ہیں اور ڈاکٹر ایکس کا اسپیس ورلڈ کہاں ہے اسے خلاء میں جا کر ہمیں خود ہی تلاش کرنا ہو گا''۔ عمران نے جواب دیا۔

''تھینک گاڈ۔ آپ نے یہ سب بتا کر ہماری ساری پریشانی دور کر دی ہے۔ اب ہم سب مطمئن ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''اسپیس میں جا کر ہمیں تین مشنز پورے کرنے ہوں گے۔ کیا تم سب میرے ساتھ اسپیس میں جانے کے لئے تیار ہو''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں عمران صاحب۔ یہ بھی بھلا کوئی پوچھنے کی بات ہے۔

ہم سب ہی آپ کے ساتھ جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ایک بار آپ ہمیں تین مشنوں کی تفصیل بتا دیں تو زیادہ بہتر ہو گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اسپیس میں ایک اسپیس شپ ہے جس کی بیٹریوں کے لنکڈ وائر ٹوٹے ہوئے ہیں اور اس کا کنٹرولنگ سسٹم خراب ہو چکا ہے جس کی وجہ سے وہ اسپیس شپ خلاء میں بھٹک رہا ہے۔ اس اسپیس شپ میں دنیا کے دس سائنس دان موجود ہیں۔ جن میں پاکیشیا کا بھی ایک عظیم سائنس دان موجود ہے۔ اس سائنس دان کا نام ڈاکٹر جبران ہے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ ممبران کو ڈاکٹر جبران اور اسپیس شپ میں موجود سائنس دانوں کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کرنا شروع ہو گیا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے ہم ان مشنوں کو پورا کرنے کے لئے ضرور جائیں گے۔ ہمارے لئے تینوں مشن ہی بے حد اہمیت کے حامل ہیں۔ ایک طرف تھریسیا، مس جولیا کو اغوا کر کے لے گئی ہے۔ دوسری طرف ڈاکٹر ایکس کے اسپیس اسٹیشن سے دس سائنس دان فرار ہو کر خلاء کے قیدی بن گئے ہیں۔ اور تیسرا یہ کہ ڈاکٹر ایکس نے پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے سرخ قیامت برپا کرنے والا ایک سیٹلائٹ ایجاد کر لیا ہے۔ ہمیں نہ صرف اس سیٹلائٹ بلکہ ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کو بھی تباہ کرنا ہے بلکہ خلاء میں موجود ان دس سائنس دانوں کو بھی تلاش کر کے لانا ہے جن میں ہمارے ملک کے

ایک عظیم سائنس دان ڈاکٹر جبران بھی موجود ہیں اور پھر ہمیں ٹی تھری بی کی قید سے مس جولیا کو بھی چھڑا کر لانا ہے۔ ان تینوں مشنوں کو پورا کرنے کے لئے ہم سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے''۔ صفدر نے عزم بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں عمران صاحب۔ ہم ڈاکٹر ایکس کو کبھی اس کے گھناؤنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ وہ کسی بھی صورت میں پاکیشیا پر سرخ قیامت برپا نہیں کر سکے گا۔ ہم اسپیس میں جا کر اس کی ساری خلائی دنیا کو ختم کر دیں گے اور اس بار ڈاکٹر ایکس بھی ہمارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں نکل سکے گا''...... صدیقی نے کہا۔

''اوکے۔ اب تم سب جا کر اسپیس میں جانے کی تیاری کرو۔ اور تیار ہو کر شمالی پہاڑیوں کے پاس پہنچ جانا۔ میں دو گھنٹوں تک ریڈ اسپیس شپ لے کر وہاں پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو وہ سب سر ہلا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ مطمئن و مسرور انداز میں عمران کے فلیٹ سے نکلتے چلے گئے۔

عمران سیکرٹ سروس کے ممبران کے ہمراہ شمالی پہاڑیوں کے وسط میں موجود ایک جھیل کے پاس موجود تھا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ عمران نے جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو بھی بلا لیا تھا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران میں اب صفدر، کیپٹن شکیل، کراسٹی، صدیقی، چوہان، خاور اور نعمانی شامل تھے جن کی تعداد سات تھی اور جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو ملا کر اب ان کی تعداد عمران سمیت گیارہ ہو گئی تھی۔ اس کی ٹیم میں چونکہ دو ممبر کم ہو چکے تھے۔ جن میں سے ایک تنویر تھا جو ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے اب تک کومے کی حالت میں فاروقی ہسپتال میں پڑا ہوا تھا اور دوسری جولیا جسے زیرو لینڈ کی ناگن ٹی تھری بی اپنے ساتھ ٹرانسمٹ کر کے لے گئی تھی۔

چونکہ عمران نے ایک ساتھ خلاء میں تین محاذوں پر کام کرنا تھا اس لئے وہ اپنے ساتھ ممبران کے علاوہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو

بھی لے آیا تھا۔ ویسے بھی ڈاکٹر ایکس کا اسپیس ورلڈ بے حد بڑا تھا اس لئے اس کے ساتھ جتنے زیادہ ساتھی ہوتے وہ سب کے سب کارآمد ہو سکتے تھے۔

شمالی پہاڑیوں کے وسط میں ایک قدرتی جھیل کے پاس سرخ رنگ کا ایک بہت بڑا اسپیس شپ کھڑا تھا۔

اسپیس شپ کے نیچے راڈز جیسے تین سٹینڈ نکلے ہوئے تھے جن پر اسپیس شپ کھڑا تھا۔ اسپیس شپ کے چاروں طرف گول شیشے کی بنی ہوئی کھڑکیاں دکھائی دے رہی تھیں اور اس کے نچلے حصے میں لمبی اور عجیب وغریب گنوں کے دہانے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے علاوہ اسپیس شپ کے ونگز کے دونوں طرف میزائل لانچر بھی دکھائی دے رہے تھے جن میں چھوٹے چھوٹے بے شمار میزائل لگے ہوئے تھے۔ اسپیس شپ کا پیندا کھلا ہوا تھا اور وہاں سے فولادی سیڑھیاں سی نکل کر زمین سے لگی ہوئی تھیں۔

عمران اور اس کے ساتھی اس اسپیس شپ کے پاس ہی کھڑے تھے۔ یہ وہی ریڈ اسپیس شپ تھا جو عمران اور اس کے ساتھی فراسکو ہیڈ کوارٹر سے لائے تھے۔

عمران نے ریڈ اسپیس شپ ایک مخصوص جگہ چھپا رکھا تھا جہاں وہ پاکیشیا کے ایک نامور اور انتہائی ذہین سائنس دان ڈاکٹر جمشید درانی کے ساتھ اس اسپیس شپ پر ریسرچ کرتا رہتا تھا اور ڈاکٹر جمشید درانی کے ساتھ مل کر عمران اس اسپیس شپ میں اپنے

مطلب کی رد و بدل کرتا رہتا تھا تاکہ وہ اسپیس میں جا کر جب زیرو لینڈ کے خلاف کام کرے تو وہ اس ریڈ اسپیس شپ کو اپنے انداز میں کنٹرول کر سکے۔

ممبران کو بریفنگ دینے کے بعد عمران بھی فلیٹ سے نکل گیا تھا اور اس خفیہ ٹھکانے پر پہنچ گیا جہاں اس نے ریڈ اسپیس شپ چھپا رکھا تھا۔

عمران ریڈ اسپیس شپ خفیہ ٹھکانے سے نکال کر اس جھیل کے پاس لے آیا جہاں ممبران اس کی ہدایات پر پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔

دانش منزل سے نکلتے ہوئے عمران نے رانا ہاؤس کال کر کے جوزف اور جوانا کو بھی اس جھیل کی طرف بلا لیا تھا اور پھر اس نے ٹائیگر کو بھی ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اس جھیل کے پاس پہنچنے کا حکم دے دیا تھا۔

سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ جوزف، جوانا اور ٹائیگر بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ عمران نے ریڈ اسپیس شپ جھیل کے کنارے لینڈ کی اور پھر وہ اسپیس شپ کا پیندہ کھول کر اس کی سیڑھیوں سے اترتا ہوا باہر آ گیا۔

''کیا تم سب چلنے کے لئے تیار ہو'' ...... عمران نے ان سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی عمران صاحب۔ ہم سب تیار ہیں'' ...... صفدر نے سنجیدگی سے کہا۔

''گڈ۔ تو پھر چلو اور اسپیس شپ میں بیٹھ جاؤ'' ...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور وہ سب اسپیس شپ کے پیندے سے نکلی ہوئی سیڑھیاں چڑھ کر اسپیس شپ میں سوار ہوتے چلے گئے۔

جوزف اور جوانا کے پاس بھاری تھیلے تھے جن میں وہ زیرو لینڈ اور ڈاکٹر ایکس کی روبو فورس کے خلاف استعمال کرنے کے لئے لیزر بم، لیزر گنیں اور ایسے ہی کئی ہتھیار ساتھ لے آئے تھے۔ یہ سب ہتھیار لانے کے لئے عمران نے ہی انہیں تاکید کی تھی۔

''سب چیزیں آ گئی ہیں۔ کچھ رہ تو نہیں گیا'' ...... عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس باس۔ میں وہ سب کچھ لے آیا ہوں جس کی آپ نے ہدایات دی تھیں'' ...... جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''کون کون سی چیزیں ہیں'' ...... عمران نے پوچھا تو جوزف اور جوانا اسے تھیلوں میں موجود چیزوں کے بارے میں بتانے لگے۔ جب انہوں نے تھیلے میں موجود تمام ہتھیاروں کی عمران کو تفصیل بتا دی تو عمران نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو۔ تم دونوں بھی اسپیس شپ میں چلے جاؤ'' ...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا نے اثبات میں سر ہلائے اور وہ دونوں بھی اسپیس شپ میں چلے گئے۔ ان کے بعد

عمران بھی اسپیس شپ میں آیا تو ممبران اسپیس شپ میں بنی ہوئی خاص انداز کی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ان کے سامنے لگے ہوئے کنٹرول پینل آن تھے۔ عمران ان سب کی طرف دیکھتا ہوا اسپیس شپ کے آپریشنل کنٹرول سسٹم کی جانب بڑھ گیا اور پھر اس نے اسپیس شپ کا مین کنٹرول سسٹم سنبھال لیا اور دائیں بائیں اور اوپر نیچے لگے ہوئے مختلف بٹن پریس کرتا چلا گیا۔ بٹنوں کے ساتھ وہ سوئچ بھی آن کر رہا تھا اور مختلف ڈائل بھی ایڈجسٹ کر رہا تھا۔ پھر عمران نے سامنے لگا ہوا ایک ہینڈل کھینچا تو اسپیس شپ کے پیندے سے نکلی ہوئی فولادی سیڑھیاں سمٹتی چلی گئیں۔ جیسے ہی سیڑھیاں سمٹ کر اسپیس شپ کے نچلے حصے میں غائب ہوئیں اسی لمحے اسپیس شپ کا پیندا بھی بند ہو گیا۔ عمران نے چند اور بٹن پریس کئے تو اس کے سامنے لگا ہوا کنٹرول سسٹم آن ہو گیا اور چاروں طرف سینکڑوں کی تعداد میں رنگین بلب سپارک کرنا شروع ہو گئے اور ساتھ ہی اسپیس شپ سے زوں زوں کی مخصوص آواز نکلنے لگی۔

"تم سب ایک ایک کر کے سائیڈ میں بنے ہوئے کیبن میں جاؤ اور خلائی لباس پہن کر آ جاؤ۔ وہیں کنٹوپ بھی موجود ہیں۔ وہ بھی پہن لینا"...... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پہلے صفدر اٹھا اور دائیں طرف بنے ہوئے ایک کیبن کا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ صفدر کے جانے

کے بعد عمران کنٹرول سسٹم کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لینا شروع ہو گیا۔ اس کے سامنے ایک کافی بڑی ونڈ سکرین تھی جس کے نیچے کئی چھوٹی بڑی سکرینیں لگی ہوئی تھیں جنہیں عمران نے ایک ایک کر کے آن کر لیا تھا اور ان سکرینوں پر ارد گرد کی پہاڑیوں کے مناظر دکھائی دینا شروع ہو گئے تھے جہاں وہ اس وقت موجود تھے۔

چند لمحوں بعد صفدر مخصوص خلائی لباس پہن کر باہر آ گیا۔ اس کے سر پر شیشے کا بنا ہوا ایک بڑا سا کنٹوپ بھی تھا جسے اس نے گردن کے پاس خلائی لباس سے منسلک کر لیا تھا۔ اس کنٹوپ میں آکسیجن کا مخصوص پائپ لگا ہوا تھا اور اس کے کاندھوں پر دو چھوٹے چھوٹے آکسیجن سلنڈر بھی لگے ہوئے تھے۔ کہنے کو یہ آکسیجن سلنڈر کافی چھوٹے نظر آ رہے تھے لیکن عمران اور ڈاکٹر جمشید درانی نے ان سلنڈروں میں ایسے محلول بھر دیئے تھے جو کم مقدار میں ہونے کے باوجود زیادہ آکسیجن بناتے تھے اور ان سلنڈروں میں موجود آکسیجن سے خلاء میں طویل مدت تک آسانی سے سانس لیا جا سکتا تھا۔ کنٹوپ کے اگلے حصے پر ایک چوکور کٹ لگی ہوئی تھی۔ جسے ہیلمٹ کے شیشے کی طرح کھولا بھی جا سکتا تھا۔ ابھی چونکہ صفدر کو سلنڈروں سے آکسیجن حاصل کرنے کی ضرورت نہیں تھی اس لئے اس نے کنٹوپ کا اگلا شیشہ اوپر اٹھا رکھا تھا۔

صفدر کے آتے ہی کیپٹن شکیل سیٹ سے اٹھ کر کیبن میں چلا گیا۔ کچھ دیر کیپٹن شکیل بھی صفدر جیسا مخصوص لباس پہن کر آ گیا۔

اس کے بعد صدیقی پھر چوہان اور پھر اسی طرح ایک ایک کر کے سب کیبن میں جاتے گئے اور مخصوص خلائی لباس پہن کر باہر آتے گئے یہاں تک کہ ٹائیگر بھی خلائی لباس پہن کر آ گیا تھا۔

"تم دونوں بھی باری باری جا کر خلائی لباس پہن لو۔ میں نے تم دونوں کے ماپ کے لباس بھی بنوا کر یہاں رکھوا لئے تھے"۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور کیبن کی طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے جسم پر واقعی اس کے ماپ کا خلائی لباس موجود تھا۔ اس کے بعد جوزف بھی خلائی لباس پہننے کے لئے کیبن میں چلا گیا۔

جب جوزف خلائی لباس پہن کر آیا تو عمران بھی اٹھا اور اطمینان بھرے انداز میں وہ بھی کیبن میں چلا گیا اور پھر کچھ ہی دیر کے بعد وہ بھی خلائی لباس میں ملبوس کیبن سے باہر آ گیا۔ ان سب کے کنٹوپ کے اندر سپیکر اور مائیک بھی لگے ہوئے تھے جن سے وہ سب ایک دوسرے سے باتیں بھی کر سکتے تھے اور ایک دوسرے کی باتیں سن بھی سکتے تھے۔

خلائی لباس پہن کر عمران دوبارہ اپنی مخصوص سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا اور اس نے کنٹرول پینل کے مزید سوئچ آن کرنے اور بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اپنی سیٹ بیلٹس باندھ لو"...... عمران نے ان سب سے

مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب اپنی سیٹ بیلٹس باندھنے لگے۔ عمران نے بھی اپنی سیٹ بیلٹ باندھ لی۔ اس کے سامنے دو لیور تھے جسے پکڑنے کے لئے ان لیورز میں باقاعدہ انگلیاں پھنسانے کے کھانچے سے بنے ہوئے تھے۔ ان تمام کھانچوں میں بھی بٹن تھے۔ دونوں لیورز کے اوپر بھی سرخ رنگ کا ایک ایک بٹن تھا۔ عمران نے کنٹرول پینل کا ایک بٹن پریس کیا تو ونڈ سکرین کے نیچے موجود ایک چھوٹی سی سکرین پر ان کی ریڈ اسپیس شپ کا منظر دکھائی دینے لگا۔ عمران نے دائیں ہاتھ والا لیور اپنی طرف کھینچتے ہوئے اس کا ایک بٹن پریس کیا تو ریڈ اسپیس شپ سے نکلنے والی زوں زوں کی آواز تیز ہو گئی اور سکرین پر ریڈ اسپیس شپ کے نیچے زمین پر دھول سی اُڑنے لگی اور ساتھ ہی ریڈ اسپیس شپ آہستہ آہستہ اوپر اٹھنے لگا۔ عمران ریڈ اسپیس شپ کو نہایت آہستہ آہستہ اوپر اٹھا رہا تھا۔ جب اسپیس شپ مخصوص بلندی پر آیا تو عمران نے ایک اور بٹن پریس کیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا ریڈ اسپیس شپ کے نیچے لگے ہوئے لینڈنگ سٹینڈ خود کار انداز میں سمٹتے چلے گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسپیس شپ کے نچلے حصے میں غائب ہو گئے۔ عمران اسپیس شپ بدستور اوپر اٹھاتا لے جا رہا تھا۔ مخصوص بلندی پر لا کر عمران نے ریڈ اسپیس شپ کو مزید بلند کرنا بند کر دیا اور پھر وہ اسے اُڑاتا ہوا شمال کی سمت لے جانے لگا۔

"احتیاط سے بیٹھنا۔ اسپیس شپ کو اب ایک زور دار جھٹکا لگے

گا اور یہ عمودی انداز میں آسمان کی جانب بلند ہو جائے گا۔ اسپیس شپ کی رفتار دس ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ ہے۔

زمین سے چونکہ ایک سو پچاسی کلو میٹر کے بعد خلاء شروع ہو جاتا ہے اس لئے یہ اسپیس شپ ہمیں لے کر تین سے چار منٹوں تک خلاء میں پہنچ جائے گا اور یاد رکھنا جیسے ہی اسپیس شپ کشش ثقل سے نکل کر خلاء میں داخل ہو گا اس وقت اسپیس شپ کو ایک اور زور دار جھٹکا لگے گا۔ اس لئے تم اپنے بازو کرسیوں کے بازوؤں پر رکھ لو اور اپنی کمریں کرسیوں کی پشت سے لگا لو۔ تمہیں اپنے جسم سخت کر کے رکھنے ہوں گے تا کہ زرو دار جھٹکے تم آسانی سے سہہ سکو‘‘...... عمران نے ان سب سے مخاطب ہو کر کہا تو انہوں نے اپنے بازو کرسیوں کے بازوؤں پر رکھ لئے اور اپنی کمریں کرسیوں کی پشت سے لگا کر جسم اکڑا لئے۔

’’میں کاؤنٹ ڈاؤن کرنے لگا ہوں۔ کاؤنٹ ڈاؤن کے پورا ہوتے ہی میں اسپیس شپ خلاء کی طرف لے جاؤں گا‘‘...... عمران نے ایک بار پھر ان سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے کاؤنٹ ڈاون کرنا شروع کر دیا۔

’’فائیو۔ فور۔ تھری۔ ٹو۔ ون اینڈ وی گو ناؤ‘‘...... عمران نے کاؤنٹ ڈاؤن پورا کرتے ہی کہا اور ساتھ ہی اس نے دونوں لیورز ایک ساتھ نیچے کی طرف کھینچ کر اس کے بٹن پریس کر دیئے۔ اسی لمحے ریڈ اسپیس شپ کو ایک زرو دار جھٹکا لگا اور جس طرح میزائل

لانچر سے میزائل نکل کر بجلی کی رفتار سے ہوا میں بلند ہوتا ہے اسی طرح اسپیس شپ بجلی سے دس گنا زیادہ تیز رفتاری سے قدرے ترچھے انداز میں آسمان کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

اسپیس شپ چونکہ انتہائی برق رفتاری سے آسمان کی جانب بلند ہوتا جا رہا تھا اس لئے اس میں ہلکی ہلکی تھرتھراہٹ سی دوڑ رہی تھی اور اس تھرتھراہٹ کو وہ سب بخوبی محسوس کر سکتے تھے۔ ریڈ اسپیس شپ کے اندر انہیں کسی مشینری کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی لیکن ریڈ اسپیس شپ جس تیزی سے آسمان کی جانب جا رہا تھا انہیں اپنے کانوں میں سائیں سائیں سی ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اور انہیں یوں لگ رہا تھا جیسے ان کی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھا رہی ہو۔

وہ سب جیسے کرسیوں سے چپکے ہوئے تھے۔ جوں جوں ریڈ اسپیس شپ آگے بڑھتا جا رہا تھا اس کا ارتعاش بڑھتا جا رہا تھا پھر کچھ دیر کے بعد ریڈ اسپیس شپ کا ارتعاش کم ہونے لگا۔ چند لمحوں کے بعد ریڈ اسپیس شپ جیسے نارمل ہو گیا۔ اسپیس شپ کے نارمل ہوتے ہی ان کے کانوں کی سائیں سائیں اور آنکھوں کے سامنے چھانے والی دھند ختم ہوتی چلی گئی۔ عمران نے ان سب کو طاقت کے انجکشن لگا دیئے تھے تا کہ انہیں خلاء کی کیفیت برداشت کرنے میں کوئی مسئلہ نہ ہو اور وہ ایسے زور دار جھٹکے آسانی سے برداشت کر سکیں۔

"کیا ہم خلاء میں داخل ہو گئے ہیں"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ بس کسی بھی لمحے سائرن بج سکتا ہے۔ تم سب تیار رہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہم اسپیس میں داخل ہونے والے ہیں"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ان سب نے نہ صرف اپنے جسم اور زیادہ اکڑا لئے بلکہ اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے سانس تک روک لئے۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک انہیں یکبارگی یوں محسوس ہوا جیسے واقعی ان کے دلوں کی دھڑکنیں رک گئی ہوں۔

انہیں اپنے جسموں پر اس قدر دباؤ پڑتا محسوس ہو رہا تھا جیسے دو دیواروں کے درمیان ان کے جسم پچک سے گئے ہوں۔ یہ کیفیت چند لمحوں کے لئے تھی۔ زور دار جھٹکا لگتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے اچانک ان سب کے جسم ہلکے پھلکے ہو گئے ہوں۔ ان کے دلوں کی دھڑکنیں نارمل ہو گئیں اور ان کے سانس بھی بحال ہو گئے۔ ان سب نے سکرینوں کی جانب دیکھا تو انہیں زمین کا نیلا اور سفید رنگ کا گولہ دور ہوتا ہوا دکھائی دیا۔

"کیا تم سب ٹھیک ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ہم سب ٹھیک ہیں"...... ان سب نے ایک ساتھ جواب دیتے ہوئے کہا۔

وہ خلاء میں داخل ہو چکے تھے اور خلاء میں داخل ہوتے ہی ان

کے جسم روئی سے بھی زیادہ ہلکے پھلکے ہو گئے۔ سیٹ بیلٹوں سے بندھے ہونے کے باوجود ان کے جسم کرسیوں سے اٹھتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

"ہم زمین کی کشش سے نکل آئے ہیں۔ اگر تم چاہو تو اب اپنے سروں سے کنٹوپس اتار سکتے ہو۔ ریڈ اسپیس شپ میں آکسیجن کی کوئی کمی نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا کر سروں پر موجود کنٹوپ اتارنے شروع کر دیئے۔

"کیا ہم اپنی سیٹ بیلٹس بھی کھول لیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں۔ اب کوئی مسئلہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب اپنی سیٹ بیلٹس کھولنا شروع ہو گئے۔ سیٹ بیلٹ کھولتے ہی ان کے جسم یوں اوپر اٹھنا شروع ہو گئے جیسے غبارے میں گیس بھر دی جائے تو وہ فوراً اوپر اٹھ جاتا ہے۔

عمران ریڈ اسپیس شپ نہایت ماہرانہ انداز میں کنٹرول کر رہا تھا۔ خلاء میں داخل ہوتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کنٹرول پینل پر لگے ہوئے کئی بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔ اس کے دائیں طرف موجود ایک سکرین کے نیچے نمبرنگ پیڈ لگا ہوا تھا۔

عمران نے نمبرنگ پیڈ کے مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جیسے جیسے وہ نمبر پریس کرتا گیا سکرین پر آڑی ترچھی اور

رنگ برنگی لکیروں کا جال سا پھیلتا چلا گیا۔ ان میں سے کوئی لکیر بالکل سیدھی جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور کوئی دائیں اور بائیں مڑ رہی تھی اور کوئی لکیر بیضوی انداز میں گھومتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ تمام رنگوں کی لکیریں ایک دوسرے کو کراس کر رہی تھیں۔ ان میں چند لکیریں ایسی تھیں جو الگ تھی ورنہ سب کی سب ایک دوسرے میں الجھی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

سکرین کے درمیانی حصے میں نیلے رنگ کا ایک دائرہ سا بنا ہوا تھا جس میں سفید رنگ کی روشنی بار بار سپارک کر رہی تھی۔ سکرین کے نیچے ایک میٹر لگا ہوا تھا۔ عمران آہستہ آہستہ اس میٹر کو گھمانے لگا تو سکرین پر موجود لکیروں کا جال کھلتا چلا گیا۔ ان میں سے سینکڑوں لکیریں ایک دوسرے سے الگ ہو گئیں۔ عمران نے سکرین کے نیچے ہی لگے ہوئی چند اور بٹن پریس کئے تو اچانک ان لکیروں کے جال میں سرخ رنگ کا ایک نقطہ سا روشن ہو گیا جو ایک زرد رنگ کی لکیر پر سفر کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

عمران جوں جوں ڈائل گھما رہا تھا سرخ نقطہ زرد لکیر سے الگ ہو کر نیلی لکیر کی جانب بڑھتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی سپارک کرتا ہوا سرخ نقطہ نیلی لکیر میں داخل ہوا تو عمران نے ڈائل گھمانا بند کر دیا اور وہ ایک بار پھر نمبرنگ پیڈ پر پریس کرنے لگا۔

عمران نے نمبرنگ پیڈ سے کئی کوڈز اوپن کئے تھے جو اسے سر مورسن کے قلم میں موجود ایک فلم سے ملے تھے۔ سر مورسن نے

ارتھ سے ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کی طرف جانے والے راستوں کے بارے میں تمام تفصیل بتائی تھی اور ان راستوں پر سفر کرنے کے کوڈز بھی بتا دیئے تھے اس لئے عمران نے اپنے اسپیس شپ کو اس راستے پر ڈال دیا تھا جو ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کی طرف جاتا تھا۔

نیلی روشنی پر سفر کرتا ہوا سرخ نقطہ اس کے اسپیس شپ کو ظاہر کر رہا تھا اور نیلی روشنی وہ بلیو وے تھا جو انہیں ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کی جانب لے جا سکتا تھا۔ اس سکرین پر ابھی تک ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کا کوئی کاشن نہیں ابھرا تھا۔ لیکن سر مورسن نے بتایا تھا کہ چونکہ ڈاکٹر ایکس کا اسپیس ورلڈ سات لاکھ چوراسی ہزار کلو میٹر کی دوری پر ہے اس لئے کسی بھی اسپیس شپ کو ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ تک پہنچنے کے لئے اٹھائیس سے تیس گھنٹے لگ سکتے ہیں وہ بھی اسی صورت میں جب خلاء میں بھیجا جانے والا اسپیس شپ، اسپیس میں دس ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر سکتا ہو۔

سر مورسن کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کی موجودگی کا کاشن اس وقت ملنا شروع ہو گا جب اسپیس شپ ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ سے ایک ہزار کلو میٹر کے فاصلے پر رہ جائے گا۔ اس لئے عمران اسپیس شپ کو نیلی لائن میں داخل ہوتے دیکھ کر مطمئن ہو گیا تھا اور اس نے ریڈ اسپیس شپ کو آٹو کنٹرول سسٹم

Downloaded from https://paksociety.com

پر سیٹ کر دیا تھا تاکہ اسپیس شپ مخصوص رفتار اور مخصوص راستے پر
سفر کر سکے۔

”ہاں تو پیارے بھائیوں اور ان میں موجود صرف ایک بہن۔
اب سناؤ۔ اب ہمارے پاس وقت ہی وقت ہے۔ جب تک ہما
اسپیس شپ، ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ میں داخل نہیں ہو جا
اس وقت تک تم سب مجھ سے یا آپس میں خوب گپ اور شپ لگ
سکتے ہو اور چاہو تو ایک دوسرے کے ساتھ انتاکشری بھی کھیل سکتے
ہو“...... عمران نے اپنی سیٹ ان کی طرف گھماتے ہوئے شوخ
بھرے انداز میں کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ ہمارا نہ تو گپ شپ کرنے کا ارادہ ہے
اور نہ کوئی انتاکشری کھیلنے کا۔ ہم سب ہی اس وقت سنجیدہ ہیں“۔
صفدر نے کہا۔

”سنجیدہ۔ ارے وہ کیوں“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

”ہمیں مس جولیا کی فکر ہے۔ تھریسیا انہیں نجانے خلاء میں
کہاں لے گئی ہو۔ ہم اس تک پہنچ بھی سکیں گے یا نہیں اور ہمیں
اس بات کا بھی خطرہ ہے کہ تھریسیا کہیں مس جولیا کو کوئی نقصان نہ
نہ پہنچا دے“...... صفدر نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

”تم سے زیادہ فکر مجھے ہونی چاہئے۔ تھریسیا نے جولیا کو عین
اس وقت اغوا کیا ہے جب میری اور اس کی آدھی شادی ہو

والی تھی“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”آدھی شادی۔ کیا مطلب“...... کراسٹی نے حیران ہو کر پوچھا۔

”ویسے تو شادی میں فضول رسومات کی بھرمار ہوتی ہیں لیکن میں
سمجھتا ہوں کہ شادی کی صرف چار رسمیں ہی اہم ہوتی ہیں۔ ایک
منگنی کی رسم، اس کے بعد نکاح کی رسم پھر رخصتی کی رسم اور آخری
رسم ولیمے کی ہوتی ہے۔ اماں بی اور ڈیڈی نے آج میری جولیا سے
منگنی اور نکاح کی رسم کرانے کا پروگرام بنایا تھا۔ چار رسموں سے یہ
دو رسمیں پوری ہو جاتیں تو میری آدھی شادی تو ہو ہی جاتی مگر اس
کمبخت تمیز دار خاتون نے میرے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر
کر رکھ دیا اور جولیا کو میری آنکھوں کے سامنے سے یوں لے اُڑی
جیسے وہ اس کے باپ دادا یا پردادا کی منگیتر ہو“...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

”آپ تھریسیا کو کمبخت بھی کہہ رہے ہیں اور تمیز دار خاتون
بھی“...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا اب تم اسے کمبخت کہو یا تمیز دار
خاتون کہو۔ مجھے کیا یہاں موجود کسی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو
گا“...... عمران نے مخصوص انداز میں کہا تو وہ سب نہ چاہتے ہوئے
بھی مسکرا دیئے۔

”عمران صاحب“...... اچانک کراسٹی نے چونک کر کہا۔

”کون عمران صاحب“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میں آپ سے کہہ رہی ہوں''...... کراسٹی نے کہا۔

''کیا کہہ رہی ہو''...... عمران نے کہا۔

''راڈار سکرین کی طرف دیکھیں''...... کراسٹی نے کہا تو عمران پلٹ کر اس سکرین کی جانب دیکھنے لگا جس پر رنگ برنگی لکیروں کا جال پھیلا ہوا تھا۔سکرین پر سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے دس نقطے سے نیلی لائنوں پر سفر کرتے ہوئے نیچے آ رہے تھے۔

''اوہ۔ لگتا ہے ڈاکٹر ایکس کو ہمارے خلاء میں آنے کا علم ہو گیا ہے اور اس نے ہمارے استقبال کے لئے فائٹر اسپیس شپ اس طرف بھیج دیئے ہیں''...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ سرخ ڈاٹس کو دیکھ کر عمران کے چہرے پر بھی سنجیدگی آ گئی تھی وہ غور سے ان ریڈ ڈاٹس کو دیکھ رہا تھا جو ان کی ریڈ اسپیس شپ سے زیادہ تیز رفتاری سے نیچے کی طرف آ رہے تھے۔

''ہاں۔ یہ بلیو وے پر ہیں اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر ایکس نے ہی یہ فائٹر اسپیس شپ بھیجے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ان کی رفتار تو ہمارے اسپیس شپ سے زیادہ تیز معلوم ہو رہی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ ہم اس وقت زیرو لینڈ کے اسپیس شپ میں ہیں جبکہ ڈاکٹر ایکس کی سائنسی ٹیکنالوجی زیرو لینڈ سے کہیں زیادہ جدید ہے۔ اس لئے اس نے شاید زیرو لینڈ والوں سے زیادہ تیز رفتار اسپیس شپس بنا لئے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''بیں اسپیس شپ ہیں۔ کیا ہم ریڈ اسپیس شپ سے ان کا مقابلہ کر سکیں گے''...... کراسٹی نے پوچھا۔

''کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ڈاکٹر ایکس انتہائی ذہین اور انتہائی خطرناک حد تک شیطانی دماغ رکھنے والا سائنس دان ہے۔ اس کا ونڈر لینڈ ہی اس قدر انوکھا اور جدید تھا کہ اسے دیکھ کر خود میں بھی حیران رہ گیا تھا۔ ڈاکٹر ایکس کا ونڈر لینڈ زمین پر تھا جبکہ اب اس نے اسپیس میں اسپیس ورلڈ بنا لیا جہاں اس کی سائنسی ٹیکنالوجی کہیں زیادہ ایڈوانس ہو سکتی ہے۔ جس طرح سے اس نے پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے ریڈ ٹارچ سیٹلائٹ بنا لیا ہے اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنے اسپیس ورلڈ کے اسپیس شپس میں نئے اور جدید سائنسی ہتھیار لگا رکھے ہوں جو عام سائنسی ہتھیاروں سے کہیں زیادہ خطرناک اور جدید ہوں''...... عمران نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''کیا ریڈ اسپیس شپ میں ایسا کوئی سسٹم نہیں ہے جس سے یہ پتہ لگایا جا سکے کہ آنے والے اسپیس شپس میں کون سے سائنسی ہتھیار نصب ہیں اور وہ کس حد تک تباہ کن ہیں''...... چوہان نے پوچھا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''جس تیزی سے یہ ہماری طرف آ رہے ہیں انہوں نے اچانک ہم پر حملہ کر دیا تو''...... خاور نے کہا۔

''تو ہم سب اللہ کو پیارے ہو جائیں گے اور کیا''...... عمران نے کہا۔ وہ چند لمحے غور سے راڈار سکرین دیکھتا رہا پھر اس نے

سکرین کے نیچے لگے ہوئے نمبرنگ پیڈ کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جیسے جیسے وہ نمبر پریس کر رہا تھا سکرین کے نیچے ایک پٹی سی بن گئی تھی جس پر ایک تحریر سی ابھرنی شروع ہو گئی تھی۔

''یہ آپ کیا کر رہے ہیں اور یہ تحریر''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ سکرین کے نیچے پٹی پر آنے والی تحریر پڑھنے لگا۔ تحریر پڑھتے ہوئے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں۔ تحریر دیکھ کر عمران اور باقی ممبران کے چہروں پر بھی حیرت اور پریشانی کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تھے۔

سر مورسن نے فلم اور ڈائری میں چند ایسے کوڈز بھی بتائے تھے جن کی مدد سے حملہ کرنے کے لئے آنے والے اسپیس شپس کے بارے میں مکمل تفصیل حاصل کی جا سکتی تھی۔ عمران نے وہی کوڈز پریس کئے تھے جس کے نتیجے میں سکرین پر تحریر آ گئی تھی کہ آنے والے اسپیس شپس بلیک برڈز ہیں جو ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کے سب سے خطرناک اور انتہائی تیز رفتار فائٹر اسپیس شپس ہیں اور ان اسپیس شپس میں لیزر گنیں، لیزر میزائل اور منی ریڈ ٹارچ بھی لگی ہوئی ہیں جن کی روشنی کی زد میں آنے والا کوئی بھی اسپیس شپ سرخ ہو کر جلنا شروع ہو جاتا ہے اور چند ہی لمحوں میں وہ اسپیس شپ موم کی طرح پگھل سکتا ہے۔

بلیک برڈز کے بارے میں یہ بھی بتایا جا رہا تھا کہ ان اسپیس شپس پر کسی لیزر بیم، لیزر میزائل اور بلاسٹنگ ریز کا کچھ اثر نہیں

ہوتا تھا۔ بلیک برڈز کو خلاء کے ایک ایسے ہارڈ میٹل سے بنایا گیا تھا جسے تباہ کرنا ناممکن تھا۔ بلیک برڈز کے بارے میں تفصیل پڑھ کر ان سب کے چہرے متغیر ہوتے جا رہے تھے۔ ان سب کی نظریں پٹی کی تحریر سے ہٹ کر اس بلیو وے کی روٹ لائن پر جم گئیں جہاں سرخ نقطے نہایت تیزی سے نیچے آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

تیز سیٹی کی آواز سن کر زیرو لینڈ کی روبو فورس کا سٹار روبو کمانڈر بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے اپنے سامنے موجود سکرین کی طرف دیکھا تو اسے راڈار سکرین پر سیاہ رنگ کے چار نقطے سے چمکتے ہوئے دکھائی دیئے جو نہایت تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ان نقطوں پر بار بار سرخ دائرے سے بن رہے تھے جن کے اوپر کوبرا شپس لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کوبرا شپس۔ اوہ یہ تو اسپیس ورلڈ کے فائٹر اسپیس شپس ہیں''...... روبو کمانڈر اگاسٹر کے منہ سے مشینی آواز نکلی۔ وہ چند لمحے راڈار سکرین پر ان سیاہ نقطوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے تیزی سے سامنے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہیلو ہیلو۔ سٹار شپس روبو کمانڈر اگاسٹر کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔

اوور''...... روبو کمانڈر نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی ٹرانسمیٹر سے ایک اور مشینی آواز سنائی دی۔

''سٹار شپس روبو کمانڈر اگاسٹر بول رہا ہوں۔ میری سپریم کمانڈر سے بات کراؤ۔ اوور''...... روبو کمانڈر نے کہا جس کا نام اگاسٹر تھا۔

''اوکے۔ ویٹ کرو اگاسٹر۔ اوور''...... مشینی آواز نے کہا اور پھر دوسری طرف سے جیسے چرخیاں سی چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

''یس سپریم کمانڈر ہیئر۔ اوور''...... چند لمحوں کے بعد زیرو لینڈ کے سپریم کمانڈر کی کڑکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''سٹار شپس کا کمانڈر اگاسٹر بول رہا ہوں سپریم کمانڈر۔ میں اس وقت تھرٹی سکس زون، ایٹ تھری ناٹ تھری کی دوری پر زیرو وے پر موجود ہوں۔ اوور''...... اگاسٹر نے کہا۔

''تم وہاں کیا کر رہے ہو اور مجھے کال کیوں کی ہے۔ اوور''۔ سپریم کمانڈر نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''میں اپنی سٹار فورس کے ساتھ سرچنگ مشن پر کام کر رہا تھا کہ مجھے زیرو وے پر ایک نائٹ ون فائیو اسپیس شپ دکھائی دیا۔ یہ اسپیس شپ ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کا اسپیس شپ ہے۔ میں

اس اسپیس شپ کو تباہ کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس اسپیس شپ کا اسکین کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس اسپیش شپ میں روبوٹس نہیں بلکہ زندہ انسان موجود ہیں۔ اوور“...... اگاسٹر نے کہا۔

”زندہ انسان۔ کیا مطلب۔ اوور“...... سپریم کمانڈر کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”لیس سپریم کمانڈر۔ وہ زندہ انسان ہیں۔ جن کی تعداد آٹھ ہے۔ زندہ انسانوں کی موجودگی کا پتہ چلتے ہی میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس اسپیس شپ کو نرغے میں لے لیا تھا اور پھر میں نے اس اسپیس شپ کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سرچ کی۔ اسپیس شپ کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی ملتے ہی میں نے اس پر رابطہ کیا تو میری اسپیس شپ میں موجود ڈاکٹر جبران سے بات ہوئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کا تعلق ارتھ سے ہے۔ وہ اور اس کے نو ساتھی اسپیس پر ارتھ سے آئے ہیں مگر ان کا اسپیس شپ چونکہ خراب ہوگیا تھا اور ان کے دو ساتھی اسپیس میں ہی اپنے اسپیس شپ کو ٹھیک کرنے کے لئے باہر نکلے تو اچانک ان کا اسپیس شپ شہاب ثاقبوں کے ایک بڑے جمگھٹے میں داخل ہوگیا جس کے نتیجے میں اسپیس شپ سے نکلنے والے دونوں سائنس دان ہلاک ہو گئے۔ مجھے ڈاکٹر جبران کی چند باتوں میں سچائی اور باقی باتوں میں جھوٹ معلوم ہو رہا تھا اس لئے میں نے اس اسپیس شپ کو اپنے کنٹرول میں لے لیا تھا اور اس اسپیس شپ پر ایک سٹار شپ میگنٹ سسٹم

سے چپکا دیا تھا تاکہ ہم اسے زیرو لینڈ لا سکیں اور آپ اسپیس شپ میں موجود آٹھ افراد سے خود پوچھ گچھ کر سکیں۔ اوور“...... اگاسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم انہیں زیرو لینڈ لے آؤ۔ میں خود ان سے بات کرلوں گا۔ اوور“...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

”لیس سپریم کمانڈر۔ میں انہیں زیرو لینڈ ہی لا رہا تھا لیکن یہاں ایک مسئلہ ہوگیا ہے۔ اوور“...... اگاسٹر نے کہا۔

”کیسا مسئلہ۔ اوور“...... سپریم کمانڈر کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”اسپیس ورلڈ کے کوبرا شپس ہماری طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہ جس تیزی سے آ رہے ہیں مجھے ان کے ارادے نیک معلوم نہیں ہو رہے ہیں۔ اوور“...... اگاسٹر نے راڈار سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کیا وہ تم پر حملہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ اوور“...... سپریم کمانڈر نے چونکتے ہوئے کہا۔

”لیس سپریم کمانڈر۔ کوبرا شپس، اسپیس ورلڈ کے فائٹر اسپیس شپس ہیں۔ لگتا ہے جیسے وہ ہم پر پوری شدت سے حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اوور“...... اگاسٹر نے کہا۔

”کتنے کوبرا شپس ہیں۔ اوور“...... سپریم کمانڈر نے پوچھا۔

”ان کی تعداد چار ہے۔ اوور“...... اگاسٹر نے جواب دیا۔

”اور تمہارے ساتھ کتنے سٹار شپس ہیں۔ اوور“...... سپریم کمانڈر نے پوچھا۔

”مجھ سمیت دس سٹار شپس ہیں سپریم کمانڈر۔ اوور“...... اگاسٹر نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ پھر تو کوبرا شپس تمہارے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ تم ان شپس کو فوراً تباہ کر دو۔ کوبرا شپس کو تباہ کرنے کے لئے تم کرامک ریز یا کرامک میزائل بھی استعمال کر سکتے ہو۔ اوور“۔ سپریم کمانڈر کی آواز سنائی دی۔

”یس سپریم کمانڈر۔ جیسے ہی کوبرا شپس میری رینج میں آئیں گے میں ان پر کرامک ریز فائر کر دوں گا اور اگر وہ کرامک ریز سے بچ گئے تو پھر میں ان پر ہر طرف سے کرامک میزائلوں کی بوچھاڑ کرا دوں گا۔ ہمارے پاس پاور میگنٹ کرامک میزائل ہیں جو ایک بار ٹارگٹ پر فائر کر دیئے جائیں تو وہ اس وقت تک ٹارگٹ کا پیچھا نہیں چھوڑتے جب تک کہ وہ ٹارگٹ ہٹ نہ کر دیں۔ اوور“۔ اگاسٹر نے کہا۔

”گڈ۔ ان میں سے کسی کوبرا شپ کو نہیں بچنا چاہئے۔ ان کا اس طرح تمہاری طرف آنے کا مطلب ہے کہ ان سائنس دانوں کا ڈاکٹر ایکس سے ہی کوئی نہ کوئی تعلق ہے اور اسے معلوم ہو گیا ہے کہ اس کا اسپیس شپ جس میں آٹھ زمینی سائنس دان موجود ہیں، زیرو لینڈ والوں کے قبضے میں آ گیا ہے تو ڈاکٹر ایکس نے فوراً اس

طرف کوبرا شپس بھیج دیئے ہیں۔ لیکن مجھے ایک بات پر حیرت ہو رہی ہے کہ ڈاکٹر ایکس نے تمہارے مقابلے میں صرف چار کوبرا شپس کیوں بھیجے ہیں۔ راڈار سسٹم سے اسے پتہ چل گیا ہو گا کہ سائنس دانوں کے اسپیس شپ کو زیرو لینڈ کے دس سٹار شپس نے اپنے قبضے میں لیا ہے۔ ایسی صورت میں تو ڈاکٹر ایکس کو سٹار شپس کے مقابلے کے لئے زیادہ سے زیادہ فورس بھیجنی چاہئے تھی۔ پھر اس نے صرف چار کوبرا شپس پر ہی کیوں اکتفا کیا ہے۔ اوور“۔ سپریم کمانڈر نے کہا۔

”وہ ہماری رینج میں ہیں سپریم کمانڈر۔ میں انہیں ٹارگٹ میں لے کر ہٹ کرنے لگا ہوں۔ اوور“...... اگاسٹر نے راڈار سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ راڈار سکرین پر جن سیاہ نقطوں پر دائرے بن رہے تھے اب وہاں چوکھٹے سے بن رہے تھے جن کے عین وسط میں کراس کا نشان بنا ہوا تھا اور وہ چوکھٹے سرخ رنگ کی بجائے سبز ہو گئے تھے جس کا مطلب تھا کہ ڈاکٹر ایکس کے چاروں کوبرا شپس اگاسٹر کے ٹارگٹ پر آ گئے ہیں۔

”لیزر بیم فائر کرو گے ان پر۔ اوور“...... سپریم کمانڈر نے پوچھا۔

”نو سپریم کمانڈر۔ راڈار سکرین پر مجھے کوبرا شپس پر موجود ویپنز کی تفصیل مل رہی ہے۔ وہ سب خطرناک لیزر ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ میں نے انہیں کرامک مزائلوں سے ٹارگٹ کیا ہے۔ اگر وہ

نزدیک آ گئے تو ان کے ویپنز سے ہمارے سٹار شپس کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے میں نے انہیں کرامک میزائلوں سے ہٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اوور''...... اگاسٹر نے کہا۔

''او کے۔ ہٹ کر دو انہیں۔ ابھی فوراً۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا اور اگاسٹر نے فوراً راڈار سکرین کی سائیڈ پر لگے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جیسے جیسے وہ بٹن پریس کرتا جا رہا تھا اسپیس شپ میں زوں زوں کی تیز آواز پیدا ہوتی جا رہی تھی جیسے اسپیس شپ کے ایکسٹرا انجن بھی سٹارٹ ہو رہے ہوں۔ پھر اچانک راڈار سکرین کے قریب لگی ہوئی ایک اور چھوٹی سی سکرین آن ہو گئی۔ اس سکرین پر لکیروں کے جال کا اسکیچ سا بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا جن میں سے چار لکیروں پر نیلے رنگ کے چار نقطے سے تیرتے ہوئے آگے کی طرف آ رہے تھے۔ ان نیلے نقطوں پر نیلے رنگ کے ہی دائرے سے بنے ہوئے تھے۔ سکرین کے نچلے حصے میں سرخ رنگ کے دائرے گھوم رہے تھے۔ اگاسٹر نے سکرین کے نیچے لگے ہوئے چار بٹن پریس کئے تو اچانک سرخ رنگ کے دائرے حرکت میں آئے اور تیزی سے گھومتے ہوئے نیلے دائروں کی جانب بڑھتے چلے گئے۔

''میں نے کرامک میزائل فائر کر دیئے ہیں۔ سپریم کمانڈر۔ اب کوبرا شپس ان میزائلوں سے نہیں بچ سکیں گے۔ اوور''...... روبو کمانڈر اگاسٹر نے کہا۔

''گڈ شو۔ جب چاروں کوبرا شپس ہٹ ہو جائیں تو مجھے بتانا۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سپریم کمانڈر۔ اوور''...... اگاسٹر نے کہا۔ اس کی نظریں اسی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جن پر چار سرخ دائرے گھومتے ہوئے اوپر سے آنے والے نیلے دائروں کی جانب بڑھ رہے تھے۔ اگاسٹر چند لمحے سرخ دائروں کو دیکھتا رہا جب سرخ دائروں کا فاصلہ نیلے دائروں سے قدرے کم رہ گیا تو اگاسٹر نے فوراً دائیں طرف موجود پینل کا مزید ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا سکرین سے لکیروں کا جال اور دائرے ختم ہو گئے۔ اب سکرین پر چار لمبوترے سے میزائل آگ اگلتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ سکرین کے اوپر والے حصے میں سیاہ رنگ کے اسپیس شپس دکھائی دے رہے تھے جن کے اگلے سرے کوبرا ناگ کے سروں جیسے تھے۔

کوبرا شپس میں موجود روبوٹس نے شاید کرامک میزائلوں کو اپنی طرف آتے دیکھ لیا تھا کیونکہ اچانک ان اسپیس شپس کے نیچے لگی ہوئی لیزر گنوں سے مختلف رنگوں کی لیزر بیمز نکلنا شروع ہو گئی تھیں۔ لیزر بیمز بجلی کی سی تیزی سے کرامک میزائلوں کی جانب بڑھ رہی تھیں ان میں سے کچھ بیمز میزائلوں کے ارد گرد سے نکل رہی تھیں اور کچھ میزائلوں کے اگلے سروں سے ٹکرا رہی تھیں لیکن میزائلوں پر لیزر بیمز کا کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔ جیسے ہی کوئی لیزر بیم کسی میزائل

سے ٹکراتی اسی لمحے ایک شعلہ سا بھڑکتا اور غائب ہو جاتا۔

''ہونہہ۔ یہ کرامک میزائل ہیں۔ ان میزائلوں پر کسی لیزر بیم کا کچھ اثر نہیں ہوتا''...... روبو کمانڈر اگاسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ جوں جوں کرامک میزائل کوبراشپس کے نزدیک پہنچتے جا رہے تھے کوبراشپس میں لگی لیزر گنوں سے نکلنے والی لیزر بیمز کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ وہ شدت سے کرامک میزائلوں پر لیزر بیمز برسا رہے تھے لیکن ان لیزر بیمز کا میزائلوں پر کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔ پھر جب میزائلوں اور کوبراشپس کا فاصلہ مزید کم ہوا تو کوبراشپس نے دائیں بائیں لہرانا شروع کر دیا اور پھر اچانک کوبرا شپس سے بھی کئی میزائل نکل کر کرامک میزائلوں کی طرف بڑھے لیکن چونکہ کوبراشپس لہراتے ہوئے اُڑ رہے تھے اس لئے ان کے نشانے پختہ نہیں تھے۔ کوبراشپس سے نکلے ہوئے میزائل، سٹارشپس کے کرامک میزائلوں کے اردگرد سے گزرتے چلے گئے۔ پھر اچانک روبو کمانڈر اگاسٹر نے چاروں کوبراشپس کو تیزی سے پلٹا کھا کر دائیں بائیں بکھرتے دیکھا۔

''ہونہہ۔ تم کچھ بھی کرلو۔ کرامک میزائلوں سے تم نہیں بچ سکو گے''...... روبو کمانڈر اگاسٹر نے کہا۔ جیسے ہی کوبراشپس بکھر کر دائیں بائیں ہوئے اسی لمحے سٹار شپ کے کرامک میزائل بھی تیزی سے دائیں بائیں اور اوپر نیچے ہوتے ہوئے بکھر گئے اور پھر ان میں سے ایک ایک میزائل ایک ایک کوبرا شپ کے پیچھے لگ گیا۔

کوبراشپس ان میزائلوں سے بچنے کے لئے زگ زیگ انداز میں اور گھومتے ہوئے اُڑے جا رہے تھے ان کے عقبی حصوں میں بھی میزائل لانچر اور لیزر گنیں موجود تھیں وہ اپنے پیچھے آتے ہوئے کرامک میزائلوں پر لیزر بیمز فائر کر رہے تھے اور میزائل داغ رہے تھے لیکن کرامک میزائل چونکہ زگ زیگ انداز میں اُڑتے ہوئے کوبراشپس کے پیچھے جا رہے تھے اس لئے کوبراشپس کا کوئی میزائل، کرامک میزائلوں سے نہیں ٹکرا رہا تھا۔ کوبراشپس جس طرف مڑتے تھے کرامک میزائل بھی اسی طرف مڑ جاتے تھے اور کرامک میزائلوں کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔ پھر جب کوبرا شپس کرامک میزائلوں سے چند میٹر کے فاصلے پر رہ گئے تو اچانک کرامک میزائلوں کی رفتار اور تیز ہوگئی اور پھر اچانک ایک کرامک میزائل ایک کوبرا شپ کے عقبی حصے سے جا ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور کوبرا شپ کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ زور دار دھماکے سے آگ کا ایک طوفان سا بلند ہوا تھا جو تیزی سے چاروں طرف پھیل گیا تھا۔ اسی لمحے دوسرا میزائل دوسرے کوبرا شپ سے ٹکرایا اور دوسرا کوبرا شپ بھی زور دار دھماکے سے بکھرتا چلا گیا۔

باقی دو کوبرا شپ، کرامک میزائلوں سے بچنے کے لئے بجلی کی سی تیزی سے زگ زیگ انداز میں دور بھاگے جا رہے تھے لیکن کرامک میزائل بدستور ان کا تعاقب کر رہے تھے اور پھر باری باری دونوں میزائل کوبراشپس سے ٹکرائے اور دونوں کوبراشپس آگ کا

طوفان بن کر بکھرتے چلے گئے۔

''آل ٹارگٹس ہٹ ہو گئے ہیں سپریم کمانڈر۔ اوور''...... روبو کمانڈر اگاسٹر نے سپریم کمانڈر سے مخاطب ہو کر بغیر کسی تاثر کے کہا۔ اس کے لہجے میں نہ خوشی کا عنصر تھا نہ پریشانی کا۔ روبو کمانڈر چونکہ مشینی روبوٹ تھا اس لئے اس کا لہجہ بھی مشینوں جیسا ہی تھا۔

''گڈ شو۔ روبو کمانڈر۔ گڈ شو۔ تم نے ڈاکٹر ایکس کے چار فائٹر اسپیس شپس کو تباہ کر کے میری خوشی دوگنی کر دی ہے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا جو ابھی تک ٹرانسمیٹر لائن پر موجود تھا۔

''تھینکس۔ سپریم کمانڈر۔ اوور''...... اگاسٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اس سے پہلے کہ ڈاکٹر ایکس مزید فورس بھیج دے تم جلد سے جلد نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو زیرو لینڈ لے آؤ۔ اوور''۔ سپریم کمانڈر نے کہا۔

''لیس سپریم کمانڈر۔ میں ایک گھنٹے تک زیرو لینڈ پہنچ جاؤں گا۔ اوور''...... اگاسٹر نے کہا اسی لمحے اس کی نظر راڈار سکرین پر پڑی۔ جہاں سرخ رنگ کے بے شمار نقطے سپارک کرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان ریڈ سپاٹس کے گرد سرخ دائرے گھوم رہے تھے جن کے اوپر اس بار کوبرا شپس کی بجائے بلیک برڈز لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''او کے۔ کوئی اور بات۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

''لیس کمانڈر۔ اسپیس ورلڈ کے مزید فائٹر شپس آ رہے ہیں۔ اوور''...... اگاسٹر نے کہا۔

''اوہ۔ کتنی تعداد ہے ان کی اور کیا وہ بھی کوبرا شپس ہیں۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ان کی تعداد پچاس ہے سپریم کمانڈر اور اس بار ڈاکٹر ایکس نے کوبرا شپس کی جگہ بلیک برڈز بھیجے ہیں۔ اوور''...... روبو کمانڈر اگاسٹر نے کہا۔

''بلیک برڈز۔ اوہ۔ یہ وہی بلیک برڈز ہیں نا جن پر لیزر گنوں اور میزائل لانچرز کے ساتھ سرخ رنگ کی ایک ٹارچ لگی ہوتی ہے جس سے ریڈ لائٹ نکلتی ہے اور اس ریڈ لائٹ کی زد میں آنے والی ہر چیز ایک لمحے میں جل کر راکھ بن جاتی ہے۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''لیس سپریم کمانڈر۔ راڈار سکرین پر بلیک برڈز پر لگے مخصوص ویپنز کا بھی مجھے کاشن مل رہا ہے۔ تمام بلیک برڈز پر ریڈ ٹارچیں لگی ہوئی ہیں۔ اوور''...... اگاسٹر نے کہا۔

''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ ڈاکٹر ایکس کو شاید کوبرا شپس کی تباہی کا علم ہو گیا ہے اسی لئے اس نے اتنی جلدی مزید فورس بھیج دی ہے اور وہ بھی اسپیس ورلڈ کی سب سے خطرناک اور طاقتور سائنسی اسلحے سے لیس اسپیس شپس جن کا تم بھی مقابلہ نہیں کر

سکتے۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''لیس سپریم کمانڈر۔ بلیک برڈز پر نہ ہماری کسی لیزر بیم کا اثر ہو گا اور نہ ہی کراکس میزائلوں کا۔ اگر بلیک برڈز نے ہم پر ریڈ لائٹ فائر کر دی تو ہم اس سے نہیں بچ سکیں گے اور ہمارے سٹار شپس فوراً جل کر راکھ بن جائیں گے۔ اوور''...... اگاسٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''تم فوراً اپنا روٹ بدلو اور بلیک برڈز سے بچ کر نکلنے کی کوشش کرو۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے اس بار چیختے ہوئے کہا۔

''میں کوشش کروں گا سپریم کمانڈر۔ لیکن سٹار شپس کے مقابلے میں بلیک برڈز کی رفتار سو گنا زیادہ تیز ہے اور ہم کسی بھی طرح ان کے راڈار سسٹم سے نہیں بچ سکیں گے۔ اوور''...... اگاسٹر نے کہا۔

''جیسے بھی ہو وہاں سے نکلنے کی کوشش کرو۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''لیس سپریم کمانڈر۔ اوور''...... روبو کمانڈر اگاسٹر نے کہا اور اس نے اسپیس شپ کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جن جن بٹنوں کو پریس کر رہا تھا ان کے نیچے لگے ہوئے بلب جلتے جا رہے تھے اور اسپیس شپ میں مزید نئے انجن سٹارٹ ہونے کی آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئیں۔ روبو کمانڈر اگاسٹر نے لیور سے اسپیس شپ کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔

''الرٹ۔ آل سٹار روبوٹس۔ روبو کمانڈر اگاسٹر کالنگ یو۔

اوور''...... اگاسٹر نے مائیک میں چیخ چیخ کر اپنی روبو فورس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس کمانڈر۔ آل روبوٹس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... جواب میں اسے مختلف مشینی آوازیں سنائی دیں۔

''تم سب اپنے اسپیس شپس پوائنٹ نائن زیرو کی جانب موڑ لو اور اسپیس شپس کے تمام سپر انجن آن کرو۔ ہمیں تھری نائن ون کی سپیڈ سے یہاں سے نکلنا ہے۔ ہم پر اسپیس ورلڈ کے بلیک برڈز اٹیک کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ ہمیں اپنے گھیرے میں لیں اور ہم پر حملہ کر کے ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا۔ ہم ایکس تھرٹین وے کا استعمال کرتے ہوئے زیرو لینڈ جائیں گے۔ اوور''...... اگاسٹر نے چیختے ہوئے کہا۔

''او کے کمانڈر ہم تمہاری ہدایات پر عمل کریں گے۔ اوور''۔ تمام روبوٹس کی ایک ساتھ آواز سنائی دی۔

''ہری اپ۔ بلیک برڈز ہم سے پچیس ہزار کلو میٹر کی دوری پر ہیں۔ وہ جلد ہی ہمارے نزدیک پہنچ جائیں گے۔ تیزی سے نکلو یہاں سے۔ اوور''...... اگاسٹر نے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا اسپیس شپ نوے ڈگری کے زاویئے پر گھما لیا تھا۔ جیسے ہی اس کا اسپیس شپ نوے ڈگری کے زاویئے پر آیا اس نے فوراً چند بٹن پریس کئے جس سے اس کے عقب میں لگے ہوئے کئی انجن آن ہو

گئے اور اس کا اسپیس شپ توپ سے نکلے ہوئے گولے سے ایک ہزار گنا زیادہ تیزی سے سامنے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے باقی سٹار شپس بھی اسی تیزی سے اس کے پیچھے آتے دکھائی دیئے۔

اگاسٹر کی نظریں راڈار سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی ان کے سٹار شپس زیرو وے سے نکل کر ایکس تھرٹین وے کی طرف گئے اسی لمحے اس نے بلیک برڈز کو بھی تیزی سے گھوم کر اور غوطے لگاتے اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ اگاسٹر مسلسل لیور کو دائیں بائیں گھماتے ہوئے اپنے اسپیس شپ کی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا لیکن اس سٹار شپ کے مقابلے میں بلیک برڈز کی رفتار زیادہ تیز تھی۔ وہ ابھی کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں اپنے اردگرد زائیں زائیں کی تیز آوازوں کے ساتھ شتر مرغ جیسے بڑے بڑے سیاہ اسپیس شپس گزرتے دکھائی دیئے۔ بلیک برڈز بجلی کی سی رفتار سے ان کے دائیں بائیں سے گزرتے ہوئے آگے چلے گئے تھے۔ اس سے پہلے کہ اگاسٹر اور اس کے ساتھی روبوٹس اپنا روٹ بدلتے۔ بلیک برڈز تیزی سے مڑے اور ان کی طرف مسلسل لیزر بیمز برساتے ہوئے بڑھتے نظر آئے۔

رنگ برنگی لیزر بیمز کو اپنی جانب آتے دیکھ کر روبو کمانڈر اگاسٹر نے اپنا اسپیس شپ تیزی سے دائیں بائیں لہرانا شروع کر دیا۔ نیلی، زرد اور نارنجی رنگ کی لیزر بیمز اس کے اسپیس شپ کے ارد

گرد سے گزرتی چلی گئیں۔ اس کے ساتھی روبوٹس بھی اگاسٹر کے انداز میں ہی اپنے اسپیس شپس لہرا رہے تھے۔ دوسرے لمحے بلیک برڈز لیزر بیمز برساتے زائیں زائیں کے آوازوں کے ساتھ ان کے اسپیس شپس کے اوپر، نیچے اور دائیں بائیں سے گزرتے چلے گئے۔ بلیک برڈز نے ابھی ان پر صرف لیزر بیمز ہی فائر کی تھیں اور شاید انہوں نے جان بوجھ کر ابھی ان کے کسی سٹار شپ کو نشانہ نہیں بنایا تھا کیونکہ تمام لیزر بیمز سٹار شپس کے دائیں بائیں اور اوپر نیچے سے ہی گزری تھیں۔ دور جاتے ہی بلیک برڈز ایک بار پھر پلٹے اور برق رفتاری سے ان کی طرف بڑھتے چلے آئے۔ اس بار پچاس بلیک برڈز بکھرے ہوئے انداز میں ان کی طرف آ رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں پچاس کے پچاس بلیک برڈز، سٹار شپس کے چاروں طرف پھیل گئے اور پھر بلیک برڈز نے ان پر چاروں طرف سے لیزر بیمز اور میزائل برسانے شروع کر دیئے۔

بلیک برڈز کے نرغے میں ہونے کے باوجود اگاسٹر اور اس کے ساتھی روبوٹ وہاں سے بجلی کی سی تیزی سے بھاگ رہے تھے لیکن ان کے سٹار شپس کی رفتار بلیک برڈز کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی۔ بلیک برڈز ان پر لیزر بیمز اور میزائل برساتے ہوئے اور زائیں زائیں کی تیز آوازیں نکالتے ہوئے ان کے اردگرد سے گزر جاتے تھے اور آگے جاتے ہی پلٹ آتے تھے۔ اگاسٹر اور اس کے ساتھی روبوٹس سٹار شپس دائیں بائیں لہراتے اور موڑتے ہوئے

بلیک برڈز سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے اور انہوں نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے بلیک برڈز پر لیزر بیمز اور میزائل برسانے شروع کر دیئے تھے۔ لیکن بلیک برڈز پر لیزر بیمز اور میزائلوں کا کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔ لیزر بیمز بلیک برڈز سے ٹکرا کر اچٹ کر دوسری طرف نکل جاتی تھی جبکہ میزائل بلیک برڈز سے ٹکرا کر زور دار دھماکے سے پھٹ پڑتے تھے اور چند لمحوں کے لئے بلیک برڈز آگ کے شعلوں میں چھپ جاتے تھے لیکن دوسرے ہی لمحے وہ آگ کے شعلوں سے یوں نکل آتے تھے جیسے میزائلوں نے ان بلیک برڈز کو معمولی سا بھی نقصان نہ پہنچایا ہو۔ البتہ بلیک برڈز سے نکلنے والی لیزر بیمز جس سٹار شپ سے ٹکراتی تھی ایک زور دار دھماکہ ہوتا اور سٹار شپ کا وہ حصہ ٹوٹ کر بکھر جاتا جہاں لیزر بیم ٹکراتی تھی اور جس سٹار شپ پر بلیک برڈز کا میزائل لگتا تھا وہ سٹار شپ لمحوں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جاتا تھا۔ بلیک برڈز اب تک زیرو لینڈ کے چار سٹار شپس تباہ کر چکے تھے۔

بلیک برڈز میزائلوں اور لیزر بیمز سے صرف سٹار شپس پر حملہ کر رہے تھے ان میں سے کسی بھی بلیک برڈ نے اس سٹار شپ پر حملہ نہیں کیا تھا جس نے ارتھ کے آٹھ سائنس دانوں کے اسپیس شپ کو اٹھایا ہوا تھا۔ البتہ اس اسپیس شپس کے ارد گرد کئی بلیک برڈز چکرا رہے تھے تاکہ وہ وہاں سے نکل کر بھاگ نہ سکے۔

بلیک برڈز نہایت خوفناک انداز میں سٹار شپس پر حملے کر رہے

تھے۔ شروع شروع میں وہ لیزر بیمز اور میزائلوں سے سٹار شپس پر حملے کرتے رہے پھر اچانک پانچ سٹار شپس کے پیچھے پانچ بلیک برڈز لگ گئے اور جب بلیک برڈز اور سٹار شپس کا درمیانی فاصلہ محض سو فیٹ رہ گیا تو اچانک بلیک برڈز کے نیچے لگی ہوئی ریڈ ٹارچیں آن ہو گئیں۔ ان ٹارچوں سے سرخ رنگ کی روشنی کی شعاعیں سی نکل کر سٹار شپس پر پڑنے لگیں اور جیسے ہی سٹار شپس پر سرخ شعاعیں پڑنا شروع ہوئیں اسی لمحے سٹار شپس کے رنگ بھی تیزی سے سرخ ہوتے چلے گئے اور پھر اچانک سٹار شپس سے دھواں سا نکلنا شروع ہو گیا۔ سرخ شعاعوں نے سٹار شپس کو موم کی طرح پگھلانا شروع کر دیا تھا۔ بلیک برڈز مسلسل سٹار شپس کے پیچھے اڑتے ہوئے ان پر ریڈ ہیٹ لائٹ برسا رہے تھے جس سے سٹار شپس سرخ ہو کر تیزی سے پگھل رہے تھے اور پھر اچانک زور دار دھماکہ ہوا اور ایک سٹار شپ آگ کے شعلوں میں گھرا اور پھٹ کر بکھرتا چلا گیا۔ اسی لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور ایک اور سٹار شپ کے ٹکڑے اُڑتے دکھائی دیئے۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے مزید دو دھماکے ہوئے اور دو اور سٹار شپس تباہ ہو گئے۔

روبو فورس کے کمانڈر اگاسٹر کے پیچھے بھی ایک بلیک برڈ لگا ہوا تھا جس سے نکلنے والی سرخ شعاعوں سے اس کا سٹار شپ اس قدر سرخ ہو رہا تھا جیسے بھٹی میں پگھلا ہوا لوہا ہوتا ہے۔ پگھلنے کی وجہ سے اگاسٹر کے سٹار شپ کے کئی حصے الگ الگ ہوتے جا رہے

تھے لیکن اس کے باوجود اگاسٹر اپنے اسپیس شپ کو بلیک برڈ سے بچانے کے لئے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے بھگائے لئے جا رہا تھا لیکن ابھی وہ کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اگاسٹر کے اسپیس شپ کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ اسپیس شپ کے ساتھ روبو فورس کے کمانڈر اگاسٹر کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے تھے۔

بلیک برڈز نے کچھ ہی دیر میں زیرو لینڈ کے نو سٹار شپس کو تباہ کر دیا تھا اور جوابی کارروائی میں زیرو لینڈ کے سٹار شپس، ان میں سے ایک بھی بلیک برڈ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے تھے۔ اب ایک ہی سٹار شپ باقی رہ گیا تھا جس نے ارتھ کے سائنس دانوں والا اسپیس شپ گرپ کیا ہوا تھا۔ بلیک برڈز نے اب تیزی سے اس سٹار شپ کو اپنے گھیرے میں لینا شروع کر دیا جس میں موجود روبوٹ انتہائی پریشانی کے عالم میں وہاں سے نکلنے کا راستہ تلاش کرنے کے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا لیکن اب اسے وہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

بلیک برڈز کے باقی سائنسی اسلحے کے ساتھ ان پر لگی ریڈ ٹارچ کے بارے میں بھی سکرین پر تفصیلات آ رہی تھیں جنہیں دیکھ کر عمران کے چہرے پر بھی کئی سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔

''ہاں عمران صاحب۔ ان اسپیس شپس پر تو منی ریڈ ٹارچیں بھی لگی ہوئی ہیں۔ شاید یہ ویسی ہی ٹارچیں ہیں جن سے ڈاکٹر ایکس پاکیشیا پر سرخ قیامت توڑنا چاہتا ہے''...... صفدر نے بھی تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ان ریڈ ٹارچوں میں ریڈ ہیٹ لائٹس ہیں جن کی زد میں آ کر ہر چیز لمحوں میں جل کر راکھ بن سکتی ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ۔ تب پھر ہم ان اسپیس شپس کا کس طرح سے مقابلہ کریں گے۔ سکرین پر جو تفصیلات آ رہی ہیں ان کے مطابق تو

بلیک برڈز پر ہمارے پاس موجود کوئی بھی اسلحہ کارآمد ثابت نہیں ہو گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی قدرے پریشانی کا عنصر تھا۔

''ان اسپیس شپس کی رفتار بھی بے حد تیز ہے۔ جس رفتار سے یہ ہماری طرف آ رہے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے تک ہمارے قریب پہنچ جائیں گے''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ایک گھنٹہ اور دس منٹ تک ہمارے نزدیک پہنچ جائیں گے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ سکرین پر لگے ہوئے میٹرز کی وجہ سے اسے بلیک برڈز کی رفتار کا بھی بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔

''پھر اب کیا کرنا ہے۔ کیا ہم ان سے بچ کر نکل سکتے ہیں''...... کراسٹی نے پوچھا۔

''بلیک برڈز سے مقابلہ کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے پاس ایسا کوئی سائنسی اسلحہ ہے جس سے ہم ان اسپیس شپس کو تباہ کر سکیں اس لئے ہمیں ان اسپیس شپس سے بچنے کے لئے راہِ فرار اختیار کرنی ہو گی''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور وہ سب چونک کر عمران کی جانب دیکھنے لگے۔

راہِ فرار۔ کیا مطلب''...... نعمانی نے چونک کر کہا۔

''مطلب یہ گمنامی بھائی کہ ہمیں بلیک برڈز سے بچنے کے لئے

یا تو واپس جانا ہو گا یا پھر کسی ایسی جگہ جا کر چھپنا ہو گا جہاں سے بلیک برڈز کے روبوٹس ہمیں تلاش نہ کر سکیں''...... عمران نے کہا۔

''واپس جانے والی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن ہم اس وقت خلاء میں ہیں۔ خلاء میں بھلا ہم کہاں جا کر چھپ سکتے ہیں۔ بلیک برڈز کا راڈار سسٹم اس قدر طاقتور ہے کہ ہم کہیں بھی ہوں۔ وہ ہمیں آسانی سے تلاش کر سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو پھر جو بات تمہیں سمجھ میں آتی ہے اسی پر عمل کر لیتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''مطلب یہ کہ ہم واپس ارتھ پر لوٹ جائیں''...... چوہان نے کہا۔

''اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو پھر ہمارا ارتھ پر واپس چلے جانا ہی اچھا ہے۔ اسپیس میں بلیک برڈز کی موجودگی میں ہماری کوئی دال تو کیا چاول بھی نہیں گلنے والے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہونہہ۔ تو آپ چاہتے ہیں کہ ہم ڈاکٹر ایکس کے بلیک برڈز نامی اسپیس شپس سے ڈر کر بزدلوں کی طرح واپس بھاگ جائیں''...... صفدر نے منہ بنا کر کہا۔

''بھاگیں گے نہیں تو بے موت مریں گے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''تو کیا آپ بے موت مرنے سے ڈرتے ہیں''...... صفدر نے بھی جواباً منہ بنا کر کہا۔

''نہیں رشید بھائی۔ میں مرنے سے نہیں ڈرتا۔ مجھے اس با
سے ڈر آتا ہے کہ مرنے کے بعد میری لاش کہیں خلاء میں ہی
تیرتی رہ جائے۔ خلاء میں تیرتی ہوئی لاش اگر جولیا نے دیکھ لی تو
مجھ سے کبھی شادی نہیں کرے گی اور تنویر کا سکوپ بڑھ جا
گا''...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا۔
''صفدر''...... صفدر نے اپنے نام کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔
''ہاں۔ تنویر کا صفدر بڑھ جائے گا''...... عمران نے سکوپ
جگہ صفدر کا نام ایڈجسٹ کرتے ہوئے کہا۔
''صفدر میرا نام ہے''...... صفدر نے منہ بنا کر کہا۔
''بڑا بُرا نام ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اپنا نام بدل کر کرم د
رکھ لو۔ بڑا پیارا اور سلجھا ہوا نام ہے''...... عمران نے کہا اور سا
ہی اس نے اسپیس شپ کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع
دیئے۔ جیسے جیسے وہ بٹن پریس کرتا گیا۔ اسپیس شپ کی اندرونی
بیرونی لائٹس آف ہونا شروع ہو گئیں اور کنٹرول پینل کے
بجھتے بلب بھی بجھتے چلے گئے۔ اسپیس شپ سے جو زوں زوں
ہلکی ہلکی آواز آ رہی تھی وہ بھی معدوم ہوتے ہوئے ختم ہو گئ
چند ہی لمحوں میں اسپیس شپ میں خاموشی کے ساتھ مکمل اندھیرا
گیا۔ اسپیس شپ جو نہایت تیز رفتاری سے آگے بڑھا جا رہا
اب اس کی رفتار بھی ہلکی ہو گئی تھی اور پھر ان کا اسپیس شپ
سیدھا ہو کر تیزی سے ایک طرف تیرتا چلا گیا۔

''یہ کیا آپ نے اسپیس شپ کے تمام فنکشنز کیوں آف کر دیئے ہیں''...... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔
''ڈاکٹر ایکس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے''۔ عمران نے کہا۔
''دھول جھونکنے کے لئے۔ کیا مطلب''...... ان سب نے حیران ہو کر کہا۔
''کسی بھی اسپیس شپ کو اس کے راڈار سسٹم، ریڈیو سسٹم، سگنل رسیورز، انجنوں اور دوسرے سسٹم کی آوازوں کی لہروں سے چیک کیا جاتا ہے۔ اگر تمام سسٹم آف کر دیئے جائیں تو دوسرا کوئی اسپیس شپ اس اسپیس شپ کو ٹریس نہیں کر سکتا ہے جس کے تمام سسٹم آف کر دیئے گئے ہوں۔ اسی لئے میں نے یہ تمام سسٹم آف کئے ہیں۔ اب ہمارا راڈار سسٹم اور دوسرے تمام سسٹم آف ہیں۔ بلیک برڈز تو کیا اب یہاں کوئی بھی اسپیس شپ آ جائے انہیں ہماری موجودگی کا علم نہیں ہو سکے گا یہاں تک کہ اگر وہ اسپیس شپس ہمارے اسپیس شپ کے قریب بھی آ جائے تو اسے ہمارے اسپیس شپ کا کچھ پتہ نہیں چلے گا۔ یہ اسپیس شپ دوسرے اسپیس شپس کی نظروں سے چھپ جائے گا اور ونڈ سکرین سے دیکھنے والے اسے خلاء میں بھٹکتا ہوا شہاب ثاقب کا ہی ایک ٹکڑا سمجھ کر نظر انداز کر کے گزر جائیں گے۔ اس لئے ہم ان کی نظروں میں ہوتے ہوئے بھی ان کی نظروں سے اوجھل رہیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو آپ نے اسی لئے اسپیس شپ کے تمام سسٹم آف کئے ہیں''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں''......عمران نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''لیکن یہ تو عارضی بچاؤ کا طریقہ ہے۔ آگے جانے کے لئے ہمیں اسپیس شپ دوبارہ آن کرنا پڑے گا۔ ایسی صورت میں کیا ہم دوبارہ ان کی نظروں میں نہیں آئیں گے''......صفدر نے کہا۔

''ظاہر سی بات ہے۔ سسٹم آن ہوتے ہی انہیں پھر ہمارے اسپیس شپ کا کاشن مل جائے گا اور وہ پھر ہماری طرف لوٹ آئیں گے''......عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا جب جب بلیک برڈز ہماری طرف آئیں گے تب تب آپ اسی طرح اپنا اسپیس شپ آف کرتے رہیں گے''......کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''بلیک برڈز پر لگی ہوئی ریڈ ٹارچوں سے بچنے کا عارضی طریقہ تو یہی ہے کہ جیسے ہی ہمیں بلیک برڈز یا دوسرے خطرناک اسلحے سے لیس اسپیس شپس اپنی طرف آتے دکھائی دیں تو ہم اپنا اسپیس شپ مکمل طور پر آف کر دیں''......عمران نے کہا۔

''ایسی صورت میں تو ہمارا یہ خلائی سفر بہت زیادہ طویل ہو جائے گا۔ خلاء میں زیرو لینڈ اور ڈاکٹر ایکس کا ہولڈ ہے۔ یہاں ہر طرف زیرو لینڈ والوں کے اور ڈاکٹر ایکس کے اسپیس شپس گھومتے پھر رہے ہوں گے ہم کب تک ان کی نظروں سے اوجھل رہ سکیں

گے''......کراسٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''جب تک ممکن ہو سکے گا۔ پھر جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا''......عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ریڈ اسپیس شپ اب اپنی مخصوص رفتار اور مخصوص سمت میں خلاء میں تیرتا جا رہا تھا اس کی رفتار کافی تیز تھی۔ ان کا اسپیس شپ چونکہ مکمل طور پر آف تھا اس لئے اب انہیں اس بات کا بھی پتہ نہیں چل رہا تھا کہ ڈاکٹر ایکس کے بلیک برڈز ان کے اسپیس شپ سے کتنے فاصلے پر ہیں اور کیا واقعی ان کے اسپیس شپ کے تمام فنکشن آف ہونے کے بعد وہ بلیک برڈز کی نظروں میں آنے سے چھپ گئے ہوں گے۔ ان سب کے ذہنوں میں یہی سوال گردش کر رہے تھے۔ وہ سب اپنی اپنی سیٹوں پر آ گئے اور ان کی نظریں اسپیس شپ کی کھڑکیوں کے باہر جم گئیں جہاں ہر طرف انہیں روشنیوں کے غبار، روشن ستارے۔ نظام شمسی کے گرد گھومتے سیارے اور دور جاتا ہوا زمین کا گولہ دکھائی دے رہا تھا۔

''اسپیس شپ کی کوئی آواز نہیں ہے۔ لیکن اگر ہم میں سے کوئی بولا تو ہماری آواز کی لہروں سے بھی بلیک برڈز میں موجود روبوٹس کو ہمارے اسپیس شپ کا پتہ چل جائے گا اس لئے تب تک خاموش رہنا جب تک میں تمہیں بولنے کا نہ کہوں۔ اگر اسپیس شپس نظر آئیں تو کوشش کرنا کہ اپنے سانس تک روک لو''......عمران نے نہایت آہستہ آواز میں کہا عمران کی نظریں بھی ونڈ سکرین پر جمی

ہوئی تھیں۔ اچانک اسے سامنے سے آگ کے شعلے سے چمکتے ہوئے دکھائی دیئے جو نہایت تیزی سے ان کے اسپیس شپ کی طرف آ رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں انہیں شترمرغوں جیسے دس بڑے بڑے اسپیس شپ اپنی اسپیس شپ کے نزدیک آتے دکھائی دیئے۔ ان اسپیس شپس کے نیچے لیزر گنوں کے ساتھ ساتھ میزائل لانچر اور سرخ رنگ کی بڑی بڑی ٹارچیں سی لگی ہوئی تھیں جن سے ہلکی ہلکی سرخ روشنی سی نکل رہی تھی۔ شترمرغ جیسے اسپیس شپ خلاء میں چکراتے ہوئے آگے بڑھے آ رہے تھے۔ آگے کی طرف آتے ہوئے ان اسپیس شپس کی رفتار میں نمایاں کمی آتی جا رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں بلیک برڈز ان کے اسپیس شپ کے بالکل نزدیک آ گئے اور پھر ان اسپیس شپس نے ریڈ اسپیس شپ کے اردگرد چکرانا شروع کر دیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بلیک برڈز میں موجود روبوٹس نے ریڈ اسپیس شپ کو آف ہونے کے باوجود چیک کر لیا ہو اور وہ ریڈ اسپیس شپ کو اسکین کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

دس بلیک برڈز ان سے تقریباً دو سو میٹر کے فاصلے پر تھے اور ان کے اسپیس شپ کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ پھر اچانک ان میں سے تین اسپیس شپ مڑے اور آہستہ آہستہ دائیں بائیں اور سامنے کے رخ سے آگے بڑھنے لگے۔ عمران اور باقی سب کی نظریں ان اسپیس شپس پر جمی ہوئی تھیں جو آہستہ آہستہ خلاء میں تیرتے ہوئے ان کے اسپیس شپ کی طرف آ رہے تھے۔ اسپیس

شپس کو اس طرح اپنی طرف آتے دیکھ کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے فوراً ہاتھ آگے بڑھایا اور کنٹرول پینل کے ساتھ لگا ہوا ایک ہینڈل پکڑ لیا۔ اسپیس شپ کے اوپر ایک ہیوی سرچ لائٹ لگی ہوئی تھی جو آف تھی۔ عمران کی نظریں سامنے والے اسپیس شپ پر جمی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے اچانک سامنے والے اسپیس شپ کی سرچ لائٹ روشن ہو گئی۔ جیسے ہی سرچ لائٹ روشن ہوئی ان کے اسپیس شپ میں جیسے روشنی کا طوفان سا آ گیا۔ عمران نے سرچ لائٹ روشن ہوتے ہی اپنا سر نیچے کر لیا۔ اس کے دیکھا دیکھی باقی سب نے بھی کھڑکیوں سے سر ہٹا کر سر نیچے کر لئے۔ سامنے والے اسپیس شپ کے ساتھ دائیں اور بائیں موجود اسپیس شپس کی لائٹس بھی آن ہو گئی تھیں اور ان کا ریڈ اسپیس شپ جیسے تیز روشنیوں سے نہا سا گیا تھا۔ اب روشنی میں ان کا اسپیس شپ واضح طور پر دکھائی دے رہا تھا لیکن اس کے باوجود ابھی تک بلیک برڈز کے روبوٹس نے ریڈ اسپیس شپ پر کوئی ایکشن نہیں لیا تھا۔ عمران تھوڑا سا سر اٹھائے سامنے والے اسپیس شپ کی طرف ہی دیکھ رہا تھا پھر اس نے سامنے والے اور دائیں بائیں موجود اسپیس شپس کو حرکت کرتے دیکھا وہ تینوں اسپیس شپس ان کے اسپیس شپ پر روشنی ڈالتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کے گرد گھومنے لگے جیسے وہ چاروں طرف سے اس اسپیس شپ کو چیک کر رہے ہوں۔ عمران کا ہاتھ بدستور ہینڈل پر تھا۔ وہ شاید اس انتظار میں تھا کہ

بلیک برڈز جیسے ہی اس کے اسپیس شپ پر لیزر بیم، میزائل یا ریڈ
ٹارچ کی ریڈ ہیٹ لائٹ کا استعمال کریں گے وہ فوراً اس ہینڈ
پوری قوت سے اپنی طرف کھینچ لے گا۔ ایسا کرنے سے ریڈ اسپیس
شپ کے ٹاپ پر لگے ہوئے جیٹ انجن آن ہو جاتے جو پوری
طاقت سے اسپیس شپ کو نیچے دھکیل دیتے اور ریڈ اسپیس شپ
آسمان سے گرنے والی کسی وزنی چٹان کی طرح نیچے گرتا چلا جاتا۔
لیکن ابھی عمران کو ریڈ اسپیس شپ نیچے گرانے کی ضرورت محسوس
نہیں ہو رہی تھی کیونکہ تینوں بلیک برڈز مسلسل ریڈ اسپیس شپ کے
گرد چکرا رہے تھے جیسے جنگلی جانور اپنے شکار کو سونگھنے کی کوشش
کرتا ہے کہ اس کے کس حصے میں ابھی جان باقی ہے اور وہ وہاں
سے اسے بھنبھوڑ سکیں۔

عمران کے ساتھی بھی تھوڑا سا سر اٹھائے غور سے ریڈ اسپیس
شپس کے گرد چکراتے ہوئے بلیک برڈز دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے
عمران کی ہدایات پر اپنے سانس روک رکھے تھے۔ اسپیس شپ میں
اس قدر خاموشی تھی کہ انہیں اپنے دلوں کی دھڑکنوں کی آواز
صاف سنائی دے رہی تھیں اور انہیں تشویش ہو رہی تھی کہ بلیک
برڈز کے حساس سینسرز کہیں ان کے دلوں کی دھڑکنوں کی آوازیں
محسوس نہ کر لیں۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے ان اسپیس شپس نے
ریڈ اسپیس شپس پر حملہ ہی کرنا تھا۔

کچھ دیر تک تینوں بلیک برڈز، ریڈ اسپیس شپ کے گرد چکرا

رہے پھر اچانک ان کی سرچ لائٹس بند ہو گئیں اور وہ آہستہ آہستہ
واپس مڑنے لگے۔ انہیں واپس مڑتے دیکھ کر عمران کے چہرے پر
سکون آ گیا اور اس نے اطمینان بھرے انداز میں سر اٹھایا اور سیدھا
ہو کر اپنی مخصوص نشست پر بیٹھ گیا۔ ممبران بھی سیدھے ہو گئے
تھے۔

”شکر ہے انہوں نے ہم پر حملہ نہیں کیا ہے“...... کراسٹی نے
سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر عمران بجلی کی سی
تیزی سے اس کی طرف پلٹا اور کراسٹی کو کھا جانے والی نظروں سے
دیکھنے لگا۔ اسی لمحے انہوں نے ان تینوں بلیک برڈز کو واپس ریڈ
اسپیس شپ کی جانب مڑتے دیکھا جو واپس جانے کے لئے پلٹے
تھے۔ ریڈ اسپیس شپس کی طرف مڑتے ہی ان پر لگی ہوئی سرچ
لائٹیں ایک بار پھر روشن ہو گئیں اور اس بار عمران نے ان تینوں
بلیک برڈز پر لگی ہوئی ریڈ ٹارچوں کو روشن ہوتے دیکھا۔ ریڈ
ٹارچوں کو روشن ہوتے دیکھ کر عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ڈاؤن
فال کرنے والا ہینڈل ایک جھٹکے سے نیچے کھینچ لیا۔ جیسے ہی اس نے
ہینڈل کھینچا اسی لمحے ریڈ اسپیس شپ کے ٹاپ پر لگے جیٹ انجن
آن ہوئے اور ان سے تیز آگ سی نکلی دوسرے لمحے ریڈ اسپیس
شپ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے کی
طرف گرتا چلا گیا۔ ریڈ اسپیس شپ نیچے کی طرف گرنا شروع ہوا
ہی تھا کہ اسی لمحے دس کے دس بلیک برڈز تیزی سے ایک ساتھ

حرکت میں آئے اور وہ غوطہ لگا کر انتہائی برق رفتاری سے ریڈ
اسپیس شپ کی طرف بڑھتے چلے گئے اور ساتھ ہی ان بلیک برڈز
کے نیچے لگی ہوئی لیزر گنوں کے منہ کھل گئے اور ان سے لمبے لمبے
میزائل نکل نکل کر ریڈ اسپیس شپ کی طرف بڑھتے چلے گئے
دوسرے لمحے ماحول انتہائی خوفناک اور لرزا دینے والے دھماکوں
سے گونجنا شروع ہو گیا اور ساتھ ہی اسپیس کے اس حصے میں جیسے
ہر طرف آگ ہی آگ بھڑکنا شروع ہو گئی۔

سنگ ہی باؤل شپ سے ٹرانسمٹ ہو کر اپنے مخصوص سنگ ہیڈ
کوارٹر میں آیا اور وہ جیسے ہی ہیڈ کوارٹر کے آپریشنل روم میں داخل
ہوا یکلخت ٹھٹھک گیا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔
آپریشنل روم کی ایک کرسی پر تھریسیا بیٹھی ہوئی تھی۔ تھریسیا کو
وہاں دیکھ کر سنگ ہی کو جیسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا
تھا۔

''تھریسیا۔ یہ تم ہو''...... سنگ ہی نے آگے بڑھ کر تھریسیا کے
سامنے آتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز
سن کر تھریسیا یوں اچھل پڑی جیسے اچانک اس کے سر پر کوئی بم
پھٹ پڑا ہو۔ وہ گہرے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی جس کی وجہ سے
اسے سنگ ہی کی آمد کا علم ہی نہیں ہوا تھا۔
''اوہ۔ سنگ ہی یہ تم ہو۔ میں سمجھی ڈاکٹر ایکس کے اسپیس شپس

نے اس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا ہے اور ہیڈ کوارٹر سے کئی میزائل آ ٹکرائے ہیں''...... تھریسیا نے سنگ ہی کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی مسکراہٹ پھیکی پھیکی سی تھی اور اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے ساتھ انتہائی غصے کے بھی تاثرات نمایاں تھے جو سنگ ہی کی نظروں سے بھلا کیسے چھپے رہ سکتے تھے۔

''یہ سنگ ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس پر ڈاکٹر ایکس کے طاقتور سے طاقتور اسپیس شپ بھی حملہ نہیں کر سکتے۔ میرے ہیڈ کوارٹر پر اگر ڈاکٹر ایکس کیمیائی میزائلوں کی بھی بارش کر دے تو اس سے بھی میرے ہیڈ کوارٹر کو کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ میں نے اپنے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا فول پروف انتظام کر رکھا ہے۔ بہرحال یہ سب چھوڑو۔ یہ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم ارتھ پر جا رہی ہو اور وہاں جا کر تم عمران سے شادی کر کے اپنی نئی زندگی شروع کرنا چاہتی ہو۔ تم میرے سامنے فے گراز لے کر ارتھ کی طرف گئی تھی۔ پھر یہاں کیسے آ گئی ہو''...... سنگ ہی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے میں ارتھ پر نہیں گئی تھی''...... تھریسیا نے اسی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہاں دیکھ کر مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے تم ارتھ پر گئی ہی نہیں تھی لیکن تمہارے چہرے کے تاثرات کچھ اور ہی بتا رہے ہیں''...... سنگ ہی نے اس کے سامنے دوسری ریوالونگ چیئر پر

بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیا بتا رہے ہیں میرے چہرے کے تاثرات''...... تھریسیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یہی کہ یا تو ارتھ پر تمہاری عمران سے ملاقات ہی نہیں ہوئی ہے یا پھر اس نے تم سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا جس پر غصے میں آ کر تم نے اسے شوٹ کر دیا ہے''...... سنگ ہی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ عمران میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ مجھے انکار کر سکے''...... تھریسیا نے منہ بنا کر کہا۔

''تو کیا وہ تمہیں کہیں نہیں ملا تھا''...... سنگ ہی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں یہ بات بھی نہیں ہے''...... تھریسیا نے جواب دیا۔

''تو پھر تمہارے چہرے پر غصہ، پریشانی اور الجھن کے تاثرات کیوں ہیں''...... سنگ ہی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بس ایسے ہی''...... تھریسیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ایسے ہی کیوں۔ تم تو یہاں سے بڑے موڈ میں گئی تھی''۔ سنگ ہی نے کہا۔

''ہاں۔ مگر ارتھ پر جاتے ہی میرا موڈ آف ہو گیا تھا''۔ تھریسیا نے جواب دیا۔

"ہوا کیا ہے۔ کچھ تو بتاؤ"...... سنگ ہی نے کہا۔

"ہونا کیا ہے۔ میں عمران سے شادی کرنے کے لئے ارتھ پر گئی تھی۔ میں اپنے ساتھ انویسیبل کرنے والا گیجٹ بھی ساتھ لے گئی تھی۔ ارتھ پر جاتے ہی میں نے گیجٹ کے کنٹرول سے فے گراز کو دوبارہ خلاء میں بھیج دیا تھا تاکہ اس کے بارے میں کسی کو علم نہ ہو سکے۔ اس کے بعد میں گیجٹ سے غائب ہو کر عمران کے فلیٹ میں چلی گئی لیکن عمران وہاں موجود نہیں تھا۔ میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ اپنے باپ کی کوٹھی مین گیا ہوا ہے اور وہاں اس کی شادی ہو رہی ہے"۔ تھریسیا نے کہا اور اس کی بات سن کر سنگ ہی بے اختیار اچھل پڑا۔

"عمران کی شادی"...... سنگ ہی کے منہ سے نکلا۔

"ہاں۔ چونکہ عمران کی بوڑھی ماں ان دنوں بیمار رہتی تھی اس لئے وہ چاہتی تھی کہ اس کا بیٹا عمران اس کی زندگی میں ہی شادی کر لے اس لئے اس نے عمران کو شادی کرنے پر مجبور کر دیا تھا"۔ تھریسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس سے۔ میرا مطلب ہے عمران کی کس سے شادی ہو رہی تھی"...... سنگ ہی نے اسی انداز میں پوچھا۔

"جولیانا فٹز واٹر سے"...... تھریسیا نے منہ بنا کر کہا اور سنگ ہی ایک بار پھر چونک پڑا۔

"جولیانا فٹز واٹر۔ یہ وہی جولیانا فٹز واٹر ہے نا جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے"...... سنگ ہی نے کہا۔

"ہاں۔ میں اسی جولیا کی بات کر رہی ہوں۔ عمران کی بوڑھی ماں کو اس کے بارے میں پہلے سے ہی معلوم تھا بس وہ چاہتی تھی کہ عمران کی جس سے شادی ہو وہ مسلمان ہو اور اس میں گھریلو ذمہ داری نبھانے والی تمام خوبیاں موجود ہوں اس لئے عمران کی بوڑھی ماں نے جولیا کو اپنی کوٹھی میں بلایا اور اس سے سوال و جواب کرنے لگی۔ جولیا بھی چونکہ عمران کو پسند کرتی تھی اس لئے عمران کی بوڑھی ماں نے جب اس سے سوال و جواب کرنے شروع کئے تو جولیا سمجھ گئی کہ عمران کی بوڑھی ماں کیا چاہتی ہے اس لئے اس نے بھی موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عمران کی بوڑھی ماں کے سامنے خود کو نیک، پارسا اور انتہائی سلجھی ہوئی لڑکی بنا کر پیش کرنا شروع کر دیا تاکہ عمران کی بوڑھی ماں اسے ہر حال میں عمران کے لئے پسند کر لے اور ایسا ہی ہوا۔ عمران کی بوڑھی ماں چونکہ بیمار تھی اس لئے اس نے عمران اور جولیا کی جلد سے جلد شادی کرانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ چونکہ عمران ہمیشہ شادی کا نام سن کر بھاگ جاتا تھا اس لئے عمران کی بوڑھی ماں نے عمران کو اپنی جان کی قسم دے دی تھی کہ وہ آج ہی جولیا سے منگنی کر لے گا۔ اپنی بوڑھی ماں کی جان کی قسم کی وجہ سے عمران مجبور ہو گیا اور اس نے اپنی بوڑھی ماں کی بات مان لی۔ ادھر عمران کی بوڑھی ماں

اور عمران کے ڈیڈی سر عبدالرحمٰن نے فیصلہ کیا کہ عمران کی منگنی کرنے سے کچھ نہیں ہو گا بلکہ اس کی ایک ساتھ منگنی اور نکاح بھی کر دیا جائے تا کہ عمران رشتے کی مضبوط ڈور سے ہمیشہ کے لئے بندھ جائے۔ عمران چونکہ اپنی بوڑھی ماں کی قسم کی وجہ سے مجبور تھا اس لئے اس نے جولیا سے نکاح کرانے پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ عمران اور جولیا کی شادی کے لئے سارا بندوبست کر لیا گیا تھا۔ میں گیجٹ کی مدد سے غیبی حالت میں ہی وہاں پہنچی تھی اور جب مجھے معلوم ہوا کہ عمران اور جولیا کی شادی ہو رہی ہے تو غیظ و غضب سے میرا برا حال ہو گیا۔ اس وقت میرا دل چاہا کہ میں اسی لمحے عمران اور جولیا کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر دوں لیکن پھر جب مجھے ساری حقیقت کا علم ہوا تو مجھے جولیا اور عمران کی بوڑھی ماں پر غصہ آنے لگا جن کی وجہ سے عمران اس شادی کے لئے رضا مند ہوا تھا۔ عمران کی شادی کے انتظامات پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران مل کر کر رہے تھے وہ کوٹھی کو دلہن کی طرح سجا رہے تھے جسے دیکھ دیکھ کر میں دل ہی دل میں کڑھ رہی تھی۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں ان سب کو وہیں ختم کر دوں لیکن میں خاموش رہی۔ شام ہوتے ہی جب عمران اور جولیا کی منگنی کی رسم شروع ہونے لگی تو میں وہاں موجود مہمان خواتین میں جا کر بیٹھ گئی۔ میں نے اپنے چہرے پر جھلی جیسا باریک ماسک لگا کر اپنا چہرہ بدل رکھا تھا تا کہ مجھے عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران پہچان نہ سکیں۔ پھر جب رسم شروع ہونے

گئی تو میں نے وہاں الیکٹرو ٹرائیک آلے سے ماگروم گیس فائر کر دی جس سے وہاں موجود تمام افراد ساکت ہو گئے۔ ان سب کو ساکت کرنے کے بعد میں نے ماسک اتارا اور عمران کے سامنے آ گئی''...... تھریسیا نے کہا اور پھر وہ سنگ ہی کو باقی تفصیل بتانے لگی۔ سنگ ہی خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ جب تھریسیا نے بتایا کہ وہ ٹرانسمٹ سسٹم سے جولیا بھی اپنے ساتھ لے آئی ہے تو سنگ ہی بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ جولیا کو تم اپنے ساتھ ٹرانسمٹ کر کے یہاں لے آئی ہو، سنگ ہیڈ کوارٹر میں''...... سنگ ہی نے کہا۔

''ہاں۔ ٹرانسمٹ ہو کر میں یہیں آ سکتی تھی۔ اس لئے میں اسے یہیں لے آئی تھی''...... تھریسیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''یہ تم نے کیا کیا ہے تھریسیا۔ تمہیں یاد ہو گا کہ ہماری حماقت کی وجہ سے تنویر نے ہمیں کس طرح سے ڈاج دیا تھا۔ ہم یہی سمجھتے تھے کہ تنویر نے پاکیشیا سیکرٹ سروس چھوڑ دی ہے اور وہ زیرو لینڈ کا وفادار بن چکا ہے لیکن اس نے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں آ کر جو گل کھلائے تھے وہ سب تم جانتی ہو۔ اس کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے تھے جو انہوں نے تباہ کر دیا تھا۔ اس بات کا سپریم کمانڈر کو بے حد غصہ ہے۔ ہماری اس حماقت کی وجہ سے سپریم کمانڈر نے ہمارا کورٹ مارشل بھی کیا تھا اور ہمیں دو سالوں تک الگ الگ اسپیس شپس میں خلاء میں تنہا چھوڑ دیا تھا۔

ان اسپیس شپس میں ہم کھا پی سکتے تھے اور زندہ رہنے کے لئے سانس لے سکتے تھے لیکن دو سالوں تک نہ ہم اپنی مرضی سے اسپیس شپ کہیں لے جا سکتے تھے اور نہ ہی اسپیس شپ سے باہر نکل سکتے تھے۔ دو سالوں تک ہم خلاء کے قیدی بنے رہے تھے اور اسپیس شپ ہمیں لے کر خلاء میں نجانے کہاں سے کہاں بھٹکتا رہا تھا۔ دو سالوں تک نہ ہم مل سکے تھے اور نہ کسی سے بات کر سکے تھے۔ دو سال گزرنے کے بعد سپریم کمانڈر نے ہمارے اسپیس شپ واپس زیرو لینڈ بلائے تھے اور ہمیں سختی سے وارننگ دی تھی کہ اگلی بار ہم نے ایسی کوئی حماقت کی تو وہ ہماری جلی ہوئی لاشیں خلاء میں پھینک دے گا۔ اب تم نے پھر سے وہی حماقت کر دی ہے اور جولیا کو اپنے ساتھ یہاں لے آئی ہو۔ اگر جولیا نے بھی یہاں تنویر جیسا کوئی کام کیا اور خفیہ طور پر میرے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں عمران کو مطلع کر دیا تو عمران اور اس کے ساتھی آندھی اور طوفان بن کر یہاں آ جائیں گے اور پھر ان کے ہاتھوں زیرو لینڈ کو کس حد تک نقصان پہنچے گا اس کا شاید ہم اندازہ بھی نہ لگا سکیں اور اس بات کی خبر سپریم کمانڈر کو ہو گئی تو پھر اس بار وہ ہمیں کوئی معافی نہیں دے گا اور ہمیں زندہ جلا کر ہماری لاشیں خلاء میں پھینک دے گا''...... سنگ ہی تیز تیز لہجے میں مسلسل بولتا چلا گیا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ تشویش تھی۔

''تم گھبراؤ نہیں۔ سپریم کمانڈر کو جولیا کے بارے میں

نہیں ہو گا''...... تھریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسے علم نہیں ہو گا۔ اس ہیڈ کوارٹر میں میرے اور تمہارے علاوہ تیسری زندہ مخلوق نہیں ہے میرے اور تمہارے علاوہ یہاں صرف روبوٹس کام کرتے ہیں۔ سپریم کمانڈر جب میرے ہیڈ کوارٹر کو چیک کرے گا تو اسے یہاں موجود جولیا کے بارے میں فوراً معلوم ہو جائے گا اور جب زیرو لینڈ کے ماسٹر کمپیوٹرز اس کا سکین کریں گے تو سپریم کمانڈر کو اس بات کا بھی علم ہو جائے گا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیا ہے''...... سنگ ہی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جولیا یہاں ہو گی تو ہی اس کے بارے میں سپریم کمانڈر کو پتہ چلے گا نا۔ جب وہ یہاں ہو گی ہی نہیں تو اس کے بارے میں سپریم کمانڈر کو کیسے علم ہو سکتا ہے''...... تھریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ ابھی تو تم نے کہا تھا کہ تم جولیا کو اپنے ساتھ ٹرانسمٹ کر کے یہاں لائی ہو اور اب''...... سنگ ہی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں اسے صرف یہاں ٹرانسمٹ کر کے لائی تھی۔ اسے اگر میں یہاں رکھتی تو واقعی اس کے بارے میں سپریم کمانڈر کو علم ہو جاتا اس لئے یہاں لاتے ہی میں جولیا کو بے ہوشی کی حالت وائٹ اسپیس شپ میں لے کر نکل گئی تھی اور میں نے اسے گراش شپ میں ڈال کر وہیں چھوڑ دیا تھا۔ گراش شپ کے میں نے تمام سسٹم

ناکارہ کر دیئے ہیں جس کی وجہ سے جولیا اس شپ کو نہ تو آن کر کے کہیں لے جا سکے گی اور نہ کوئی میری مرضی کے بغیر اس تک پہنچ سکے گا کیونکہ میں نے گراش شپ کو جس اسپیس وے پر چھوڑا ہے اس وے کے بارے میں سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا۔ گراش شپ میں مستقل طور پر آکسیجن موجود رہتی ہے جس سے جولیا وہاں آسانی سے سانس لے سکے گی اور میں نے اس کے لئے وہاں کروم کرائٹ کی ٹیبلٹس بھی وافر مقدار میں رکھ دی ہیں جنہیں کھا کر جولیا ایک سال تک اپنی بھوک پیاس مٹا سکتی ہے۔ جس طرح سے سپریم کمانڈر نے ہمیں گراش شپس میں ڈال کر خلاء میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا تھا اسی طرح میں نے جولیا کو بھی ایسے ہی اسپیس شپ میں ڈال کر اسے ہمیشہ کے لئے بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ میں نے اس شپ پر ایک سائنسی آلہ لگا دیا ہے جس کا رسیور میرے پاس ہے اور میں جب چاہوں گراش شپ کو خلاء میں تلاش کر سکتی ہوں۔ میرے پاس جو رسیور ہے اس کے بغیر کوئی بھی اس گراش شپ تک نہیں پہنچ سکتا جس میں جولیا قید ہے''...... تھریسیا نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے چونکہ گراش شپ کے تمام سسٹم ناکارہ کر دیئے ہیں اس لئے اس اسپیس شپ کے بارے میں سپریم کمانڈر کو بھی کچھ پتہ نہیں چل سکے گا''...... تھریسیا نے جواب دیا۔

''لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو تو اس بات کا علم ہے کہ جولیا کو تم نے اپنے ساتھ ٹرانسمٹ کیا تھا اور تم اسے ٹرانسمٹ کر کے لامحالہ خلاء میں ہی لے گئی ہو گی۔ وہ جولیا اور تمہاری تلاش میں اسپیس میں پہنچ گئے تو''...... سنگ ہی نے کہا۔

''میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ عمران میری اور جولیا کی تلاش میں خلاء میں آئے۔ اس بار خلاء میں یا تو عمران میرے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گا یا پھر......'' تھریسیا کہتے کہتے رک گئی۔

''یا پھر''...... سنگ ہی نے اس کی جانب استفہامیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یا پھر اسے جولیا کو دل سے نکال کر مجھ سے شادی کرنی پڑے گی''...... تھریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم اس سے خلاء میں شادی کرو گی''...... سنگ ہی نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ عمران یہاں اکیلا نہیں آئے گا۔ اس کے ساتھ سیکرٹ سروس کے ممبران بھی ہوں گے اور ان میں ایک ممبر میرا اور عمران کا نکاح پڑھائے گا۔ اسلامی مذہب میں نکاح کو ہی اہمیت دی جاتی ہے اور نکاح ہی شادی کا دوسرا نام ہے''...... تھریسیا نے کہا۔

''تم دن میں خواب دیکھ رہی ہو تھریسیا۔ عمران تم سے کبھی اور کسی بھی حال میں شادی نہیں کرے گا''...... سنگ ہی نے تلخ لہجے میں کہا۔

”اگر اس نے مجھ سے شادی نہ کی تو میں اس کی جولیا سے بھی شادی نہیں ہونے دوں گی۔ میں پہلے جولیا کو ختم کروں گی اور پھر عمران کو بھی اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی“...... تھریسیا نے سخت لہجے میں کہا۔

”بہرحال تم نے جولیا کو خلاء میں لا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو زیرو لینڈ آنے کی دعوت دے دی ہے اور اس کے بارے میں اگر کسی بھی طرح سپریم کمانڈر کو علم ہو گیا تو تمہارے ساتھ ساتھ میں بھی اس کے عتاب میں آ جاؤں گا“...... سنگ ہی نے پریشان لہجے میں کہا۔

”بے فکر رہو۔ اول تو سپریم کمانڈر کو ان سب باتوں کی کوئی خبر ہی نہیں ہو گی اور اگر اسے پتہ لگ بھی گیا تو میں سب الزام اپنے سر پر لے لوں گی اور تمہیں صاف بچا لوں گی“...... تھریسیا نے کہا تو سنگ ہی نے ہونٹ بھینچ لئے اور اس کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے وہ دل ہی دل میں تھریسیا کی دماغی صحت پر شک کر رہا ہو۔ اس سے پہلے کہ سنگ ہی اور تھریسیا کوئی اور بات کرتے اسی لمحے اچانک آپریشنل روم میں تیز بیپ کی آواز سنائی دی، بیپ کی آواز سن کر تھریسیا اور سنگ ہی چونک پڑے۔ ان کے سامنے کنٹرول پینل پر ایک سرخ بلب سپارک کرنا شروع ہو گیا۔

”سپریم کمانڈر کی کال ہے“...... سنگ ہی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”تو کرو بات۔ اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے“...... تھریسیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو سنگ ہی نے اسے گھورتے ہوئے سامنے موجود چند بٹن پریس کئے اور دائیں طرف ایک ہک میں لٹکا ہوا ہیڈ فون اٹھا کر کانوں پر چڑھا لیا۔ ہیڈ فون کے ساتھ ایک مائیک بھی لگا ہوا تھا جو سنگ ہی کے منہ تک آ رہا تھا۔ تھریسیا نے بھی ویسا ہی ہیڈ فون کانوں پر چڑھا لیا تھا۔

جب دونوں نے ہیڈ فون چڑھا لئے تو سنگ ہی نے ہاتھ بڑھا کر کنٹرول پینل کے ساتھ منسلک ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ سپریم کمانڈر کالنگ فرام زیرو لینڈ ہیڈ کوارٹر۔ اوور“...... بٹن پریس ہوتے ہی سنگ ہی اور تھریسیا کو ہیڈ فونز میں سپریم کمانڈر کی چیختی ہوئی تیز آواز سنائی دی۔

”یس سنگ اٹنڈنگ یو۔ فرام سنگ ہیڈ کوارٹر۔ اوور“...... سنگ ہی نے تھریسیا کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تو تھریسیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میں نے تم سے کہا تھا کہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ کر مجھ سے رابطہ کرنا پھر تم نے اب تک مجھ سے رابطہ کیوں نہیں کیا۔ اوور“۔ سپریم کمانڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں ابھی یہاں پہنچا ہوں سپریم کمانڈر۔ میں سیٹ پر بیٹھ کر آپ کو کال کرنے ہی لگا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور“۔ سنگ ہی نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم باؤل شپ سے یہاں ٹرانسمٹ ہو کر آئے ہو پھر تمہیں آپریشنل روم میں آنے میں اتنی دیر کیسے لگ گئی۔ اوور"۔ سپریم کمانڈر نے اسی طرح غصے سے پوچھا۔

"سوری سپریم کمانڈر۔ میں نے چونکہ پہلے تھریسیا کو ٹرانسمٹ کیا تھا اس لئے مجھے یہاں آنے میں کچھ وقت لگ گیا تھا۔ اوور"۔ سنگ ہی نے غصے سے تھریسیا کو گھورتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر سپریم کمانڈر کو تھریسیا کی یہاں موجودگی کے بارے میں بتایا تھا کیونکہ ہیڈ کوارٹر میں اس کے ساتھ تھریسیا کی موجودگی کا سپریم کمانڈر کو خود ہی علم ہو جاتا۔

"ہونہہ۔ اچھا کیا ہے جو تم تھریسیا کو بھی ساتھ لے آئے ہو ورنہ مجھے اسے یہاں بلانے کے لئے الگ کال کرنی پڑتی۔ اوور"...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

"یس سپریم کمانڈر۔ اوور"...... سنگ ہی نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا کیونکہ تھریسیا کے یہاں آنے پر سپریم کمانڈر نے سخت نوٹس نہیں لیا تھا ورنہ وہ اس سے سخت باز پرس کر سکتا تھا کہ اس کی اجازت کے بغیر وہ تھریسیا کو یہاں کیوں لایا ہے۔ جس وقت سپریم کمانڈر نے باؤل شپ میں سنگ ہی سے بات کی تھی اس وقت اس کے پوچھنے پر سنگ ہی نے تھریسیا کے بارے میں یہی کہا تھا کہ وہ باؤل شپ کے نچلے حصے میں ریسٹ کرنے گئی ہوئی ہے۔

"تم اور تھریسیا دونوں زیرو کراس اسپیس شپ میں فوری طور پر زیرو وے کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ اس طرف ہماری سٹار شپس روبو فورس گئی تھی جس کا روبو کمانڈر اگاسٹر تھا۔ اگاسٹر کو زیرو وے پر ایک اسپیس شپ ملا تھا۔ وہ اسپیس شپ اسپیس ورلڈ سے متعلق تھا لیکن اگاسٹر نے جب اس اسپیس شپ کو سونک سنسرز سے اسکین کیا تو اسے اس اسپیس شپ میں روبوٹ کی بجائے آٹھ زندہ انسان کی موجودگی کا علم ہوا۔ اس نے اسپیس شپ میں موجود ایک انسان سے بات کی تو اس نے بتایا کہ ان کا تعلق ارتھ سے ہے اور وہ ایک خلائی مشن پر آئے تھے لیکن راستے میں ان کا اسپیس شپ خراب ہو گیا۔ ان کے اسپیس شپ سے ایک شہاب ثاقب ٹکرا گیا تھا۔ وہ چونکہ ہارڈ میٹل کا بنا ہوا اسپیس شپ تھا اس لئے شہاب ثاقب ٹکرانے سے اسپیس شپ تباہ تو نہیں ہوا تھا لیکن اس اسپیس شپ کی بیٹریوں کے چند وائر ٹوٹ گئے تھے اور بیٹریاں ڈاؤن ہو گئی تھیں جس سے اس اسپیس شپ کا کنٹرول سسٹم آف ہو گیا تھا۔ اگاسٹر کے کہنے کے مطابق اسپیس شپ میں موجود سائنس دان اس سے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ وہ ان سائنس دانوں کو لے کر زیرو لینڈ آ جائے تاکہ میں ان سے پوچھ گچھ کر سکوں کہ وہ کون ہیں اور انہوں نے ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کا اسپیس شپ کہاں سے لیا تھا۔ میں نے اگاسٹر کو انہیں زیرو لینڈ لانے کی اجازت دے دی تھی۔ وہ سائنس دانوں کے اسپیس

شپ کو لے کر زیرو لینڈ کی طرف آ ہی رہے تھے کہ انہیں وہاں اسپیس ورلڈ کے چار کوبرا شپس دکھائی دیئے۔ اس سے پہلے کہ کوبرا شپس ان پر حملہ کرتے۔ میرے حکم پر اگاسٹر نے چاروں کوبرا شپس کو کرامک میزائل مار کر وہیں تباہ کر دیا لیکن پھر کچھ دیر بعد اگاسٹر نے مجھے بتایا کہ اسپیس ورلڈ سے پچاس بلیک برڈز آ رہے ہیں جن پر لیزر گنوں، میزائل لانچروں کے ساتھ ریڈ ٹارچیں لگی ہوئیں ہیں۔ ان کی تعداد چونکہ زیادہ تھی اور ان کے پاس ریڈ ٹارچیں تھیں اس لئے میں نے اگاسٹر کو فوراً وہاں سے نکلنے کا حکم دے دیا لیکن تم جانتے ہو کہ سٹار شپس کے مقابلے میں ڈاکٹر ایکس کے بلیک برڈز اسپیس شپس زیادہ تیز رفتار اور طاقتور ہیں۔ وہ آن واحد میں سٹار شپس تک پہنچ گئے۔ اگاسٹر اور اس کے ساتھی روبوٹس نے بلیک برڈز کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن بلیک برڈز نے اگاسٹر سمیت اس کے تمام سٹار شپس تباہ کر دیئے اور اس اسپیس شپ پر انہوں نے قبضہ کر لیا جس میں ارتھ کے آٹھ سائنس دان موجود ہیں۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ تو کیا بلیک برڈز ان سائنس دانوں کا اسپیس شپ لے کر وہاں سے نکل گئے ہیں۔ اوور''...... سنگ ہی نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ زیرو وے سے نکل چکے ہیں۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے جواب دیا۔

''تب پھر ہمارا زیرو وے پر جانے سے کیا فائدہ ہو گا۔ ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ بلیک برڈز ارتھ کے سائنس دانوں والے اسپیس شپ کو کہاں لے گئے ہیں اور ان کا اسپیس ورلڈ کہاں ہے۔ اوور''...... تھریسیا نے کہا۔

''جس سٹار شپ نے نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو گرپ کر رکھا تھا اس سٹار شپ کو بلیک برڈز نے اس وقت تک نقصان نہیں پہنچایا تھا جب تک سٹار شپ نے نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو آزاد نہیں کر دیا تھا۔ جیسے ہی سٹار شپ نے نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو آزاد کیا اسی وقت ایک بلیک برڈ نے اسے بھی تباہ کر دیا اور نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو لے کر وہاں سے چلے گئے۔ جس سٹار شپ کے روبوٹ نے نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو پکڑ رکھا تھا اس روبوٹ نے میرے حکم پر نائٹ ون فائیو اسپیس شپ پر کراسک پاور لگا دیا تھا۔ کراسک پاور ہماری نئی ایجاد ہے اس کے بارے میں ابھی شاید ڈاکٹر ایکس کو علم نہیں ہے۔ اس لئے کراسک پاور ابھی تک کام کر رہا ہے۔ تم دونوں زیرو وے پر جا کر گرین پاور آن کرو گے تو تمہارا کراسک پاور سے رابطہ ہو جائے گا اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کراسک پاور نے کہاں کہاں اور کن کن راستوں پر سفر کیا ہے۔ اگر بلیک برڈز نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو اسپیس ورلڈ لے گئے ہیں تو تمہیں ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کا بھی علم ہو جائے گا۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

''اب آپ چاہتے ہیں کہ میں اور سنگ ہی زیرو کراس اسپیس شپس میں اسپیس ورلڈ جائیں اور ان سے نائٹ ون فائیو اسپیس شپ کو واپس لے آئیں۔ اوور''...... تھریسیا نے پوچھا۔

''احمقانہ باتیں مت کرو تھریسیا۔ مجھے ان سائنس دانوں سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ میں ایک عرصہ سے ڈاکٹر ایکس اور اس کے اسپیس ورلڈ کو تلاش کر رہا ہوں۔ اب ان سائنس دانوں کی وجہ سے اگر مجھے ڈاکٹر ایکس اور اس کے اسپیس ورلڈ کا علم ہونے جا رہا ہے تو میں اس موقع کو ضائع نہیں ہونے دوں گا۔ تم دونوں وہاں جا کر ڈاکٹر ایکس اور اس کے اسپیس ورلڈ کو ختم کر دو۔ اس سے پہلے کہ ڈاکٹر ایکس کو کراسک پاور کا پتہ چل جائے اور وہ اسے آف کر دے تم اپنے ساتھ سینکڑوں زیرو کراس اسپیس شپس لے جاؤ اور اسپیس ورلڈ میں اتنی تباہی پھیلا دو جس سے ڈاکٹر ایکس کے ساتھ ساتھ اس کا اسپیس ورلڈ بھی مکمل طور پر تباہ ہو جائے۔ اوور''۔ سپریم کمانڈر نے کہا۔

''یس سپریم کمانڈر۔ آپ بے فکر رہیں ہم اپنے ساتھ ایک ہزار زیرو کراس اسپیس شپس لے جائیں گے۔ جس طرح ہمارے اسپیس شپس، ڈاکٹر ایکس کے بلیک برڈز کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اسی طرح ڈاکٹر ایکس کا کوئی اسپیس شپ یا سائنسی اسلحہ ہمارے زیرو کراس اسپیس شپس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہاں تک کہ وہ ریڈ ٹارچوں سے بھی ہمارے زیرو کراس اسپیس شپس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا

سکیں گے اور ہم زیرو کراس اسپیس شپس میں ہارڈ بلاسٹر میزائل لے جائیں گے جن سے اسپیس ورلڈ میں ہر طرف موت کا طوفان اٹھ کھڑا ہو گا جس سے نہ تو ڈاکٹر ایکس بچ سکے گا اور نہ اس کا اسپیس ورلڈ۔ ہارڈ بلاسٹرز سے ہم بلیک برڈز کو بھی آسانی سے اپنا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اوور''...... سنگ ہی نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں تمہیں زیرو کراس اسپیس شپس لے جانے کا کہہ رہا ہوں۔ ان شپس پر ہلرڈ بلاسٹر میزائل فکسڈ ہیں جو اسپیس ورلڈ کی تباہی کے لئے ہی بنائے گئے ہیں۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

''یس سپریم کمانڈر۔ آپ مجھے اس کراسک پاور کا کوڈ نمبر بتا دیں تا کہ اسے میں گرین پاور رسیور میں فیڈ کر سکوں اور پھر ہمیں اسپیس ورلڈ تک جانے والے وے کی تمام تفصیلات معلوم ہو جائیں گی۔ اوور''۔ سنگ ہی نے کہا۔

''اوکے۔ میں کوڈ نوٹ کرا دیتا ہوں''...... سپریم کمانڈر نے کہا اور اس نے سنگ ہی کو کراسک پاور کا کوڈ نوٹ کرا دیا۔

''میں اور تھریسیا ابھی کچھ ہی دیر میں زیرو کراس روبو فورس لے کر نکل جائیں گے اور اسپیس ورلڈ میں داخل ہوتے ہی میں آپ کو کاشن دے دوں گا۔ اوور''...... سنگ ہی نے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہارے کاشن کا انتظار کروں گا۔ اوور''...... سپریم کمانڈر نے کہا۔

''اوکے۔ اوور''...... سنگ ہی نے کہا تو سپریم کمانڈر نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''آخر کار سپریم کمانڈر نے ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کا پتہ چلا ہی لیا ہے''...... رابطہ ختم ہوتے ہی تھریسیا نے کانوں سے ہیڈ فون اتارتے ہوئے کہا۔

''سپریم کمانڈر کے مقابلے میں ڈاکٹر ایکس ابھی طفلِ مکتب ہے تھریسیا۔ یہ درست ہے کہ شروع شروع میں ڈاکٹر ایکس اور اس کی روبو فورس نے زیرو لینڈ والوں کو بہت نقصان پہنچایا تھا لیکن سپریم کمانڈر اور زیرو لینڈ کے سائنس دانوں نے بھی عزم کر رکھا تھا کہ وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک وہ ڈاکٹر ایکس اور اس کے اسپیس ورلڈ کا پتہ نہیں چلا لیں گے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''ہاں۔ اس معاملے میں زیرو لینڈ کے سائنس دان بے حد ذہین ہیں اور سپریم کمانڈر بھی ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہے اس پر جب تک عمل نہ کر لے وہ پیچھے نہیں ہٹتا''...... تھریسیا نے کہا۔

''بہرحال اٹھو۔ اب ہمارے ایکشن کا وقت آ گیا ہے۔ اب ہمیں ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کی اینٹ سے اینٹ بجانی ہے۔ اب ڈاکٹر ایکس کو پتہ چلے گا کہ زیرو لینڈ کیا ہے اور اس سے ٹکرانا اس کے لئے کس قدر تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے''...... سنگ ہی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ڈاکٹر ایکس اور اس کے اسپیس ورلڈ کا آخری وقت آ گیا ہے۔ اب واقعی نہ ڈاکٹر ایکس رہے گا اور نہ ہی اس کا اسپیس ورلڈ۔ ہم اسپیس ورلڈ میں جا کر اس قدر خوفناک تباہی پھیلائیں گے کہ اپنے اسپیس ورلڈ کا حشر ہوتا دیکھ کر ڈاکٹر ایکس کانپ اٹھے گا''...... تھریسیا نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے آپریشنل روم سے باہر نکلتے چلے گئے۔

ریڈ اسپیس شپ نہایت تیز رفتاری سے نیچے ہی نیچے گرا چلا جا رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے آسمان کی بلندیوں پر اُڑتے ہوئے جہاز کے اچانک انجن بند ہو گئے ہوں اور وہ کسی ٹھوس چٹان کی طرح نیچے گرتا چلا جا رہا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے مضبوطی سے کرسیوں کو پکڑ رکھا تھا تاکہ وہ خود کو سنبھال سکیں کیونکہ ریڈ اسپیس شپ دائیں بائیں لہراتا ہوا نیچے جا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ کبھی دائیں طرف جھک رہے تھے اور کبھی بائیں طرف۔

ریڈ اسپیس شپ کے پیچھے بلیک برڈز لگے ہوئے تھے۔ بلیک برڈز لیزر بیمز کے ساتھ ریڈ اسپیس شپ پر میزائل بھی برسا رہے تھے جو ریڈ اسپیس شپ کے دائیں بائیں اور اوپر بلاسٹ ہو رہے تھے جس سے ہر طرف آگ ہی آگ پھیلتی جا رہی تھی۔ ابھی تک بلیک برڈز کا ایک بھی میزائل یا لیزر بیم ریڈ اسپیس شپ کو نہیں لگی

تھی لیکن میزائلوں سے ہونے والے دھماکوں اور شدید ارتعاش سے ریڈ اسپیس شپ اور زیادہ لہرا جاتی تھی جس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سنبھلنا مشکل ہو رہا تھا۔

کچھ دیر تو عمران خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر تیزی سے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ بٹن پریس ہوتے ہی اسپیس شپ کا توازن درست ہو گیا اور اب اسپیس شپ لہرا کر گرنے کی بجائے ایک سیدھ میں نیچے جا رہا تھا۔

عمران نے اسپیس شپ کا توازن درست ہوتے ہی اسپیس شپ کے دونوں لیور پکڑے اور انہیں نہایت تیزی سے دائیں طرف گھما دیا۔ لیور گھومتے ہی ریڈ اسپیس شپ بھی تیزی سے گھومتا چلا گیا۔ عمران نے لیور پر لگے ہوئے بٹن پریس کئے تو اسپیس شپ کے عقب میں لگے ہوئے جیٹ انجن آن ہو گئے۔ جیسے ہی عقبی جیٹ انجن آن ہوئے عمران نے فوراً وہ ہینڈل اوپر اٹھا دیا جس سے اسپیس شپ کے ٹاپ کے جیٹ انجن آن ہوئے تھے۔ ہینڈل اٹھتے ہی ٹاپ کے جیٹ انجن آف ہو گئے اور ریڈ اسپیس شپ نیچے جاتا جاتا ایک جگہ ٹھہر گیا۔ اسی لمحے ان کے اردگرد سے بے شمار لیزر بیمز گزریں اور دائیں بائیں چند میزائل بھی آ کر پھٹ پڑے جس سے ان کے ہر طرف آگ ہی آگ بھڑک اٹھی۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اچانک آگ کے سمندر میں اتر آئے ہوں۔ آگ دیکھ کر ممبران کے چہروں پر قدرے خوف کے تاثرات

نمایاں ہو گئے تھے لیکن عمران کا چہرہ سپاٹ تھا۔ جیسے اسے ہر طرف پھیلی ہوئی آگ کی کوئی فکر نہ ہو۔ وہ کنٹرول پینل کے مختلف بٹن پریس کرنے کے ساتھ ساتھ سوئچ آن کر رہا تھا اور ڈائل گھما رہا تھا جس سے ریڈ اسپیس شپ کے تمام انجن آن ہو گئے اور اسپیس شپ سے تیز زوں زوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

''تم سب نے سیٹ بیلٹس باندھ رکھی ہیں نا''...... عمران نے تمام بٹن آن کر کے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔

''جی عمران صاحب''...... ان سب نے ایک ساتھ جواب دیا۔

ان کا جواب سن کر عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے دائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے لیور کے نیچے لگا ہوا ایک سرخ بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے سرخ بٹن پریس کیا اسی لمحے عقبی جیٹ انجن سے آگ کے تیز شعلے خارج ہوئے۔ ریڈ اسپیس شپ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے ریڈ اسپیس شپ بجلی سے دس گنا تیز رفتاری سے سامنے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ آگ سے نکلنے اور بلیک برڈز کی لیزر بیمز اور میزائلوں سے بچنے کے لئے عمران نے لیور دائیں طرف کر دیا تھا جس سے اس کا اسپیس شپ بھی دائیں طرف جھک گیا تھا اور پھر ریڈ اسپیس شپ دائیں طرف پلٹتا اور گھومتا ہوا انتہائی برق رفتاری سے آگ کے شعلوں سے نکلتا چلا گیا۔

بلیک برڈز کے روبوٹس نے ریڈ اسپیس شپ کو آگ میں چھپتا دیکھ لیا تھا اس لئے وہ سب تمام بلیک برڈز آگ کے شعلوں کے پاس لے آئے تھے تاکہ جیسے ہی ریڈ اسپیس شپ آگ کے شعلوں سے نکلے وہ اس پر دوبارہ حملہ کر سکیں اور پھر ایسا ہی ہوا جیسے ہی عمران آگ کے شعلوں سے ریڈ اسپیس شپ لے کر نکلا بلیک برڈز کے روبوٹس نے دیکھ لیا دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑے اور ریڈ اسپیس شپ پر میزائل اور لیزر بیمز برساتے ہوئے اس کے پیچھے لپک پڑے۔ عمران ریڈ اسپیس شپ مسلسل کسی اچھلتے ہوئے سکے کی طرح گھماتا ہوا لے جا رہا تھا جس کی وجہ سے بلیک برڈز کی لیزر بیمز اور میزائل اس کے اسپیس شپ کے نزدیک سے ضرور گزر رہے تھے لیکن ان میں سے کوئی لیزر بیم یا میزائل ریڈ اسپیس شپ کو نہیں لگ رہا تھا۔

عمران نے چونکہ ریڈ اسپیس شپ کے تمام انجن آن کر رکھے تھے اس لئے اس کا اسپیس شپ انتہائی برق رفتاری سے اُڑ رہا تھا لیکن اس کے باوجود بلیک برڈز نہایت تیزی سے ان کے پیچھے آ رہے تھے اور ان کا ریڈ اسپیس شپ سے درمیانی فاصلہ بتدریج کم ہوتا جا رہا تھا۔

''ان کا کچھ کریں عمران صاحب۔ یہ آسانی سے ہمارا پیچھا چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ ہم کب تک اس طرح ان سے بھاگتے رہیں گے''...... صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''یہ ساری کراسٹی کی غلطی ہے۔ میں خاموش رہ کر انہیں ڈاج دینے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس نے اچانک بات کر کے بلیک برڈز کے روبوٹس کو ہماری موجودگی کا عندیہ دے دیا تھا۔ اگر یہ کچھ دیر اور خاموش رہ جاتی تو بلیک برڈز، ریڈ اسپیس شپ کو شہاب ثاقب کا ایک ٹکڑا سمجھ کر واپس لوٹ جاتے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سوری عمران صاحب۔ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی''...... کراسٹی نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''اب تمہارے سوری کرنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ بلیک برڈز موت بن کر ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ہم ان کی لیزر بیمز اور میزائلوں سے تو بچ سکتے ہیں لیکن اگر ہم ان کی ریڈ ٹارچوں کی رینج میں آ گئے تو ہمارا بچنا ناممکن ہو جائے گا''...... عمران نے اسی طرح سے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ جواب دینے کے ساتھ مسلسل لیور دائیں بائیں اور اوپر نیچے کرتے ہوئے ریڈ اسپیس شپ کو غوطے دیتا ہوا آگے لے جا رہا تھا۔

''بلیک برڈز کی رفتار ریڈ اسپیس شپ سے واقعی بے حد تیز ہے۔ ہم ان کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے''...... چوہان نے کہا۔

''کوشش تو کر رہا ہوں ان کا مقابلہ کرنے کی۔ اگر مجھے کچھ وقت مل جاتا تو میں کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے یہ پتہ چلا لیتا کہ بلیک برڈز کی [illegible] مینٹل کو کس طرح اور کر

تیز سے ڈسٹرائے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن خیر۔ جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ اب لکیر پیٹنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ کسی طرح سے ان سے دور جا سکوں۔ اگر اسپیس میں ہمیں بلیک برڈز سے چھپنے کی کوئی جگہ مل جائے تو ہم وقتی طور پر ان بلیک برڈز سے خود کو بچا سکتے ہیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''یہ بات آپ نے پہلے بھی کہی تھی۔ اسپیس میں بھلا ہمیں چھپنے کی کہاں جگہ مل سکتی ہے''...... کیپٹن شکیل نے حیران ہو کر کہا۔

''مل جائے گی''...... عمران نے کہا۔ اس کی نظریں ونڈ سکرین اور راڈار سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جہاں اسے چاروں طرف سے رنگ برنگی لیزر بیمز ریڈ شپ کی طرف آتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران اس انداز میں ریڈ اسپیس شپ کو ہچکولے دیتا ہوا آگے لے جا رہا تھا کہ ابھی تک ریڈ اسپیس شپ سے کوئی لیزر بیم یا میزائل نہیں ٹکرایا تھا۔ لیکن اب بلیک برڈز کے حملوں میں شدت آتی جا رہی تھی اور عمران ہر حال میں ریڈ اسپیس شپ کو بلیک برڈز سے بچانا چاہتا تھا۔

''عمران صاحب راڈار سکرین کی طرف دیکھیں''...... اچانک صفدر نے تیز لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھ سب چونک کر راڈار سکرین کی طرف دیکھنے لگے۔ راڈار سکرین پر جہاں بیس بلیک برڈزر اسپیس شپس دکھائی دے رہے تھے وہاں سامنے کی طرف انہیں اب ہزاروں کی تعداد میں سرخ نقطے سے چمکتے دکھائی دینا

شروع ہو گئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ڈاکٹر ایکس نے ان کے ریڈ اسپیس شپ کی تباہی کے لئے اسپیس ورلڈ کی تمام روبو فورس اس طرف بھیج دی ہو۔

’’یہ تو ہزاروں کی تعداد میں اسپیس شپس ہیں‘‘...... کراسٹی نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

’’یہ اسپیس شپس نہیں ہیں‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’اسپیس شپس نہیں ہیں تو اور کیا ہیں‘‘...... صدیقی نے حیران ہو کر کہا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر راڈار سکرین کے نیچے لگے ہوئے چند بٹن پریس کئے تو سامنے سے آنے والے سرخ نقطوں کے گرد دائرے بنے اور ان دائروں پر حروف ابھرنا شروع ہو گئے۔

’’اوہ اوہ۔ یہ تو شہاب ثاقبوں کا جمگھٹا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں بڑی بڑی پہاڑی چٹانوں جیسے شہاب ثاقب‘‘...... چوہان نے سکرین پر نام دیکھتے ہوئے کہا۔

’’اور عمران صاحب یہ آپ کیا کر رہے ہیں آپ ریڈ اسپیس شپ شہاب ثاقبوں کی طرف کیوں لے جا رہے ہیں۔ راڈار سکرین کے مطابق شہاب ثاقب انتہائی ٹھوس اور بے حد بڑے بڑے ہیں اور ان کی رفتار دس ہزار میل فی گھنٹہ ہے۔ اگر ان میں سے کوئی شہاب۔ ثاقب ہمارے اسپیس شپ سے ٹکرا گیا تو ہمارے اسپیس شپ کے سینکڑوں ٹکڑے ہو جائیں گے اور......‘‘ صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا کیونکہ شہاب ثاقب کے جمگھٹے کو دیکھتے ہی عمران

نے ریڈ اسپیس شپ اسی طرف لے جانا شروع کر دیا تھا۔

’’بلیک برڈز سے بچنے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ ہم شہاب ثاقبوں کے اس جمگھٹے میں داخل ہو جائیں۔ بلیک برڈز کسی بھی میٹل کے بنے ہوئے ہوں لیکن ان شہاب ثاقبوں سے ٹکرا کر وہ تباہ ہو جائیں گے اس لئے وہ ان شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے میں داخل ہونے کی حماقت نہیں کریں گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’وہ یہ حماقت نہیں کریں گے لیکن آپ ایسی حماقت کیوں کرنے جا رہے ہیں‘‘...... نعمانی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’اسے تم میری فطرت یا میرے دماغ کا فتور بھی کہہ سکتے ہو چراغ دین‘‘...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

’’عمران صاحب۔ پلیز۔ ریڈ اسپیس شپ شہاب ثاقبوں سے ٹکرا گیا تو ہم سب بے موت مارے جائیں گے‘‘...... کیپٹن شکیل نے بھی پریشانی کے عالم میں کہا۔ لیکن عمران بھلا ان میں سے کسی کی کہاں سننے والا تھا۔ وہ ریڈ اسپیس شپ بجلی کی سی تیزی سے اسی طرف لئے جا رہا تھا جہاں سے شہاب ثاقبوں کا ایک بہت بڑا جمگھٹا اس طرف آ رہا تھا۔ ان سب کی نظریں اب ونڈ سکرین پر جم گئی تھیں کیونکہ عمران ریڈ اسپیس شپ موڑ کر ایسی پوزیشن پر لے آیا تھا کہ وہ سیدھا سامنے سے آتے ہوئے شہاب ثاقبوں سے ٹکرا سکتا تھا۔ ایک تو ان کے اسپیس شپ کی رفتار انتہائی تیز تھی اور دوسرے جس تیزی سے شہاب ثاقب بڑھے آ رہے تھے ان سے

ریڈ اسپیس شپ کا ٹکراؤ ناگزیر ہو چکا تھا۔ اب ان کے پیچھے بھی
موت تھی اور آگے بھی۔ پیچھے سے آنے والے بلیک برڈز نے پھیل
کر ان پر لیزر بیمز اور میزائلوں کی بوچھاڑیں کرنی شروع کر دیں
تھیں۔ پھر اچانک بلیک برڈز نے ان پر لیزر بیمز اور میزائل
برسانے بند کر دیئے۔ شاید انہیں بھی شہاب ثاقبوں کا جمگھٹا نظر آ
گیا تھا اور انہوں نے ریڈ اسپیس شپ کو خود ہی موت کے منہ میں
جاتے دیکھ کر اس پر لیزر بیمز اور میزائل برسانے بند کر دیئے تھے۔

عمران کے چہرے پر سکون تھا جبکہ اس کے ساتھیوں کے چہروں
پر موت کا خوف طاری ہو گیا تھا اور وہ خوف بھری نظروں سے ونڈ
سکرین سے باہر دیکھ رہے تھے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ
عمران موت سے بچنے کے لئے اب خود ہی موت کے منہ میں کیوں
جا رہا ہے۔ پھر کچھ ہی دیر میں انہیں سامنے سے سیاہ رنگ کی بڑی
بڑی چٹانیں تیزی سے گھومتی ہوئی اس طرف آتی دکھائی دیں۔
چٹانیں واقعی بڑے بڑے پہاڑوں جیسی تھیں جبکہ ان چٹانوں کے
مقابلے میں ریڈ اسپیس شپ ایک چھوٹے سے کھلونے جیسا لگ رہا
تھا جس سے ان میں سے کوئی بھی شہاب ثاقب ٹکرا جاتا تو ان کا
جو حشر ہونا تھا وہ اظہر من الشمس تھا۔

عمران کے ساتھیوں کا خیال تھا کہ عمران شہاب ثاقبوں کے
جمگھٹے کی طرف جاتے ہی ریڈ اسپیس شپ اچانک موڑ لے گا لیکن
ایسا نہیں ہوا تھا عمران ریڈ اسپیس شپ لے کر سیدھا شہاب ثاقبوں

کے جمگھٹے میں داخل ہو گیا اور دوسرے لمحے انہیں اپنے کانوں میں
زائیں زائیں کی تیز آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئیں۔ شہاب
ثاقب کی بڑی بڑی اور سیاہ چٹانیں ان کے دائیں بائیں اور اوپر
نیچے سے گزرتی چلی گئیں۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے لیور پکڑ
رکھے تھے وہ لیور دائیں بائیں اور اوپر نیچے کرتا ہوا ریڈ اسپیس شپ
کو سامنے سے آنے والے شہاب ثاقبوں سے بچاتا ہوا آگے لئے
جا رہا تھا۔ لیکن کب تک اچانک انہیں سامنے سے ایک سیاہ پہاڑ سا
تیزی سے گھومتا ہوا اس طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ عمران نے سیاہ
پہاڑ کو دیکھ کر اس کے دائیں بائیں سے نکلنے کی بجائے ریڈ اسپیس
شپ کو تیزی سے اس کی طرف لے جانا شروع کر دیا اور نہ چاہتے
ہوئے بھی اس کے ساتھیوں کے منہ سے تیز چیخیں نکل گئیں۔ انہیں
یہی لگا تھا کہ ریڈ اسپیس شپ اب اس پہاڑ سے ٹکرانے سے نہیں
بچ سکے گا کیونکہ عمران ریڈ اسپیس شپ اس تیزی سے پہاڑ کے
وسطی حصے کی طرف لے گیا تھا کہ وہ اب اسپیس شپ دائیں بائیں
موڑ کر بھی اس کی زد سے نکل ہی نہیں سکتا تھا۔ پھر گھومتا ہوا سیاہ
پہاڑ ونڈ سکرین کے بالکل سامنے آیا تو عمران کے سوا سب کے منہ
سے نکلنے والی چیخیں اور زیادہ تیز ہو گئیں۔

جس طرح اندھیرے میں دور کہیں جگنو سا چمکتا ہے۔ بالکل اسی طرح جولیا کے دماغ کے سیاہ پردے پر روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور روشنی کا وہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔

جولیا کے منہ سے کراہ کی آواز نکلی اور اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولنے کے باوجود اس کے دماغ میں دھند سی چھائی ہوئی تھی اور یہی دھند اس کی آنکھوں کے سامنے بھی تھی۔ اس دھند میں اسے سفید سفید روشنی کے ہالے کے اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

دھند دیکھ کر جولیا چند لمحے سر جھٹکتی رہی پھر جیسے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے سے دھند ختم ہوئی وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے خود کو ایک عجیب وغریب جگہ پر پایا وہ ایک گول سا کمرہ تھا جس میں ہر طرف کمپیوٹرائزڈ مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ سامنے ایک

بڑی سی ونڈ سکرین تھی جہاں سے سیاہ آسمان دکھائی دے رہا تھا اور ستارے حد سے زیادہ روشن دکھائی دے رہے تھے۔ کمرے میں ہلکا ہلکا سا ارتعاش ہو رہا تھا اور جولیا کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ جس کمرے میں موجود ہو وہ کمرہ خلاء میں تیرتا چلا جا رہا ہو۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی جگہ ہے اور میں یہاں کیسے آ گئی''...... جولیا کے منہ سے حیرت کے عالم میں نکلا۔ اسے صرف اتنا یاد تھا کہ اس کی اور عمران کی شادی کی رسم ہونے جا رہی تھی کہ اچانک وہاں تھریسیا آ گئی تھی جس نے کسی سائنسی آلے سے وہاں ایسی گیس پھیلا دی تھی جس کی وجہ سے وہاں موجود ہر انسان مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔ جولیا کو بھی اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اس کی آنکھیں اور اس کے کان کام کر رہے تھے جبکہ دوسرے افراد کی طرح اس کا سارا جسم بھی جیسے مفلوج ہو کر رہ گیا تھا اور پھر تھریسیا نے تقریر کرنے کے انداز میں بولنے کے بعد آگے آ کر اسے اٹھا لیا تھا اور پھر اچانک جولیا کو اپنی آنکھوں میں تیز نیلی روشنی سی بھرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ جیسے ہی جولیا کی آنکھوں میں نیلی روشنی بھری اس کا دماغ ہر قسم کے خیالات اور احساسات سے عاری ہوتا چلا گیا۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھی اور اب اسے اس عجیب وغریب کمرے میں ہوش آ رہا تھا۔

جولیا اٹھ کر بیٹھ گئی اور حیرت بھری نظروں سے چاروں طرف

دیکھنے لگی۔ کمرے میں ارتعاش ضرور تھا لیکن کوئی آواز نہیں تھی۔
جولیا نے اپنے لباس کی طرف دیکھا تو اور زیادہ چونک پڑی۔ اس کے جسم پر ایسا لباس تھا جو خلائی انسان پہنتے تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ جولیا کے سر پر شیشے کا گلوب نہیں تھا۔ جولیا حیرت بھری نظروں سے خلائی لباس دیکھنے لگی۔ اس کی نظریں دائیں طرف پڑیں تو اسے ایک مشین کے ساتھ لگے ہک میں ایک شیشے کا بڑا سا گلوب سا پڑا دکھائی دیا جس میں مشینی آلات لگے ہوئے تھے۔ یہ آلات ایسے تھے جیسے اس گلوب میں ٹرانسمیٹر فکسڈ ہو۔

''کیا مطلب۔ کیا تھریسیا مجھے خلاء میں لے آئی ہے''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور وہاں موجود مشینوں کو دیکھنے لگی کچھ ہی دیر میں اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ واقعی ایک اسپیس شپ میں موجود تھی اور وہ اسپیس شپ خلاء میں تیر رہا تھا۔ اسپیس شپ کی اندرونی مشینیں آن تھیں جن سے اسپیس شپ کے اندر آکسیجن بنانے اور اسپیس شپ کے فرش میں میگنٹ سسٹم آن رہتا تھا جس کی وجہ سے خلاء میں ہونے کے باوجود انسانی جسم یا اسپیس شپ میں موجود چیزیں ہلکی ہو کر خلاء میں تیرنے سے بچ جاتی تھیں۔ جولیا نے تمام مشینوں کو چیک کیا اور اسے اس بات کا بھی اندازہ ہو گیا کہ اسپیس شپ کا کنٹرول سسٹم مکمل طور پر جام ہے۔ یہاں تک کہ اسپیس شپ کا رابطہ سسٹم اور سکرین بھی بلاک کر دی گئی تھی جس سے جولیا اس

Downloaded from https://paksociety.com

بات کا بھی اندازہ نہیں لگا سکتی تھی کہ وہ خلاء کے کس حصے میں ہے اور اس کا اسپیس شپ خلاء کے کس حصے میں اور کتنی بلندی پر موجود ہے اور کون سے مدار پر گھوم رہا ہے۔
اسپیس شپ کے کنٹرول پینل کا ایک حصہ بری طرح سے ٹوٹا ہوا تھا جہاں سے ٹوٹے اور جلے ہوئے تار لٹکتے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں لیزر گن سے خاص طور پر کنٹرول پینل کو تباہ کیا گیا ہو۔ کنٹرول پینل کا جو حصہ سلامت تھا جولیا نے وہاں موجود بٹن اور سوئچ آن کر کے کنٹرول سسٹم آن کرنے کی کوشش کی لیکن سسٹم بلاک تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے تھریسیا نے اسے اس اسپیس شپ میں چھوڑ دیا ہو اور وہاں سے جاتے جاتے وہ جان بوجھ کر کنٹرول سسٹم تباہ کر گئی ہو۔

''ہونہہ۔ تو یہ سارا کیا دھرا تھریسیا کا ہے۔ وہ مجھے یہاں قید کر کے چھوڑ گئی ہے اور جاتے جاتے اس نے اسپیس شپ کا تمام کنٹرول سسٹم بلاک کر دیا ہے تاکہ میں اس اسپیس شپ کو اپنے استعمال میں نہ لا سکوں اور اسپیس سے نکل کر واپس ارتھ پر نہ جا سکوں''...... جولیا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ خود کو اسپیس شپ میں اکیلی پا کر وہ پریشان ہو گئی تھی اسے تھریسیا پر شدید غصہ آ رہا تھا جس کی وجہ سے عمران سے شادی ہونے کی اس کی دیرینہ آرزو پوری ہوتے ہوتے رہ گئی تھی۔ ہر کام نہایت خوش اسلوبی سے ہوتا جا رہا تھا اور عمران بھی حیرت انگیز طور پر اماں بی کے دباؤ

میں ہی سہی لیکن وہ اس سے شادی کرنے پر رضا مند ہو گیا تھا۔
پہلے تو جولیا یہی سمجھ رہی تھی کہ اس کی عمران سے چونکہ منگنی کی جا
رہی ہے اس لئے عمران خاموش ہے کہ منگنی کرنے سے کیا ہوتا
ہے۔ لیکن پھر اسے بتایا گیا کہ منگنی کی رسم کے ساتھ ساتھ اس کا
اور عمران کا آج ہی نکاح بھی پڑھوا دیا جائے گا تو جولیا کی خوشی کی
انتہا نہ رہی تھی اسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اس پر بھی عمران نے
کوئی تعرض نہیں کیا تھا جس کا مطلب تھا کہ عمران بھی جولیا کو بے
حد چاہتا تھا اسی لئے اس نے نکاح کرانے سے بھی اماں بی اور سر
عبدالرحمٰن کے سامنے کوئی انکار نہیں کیا تھا۔ سوائے تنویر کے وہاں
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران موجود تھے۔ جولیا نے جان
بوجھ کر اپنا سیل فون اور واچ ٹرانسمیٹر آف کیا تھا تاکہ چیف کسی
بھی صورت میں اس سے بات نہ کر سکے۔ جولیا جانتی تھی کہ سیکرٹ
ایجنٹ ہونے کے ناطے اس نے چیف سے معاہدہ کر رکھا ہے کہ
اول تو وہ شادی نہیں کرے گی اور اگر کبھی ایسا ہوا تو وہ اس سلسلے
میں سب سے پہلے چیف کو آگاہ کرے گی اور معاہدے کے تحت وہ
باقاعدہ سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے گی۔ اس کے باوجود چیف
اس کا استعفیٰ منظور کرے یا نہ کرے وہ اس بات کی پابند تھی کہ
چیف کی اجازت کے بغیر وہ رشتہ ازدواج سے نہیں بندھ سکتی تھی۔
چیف چاہے تو اسے شادی کرنے سے منع کر سکتا تھا۔ اسی لئے جولیا
نے چیف سے بات کرنی مناسب نہیں سمجھی تھی کہ چیف نے اگر

انکار کر دیا تو اس کے ہاتھ سے یہ موقع نکل جائے گا جو عمران کی
اماں بی نے خود ہی اسے دیا تھا۔ جولیا نے سوچا تھا کہ جب اس کا
نکاح ہو جائے گا تو چیف کو عمران خود ہی سنبھال لے گا اور اگر
ضرورت ہوئی تو وہ خود چیف سے بات کر کے سیکرٹ سروس سے
استعفیٰ دے دے گی۔ نکاح ہونے کے بعد چیف کو اس کا استعفیٰ
منظور کرنا ہی پڑتا اور پھر وہ جب چاہے عمران کے ساتھ باقاعدہ
شادی کر سکتی تھی۔

جولیا کی اماں بی سے جو باتیں ہوئی تھیں اس سے وہ کافی
مطمئن تھی کیونکہ اماں بی نے کہہ دیا تھا کہ آج منگنی اور نکاح کی
رسم ادا کی جائے گی اور اگلے ہفتے وہ شادی کی باقاعدہ تقریب کا
انعقاد کر کے اسے ہمیشہ کے لئے عمران کی دلہن بنا کر اپنے گھر لے
آئیں گی۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران چونکہ جولیا کے ساتھ تھے
اس لئے اسے چیف کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ چیف سخت
گیر اور اصولوں کا پکا ضرور تھا لیکن وہ اس قدر سنگ دل نہیں تھا کہ
اس کی اور عمران کی شادی میں وہ کوئی رخنہ اندازی کرتا اور زبردستی
اس شادی کو رکوانے کی کوشش کرتا۔ جولیا اور عمران کی اپنی لائف تھی
جسے وہ جیسے چاہیں جی سکتے تھے۔ جولیا انتہائی مسرور اور مطمئن تھی
لیکن پھر اچانک وہ سب ہو گیا جس کی جولیا نے تو کیا شاید کسی
نے بھی توقع نہ کی ہو۔ وہاں اچانک زیرو لینڈ کی زہریلی ناگن
تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا آ گئی تھی اور اس نے تقریب میں

موجود عمران سمیت ہر ایک کو مفلوج کر دیا تھا۔ اگر وہ تقریب میں
نہ آتی تو اب تک جولیا اور عمران کا نکاح پڑھایا جا چکا ہوتا اور جولیا
کی دیرینہ آرزو ہر صورت میں پوری ہوگئی ہوتی۔

چونکہ سارا کام تھریسیا کے اچانک آنے کی وجہ سے تلپٹ ہوا تھا
اور تھریسیا اسے کوٹھی سے ٹرانسمٹ کر کے خلاء میں موجود ایک
اسپیس شپ میں لے آئی تھی اس لئے جولیا کو تھریسیا پر بے حد
غصہ آ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ تھریسیا کے ٹکڑے
اُڑا کر رکھ دیتی۔

تھریسیا اسے اس اسپیس شپ میں چھوڑ کر نجانے کہاں چلی گئی
تھی اور جاتے جاتے وہ اس اسپیس شپ کا کنٹرول سسٹم بھی بلاک
کر گئی تھی جس کی وجہ سے اسپیس شپ خلاء میں خود ہی اپنی مخصوص
رفتار سے تیرتا جا رہا تھا اور جولیا کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب
کیا کرے اور کس طرح سے وہ اس اسپیس شپ اور اسپیس سے
نکل کر واپس ارتھ پر جائے اور اس تقریب میں شامل ہو جائے
جہاں اس کی اور عمران کی شادی کی رسومات شروع ہونے والی
تھیں۔ جولیا کا چہرہ غیظ و غضب سے سرخ ہو رہا تھا اس نے
اسپیس شپ کے ہر حصے میں جا کر تھریسیا کو تلاش کیا تھا لیکن بہت
جلد اسے پتہ چل گیا تھا کہ اسپیس شپ میں اس کے سوا کوئی نہیں
ہے۔ وہ اسپیس شپ میں تنہا تھی۔

تھریسیا نے کنٹرول سسٹم کے ساتھ اسپیس شپ کا ٹرانسمیٹر بھی

بلاک کر دیا تھا تاکہ جولیا ٹرانسمیٹر سے خلاء یا ارتھ پر کسی سے رابطہ
نہ کر سکے۔ جولیا اس اسپیس شپ میں خود کو ایک قیدی سمجھ رہی تھی۔
جیسے تھریسیا نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے ہمیشہ کے لئے
خلاء میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا ہو تاکہ نہ وہ خود ارتھ پر واپس جا
سکے اور نہ ہی ارتھ سے آ کر کوئی اسے تلاش کر سکے۔

جولیا تھک ہار کر کنٹرولنگ چیئر پر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ
کر بیٹھ گئی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی بے بسی اور پریشانی کے
تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں
نمی بھی آ گئی تھی اور وہ روہانسی سی ہو کر بے بس نظروں سے ونڈ
سکرین سے سیاہ آسمان اور روشن ستاروں کی طرف دیکھ رہی تھی۔
اسی لمحے اسے اپنے عقب میں ہلکی سی آہٹ کی آواز سنائی دی۔ وہ
زہریلی ناگن کی طرح تیزی سے پلٹی اور پھر اپنے عقب میں تھریسیا
کو دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ اس سے کچھ فاصلے
پر تھریسیا کھڑی تھی جو اس کی جانب انتہائی تمسخرانہ نظروں سے دیکھ
رہی تھی۔

”تم“...... جولیا نے بھڑک کر کہا اور اچھل کر اس پر جھپٹ
پڑی لیکن دوسرے لمحے جولیا اسپیس شپ کے ٹھوس فرش پر جا
گری۔ اس کا جسم تھریسیا کے جسم سے ٹکرائے بغیر آگے بڑھ گیا تھا
جیسے تھریسیا گوشت پوست کی بجائے محض ہوا کی بنی ہوئی ہو۔ جولیا
نے دونوں ہاتھ پھیلا کر تھریسیا کو دبوچنے کی کوشش کی تھی لیکن

تھریسیا اس کے ہاتھ نہیں آئی تھی۔ جولیا نے سر گھما کر دیکھا تو اسے تھریسیا اسی طرح اپنی جگہ کھڑی دکھائی دی۔ اسی لمحے تھریسیا کے جسم میں تیز چمک سی لہرائی۔ جولیا نے چونک کر اسپیس شپ کی چھت کی طرف دیکھا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اسپیس شپ کی چھت سے ہلکی ہلکی روشنی سی ناچتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو ٹھیک اس جگہ پڑ رہی تھی جہاں تھریسیا موجود تھی۔ روشنی تھریسیا پر نہیں پڑ رہی تھی بلکہ اس ناچتی ہوئی روشنی سے ہی وہاں تھریسیا کا عکس بن رہا تھا۔ یہ سسٹم تھری ڈی سسٹم کہلاتا تھا جس سے کسی بھی انسان کے عکس کو کسی بھی دوسری جگہ نمایاں کیا جا سکتا تھا اور غور سے دیکھنے پر بھی اس عکس پر اصلی انسان کا ہی گمان ہوتا تھا۔ جولیا جس طرف گری تھی تھریسیا کا تھری ڈی عکس بھی اسی طرف گھوم گیا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر انتہائی طنزیہ مسکراہٹ تھی جیسے وہ جولیا کو لائیو دیکھ رہی ہو۔

''چچ۔ چچ۔ تم کیا سمجھی تھی کہ میں تمہارے سامنے ٹرانسمٹ ہو کر آئی ہوں''...... تھریسیا نے جولیا کی جانب دیکھتے ہوئے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔ جولیا چند لمحے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی رہی پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''تو تم یہاں تھری ڈی ایفکٹ کے تھرو آئی ہو''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ میرا تھری ڈی ایفکٹ ہے مگر میں تمہیں لائیو دیکھ بھی

سکتی ہوں اور تم سے بات بھی کر سکتی ہوں''...... تھریسیا نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''یہاں کیوں آئی ہو''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''تمہاری حالت دیکھنے کے لئے کہ بے چاری عمران کی کبھی نہ ہونے والی دلہن کس حال میں ہے''...... تھریسیا نے تمسخرانہ انداز میں کہا اور جولیا غرا کر رہ گئی۔

''تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا ہے تھریسیا۔ ایک بار تم میرے سامنے آؤ تو میں تمہیں ایسا سبق سکھاؤں گی جو تم مرنے کے بعد بھی نہیں بھول سکو گی''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''تمہارے سامنے ہی تو ہوں۔ سکھاؤ سبق''...... تھریسیا نے ہنس کر کہا اور جولیا غرا کر رہ گئی۔

''تم مجھے خلاء میں کیوں لائی ہو اور تم نے مجھے اس طرح اس اسپس شپ میں کیوں قید کر رکھا ہے''...... جولیا نے غصے اور بے بسی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''میں چاہتی ہوں کہ تم اس اسپیس شپ کی قیدی بن کر ساری زندگی اسی طرح سے خلاء میں بھٹکتی رہو۔ نہ تم کبھی عمران تک پہنچ سکو اور نہ عمران کبھی تم تک پہنچ سکے۔ عمران کو میں پسند کرتی ہوں۔ اس سے جب بھی شادی ہو گی تو صرف میری ہو گی۔ صرف میری

شادی‘‘...... تھریسیا نے کہا۔

’’ہونہہ۔ بلیوں کو ہمیشہ چھیچھڑوں کے ہی خواب آتے ہیں‘‘۔ جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

’’نہ میں بلی ہوں اور نہ ہی مجھے خواب دیکھنے کی عادت ہے۔ عمران سے شادی کرنے کا میں نے فیصلہ کر رکھا ہے اور میں ایک بار جو فیصلہ کر لوں اس سے زندگی بھر پیچھے نہیں ہٹتی۔ میں چاہتی تو یہاں لا کر میں تمہیں بے ہوشی کی حالت میں ہی ہلاک کر سکتی تھی یا تمہیں اسپیس شپ کی بجائے ویسے ہی خلاء میں چھوڑ دیتی۔ خلاء میں جاتے ہی تمہارا جسم جل جاتا اور تمہاری جلی ہوئی لاش ہمیشہ کے لئے خلاء میں ہی بھٹکتی رہتی لیکن میں نے ایسا نہیں کیا تھا۔ میں تمہیں اپنی شادی تک زندہ رکھنا چاہتی ہوں تاکہ تم اپنی آنکھوں سے میری اور عمران کی شادی ہوتے ہوئے دیکھ سکو۔ میں نے اس اسپیس شپ کا تمام کنٹرولنگ سسٹم خراب کر دیا ہے۔ اس اسپیس شپ کا ٹرانسمیٹر سسٹم، راڈار سسٹم اور دوسرے تمام سسٹم خراب ہیں جن سے اسپیس شپ کو کنٹرول کر کے کہیں بھی لے جایا جا سکتا تھا۔ اس اسپیس شپ کا چونکہ ٹرانسمیٹر اور راڈار سسٹم ختم ہو چکا ہے اس لئے یہ اسپیس شپ دوسرے کسی اسپیس شپ یا اسپیس اسٹیشن سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ یہ اسپیس شپ بغیر کسی ایندھن اور بغیر کسی انجن کے خود ہی خلاء میں تیرتا جا رہا ہے۔ یہ خلاء میں کہاں تک جا سکتا ہے اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ میں نے تمہارے

زندہ رہنے کے لئے اس اسپیس شپ کا آکسیجن سسٹم بحال کر رکھا ہے۔ اس اسپیس شپ میں تمہاری بھوک پیاس کے لئے میں نے بے شمار وٹامنز کی گولیاں چھوڑ دی ہیں جنہیں کھا کر تم اپنی بھوک پیاس مٹا سکتی ہو اور وہ گولیاں اتنی تعداد میں ہیں جنہیں تم کئی سال کھا کر آسانی سے زندہ رہ سکتی ہو۔ میں نے اس اسپیس شپ کا انٹری اور ری انٹری سسٹم بھی تباہ کر دیا ہے۔ تم اسے ارتھ یا کسی بھی سیارے پر نہیں لے جا سکتی ہو اور میں نے اس اسپیس شپ کا خاص طور پر ری بیک میگنٹ سسٹم بھی تباہ کر دیا ہے تاکہ دوسرا کوئی بھی اسپیس شپ تمہارے اسپیس شپ سے اٹیچ ہو کر اسے کہیں نہ لے جا سکے۔ اب تم اس اسپیس شپ کی ہی قیدی ہو جب تک میں چاہوں گی۔ اب تمہیں یہیں رہنا پڑے گا تنہا اور بے یار و مددگار‘‘۔ تھریسیا رکے بغیر کہتی چلی گئی۔

’’ہونہہ۔ تو تم یہ سمجھتی ہو کہ میں اس اسپیس شپ کی ہمیشہ قیدی بنی رہوں گی اور ہمیشہ اسی طرح خلاء میں بھٹکتی رہوں گی‘‘...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

’’ہاں اور ایسا ہی ہو گا۔ اگر تم یہ سمجھتی ہو کہ عمران یا کوئی اور یہاں تمہاری مدد کے لئے آئے گا تو یہ تمہاری احمقانہ سوچ ہی ہو گی اور کچھ نہیں‘‘...... تھریسیا نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔

’’جو اپنے بازوؤں پر بھروسہ کرتے ہیں وہ کسی دوسرے کی امداد کے منتظر نہیں رہتے‘‘...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم خود اس اسپیس شپ اور اسپیس سے نکل سکتی ہو"...... تھریسیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں یہاں سے نکلوں گی اور ضرور نکلوں گی۔ میں اس بات کا دعویٰ تو نہیں کر سکتی لیکن میں تمہیں اس اسپیس شپ اور اسپیس سے نکل کر ضرور دکھاؤں گی چاہے اس کے لئے مجھے کتنا ہی وقت کیوں نہ لگ جائے"...... جولیا نے کہا۔ اس کے لہجے میں سنجیدگی اور عزم تھا۔ جولیا کی بات سن کر تھریسیا بے اختیار ہنسنے لگی۔

"ہنس لو۔ جتنا چاہو تم ہنس لو تھریسیا۔ لیکن بہت جلد میں تمہاری اس ہنسی کا گلہ گھونٹ دوں گی"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"وہ وقت کبھی نہیں آئے گا مس جولیانا فٹز واٹر۔ میں نے کنٹرول پینل کا سارا سسٹم لیزر سے تباہ کر دیا ہے۔ جو اب کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ تم لاکھ کوششیں کر لو لیکن تم اس اسپیس شپ سے نکل کر کہیں نہیں جا سکو گی"...... تھریسیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دیکھا جائے گا"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"دیکھ لینا۔ اور ہاں ایک بات اور سن لو جولیانا۔ تم اس وقت زیرو لینڈ کے ہارڈ اسپیس شپ میں موجود ہو جسے باہر سے نہ تو کسی لیزر بیم سے تباہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس پر کسی میزائل کا کچھ اثر ہو سکتا ہے۔ اس اسبیس شپ کا بیرونی حصہ ہارڈ کرسٹل گلاس میٹل سے بنا ہوا ہے جس پر دنیا کا کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا۔ اسپیس میں زیرو لینڈ والوں کے ساتھ ڈاکٹر ایکس نے بھی اپنا اسپیس ورلڈ بنایا

ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کبھی کسی مقام پر تمہارا اسپیس شپ ڈاکٹر ایکس کے روبوٹس کی نگاہوں میں آ جائے۔ وہ اس اسپیس شپ کو تباہ کرنے کی کوشش کریں گے یا پھر ہو سکتا ہے کہ وہ تم سمیت اس اسپیس شپ کو اپنے اسپیس ورلڈ میں لے جانے کی کوشش کریں لیکن وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اس اسپیس شپ سے دوسرا کوئی اسپیس شپ اٹیچ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اسے ریڈیو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر ایکس کے روبوٹس چاہیں بھی تو اس اسپیس شپ کو تباہ نہیں کر سکیں گے اس لئے تمہیں ان سے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ اسپیس شپ ریڈ سٹونز کی زد میں آ گیا تو پھر تمہارے لئے مشکل ہو جائے گی۔ ریڈ سٹونز جنہیں تم عام فہم زبان میں شہاب ثاقب کہتی ہو اس اسپیس شپ سے ٹکرائے تو یہ اسپیس شپ تباہ ہو جائے گا کیونکہ خلاء میں بعض شہاب ثاقب پہاڑوں جیسے بڑے اور انتہائی ٹھوس حالت میں ہوتے ہیں اور کچھ شہاب ثاقب خلاء میں آہستہ رفتار میں سفر کرتے ہیں اور کچھ شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے ایسے ہوتے ہیں جو ہزاروں میل فی گھنٹے کی رفتار سے اُڑتے پھرتے ہیں۔ شہاب ثاقبوں کا جمگھٹا کب تمہارے سامنے آ جائے اس کے بارے میں تمہیں میں بھی وثوق سے کچھ نہیں بتا سکتی۔ تم اس وقت تک اس اسپیس شپ میں محفوظ رہو گی جب تک طاقتور، بڑے اور تیز رفتار شہاب ثاقبوں کے کسی جمگھٹے کی زد میں نہ آ جاؤ اس لئے دعا کرنا کہ تمہارا اسپیس شپ

اس راستے پر سفر نہ کرے جہاں خطرناک اور بڑے شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے ہوں''...... تھریسیا نے کہا۔

''مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہی ہو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں ڈرا نہیں رہی صرف بتا رہی ہوں کہ تمہاری اس اسپیس شپ میں تب تک زندگی ہے جب تک یہ اسپیس شپ خلائی ریڈ سٹونز سے دور رہے گا''...... تھریسیا نے بغیر کسی ردِ عمل ظاہر کئے کہا۔

''ہونہہ۔ دیکھا جائے گا۔ تم میری نہیں اپنی فکر کرو۔ عمران اور میرے دوسرے ساتھی میری اور تمہاری تلاش میں نکل چکے ہوں گے وہ ایک بار تم تک پہنچ گئے تو پھر وہ تمہارے حلق میں ہاتھ ڈال کر تم سے اگلوا لیں گے کہ تم نے مجھے کہاں رکھا ہوا ہے''...... جولیا نے تلخ لہجے میں کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھی بھی میری مرضی کے بغیر مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ اسپیس میں آئیں یہ تو میں خود بھی چاہتی ہوں اور یہ سن لو مس جولیانا فٹز واٹر اس بار اسپیس میں آ کر عمران یا تو مجھ سے شادی کا اعلان کرے گا یا پھر......'' تھریسیا کہتے کہتے رک گئی۔

''یا پھر۔ یا پھر کیا''...... جولیا نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''یا پھر [illegible] ہلاکت ہو جائے گی۔ [illegible]

اسے اس بار اسپیس سے زندہ واپس نہیں جانے دوں گی''۔ تھریسیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم اس وقت ہو کہاں''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''تمہاری پہنچ سے بہت دور۔ اتنی دور کہ تمہیں پر بھی لگ جائیں تب بھی تم مجھ تک نہیں پہنچ سکو گی''..... تھریسیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مت بتاؤ۔ وقت آنے پر میں خود معلوم کر لوں گی''...... جولیا نے کہا۔

''اور کچھ''...... تھریسیا نے جیسے جولیا کی بات کا کوئی خاص نوٹس نہ لیتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں''...... جولیا نے جبڑے بھینچ کر کہا۔ اسی لمحے تھریسیا کے عکس پر روشنی سی چمکی اور دوسرے لمحے روشنی اسپیس شپ کی چھت پر لگے آلے میں غائب ہوتی چلی گئی اور تھریسیا کا عکس وہاں سے غائب ہو گیا۔

''ہونہہ۔ میں یہاں سے ہر صورت میں نکلوں گی تھریسیا۔ اس کے لئے مجھے چاہے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔ میں خلاء کی قیدی بن کر نہیں رہوں گی اور میں ارتھ پر بھی واپس جاؤں گی اور عمران سے بھی میری ہی شادی ہو گی''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے نہایت باریک بینی سے اسپیس شپ چیک کرنا شروع کر دیا۔

وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ تھریسیا نے جاتے ہوئے اسپیس شپ کو کس حد تک نقصان پہنچایا تھا اور اس اسپیس شپ میں کون سی چیز اس کے کام آ سکتی تھی۔ کچھ دیر تک وہ اسپیس شپ کے کنٹرول سسٹم کو چیک کرتی رہی جسے تھریسیا نے کسی لیزر گن سے تباہ کیا تھا۔ کنٹرول پینل کا کافی بڑا حصہ ٹوٹا پھوٹا اور جلا ہوا تھا۔ جولیا کافی دیر تک یہ سب دیکھتی رہی پھر اس نے اسپیس شپ کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اسپیس شپ کے نچلے حصے میں کیبن بنا ہوا تھا جہاں خلاء باز نہ صرف ریسٹ کر سکتے تھے بلکہ وہاں ان کی ضرورت کے وقت استعمال میں آنے والی چیزیں بھی موجود ہوتی تھیں۔ جولیا کیبن میں آ کر الماریاں کھول کھول کر دیکھنے لگی۔ وہاں چند کیبنٹ بھی تھے جولیا نے انہیں کھولا تو اسے وہاں چند سائنسی آلات اور بہت سا سامان دکھائی دیا۔ سامان میں سائنسی ہتھیار اور اسپیس شپ کو درست کرنے والے بہت سے ٹولز موجود تھے۔ ٹولز کے ساتھ جولیا کو وہاں اسپیس شپ کا ایک ڈایا گرام بھی مل گیا۔ اس کے علاوہ اسے وہاں ایک ایسا سائنسی آلہ بھی ملا جس پر تفصیل سے لکھا ہوا تھا کہ اس آلے کے استعمال سے اسپیس شپ کی کسی بھی خرابی کا نہ صرف آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے بلکہ اس آلے کی مدد سے اسپیس شپ کی بہت سی تکنیکی خرابیوں کو دور بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس آلے کے ساتھ ایک پرنٹڈ پیپر بھی تھا جس پر آلے کو استعمال کرنے کے تمام طریقوں کے بارے میں تفصیل سے لکھا گیا تھا۔

جس کی مدد سے کوئی عام انسان بھی اسپیس شپ کا بہت سا حصہ مرمت کر کے اسے استعمال کرنے کے قابل بنا سکتا تھا۔ کیبنٹ سے اسے میگنٹ بم، لیزر گن اور منی لیزر میزائل گن بھی مل گئی تھی جو اس کے کام آ سکتی تھیں۔ یہ سب چیزیں زیرو لینڈ کے سائنس دانوں نے ان خلاء بازوں کے لئے وہاں رکھی ہوئی تھیں جو اگر اسپیس شپ خراب ہونے کی وجہ سے خلاء میں پھنس جائیں تو ان آلات کی مدد سے وہ اسپیس شپ کی مرمت کر کے اسے قابل استعمال بنا سکتے تھے۔ تھریسیا نے جولیا کو اس اسپیس شپ میں قید کر کے اسپیس شپ کے بہت سے سسٹم تباہ اور بلاک کر دیئے تھے لیکن شاید وہ یہ بھول گئی تھی کہ اسے اسپیس شپ سے ٹولز اور باقی سامان بھی لے جانا چاہئے جن کی مدد سے اسپیس شپ درست بھی کیا جا سکتا ہے۔ ان سب چیزوں کو دیکھ کر جولیا کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی اور وہ دل ہی دل میں تھریسیا کی اس حماقت پر ہنس رہی تھی جس نے اپنی طرف سے اسے ہمیشہ کے لئے اس اسپیس شپ میں ڈال کر اور اسپیس شپ خراب کر کے اسے خلاء کا قیدی بنا کر چھوڑ دیا تھا۔

جولیا نے ان سب چیزوں کو اسی کیبنٹ میں چھپا دیا۔ البتہ وہ لیزر گن اپنے خلائی لباس کی جیب میں ڈال کر دوبارہ کنٹرول روم میں آ گئی جہاں تھری ڈی ایفکٹ کے ذریعے تھریسیا اس سے بات کرنے کے لئے آئی تھی۔ جولیا سب سے پہلے اس سیٹ اپ کو ختم

کرنا چاہتی تھی جس سے تھریسیا اس کی ایکٹیوٹی چیک کر سکتی ہو۔ وہ چاہتی تھی کہ اسپیس شپ میں رہ کر جب وہ اسپیس شپ کی مرمت کا کام شروع کرے تو اس کے بارے میں تھریسیا کو کچھ علم نہ ہو سکے اور نہ ہی وہ دوبارہ اسپیس شپ میں تھری ڈی ایفکٹ کے تھرو آ سکے۔ وہ خاموشی سے اپنا کام مکمل کرنا چاہتی تھی۔

کنٹرول روم میں آتے ہی اس نے چھت پر اس جگہ کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا جہاں سے ہلکی نیلی روشنی نے نکل کر تھری ڈی ایفکٹ کے ذریعے تھریسیا کا عکس بنایا تھا۔ اسے چھت پر ایک چھوٹا سا ری فلیکٹ کرنے والا سائنسی آلہ سا لگا ہوا دکھائی دیا۔ اس آلے کو دیکھ کر جولیا کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ تھریسیا اسی آلے کی مدد سے اس پر نظر رکھ سکتی تھی اور جب چاہے اس آلے سے اپنا عکس ری فلیکٹ کر کے اس تک پہنچ سکتی تھی۔ اگر اس آلے کو تباہ کر دیا جائے تو تھریسیا اس پر کبھی نظر نہیں رکھ سکے گی اور نہ ہی اس کا تھری ڈی عکس وہاں آ سکے گا۔

جولیا نے جیب سے لیزر گن نکالی اور اس کا رخ ری فلیکٹر کی جانب کر کے لیزر گن کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا گن کی لمبی نال کے سرے سے ایک باریک لیزر بلٹ سی نکل کر اس سائنسی آلے پر پڑی۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ری فلیکٹر آلہ ایک دھماکے سے پھٹ کر تباہ ہو گیا۔ آلے سے چنگاریاں سی پھوٹی تھیں اور پھر اچانک اس آلے میں آگ لگ

گئی۔ جولیا نے آلے پر آگ لگتے دیکھی تو وہ گھبرا گئی۔ اسپیس شپ میں لگنے والی آگ اگر وہاں پھیل جاتی تو وہ اسپیس شپ اور اس کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ جولیا نے بے چین نظروں سے ادھر ادھر دیکھا کہ اسپیس شپ میں اسے کہیں فائر ایکسٹینگشن دکھائی دے جائے لیکن وہاں آگ بجھانے والا کوئی فائر ایکسٹینگشن نہیں لگا ہوا تھا۔ جولیا پریشان نظروں سے جلتے ہوئے آلے کی طرف دیکھ رہی تھی جس پر لگی ہوئی آگ تیز ہوتی جا رہی تھی اور اسپیس شپ کی چھت کا ایک حصہ تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ اسی لمحے اچانک اسپیس شپ میں نہ صرف فائر الارم بج اٹھا بلکہ تیز گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ اسپیس شپ یوں لرزنا شروع ہو گیا جیسے اسپیس شپ کے باہر والے حصے سے کوئی ٹھوس چیز ٹکرا گئی ہو۔

اس سے پہلے کہ سیاہ پہاڑ ریڈ اسپیس شپ سے آ کر ٹکرا جاتا عمران نے دونوں لیور پوری قوت سے نیچے کی طرف کھینچ لئے۔ جیسے ہی اس نے لیور نیچے کی طرف کھینچے ریڈ اسپیس شپ سیدھا جاتے جاتے اچانک اوپر کی طرف اٹھا اور اسی تیزی سے گھوم کر الٹا ہو گیا جس تیزی سے وہ سیاہ پہاڑ جیسے شہاب ثاقب کی جانب بڑھ رہا تھا۔

ریڈ اسپیس شپ پلٹاتے ہی عمران نے انگوٹھوں سے لیوروں پر لگے ہوئے دونوں سرخ بٹن پریس کر دیئے تھے جس سے ریڈ اسپیس شپ کے جلتے ہوئے جیٹ انجن سے اور تیز گیس اور آگ خارج ہونا شروع ہو گئی تھی جس سے اسپیس شپ کی رفتار اور زیادہ تیز ہو گئی تھی اب پوزیشن یہ تھی کہ ریڈ اسپیس شپ الٹا ہو کر اس سیاہ پہاڑ کے آگے آگے اُڑ رہا تھا اور سیاہ پہاڑ نما شہاب ثاقب

اسی تیزی سے پلٹنیاں کھاتا ہوا ریڈ اسپیس شپ کے پیچھے آ رہا تھا۔ ان سب نے چونکہ سیٹ بیلٹس باندھ رکھی تھیں اس لئے شپ کے الٹا ہونے سے وہ نیچے نہیں گرے تھے اور خلاء میں ہونے کی وجہ سے ان پر کوئی دباؤ بھی نہیں پڑا تھا۔

عمران کی نظریں لیوروں کے دائیں طرف لگی ایک سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں اسے ریڈ اسپیس شپ کے پیچھے آتا ہوا سیاہ پہاڑ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران لیوروں کی مدد سے ریڈ اسپیس شپ کو دائیں بائیں لہراتا ہوا اس کی سپیڈ کم کرتا جا رہا تھا جس سے پہاڑ جیسے شہاب ثاقب اور ریڈ اسپیس شپ کا درمیانی فاصلہ کم ہوتا جا رہا تھا۔ عمران نے لیور کے ساتھ لگے چند مزید بٹن پریس کئے تو اس کا ریڈ اسپیس شپ اس پہاڑ جیسے شہاب ثاقب کے نیچے پہنچ گیا۔ جیسے ہی ریڈ اسپیس شپ پہاڑ جیسے شہاب ثاقب کے نیچے پہنچا عمران نے اسپیس شپ پھر اوپر اٹھا دیا۔ پھر عمران ریڈ اسپیس شپ کو پہاڑ جیسے شہاب ثاقب کے الٹنے پلٹنے کے حساب سے اس کے گرد گھمانے لگا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے شہاب ثاقب کی میگنٹ لہروں نے ریڈ اسپیس شپ کو جکڑ لیا ہو اور جس تیزی سے وہ خلاء میں گھوم رہا تھا اسی تیزی سے وہ ریڈ اسپیس شپ کو بھی اپنے ساتھ گھما رہا تھا۔ لیکن عمران نے پہاڑ جیسے شہاب ثاقب سے درمیانی فاصلہ ضرور رکھا ہوا تھا تاکہ ریڈ اسپیس شپ اس پہاڑ سے نہ ٹکرا سکے اور پھر جب عمران نے ریڈ اسپیس شپ پہاڑ کے اوپر نیچے

چکراتے ہوئے درمیانی فاصلہ کم کرنا شروع کیا تو اس کے ساتھیوں کی آنکھوں میں بلا کا خوف امنڈ آیا۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ عمران یہ سب کیوں کر رہا ہے۔ اسے تو شہاب ثاقبوں کے اس جمگھٹے سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی لیکن عمران نے شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے سے نکلنے کی بجائے ریڈ اسپیس پہاڑ جیسے شہاب ثاقب کے اوپر نیچے گھمانا شروع کر دیا تھا اور اب وہ پہاڑ جیسے شہاب ثاقب سے درمیانی فاصلہ بھی کم کرتا جا رہا تھا۔

پہاڑ جیسا شہاب ثاقب تیزی سے گھومتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا اور اس کی رفتار کے مطابق عمران بھی ریڈ اسپیس شپ، شہاب ثاقب کے اوپر نیچے گھماتا ہوا آگے کی طرف بڑھائے لئے جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں عمران کے ساتھیوں نے ریڈ اسپیس شپ کو پہاڑ جیسے شہاب ثاقب کے انتہائی نزدیک ہوتے دیکھا۔

”میں ریڈ اسپیس شپ اس شہاب ثاقب سے چپکانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ خود کو سنبھال لینا“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر ان سب کے چہروں پر موت کی سی زردی پھیل گئی۔ اب ان کی سمجھ میں آ گیا تھا کہ عمران اتنی دیر سے ریڈ اسپیس شپ، پہاڑ جیسے شہاب ثاقب کے اوپر نیچے کیوں گھما رہا تھا اور اس سے درمیانی فاصلہ کیوں کم کر رہا تھا وہ ریڈ اسپیس شپ اس پہاڑ جیسے شہاب ثاقب سے چپکانے کی کوشش کر رہا تھا۔

عمران نے اب ریڈ اسپیس شپ پہاڑ کے گھومنے کی رفتار سے

گھمانا شروع کر دیا تھا اور وہ ریڈ اسپیس شپ پہاڑ کے ایک حصے کی طرف لے جا رہا تھا جو مسطح تھا۔ یہ نہایت مشکل کام تھا جو عمران کر رہا تھا اگر اس سے ذرا سی بھی غلطی ہو جاتی تو ریڈ اسپیس شپ شہاب ثاقب سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتا تھا لیکن ریڈ اسپیس شپ کا کنٹرول عمران کے ہاتھوں میں تھا وہ نہایت ماہرانہ انداز میں اسپیس شپ شہاب ثاقب کے مسطح حصے کی طرف لے جا رہا تھا۔

ان سب کے دل بری طرح سے دھڑک رہے تھے اور ان سب کی نظریں سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں جہاں ایک سکرین پر اب پہاڑ کے مسطح حصہ اور دوسری سکرین پر ریڈ اسپیس شپ کا نچلا حصہ دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے ریڈ اسپیس شپ کے لانچنگ پیڈ کھول لئے تھے جو آہستہ آہستہ پہاڑ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جوں جوں اسپیس شپ پہاڑ کے نزدیک ہوتا جا رہا تھا ان سب کے چہروں کے تاثرات بگڑتے جا رہے تھے اور انہیں اپنی رگوں میں خون سا جمتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔

عمران ایک ساتھ تین کام کر رہا تھا وہ ایک تو مسلسل ریڈ اسپیس شپ کو پہاڑ کی رفتار کے ساتھ اس کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ دوسرا وہ پہاڑ کے آگے بڑھنے کی رفتار کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا اور تیسرا یہ کہ اب اس نے اسپیس شپ کو پہاڑ کے ایک مخصوص حصے کی طرف لے جانا شروع کر دیا تھا۔ جب پہاڑ اور اسپیس شپ کا درمیانی فاصلہ چند فٹ رہ گیا تو ان سب کو اپنے جسموں سے جان

سی نکلتی ہوئی محسوس ہونا شروع ہو گئی۔ اب چند ہی لمحوں کی بات تھی اگر عمران سے کوئی بھی مس ٹیک ہو جاتی تو ان سب کی جانیں جا سکتی تھیں۔ مگر عمران کے چہرے پر انتہائی اطمینان اور آسودگی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ باری باری ان دونوں سکرینوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ریڈ اسپیس شپ کے لانچنگ پیڈ پہاڑ جیسے بڑے شہاب ثاقب پر لگتے دکھائی دیئے۔ جیسے ہی ریڈ اسپیس شپ کے لانچنگ پیڈ شہاب ثاقب کی سطح سے لگے اسپیس شپ کو جھٹکا لگا۔ اس جھٹکے کا اثر بہت زیادہ نہیں تھا لیکن ایک بار وہ سب اپنی جگہوں پر بری طرح سے ہل کر رہ گئے تھے۔ جیسے ہی ریڈ اسپیس شپ کے لانچنگ پیڈ پہاڑ سے لگے عمران نے فوراً لیوروں کے نیچے حصے میں لگے ہوئے دو بٹن ایک ساتھ پریس کر دیئے ایسا کرتے ہی لانچنگ پیڈ میں ہیوی میگنٹ پاور آ گئی جس کی وجہ سے پیڈ نے شہاب ثاقب کو جکڑ لیا تھا۔ عمران نے لیور سے ہاتھ ہٹا کر اسپیس شپ کے انجن آف کرنا شروع کر دیئے۔ اب ریڈ اسپیس شپ شہاب ثاقب سے چپکا اس کے ساتھ ساتھ گھومتا جا رہا تھا۔

عمران نے تیزی سے کچھ سوئچ آن کیے اور پھر وہ نہایت تیزی سے کنٹرول پینل کے ارد گرد لگے مختلف بٹن پریس کرتا چلا گیا عمران نے تقریباً آٹھ سوئچ آن کیے تھے اور چھ بٹن پریس کیے تھے۔ آخری بٹن پریس کرتے ہی اس نے دائیں طرف لگا ہوا ہینڈل پکڑ لیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ اس ہینڈل کو نیچے کی طرف

چلا گیا۔ ہینڈل کھینچنے سے ریڈ اسپیس شپ کے آگے اور پیچھے لگے ہوئے فائر جیٹ انجن آن ہو گئے تھے۔ عمران کبھی ریڈ اسپیس شپ کے اگلے جیٹ انجن کا فائر پریشر بڑھا دیتا اور کبھی پچھلے جیٹ انجن کا۔ ایسا کرنے سے تیز رفتاری سے گھومتے ہوئے پہاڑ جیسے شہاب ثاقب کو کبھی آگے کی طرف جھٹکا لگتا اور کبھی پیچھے کی طرف اور اس کے گھومنے کی رفتار قدرے کم ہو جاتی۔ عمران مسلسل ریڈ اسپیس شپ کے جیٹ انجنوں کے پریشر سے شہاب ثاقب کے گھومنے کی رفتار کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کافی کوشش کے بعد آخر کار پہاڑ جیسے شہاب ثاقب کے گھومنے کی رفتار میں نمایاں کمی آنا شروع ہو گئی۔ عمران گیس اور آگ کے پریشر سے صرف شہاب ثاقب کے گھومنے کی رفتار کو کم کر رہا تھا وہ شہاب ثاقب کو آگے بڑھنے سے نہیں روک رہا تھا اگر وہ ایسا کرتا تو عقب سے آنے والے بے شمار شہاب ثاقب اس شہاب ثاقب سے آ کر ٹکرا سکتے تھے جس کے نتیجے میں شہاب ثاقب کے ساتھ ریڈ اسپیس شپ کے بھی ٹکڑے اُڑ سکتے تھے۔ عمران نے ریڈ اسپیس شپ کے پیڈز میگنٹ پاور سے شہاب ثاقب کی سطح حصے سے چپکا دیئے تھے اور اب وہ پہاڑ جیسے شہاب ثاقب کے گھومنے کی رفتار کو کم کرتے کرتے ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران کی یہ کوشش بار آور ثابت ہو رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں شہاب ثاقب کی گردش ختم ہو گئی اور اب وہ ساکت انداز میں اور ایک سیدھ میں آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ جیسے ہی

شہاب ثاقب کا بیلنس ہوا عمران نے فوراً دو پاور بٹن آن کر دیئے تاکہ شہاب ثاقب کا یہ توازن برقرار رہے اور وہ دوبارہ گھومنا نہ شروع کر دے۔ اب پہاڑ جیسا شہاب ثاقب اس انداز میں دوسرے شہاب ثاقبوں کے ساتھ تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا کہ ریڈ اسپیس شپ اس پہاڑ کے اوپر والے حصے پر جما ہوا تھا۔

''خدا کی پناہ عمران صاحب۔ شہاب ثاقب سے اس انداز میں ریڈ اسپیس شپ کو چپکا کر آپ نے تو ہمارے ہوش ہی گم کر دیئے تھے۔ اگر آپ سے ذرا سی بھی غلطی ہو جاتی تو ریڈ اسپیس شپ کے ساتھ ہم سب کے بھی پرخچے اُڑ جاتے''...... صفدر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ سب کرنا عمران صاحب جیسے انسان کے لئے ہی آسان تھا اگر ہم میں سے کسی کو یہ سب کرنا پڑتا تو اب تک شاید ہی ہم میں سے کوئی زندہ ہوتا''...... چوہان نے بھی اسی انداز میں کہا۔

''عمران صاحب کی ذہانت بے مثال ہے۔ یہ جو بھی کرتے ہیں انتہائی سوچ سمجھ کر اور انتہائی دانشمندی سے کرتے ہیں۔ اس لئے تو ہم انہیں جینئیس کہتے ہیں''...... کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''صرف جینئیس کہتے ہی ہو سمجھتے تو نہیں''...... عمران نے منہ کر کہا۔

''ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ ہم آپ

جینئیس کہتے بھی ہیں اور مانتے بھی ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''اگر تم مجھے جینئیس مانتے ہوتے تو میں اب تک اس طرح کنوارہ نہ بیٹھا ہوتا۔ میری ہونے والی جورو میرے بلکہ ہم سب کے ساتھ ہوتی''...... عمران نے منہ بسور کر کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی لیکن پھر جولیا کا خیال آتے ہی ان کی مسکراہٹیں بجھ سی گئیں۔

''کاش مس جولیا ہمارے ساتھ ہوتیں۔ یہ خلائی مشن ہمیں بھی بے حد پھیکا پھیکا سا محسوس ہو رہا ہے۔ نہ ہمارے ساتھ مس جولیا ہیں اور نہ تنویر۔ مس جولیا کو تھریسیا اغوا کر کے لے گئی ہیں اور تنویر بے چارہ فاروقی ہسپتال میں پڑا ہوا ہے اور وہ بھی کومے کی حالت میں''...... کیپٹن شکیل نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ٹھیک ہو جائے گا اور ہم خلاء میں ڈاکٹر ایکس اور اس کے اسپیس ورلڈ کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہیں تو اس کے ساتھ ہم مس جولیا کو بھی ڈھونڈ ہی لیں گے۔ مجھے بخوبی یاد ہے جاتے ہوئے تھریسیا نے کہا تھا کہ وہ مس جولیا کو نقصان نہیں پہنچائے گی بلکہ وہ مس جولیا کو خلاء میں لے جا کر ایسی جگہ قید کر دے گی جہاں عمران صاحب اور ہم نہ پہنچ سکیں لیکن مجھے یقین ہے کہ خلاء میں ہونے کے باوجود عمران صاحب اس جگہ پہنچ جائیں گے جہاں مس جولیا قید ہیں''...... نعمانی نے کہا۔

''اس کے لئے ہمیں نجانے کب تک خلاؤں کی خاک چھاننی

پڑے‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’خلاؤں کی خاک‘‘...... کیپٹن شکیل نے مسکرا کر کہا۔

’’اور نہیں تو کیا۔ مجنوں میاں نے لیلیٰ کی تلاش میں جنگلوں اور صحراؤں کی خاک چھانی تھی تب کہیں جا کر اسے لیلیٰ ملی تھی اور میری لیلیٰ تو خلاؤں میں پہنچ چکی ہے جس کے لئے مجھے ان خلاؤں کی ہی خاک چھاننی پڑے گی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یہ خاک آپ اکیلے نہیں ہم بھی آپ کے ساتھ چھانیں گے‘‘...... چوہان نے ہنس کر کہا۔

’’چھانتے رہنا۔ لیلیٰ تو صرف مجھے ہی ملے گی‘‘...... عمران نے کہا اور وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑے۔

’’شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے میں آ کر ہمیں بلیک برڈز جیسے خطرناک اسپیس شپ سے نجات ملی ہے ورنہ وہ تو موت بن کر ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے‘‘...... ٹائیگر نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔ اس کی جوزف اور جوانا کی عادت تھی جب عمران اور اس کے ساتھی اکٹھے ہوتے تھے تو وہ ان کی بات چیت میں کوئی دخل نہیں دیتے تھے۔ ضرورت کے وقت ہی وہ بات کرتے تھے۔ پھر عمران جب ان سے کچھ پوچھ لے تو وہ اس کا ہی جواب دیتے تھے یہی وجہ تھی کہ خلائی سفر پر روانہ ہونے سے لے کر اب تک ان میں سے کسی نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی باتوں میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔

’’پیچھے تو وہ اب بھی لگے ہوئے ہیں۔ وہ شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے کے دائیں بائیں موجود ہیں اور مسلسل اس جمگھٹے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں تاکہ جیسے ہی ہم جمگھٹے سے باہر نکلیں وہ پھر ہم پر ہلہ بول دیں‘‘...... عمران نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں واقعی شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے کے دائیں اور بائیں بلیک برڈز آتے دکھائی دے رہے تھے۔

’’کیا ان بلیک برڈز کے روبوٹس کو معلوم ہے کہ ہم شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے کے کس حصے میں ہیں۔ اگر ایسا ہے تو وہ لیزر بیمز اور میزائل فائر کیوں نہیں کر رہے ہیں‘‘...... کراسٹی نے حیران ہو کر پوچھا۔

’’اگر تمہیں مرنے کا اتنا ہی شوق ہو رہا ہے تو میں اسپیس شپ جمگھٹے سے باہر لے جاتا ہوں اور بلیک برڈز کے روبوٹس سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ آئیں اور ہم پر لیزر بیمز اور میزائلوں کے ساتھ ساتھ ریڈ ہیٹ لائٹ بھی فائر کر دیں تاکہ ہم ریڈ اسپیس شپ کے ساتھ ہی جل کر راکھ بن جائیں‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’آپ میری بات کا مطلب نہیں سمجھے ہیں عمران صاحب۔ میرے کہنے کا مطلب تھا کہ اگر بلیک برڈز کے روبوٹس کو یہ یقین ہے کہ ریڈ اسپیس شپ اس قدر بڑے اور کثیر تعداد میں شہاب ثاقبوں میں جانے کے باوجود سلامت ہے تو وہ اب تک خاموش کیوں ہیں‘‘...... کراسٹی نے اپنی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

”وہ اپنا اسلحہ شہاب ثاقبوں پر ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ میں نے ریڈ اسپیس شپ شہاب ثاقب پر جمائے رکھنے اور شہاب ثاقب کو ایک سیدھ میں متوازی رکھنے کے لئے کئی سسٹم آن کر رکھے ہیں جن کی وجہ سے ان روبوٹس کو ہمارے اسپیس شپ کے سلامت ہونے کا پتہ چل رہا ہو گا لیکن چونکہ یہاں ہر طرف شہاب ثاقب ہی شہاب ثاقب ہیں۔ شہاب ثاقب چونکہ تیزی سے گھومتے ہیں اور ان میں سے بہت سے شہاب ثاقب آپس میں ٹکراتے بھی رہتے ہیں اس لئے جمگھٹے میں گونج کی آواز کے ساتھ شدید ارتعاش بھی پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے راڈار سسٹم ٹھیک طور پر کام نہیں کرتا اس لئے بلیک برڈز کے روبوٹس کو یہ اندازہ لگانا مشکل ہو رہا ہو گا کہ ہمارا ریڈ اسپیس شپ اس جمگھٹے کے کس حصے میں اور کہاں موجود ہے۔ شہاب ثاقبوں کی تعداد ہزاروں لاکھوں میں ہے ان جیسے اگر سینکڑوں بلیک برڈز بھی یہاں آ جائیں اور وہ ہر طرف لیزر بیمز اور میزائل فائر کرنا شروع کر دیں تب بھی یہ جمگھٹا کم نہیں ہو گا اس لئے وہ بلا وجہ اپنا سائنسی اسلحہ ضائع نہیں کر رہے وہ اس انتظار میں ہیں کہ کب ریڈ اسپیس شپ جمگھٹے سے باہر آئے اور کب وہ اس پر موت بن کر جھپٹ پڑیں“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ اسی طرح ان شہاب ثاقبوں کے ساتھ ساتھ اڑ... لئے ... جمگھٹے سے باہر نکلنا مشکل ہو جائے گا

کب تک اس جمگھٹے میں چھپے رہیں گے“...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

”میں یہاں صرف چھپنے کے لئے نہیں آیا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”چھپنے کے لئے نہیں آئے ہیں تو پھر کس لئے آئے ہیں“۔ چوہان نے پوچھا۔

”میں نے راڈار کا ایس ٹی آر سسٹم آن کر دیا ہے جو آٹو ورک کرتا ہے۔ اس سسٹم سے ہمیں کچھ ہی دیر میں اس بات کا پتہ چل جائے گا کہ بلیک برڈز کس دھات کے بنے ہوئے ہیں اور اس دھات کو کس طرح سے ڈسٹرائے کیا جا سکتا ہے“...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اب سمجھا۔ آٹو سرچنگ میں چونکہ وقت لگ سکتا ہے اسی لئے آپ نے ریڈ اسپیس شپ ریڈ سٹون پر لانچ کیا ہے تاکہ ہم بلیک برڈز کو تباہ کرنے کا ذریعہ معلوم کر سکیں“...... کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ انہیں تباہ کئے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ ریڈ اسپیس شپ پر لگا سائنسی اسلحہ ان بلیک برڈز کو تباہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی ریڈ اسپیس شپ ان بلیک برڈز کی رفتار کا مقابلہ کر سکتا ہے اس لئے ہمیں آگے بڑھنے کے لئے بلیک برڈز کو کسی نہ کسی طرح سے تباہ کرنا ہی ہو گا۔ ہم چونکہ اسپیس میں جا رہے تھے اور ہمارے

مقابلے پر زیرو لینڈ اور ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کے روبوٹس اور اسپیس شپس آ سکتے تھے اس لئے میں پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا میں اپنے ساتھ ایسا سائنسی اسلحہ لایا ہوں جس سے ہم زیرو لینڈ اور اسپیس ورلڈ کی روبو فورس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن ریڈ اسپیس شپ کی بتائی ہوئی انفارمیشن کے تحت بلیک برڈز نئی قسم کی انتہائی ہارڈ دھات کے بنے ہوئے ہیں جن پر ایٹم بموں کا بھی اثر نہیں ہو سکتا اس لئے جب تک یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ بلیک برڈز کس دھات سے بنائے گئے ہیں میں بھی بلاوجہ اپنے ساتھ لایا ہوا اسلحہ ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن جیسے ہی مجھے یہ معلوم ہو گا کہ بلیک برڈز کس دھات کے بنے ہوئے ہیں اور انہیں کس اسلحے سے ڈسٹرائے کیا جا سکتا ہے تو میں اسی اسلحے کا استعمال کروں گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیئے۔

''ایس ٹی آر سسٹم سے کب تک پتہ چل جائے گا کہ بلیک برڈز کس دھات کے بنے ہوئے ہیں''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''کافی وقت لگ سکتا ہے۔ ریڈ سٹونز میں ہونے کی وجہ سے ہمارا راڈار سسٹم بھی بے حد سلو ورک کر رہا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیا ان اسپیس شپس پر بلیو ریڈیم بلاسٹر کا بھی کچھ اثر نہیں ہو گا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ہو سکتا ہے''...... عمران نے سا

سے لہجے میں کہا۔

''بلیو ریڈیم بلاسٹر۔ یہ کیسے بلاسٹر ہیں۔ یہ نام تو میں پہلی بار سن رہا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ ایک خاص قسم کے بلاسٹر ہیں جن میں بلیو ریڈیم بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ بلاسٹر جہاں بھی پھینک دیئے جائیں وہاں ہر طرف نیلے دھویں جیسا ریڈیم پھیل جاتا ہے جس کی زد میں آنے والی ٹھوس سے ٹھوس چٹان چاہے وہ فولاد کی ہی کیوں نہ ہو چند لمحوں میں موم کی طرح پگھل جاتی ہے۔ بلیو ریڈیم بلاسٹر کی ایک گرام کی مقدار ایک ہزار من کی چٹان کو بھی آسانی سے پگھلا دیتی ہے۔ بلاسٹر کسی ایک جگہ پھٹتا ہے مگر اس سے نکلنے والا دھواں تیزی سے چاروں طرف پھیل جاتا ہے جو سخت سے سخت دھات حتیٰ کہ دنیا کی سب سے سخت دھات ہیرے کو بھی لمحوں میں پگھلا دیتا ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اگر ایسے طاقتور بلاسٹرز آپ کے پاس ہے تو آپ اس سے بلیک برڈز تباہ کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے''...... کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا تو ہے کہ پہلے یہ تو علم ہو جائے کہ بلیک برڈز کس دھات سے بنائے گئے ہیں ہو سکتا ہے وہ کسی ایسی دھات سے بنے ہوئے ہوں جو عام اسلحے سے بھی تباہ کئے جا سکتے ہوں ایسی صورت میں بلیو ریڈیم بلاسٹرز استعمال کرنے کی کیا ضرورت

ہے۔ یہ بلاسٹرز ہم ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ اور زیرو لینڈ کو تباہ کرنے کے لئے استعمال کریں گے“...... عمران نے جواب دیا۔

اسی لمحے اسپیس شپ میں تیز بیپ کی آواز سنائی دی تو عمران چونک کر سرچنگ مشین کی سکرین کی طرف دیکھنے لگا جس پر بہت سے الفاظ تیزی سے پھیلتے جا رہے تھے۔

خلاء میں ہزاروں کی تعداد میں فائٹر طیاروں جیسے اسپیس شپس اڑے جا رہے تھے۔ ان اسپیس شپس کے باقاعدہ ونگز بھی تھے جن کے نیچے بے شمار ہارڈ بلاسٹر میزائل لگے ہوئے تھے جو خلاء میں بڑے سے بڑے اور ہارڈ سے ہارڈ اسپیس شپ اور اسپیس اسٹیشن کو تباہ کر سکتے تھے۔ ان شپس کے نچلے حصے اور چھت پر لیزر بیم فائر کرنے والی مخصوص گنیں بھی نصب تھیں جن سے نکلنے والی ریز بلاسٹر ریز کہلاتی تھیں اور ان گنوں سے نکلنے والی ایک لیزر بیم پہاڑ جیسے ٹھوس اور انتہائی مضبوط شہاب ثاقب کے بھی آسانی سے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتی تھیں۔ ان اسپیس شپس کا رنگ سیاہ تھا اور وہ سب شہد کی مکھیوں کے جتھے کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ برق رفتاری سے آسمان کی بلندیوں کی جانب محو پرواز تھے۔

یہ زیرو لینڈ کے زیرو کراس اسپیس شپس تھے جن کی کمان سنگ

ہی اور تھریسیا کر رہی تھی۔ زیرو کراس اسپیس شپس میں روبوٹس موجود تھے جو سنگ ہی اور تھریسیا کی ہدایات پر عمل کرتے تھے۔

سنگ ہی اور تھریسیا ایک ہی زیرو کراس اسپیس شپ میں سوار تھے اور وہ کنٹرول روم میں بیٹھے اسپیس شپ کنٹرول کر رہے تھے۔ ان کے جسموں پر مخصوص خلائی لباسوں کے ساتھ شیشے کے بنے ہوئے بڑے بڑے گلوب بھی تھے جن میں وہ نہ صرف آسانی سے سانس لے سکتے تھے بلکہ ان گلوبز میں لگے سپیکروں اور مائیکس میں ایک دوسرے سے باتیں بھی کر سکتے تھے۔

سنگ ہی اور تھریسیا کے سامنے ایک بڑی سی ونڈ سکرین تھی اور ان کے دائیں بائیں بے شمار چھوٹی بڑی سکرینیں لگی ہوئی تھیں جن سے وہ خلاء میں چاروں طرف آسانی سے نظر رکھ سکتے تھے۔ تھریسیا اور سنگ ہی کے سامنے ایک ایک ماسٹر کمپیوٹر سکرین بھی تھی جن کے ساتھ بے شمار کی پیڈز اور بٹن بھی لگے ہوئے تھے۔

سنگ ہی اپنے سامنے موجود ماسٹر کمپیوٹر پر مسلسل کام کر رہا تھا جبکہ تھریسیا کی نظریں سامنے سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں ہر طرف روشن ستارے اور روشنیوں کے بڑے بڑے ہالے سے دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے بعض ہالے ایسے تھے جو رنگین بھی تھے اور ان میں جگنو جیسے ننھے ننھے نقطے سے چمکتے دکھائی دے رہے تھے۔ خلاء میں بہت سے ایسے سیارے تھے جو ساکت تھے۔ جن راستوں سے سنگ ہی اور تھریسیا گزر رہے تھے وہاں بڑے بڑے ساکت

سیارے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے سامنے میلوں تک پھیلے ہوئے شہاب ثاقب بھی آئے تھے جن سے بچ کر وہ آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

ان کا سفر کئی روز سے جاری تھا اور وہ رکے بغیر زیرو کراس روبو فورس کے ساتھ ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کی جانب بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سنگ ہی جس کمپیوٹر پر کام کر رہا تھا اس کمپیوٹر میں اس نے سپریم کمانڈر کا بتایا ہوا کوڈ فیڈ کر دیا تھا جو سائنس دانوں والے اسپیس شپ پر لگے ہوئے کراسک پاور آلے کا تھا۔ جسے اب سنگ ہی کمپیوٹر سے سرچ کر رہا تھا۔

ان کے سامنے خلاء کا نہ ختم ہونے والا طویل سلسلہ تھا۔ کراس روبو فورس کے روبوٹس تو تھکنے والے نہیں تھے لیکن اس طویل اور نہ ختم ہونے والے سفر سے سنگ ہی اور تھریسیا بری طرح سے تھک چکے تھے۔ سنگ ہی اسپیس شپ کے ریڈ پاور سے کراسک پاور آلے کو مسلسل سرچ کر رہا تھا۔ ریڈ پاور کا کراسک پاور سے لنک تو ہو گیا تھا اور کمپیوٹر سکرین پر کراسک پاور کا کاشن بھی آ رہا تھا لیکن اس کے باوجود سنگ ہی کو یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اسپیس شپ خلاء میں کتنی دوری پر ہے جس پر کراسک پاور لگا ہوا ہے۔

”آخر ہم کب تک ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ تک پہنچیں گے۔ میں تو اسپیس شپ میں مسلسل سفر کر کر کے تھک گئی ہوں“...... تھریسیا نے سنگ ہی کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی بیزار

لہجے میں کہا جو کمپیوٹر کے کی پیڈ پر مسلسل انگلیاں چلا رہا تھا۔

"میں اسی پر کام کر رہا ہوں۔ ریڈ پاور کا کراسک پاور سے لنک تو ہے لیکن ابھی تک مجھے یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ کراسک پاور خلاء کے کس حصے میں اور ہم سے کتنے فاصلے پر موجود ہے۔ ایک بار یہ پتہ چل جائے کہ کراسک پاور کہاں ہے تو پھر میں فوراً حساب لگا لوں گا کہ اسپیس ورلڈ سے ہم کتنی دور ہیں اور وہاں تک پہنچنے کے لئے مزید کتنا سفر کرنا پڑے گا چاہے وہ سفر ہزاروں نوری سالوں پر ہی کیوں نہ محیط ہو"...... سنگ ہی نے جواب دیا۔

"کب تک پتہ چلے گا تمہیں"...... تھریسیا نے پوچھا۔

"بس کچھ ہی دیر تک۔ میں کوڈ ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جیسے ہی سپریم کمانڈر کے دیا ہوا کوڈ، ڈی کوڈ ہو گا میرے سامنے سب کچھ آ جائے گا اور میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا"۔ سنگ ہی نے جواب دیا تو تھریسیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کی نظریں ایک بار پھر ونڈ سکرین پر جھلملاتی ہوئی روشنیوں پر جم گئیں۔ پھر اچانک اسے دور بہت دور سرخ رنگ کا ایک نقطہ سا چمکتا ہوا دکھائی دیا۔

"یہ کیا ہے۔ اوہ کہیں ہم مارس کی طرف تو نہیں جا رہے ہیں"...... اچانک تھریسیا نے چونکتے ہوئے کہا اور سنگ ہی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"مارس۔ تمہارا مطلب ہے مریخ"...... سنگ ہی نے چونک کر

کہا۔

"ہاں مریخ جسے سرخ سیارہ بھی کہا جاتا ہے۔ وہ دیکھو۔ سامنے وہ جو سرخ نقطہ سا چمک رہا ہے وہ مجھے مریخ ہی معلوم ہو رہا ہے"...... تھریسیا نے انگلی سے ونڈ سکرین سے باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو سنگ ہی چونک کر اس طرف دیکھنے لگا۔

"یہ سرخ سیارہ تو ہے لیکن یہ مارس نہیں ہے۔ کیونکہ ہم جن راستوں سے سفر کرتے ہوئے آئے ہیں وہاں سے مریخ بہت پیچھے رہ گیا ہے"...... سنگ ہی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ بھی مریخ جیسا ہی کوئی سیارہ ہو"...... تھریسیا نے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے"...... سنگ ہی نے کہا اور وہ پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ تھریسیا کی نظریں اسی سرخ سیارے پر جمی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے اچانک اسپیس شپ میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔ سیٹی کی آواز سن کر نہ صرف تھریسیا بلکہ سنگ ہی بھی چونک پڑا۔ دونوں نے راڈار سکرین کی طرف دیکھا۔ سیٹی کی آواز راڈار سکرین سے آ رہی تھیں۔ سکرین پر انہیں بے شمار سرخ رنگ کے نقطے دکھائی دیئے جو سامنے کے رخ سے ان کی طرف آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان سرخ نقطوں پر دائرے بھی بن رہے تھے جن پر بلیک برڈز لکھا ہوا تھا۔

"ہونہہ تو ڈاکٹر ایکس کو ہماری آمد کا علم ہو گیا ہے۔ اسی لئے

اس نے ہمارے استقبال کے لئے بلیک برڈز بھیج دیے ہیں۔
سنگ ہی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ان کی تعداد تو بہت زیادہ ہے''...... تھریسیا نے سکرین پر لاتعداد سرخ نقطے دیکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تو کیا ہوا۔ ان کے مقابلے میں ہمارے ساتھ بھی ایک ہزار زیرو کراس اسپیس شپس ہیں۔ ہم ان کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں''...... سنگ ہی نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ الرٹ آل زیرو روبو فورس الرٹ۔ کمانڈر سنگ ہی کالنگ یو''...... سنگ ہی نے گلوب کے اندر لگے ہوئے مائیک میں تیز آواز میں کہا۔ وہ اپنی فورس کے روبوٹس سے مخاطب ہو رہا تھا۔

''وی آر الرٹ کمانڈر''...... گلوب میں ایک مشینی آواز سنائی دی۔ ان کی فورس چونکہ روبوٹس کی فورس تھی اس لئے تمام روبوٹس کو ایک ساتھ بولنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ ان تمام روبوٹس میں ایک ایسی ڈیوائس لگی ہوئی تھی جو ان تمام روبوٹس تک سنگ ہی اور تھریسیا کا ایک ساتھ پیغام پہنچا دیتی تھی اور جب ان روبوٹس کو جواب دینا ہوتا تھا تو تمام روبوٹس کی ڈیوائسز یکجا ہو جاتی تھیں اور پھر ایک ماسٹر کمپیوٹر سسٹم کے تحت تمام روبوٹس کی ایک ہی آواز سنائی دیتی تھی۔

''اسپیس ورلڈ سے بلیک برڈز ہمارے مقابلے پر آ رہے ہیں۔

م سب اپنے ویپن تیار کر لو۔ ہمارے پاس ہارڈ بلاسٹر میزائل ہیں جو ہزاروں کلو میٹر تک کا سفر کر سکتے ہیں۔ ہارڈ میزائلوں سے ہم ہزاروں کلو میٹر دور موجود ٹارگٹ بھی ہٹ کر سکتے ہیں اس لئے تم سب اپنی راڈارز سکرینیں ایڈجسٹ کرو اور سامنے سے آنے والے بلیک برڈز کو ٹارگٹ کرو۔ جیسے ہی وہ ہماری رینج میں آئیں گے تم ایک ساتھ ان پر ہارڈ میزائل برسا دینا۔ ان میں سے کسی ایک بلیک برڈ کو بچ کر نہیں جانا چاہئے''...... سنگ ہی نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس کمانڈر سنگ ہی۔ ہم اپنے میزائل لانچرز سے بلیک برڈز کو ٹارگٹ میں لے رہے ہیں''...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

''بلیک برڈز کا ہم سے درمیانی فاصلہ آٹھ ہزار کلو میٹر ہے۔ جیسے ہی یہ چھ ہزار کلو میٹر کے فاصلے تک آئیں گے اسی وقت ان پر میزائل فائر ہو جانے چاہئیں''...... سنگ ہی نے کہا۔

''یس کمانڈر سنگ ہی۔ ہم بلیک برڈز کے رینج میں آتے ہی ان پر میزائل فائر کر دیں گے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''میری راڈار سکرین کے مطابق ہماری طرف آنے والے بلیک برڈز کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ ہے۔ تمہارے اسپیس شپس سے ایک ساتھ چار چار اسپیس شپس کو ٹارگٹ کیا جا سکتا ہے۔ تم سب آپس میں لنکڈ رہو اور اپنے اپنے طور پر چار چار بلیک برڈز کو ٹارگٹ کرو تاکہ تم میں سے کسی کا نشانہ چوک نہ سکے اور بلیک برڈز

کو ہمارے نزدیک آنے کا موقع نہ مل سکے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''لیس کمانڈر سنگ ہی۔ ہم سب لنکڈ ہیں اور اپنے اپنے طور پر چار چار بلیک برڈز چوز کر کے انہیں ٹارگٹ کریں گے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''تمام روبوٹس اپنے کراسمٹ سسٹم بھی آن کر لیں تاکہ اگر ان میں سے کوئی بلیک برڈ یا کوئی اور دشمن اسپیس شپ بچ کر اس طرف آ جائے تو ہم اس کے راڈار سسٹم پر نظر نہ آئیں اور اسے آسانی سے ٹارگٹ کر کے بلیو ریز سے ہٹ کر سکیں''...... سنگ ہی نے کہا۔

''او کے۔ کمانڈر سنگ ہی۔ ہم نے کراسمٹ سسٹم بھی آن کر لئے ہیں''...... ماسٹر کمپیوٹر نے مشینی آواز میں جواب دیا۔

''گڈ۔ میں بلیک برڈز پر نظر رکھ رہا ہوں جیسے ہی وہ رینج میں آئیں گے۔ میں تمہیں ان پر فائر کرنے کا حکم دوں گا۔ میرا حکم ملتے ہی ان پر ہارڈ میزائلوں کی بوچھاڑ کر دینا''...... سنگ ہی نے کہا۔

''لیس کمانڈر سنگ ہی۔ ہم آپ کے حکم تک انتظار کریں گے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''تھریسیا۔ تم سائیڈ پر لگے ہوئے پینل کے تینوں ریڈ بٹن آن کر دو۔ اس سے ہمارے اسپیس شپ کے گرد پروٹیکشن شیلڈ بن جائے گی۔ اگر بلیک برڈز نے دور سے ہم پر جوابی کارروائی کی اور

ہم پر میزائل یا لیزر بیمز فائر کیں تو پروٹیکشن شیلڈ سے ہم ان میزائلوں اور لیزر بیمز سے بچ جائیں گے''...... سنگ ہی نے تھریسیا سے مخاطب ہو کر کہا تو تھریسیا نے اثبات میں سر ہلا کر بائیں طرف موجود منی کنٹرول پینل پر لگے تین الگ الگ سرخ بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جن کے پریس ہوتے ہی ان کے اسپیس شپ کے باہر ہلکے نیلے رنگ کی روشنی کا ہالہ سا بن گیا تھا جسے وہ ونڈ سکرین سے بھی دیکھ سکتے تھے۔

''ویری گڈ۔ اب وہ لاکھ چاہیں مگر ہمارے اسپیس شپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے''...... سنگ ہی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے سکرین پر سامنے سے آنے والے بلیک برڈز سے چھوٹی چھوٹی لکیریں سی الگ ہوتے دیکھیں۔ جیسے ہی بلیک برڈز سے لکیریں نکلیں اسی لمحے اسپیس شپ میں ایک بار پھر خطرے کا الارم بج اٹھا۔

''انہوں نے ہم پر میزائل فائر کئے ہیں''...... تھریسیا نے چیختے ہوئے کہا۔ سنگ ہی بھی غور سے سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بلیک برڈز پہلے ہی ہزاروں کی تعداد میں تھے اور چونکہ ان سے نکلنے والے میزائل ان سے دوگنے تھے۔ اس لئے ہر طرف سے انہیں میزائل ہی میزائل آتے دکھائی دے رہے تھے۔

''آل روبو فورس۔ کیا تمہارے اسپیس شپس کے پی ایس آن ہیں''...... سنگ ہی نے ایک بار پھر روبو فورس سے مخاطب ہو کر چیختے

ہوئی آواز میں پوچھا۔ پی ایس سے اس کی مراد پروٹیکشن شیلڈ تھی۔
"یس کمانڈر سنگ ہی۔ ہم نے پی ایس آن کر لئے ہیں"۔
ماسٹر کمپیوٹر کی جواباً آواز سنائی دی۔
"گڈ شو"...... سنگ ہی نے کہا۔ وہ چند لمحے غور سے سکرین پر آنے والے میزائل دیکھتا رہا جو برق رفتاری سے ان کے اسپیس شپس کی جانب بڑھے چلے آ رہے تھے۔ بلیک برڈز سے مسلسل لکیریں نکل رہی تھیں جیسے وہ ان پر رکے بغیر مسلسل میزائل برسا رہے ہوں۔
"اس کا مطلب ہے کہ ہم بالکل صحیح سمت میں جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر ایکس کو ہماری طرف سے خطرہ محسوس ہوا تھا اسی لئے اس نے اپنی روبوفورس بھیجی ہے"...... تھریسیا نے کہا۔
"ہاں۔ لیکن اب ڈاکٹر ایکس کی کوئی روبوفورس ہمارا راستہ نہیں روک سکے گی"...... سنگ ہی نے کمپیوٹر کو مسلسل آپریٹ کرتے ہوئے کہا۔
"انہوں نے ہم پر سات ہزار کلو میٹر کی دوری سے ہی میزائل فائر کر دیئے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ان کے میزائل ہم سے زیادہ پاورفل ہیں اور زیادہ دور تک مار کر سکتے ہیں"...... تھریسیا نے کہا۔
"ہاں۔ انہوں نے زیالٹو ریک میزائل فائر کئے ہیں جو سات سے آٹھ ہزار کلو میٹر کی دوری سے بھی اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کر سکتے ہیں۔ یہ میزائل دوسروں کے لئے تو تباہ کن ثابت ہو سکتے ہیں لیکن

ہمارے لئے نہیں۔ ہماری پروٹیکشن شیلڈز ان میزائلوں کی تباہ کاریوں کو آسانی سے روک سکتی ہیں"...... سنگ ہی نے جواب دیا۔ کچھ ہی دیر میں انہیں ونڈ سکرین پر ہر طرف چنگاریاں سی اُڑتی ہوئی دکھائی دیں اور پھر اچانک ان چنگاریوں نے جیسے زور دار دھماکوں سے پھٹنا شروع کر دیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ہر طرف آتش بازی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہو اور چنگاریاں پھوٹ پھوٹ کر خوفناک آگ پیدا کر رہی ہوں۔ ان کے سامنے زور دار دھماکوں سے آگ کی دیوار سی بنتی جا رہی تھی جو بے حد بڑی تھی۔ آگ کی اس دیوار میں بدستور دھماکے ہو رہے تھے۔ بلیک برڈز ان کی طرف بڑھتے ہوئے مسلسل میزائل فائر کر رہے تھے جو آگ کی دیوار کے پاس آتے ہی زور دار دھماکوں سے پھٹ پڑتے تھے اور آگ مزید شدت سے بھڑک اٹھتی ہو جاتی تھی اور اب آگ کی دیوار نے آگے بڑھنا شروع کر دیا تھا۔ خلاء میں چونکہ آکسیجن نہیں ہوتی اس لئے وہاں آگ بھڑکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا لیکن خلاء میں تباہ کن ویپنز بناتے ہوئے اس میں آکسیجن پیدا کرنے کا بھی انتظام کیا جاتا تھا تاکہ خلاء میں آگ بھڑکا کر زیادہ سے زیادہ تباہی پھیلائی جا سکے اور دشمنوں کے اسپیس شپس کا زیادہ سے زیادہ نقصان ہو۔
"کیا ہم ان شعلوں سے بچ کر نکل جائیں گے"...... تھریسیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ ہمیں ڈرانے کے لئے آگ کی دیوار بنا رہے ہیں لیکن ہم آگ کی اس دیوار کو آسانی سے پار کر جائیں گے"۔ سنگ ہی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو تھریسیا خاموش ہو گئی۔ کچھ ہی دیر میں آگ کی دیوار سے بے شمار لمبے لمبے اور نوکیلے میزائل نکل کر ان کے اسپیس شپس کی طرف آتے دکھائی دیئے اور پھر ان کے ارد گرد جیسے دھماکوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ دھماکوں کے ساتھ وہاں آگ کی بڑی چادر سی پھیل جاتی تھی جس میں زیرو کراس روبو فورس کے کئی اسپیس شپس چھپ جاتے لیکن دوسرے ہی لمحے وہ زائیں کی آوازیں نکالتے ہوئے آگ کی چادروں سے باہر نکل آتے۔

خلاء میں ہونے والے ہولناک دھماکوں کے ارتعاش سے ان ان کے اسپیس شپس کو جھٹکے ضرور لگ رہے تھے لیکن وہ جھٹکے اس قدر شدت کے نہیں تھے کہ انہیں کوئی نقصان ہوتا۔ دو میزائل سنگ ہی اور تھریسیا کے اسپیس شپ کے دائیں اور بائیں آ کر پھٹے اسپیس شپ یکبارگی زور سے لرزا اور ان کے چاروں طرف آگ ہی آگ پھیل گئی لیکن دوسرے لمحے ان کا اسپیس شپ آگ خوفناک چادر سے نکل کر آگے بڑھ گیا۔ آگے بڑھتے ہی انہیں طرف مزید میزائل آتے دکھائی دیئے لیکن ان دھماکوں نے بھی کے اسپیس شپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔ وہ آگے بڑھتے رہے تھے۔ سنگ ہی بلیک برڈز کے مخصوص رینج میں آنے کا ا

کر رہا تھا پھر جیسے ہی اس نے بلیک برڈز کو سکرین پر رینج پر آتے دیکھا تو اس نے زور سے چیختے ہوئے روبو فورس کو بلیک برڈز پر ہارڈ بلاسٹر میزائل فائر کرنے کا حکم دے دیا۔ اس کا حکم دینا تھا کہ کراس روبو فورس کے اسپیس شپس کے ونگز سے لگے ہوئے میزائلوں سے آگ نکلی اور ہر اسپیس شپس سے چار چار میزائل نکل کر بجلی کی سی تیزی سے آگ کی بنتی ہوئی دیوار کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ بلیک برڈز کی تعداد چار ہزار سے کم تھی لیکن سنگ ہی کی ہدایات پر ایک ہزار اسپیس شپس نے چار چار میزائل فائر کئے تھے تاکہ کوئی بلیک برڈ بچ نہ سکے۔ ہارڈ بلاسٹر میزائل آن واحد میں آگ کی دیوار سے گزرتے چلے گئے۔

سنگ ہی اور تھریسیا کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں وہ ہارڈ بلاسٹر میزائلوں کو بلیک برڈز کی جانب جاتے دیکھ رہے تھے۔

"وہ ہم پر جس شدت سے میزائل برسا رہے ہیں کہیں ان کے میزائل راستے میں ہمارے میزائلوں سے نہ ٹکرا جائیں۔ ایسی صورت میں تو ہم شاید ہی ان کا کوئی ایک اسپیس شپ تباہ کر سکیں"...... تھریسیا نے بلیک برڈز سے فائر ہونے والے میزائلوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم نے ٹارگٹ کر کے میزائل فائر کئے ہیں۔ یہ میزائل اب نہیں رک سکتے۔ ہارڈ بلاسٹر میزائلوں کی یہ خوبی ہے کہ ایک بار جب یہ فائر ہو جائیں تو انہیں کسی صورت میں نہیں روکا جا سکتا اور

نہ ہی ان میزائلوں کو کسی دوسرے میزائلوں سے راستے میں تباہ کیا جا سکتا ہے۔ بلیک برڈز ہماری طرف مسلسل میزائل فائر کر رہے ہیں۔ ہمارے میزائل انہیں دائیں بائیں دھکیل کر اور ان میزائلوں کے درمیان سے راستہ بناتے ہوئے نکل جائیں گے اور ٹھیک بلیک برڈز کو ٹارگٹ کریں گے''...... سنگ ہی نے کہا۔ ہارڈ بلاسٹر میزائل بے حد تیز رفتار تھے۔ بلیک برڈز کے روبوٹس نے بھی یہ میزائل دیکھ لئے تھے اس لئے انہوں نے اپنے میزائلوں سے ہارڈ بلاسٹر میزائلوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا لیکن واقعی جیسے ہی بلیک برڈز کے میزائل ہارڈ میزائلوں کے قریب آتے ہارڈ میزائل لہراتے ہوئے عین ان کے قریب سے گزر جاتے پھر کچھ ہی دیر میں انہوں نے سکرین پر بلیک برڈز سے ہارڈ بلاسٹر میزائل ٹکراتے اور انہیں تباہ ہوتے دیکھا۔ بلیک برڈز کو ہارڈ بلاسٹر میزائلوں سے تباہ ہوتے دیکھ کر سنگ ہی اور تھریسیا کے ہونٹوں پر فاتحانہ چمک ابھر آئی۔ بلیک برڈز ہارڈ بلاسٹر میزائلوں سے بچنے کے لئے دائیں بائیں لہرا رہے تھے لیکن وہ جس طرف جاتے ہارڈ میزائل ان کی طرف مڑ جاتے اور اس وقت تک بلیک برڈز کا تعاقب کرتے جب تک ان سے ٹکرا کر انہیں تباہ نہ کر دیتے۔ ہارڈ بلاسٹر میزائلوں اور بلیک برڈز کے تباہ ہونے سے خلاء میں اور زیادہ آگ پھیل گئی تھی۔ ہر طرف سے چنگاریاں ہی چنگاریاں اُڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

چار ہزار ہارڈ بلاسٹر میزائلوں نے واقعی ڈاکٹر ایکس کے اسپیس

ورلڈ کے ناقابلِ تسخیر بلیک برڈز پر قیامت سی توڑ کر رکھ دی تھی۔ بلیک برڈز ہارڈ بلاسٹر میزائلوں سے ہٹ ہو رہے تھے۔ بلیک برڈز کے روبوٹس ہارڈ بلاسٹر میزائلوں سے اپنے اسپیس شپس بچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے لیکن ان کی ہر کوشش ناکام جا رہی تھی۔ انہیں ناکام ہوتے دیکھ کر سنگ ہی اور تھریسیا بے حد خوش ہو رہے تھے۔ پھر اچانک وہ دونوں بری طرح سے چونک پڑے انہوں نے دیکھا کہ اچانک ہی بلیک برڈز نے ریڈ ٹارچ سے ریڈ ہیٹ لائٹ برسانی شروع کر دی جس سے ان کے قریب آتے ہوئے میزائل راستے میں ہی پھٹنا شروع ہو گئے۔

''اوہ۔ انہوں نے تو ریڈ ٹارچ کا استعمال شروع کر دیا ہے''۔ تھریسیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بہرحال اب ہم ان کے کافی نزدیک پہنچ گئے ہیں۔ ہم انہیں قریب جا کر بلاسٹر ریز سے ہٹ کریں گے''...... سنگ ہی نے کہا۔ اس نے اپنے اسپیس شپ کی رفتار بڑھا دی تھی۔ سینکڑوں بلیک برڈز، ہارڈ بلاسٹر میزائلوں سے تباہ ہو چکے تھے لیکن اب وہ سنبھل گئے تھے اور انہوں نے ہارڈ بلاسٹر میزائلوں کو ریڈ ہیٹ لائٹ سے راستے میں ہی تباہ کرنا شروع کر دیا تھا جس سے ان کی کارکردگی میں اضافہ ہو گیا تھا اور انہوں نے نزدیک آنے والے زیرو لینڈ کے زیرو کراس اسپیس شپس کو نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا۔ سنگ ہی کا خیال تھا کہ ان کے اسپیس شپس پر ریڈ ہیٹ لائٹ کا

کچھ اثر نہیں ہوگا لیکن یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر شدید تشویش لہرانا شروع ہوگئی کہ بلیک برڈز نے قریب آتے ہی ان پر نہ صرف میزائلنگ کرنا شروع کر دی تھی بلکہ وہ ان پر رنگ برنگی ریزز بھی برسا رہے تھے اور اس کے ساتھ وہ ریڈ ٹارچوں سے مسلسل ریڈ ہیٹ لائٹ بھی پھینک رہے تھے۔ میزائلوں اور ریزز کا تو زیرو کراس اسپیس شپس پر کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا لیکن جیسے ہی کوئی زیرو کراس اسپیس شپ ریڈ ہیٹ لائٹ کی زد میں آتا اچانک وہ اسپیس شپ سرخ ہوتا اور موم کی طرح پگھلتا ہوا نیچے گرتا چلا جاتا۔ اب بھی سینکڑوں بلیک برڈز باقی تھے جو اب ان کے دائیں بائیں سے زائیں زائیں کی تیز آوازیں نکالتے، میزائل برساتے اور لیزر بیمز کے ساتھ ساتھ انہیں ریڈ ہیڈ لائٹ سے نشانہ بناتے ہوئے گزر رہے تھے۔

زیرو کراس روبوفورس بھی ان کا جم کر مقابلہ کر رہی تھی اور ان کی ریڈ ہیٹ لائٹ سے بچتے ہوئے وہ ان پر جوابی کارروائی کرتے ہوئے ہارڈ میزائلوں کی بھی بارش کر رہے تھے جس سے ماحول تیز اور خوفناک دھماکوں سے بری طرح سے گونجنا شروع ہوگیا تھا۔

بلیک برڈز سے پہلے تو زیرو کراس روبوفورس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا لیکن اب ریڈ ہیٹ لائٹ نے انہیں بھی نقصان پہنچانا شروع کر دیا تھا۔ سنگ ہی کے ساتھ ساتھ اب تھریسیا نے بھی اب اسپیس شپ کا کنٹرول سنبھال لیا تھا اور وہ ارد گرد سے گزرتے

ہوئے بلیک برڈز کی ریڈ ہیٹ لائٹ سے بچتے ہوئے ان پر ہارڈ میزائل داغ رہے تھے جس سے انہوں نے کئی بلیک برڈز تباہ کر دیئے تھے۔

بلیک برڈز اور زیرو روبوفورس زائیں زائیں کی تیز آوازوں کے ساتھ ایک دوسرے کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک دوسرے پر مسلسل لیزر بیمز فائر کرتے تھے اور ہر طرف رنگ برنگی لیزز بیمز ایک دوسرے کو کراس کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں لیکن جس طرح سے بلیک برڈز کی لیزر بیمز کا زیرو کراس روبوفورس پر کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا اسی طرح سے زیرو کراس روبوفورس کی بلاسٹر ریزز بھی بلیک برڈز کو نقصان نہیں پہنچا سکی تھی۔ ان کے صرف ہارڈ بلاسٹر میزائل ہی تھے جن سے وہ اب تک بے شمار بلیک برڈز تباہ کر چکے تھے اور جوابی کارروائی کرتے ہوئے بلیک برڈز نے بھی ان کے بے شمار اسپیس شپس تباہ کر دیئے تھے۔

خلاء میں زیرو لینڈ والوں اور ڈاکٹر ایکس کی روبوفورس کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی۔ دونوں میں سے کوئی بھی جیسے ہار ماننے کے لئے تیار نہیں تھا اس لئے وہ ایک دوسرے پر بڑھ چڑھ کر وار کر رہے تھے۔ اس جنگ میں سنگ ہی اور تھریسیا بھی انتہائی جوش خروش سے حصہ لے رہے تھے۔ اسلحے کی نہ تو بلیک برڈز کے پاس کوئی کمی تھی اور نہ ہی سنگ ہی اور تھریسیا اور ان کی زیرو کراس روبوفورس کے پاس۔ دونوں ہی ایک دوسرے پر آگ برسا

رہے تھے۔ ابھی یہ لڑائی جاری تھی کہ اچانک سنگ ہی اور تھریسیا نے بلیک برڈز کو پلٹ کر بھاگتے دیکھا۔ وہاں موجود تمام بلیک برڈز تیزی سے مڑتے ہوئے واپس اسی راستے کی طرف جا رہے تھے جہاں سے وہ آئے تھے۔

''یہ کیا ہوا۔ یہ واپس کیوں جا رہے ہیں''...... تھریسیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں''...... سنگ ہی نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی حیرت تھی اور وہ حیرت زدہ انداز میں بلیک برڈز کو واپس جاتے دیکھ رہا تھا۔

''جلدی کرو۔ ہمیں ان کے پیچھے جانا ہے۔ اپنے اسپیس شپس ان بلیک برڈز کے پیچھے لگا دو۔ اب یہ ہمیں اسپیس ورلڈ تک لے جائیں گے''...... سنگ ہی نے چیختے ہوئے تمام زیرو کراس روبو فورس سے مخاطب ہو کر کہا اور اس نے خود بھی تیزی سے اپنا اسپیس شپ موڑا اور نہایت تیزی سے اس طرف اُڑا لے گیا جس طرف بلیک برڈز جا رہے تھے۔ باقی روبو فورس بھی تیزی سے بلیک برڈز کے پیچھے لگ گئی لیکن بلیک برڈز کی رفتار ان سے کہیں تیز تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ خلاء کی وسعتوں میں دور ہوتے چلے گئے۔ سنگ ہی اور اس کی روبو فورس بدستور دور جاتے ہوئے بلیک برڈز کے پیچھے لگے ہوئے تھے لیکن پھر کچھ ہی دیر میں بلیک برڈز نہ صرف ان کی نگاہوں سے بلکہ راڈار سے بھی اوجھل ہو گئے۔

''یہ کیا ہوا۔ بلیک برڈز راڈار پر بھی دکھائی نہیں دے رہے ہیں''...... تھریسیا نے تیز لہجے میں کہا۔ سنگ ہی نے راڈار سکرین پر دیکھا لیکن وہاں اسے کوئی سرخ نقطہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''تم اسپیس شپ سنبھالو۔ اسے اسی تیز رفتاری سے اسی سمت جانا چاہئے جس سمت میں اسے میں نے ڈال رکھا ہے۔ تب تک میں بلیک برڈز کو ٹریس کرتا ہوں''...... سنگ ہی نے کہا تو تھریسیا نے دونوں لیورز پکڑ کر اسپیس شپ کو اپنے کنٹرول میں لے لیا اور سنگ ہی کمپیوٹر پر کام کرنا شروع ہو گیا۔

''اوہ یہ ہم اندھیرے میں کیسے آ گئے ہیں''...... کچھ دیر کے بعد اچانک تھریسیا نے چونکتے ہوئے کہا تو سنگ ہی نے سر اٹھا کر سکرین کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر بھی حیرت لہرانے لگی۔ اسے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا دکھائی دے رہا تھا۔ ارد گرد اور دور نزدیک اسے ایک بھی روشن ستارہ یا روشنی کا ہالہ دکھائی نہیں دے رہا تھا حالانکہ چند لمحے قبل وہاں ہر طرف روشن ستارے اور روشنی کے ہالے پھیلے ہوئے تھے۔ سنگ ہی نے ہاتھ بڑھا کر دائیں طرف لگے ہوئے کنٹرول پینل کے چند بٹن پریس کئے تو اچانک ونڈ سکرین پر تیز چمک دکھائی دی۔ سنگ ہی نے اسپیس شپ کے آگے لگی ہیڈ لائٹس آن کی تھیں۔ ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی میں انہیں ہر طرف سیاہ دھویں کے مرغولے سے اُڑتے دکھائی دیئے۔

''بلیک سموک۔ کیا مطلب۔ یہاں سیاہ دھواں کہاں سے

آ گیا''...... سنگ ہی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے تیزی سے کمپیوٹر کے کی پیڈ کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے کمپیوٹر سکرین کی ایک سائیڈ پر ایک ونڈو سی بنی اور اس پر تیزی سے حروف پھیلتے چلے گئے۔ سنگ ہی ان حروف کو غور سے پڑھنے لگا۔

''ہونہہ۔ یہ سیاہ دھواں بلیک برڈز نے پھیلایا ہے تاکہ ہم دھویں کے مرغولوں میں پھنس کر اندھے ہو جائیں اور راستہ بھٹک جائیں''...... سنگ ہی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو اب کیا کیا جائے''...... تھریسیا نے پوچھا۔

''تم اسی سمت بڑھتی رہو۔ ہم جلد ہی دھویں سے باہر نکل جائیں گے''...... سنگ ہی نے کہا تو تھریسیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسپیس شپ تقریباً پندرہ منٹوں تک سیاہ دھویں میں سفر کرتا رہا پھر اچانک وہ دھویں سے باہر آ گیا۔ اب ان کے سامنے ایک بار پھر سیاہ آسمان اور آسمان پر چمکتے ہوئے روشن ستارے جھلملا رہے تھے۔ سنگ ہی اور تھریسیا کی تیز نظریں چاروں طرف سرچ لائٹوں کی طرح گھوم رہی تھیں لیکن انہیں وہاں کوئی اسپیس شپ یا اسپیس اسٹیشن دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے بلیک برڈز ہمیں دھویں کے بادلوں میں دھکیل کر کسی اور طرف نکل گئے ہیں''...... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔ راڈار سکرین بالکل صاف تھی۔ ان کے آس پاس کوئی اسپیس

شپ تو کیا عام نظر آنے والے شہاب ثاقب تک موجود نہیں تھے۔ البتہ انہیں دور ایک دائرہ سا بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا اس دائرے میں ہزاروں کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے ستارے گھومتے دکھائی دے رہے تھے۔ دائرے کے گرد گھومنے والے ستاروں کی رفتار زیادہ تیز نہیں تھی البتہ دائرے کے درمیانی حصے میں جو ستارے چمکتے دکھائی دے رہے تھے وہ تیزی سے گھوم رہے تھے۔ تھریسیا اور سنگ ہی غور سے دائرے میں گھومتے ہوئے ان ستاروں کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''یہ بلیک ہول سرکل ہے''...... اچانک سنگ ہی کے منہ سے نکلا اور تھریسیا چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔

''بلیک ہول سرکل۔ کیا مطلب''...... تھریسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسپیس میں ہزاروں کی تعداد میں بلیک ہولز موجود ہیں جو تیزی سے گھومتے رہتے ہیں اور ان کے گرد ہزاروں کی تعداد میں شہاب ثاقب اور چھوٹے چھوٹے ستارے جمع ہو جاتے ہیں جو اس بلیک ہول کے گرد گھومتے ہیں اور یہ گھومتے ہوئے بلیک ہول میں داخل ہو جاتے ہیں۔ بلیک ہول میں جانے کے بعد ستارے اور شہاب ثاقب کہاں جاتے ہیں اس کے بارے میں آج تک پتہ نہیں لگایا جا سکا ہے۔ یہ بلیک ہول اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ ہزاروں میل تک پھیلے ہوئے شہاب ثاقب کے پہاڑوں کو بھی فوراً

نگل جاتے ہیں“...... سنگ ہی نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے جس طرح سے سمندروں میں بھنور بنتا ہے اور اس میں جو جہاز یا کشتی پھنس جائے تو وہ اس بھنور میں گھومتی ہوئی بھنور میں غائب ہو جاتی ہے یہ بلیک ہول سرکل اسی طرح سے کام کرتا ہے“...... تھریسیا نے کہا۔

”ہاں۔ تم اسے خلائی بھنور بھی کہہ سکتی ہو۔ اس خلائی بھنور کی طاقت سمندر میں بننے والے بھنور سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بھنور سینکڑوں کلو میٹر کے فاصلے سے بھی ارد گرد موجود کسی بھی چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور پھر جیسے ہی وہ چیز سرکل میں داخل ہوتی ہے وہ اسی سرکل میں گھومتی ہوئی بلیک ہول میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا“۔ سنگ ہی نے کہا۔

”تو پھر ہمیں اس بلیک ہول سرکل سے دور ہی رہنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ سرکل ہمیں اپنی طرف کھینچ لے اور ہم بلیک ہول میں جا کر بے موت مارے جائیں“...... تھریسیا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ بلیک برڈز اچانک کہاں گم ہو گئے ہیں۔ ان کا راڈار پر انڈیکیشن بھی نہیں مل رہا ہے“...... سنگ ہی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے اچانک اس کی ونڈ سکرین کے باہر نظر پڑی تو وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے“...... سنگ ہی نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”کیا کیسے ہو سکتا ہے“...... تھریسیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”بلیک برڈز باہر موجود ہیں“...... سنگ ہی نے کہا تو تھریسیا چونک کر ونڈ سکرین سے باہر دیکھنے لگی۔ سامنے اسے بڑی تعداد میں بلیک برڈز دکھائی دے رہے تھے جو ایک سیدھی لائن میں خلاء میں معلق دکھائی دے رہے تھے۔ ان تمام بلیک برڈز کی لائٹس آف تھیں۔ اسی لمحے ٹوں ٹوں کی آواز کے ساتھ راڈار سکرین پر ایک بار پھر سرخ نقطے چمکنا شروع ہو گئے اور راڈار سکرین دیکھ کر سنگ ہی اور تھریسیا کے رنگ فق ہو گئے۔ اپنے اسپیس شپس کے عقب میں انہیں بے شمار بلیک برڈز دکھائی دیئے جو تیزی سے ان کی جانب بڑھے آ رہے تھے۔

”اوہ۔ تو یہ سب یہیں موجود تھے اور انہوں نے ہمارے راڈار سے بچنے کے لئے اسپیس شپس کے تمام سسٹم آف کر رکھے تھے تاکہ ہماری بے خبری میں وہ ہمیں گھیر سکیں“...... سنگ ہی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے سامنے موجود بلیک برڈز کی لائٹس آن ہوتے دیکھیں۔ بلیک برڈز کی ریڈ ٹارچیں بھی آن ہو گئی تھیں جن سے سرخ رنگ کی روشنی کی شعاعیں سی نکلتی دکھائی دے رہی تھیں۔ سنگ ہی اور تھریسیا بے چینی کے عالم میں اسپیس شپ میں موجود سکرینوں کی جانب دیکھنے لگے۔ ان کے سامنے بھی

بلیک برڈز موجود تھے اور عقب میں بھی۔ وہ دونوں طرف سے گھر چکے تھے۔ اگر وہ دائیں یا بائیں سے بھی نکلنے کی کوشش کرتے تو بلیک برڈز پھیل کر انہیں آسانی سے گھیر سکتے تھے۔ سنگ ہی اور اس کی زیرو کراس روبو فورس کے لئے بلیک برڈز کی ریڈ ہیٹ لائٹ سے بچنا اب یقیناً ناممکن ہو گیا تھا۔

سنگ ہی اور تھریسیا پریشانی کے عالم میں سکرین پر آگے اور پیچھے آنے والے بلیک برڈز کو دیکھ رہے تھے۔ انہیں اپنے ہر طرف موت ہی موت دکھائی دے رہی تھی جس سے بچ نکلنا جیسے ان کے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو گیا ہو۔

''لو بلیک برڈز کا تمام کچا چٹھا سامنے آ گیا ہے۔ یہ ہیڈیم نامی بلیک میٹل کے بنے ہوئے ہیں یہ بلیک میٹل خلاء میں موجود شہاب ثاقبوں سے ہی حاصل کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر ایکس کے یہ بلیک برڈز اسپیس شپس جن شہاب ثاقبوں کی دھاتوں سے بنے ہوئے ہیں ان پر واقعی بلیو ریڈیم بلاسٹرز یعنی بی آر بی کے سوا دوسرا کوئی اسلحہ اثر نہیں کر سکتا''...... عمران نے سکرین پر آنے والی تفصیل پڑھتے ہوئے کہا۔

''مطلب یہ کہ بی آر بی سے ان بلیک برڈز کو تباہ کیا جا سکتا ہے''...... کراسٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن بی آر بی اسپیس شپ کے اندر موجود ہیں۔ اسپیس شپ کے باہر لگی ہوئیں لیزر گنوں اور میزائل لانچروں میں نہیں ہیں جنہیں ہم بلیک برڈز پر فائر کر سکیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے

Downloaded from https://paksociety.com

ہوئے کہا۔

''تو کیا ان بلاسٹرز کو ان گنوں یا میزائلوں کے ساتھ منسلک نہیں کیا جا سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ بلٹس جیسے بلاسٹرز ہیں جنہیں مخصوص گنوں سے ہی فائر کیا جا سکتا ہے۔ جیسے ہی بلاسٹر بلٹس کسی ٹھوس چیز سے ٹکرا کر پھٹتی ہیں ان سے بلیو ریڈیم کا فوراً اخراج شروع ہو جاتا ہے جو دو سو میٹر کے دائرے میں موجود ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں اور اس دائرے میں موجود ہر چیز فوراً پگھلنا شروع ہو جاتی ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''ہم اسپیس میں موجود ہیں۔ اسپیس میں رہتے ہوئے ہم اسپیس شپ سے باہر جا کر بلیک برڈز پر بی آر بی بلٹس کیسے فائر کر سکتے ہیں''...... صفدر نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ان خطرناک اور تباہ کن بلیک برڈز سے جان چھڑانی ہے تو ہمیں اسپیس شب سے باہر جا کر انہیں تباہ کرنا ہی ہو گا ورنہ ہم اسی طرح ان سے چھپتے رہیں گے یا پھر ان کے میزائلوں، لیزر بیمز یا پھر ریڈ ہیٹ لائٹ کی زد میں آ کر بے موت مارے جائیں گے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا مطلب۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہم اسپیس شپ سے باہر جا کر بلیک برڈز کو بی آر بی کا نشانہ بنائیں''...... خاور نے چونک کر

کہا۔ وہ بھی کافی دیر سے خاموش تھا۔

''ہاں۔ باہر جائے بغیر ہم بلیک برڈز کو تباہ نہیں کر سکیں گے''...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدگی سے جواب دیا تو وہ سب حیرت سے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے جیسے ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ اسپیس شپ سے باہر نکل کر کس طرح سے بلیک برڈز کو بی آر بی سے نشانہ بنا سکتے ہیں اور وہ بھی اس حالت میں کہ وہ اسپیس شپ سمیت شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے میں موجود تھے۔

''یہ سب کیسے ہو گا عمران صاحب''...... ان سب کے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد خاور نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

''ہو جائے گا سب ہو جائے گا۔ ناصر سلطان۔ میں ہوں نا تمہارے ساتھ''...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا۔

''میرا نام ناصر سلطان نہیں خاور ہے''...... خاور نے اپنے نام کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

''یہ تو میرا نام ہے۔ تم نے کب سے رکھ لیا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ کا نام خاور ہے''...... صفدر نے مسکرا کر پوچھا۔

''نہیں''...... عمران نے کہا۔

''ابھی تو آپ نے کہا ہے کہ یہ میرا نام ہے''...... خاور نے

ہنستے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ کا نام ناصر سلطان ہے''...... کراسٹی نے بھی مسکرا کر پوچھا۔

''حیرت ہے تم سب میرا نام بھی بھول گئے ہو۔ ارے میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) عرف بھولے میاں ہے''...... عمران نے کہا اور وہ بھولے میاں کا سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

''ہم بلیک برڈز تباہ کرنے کی بات کر رہے ہیں عمران صاحب آپ یہاں ناموں کے چکروں میں کیوں پڑ گئے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں کب پڑا ہوا ناموں کے چکروں میں۔ جو پڑا ہے اس سے پوچھو''...... عمران نے خاور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو خاور سمیت باقی سب پھر ہنس پڑے۔

''تو بتائیں''...... نعمانی نے پوچھا۔

''کیا بتاؤں''...... عمران نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

''یہی کہ ہم بی آر بی سے کس طرح بلیک برڈز کو نشانہ بنائیں گے اور وہ بھی اسپیس شپ کے اندر رہ کر''...... صدیقی نے پوچھا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ ہم بلیک برڈز کو اسپیس شپ کے اندر رہ کر نشانہ بنائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ہم اسپیس میں جا کر بلیک برڈز تباہ کریں گے''

چوہان نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس کے علاوہ بلیک برڈز کو تباہ کرنے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے۔ ہم اسپیس شپ سے باہر جا کر بلیک برڈز کو کیسے تباہ کر سکتے ہیں''...... خاور نے کہا۔

''کیوں ٹائیگر۔ اس کیسے کا تم میں سے کوئی جواب دے سکتا ہے''...... عمران نے خاور کے سوال کا جواب دینے کی بجائے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''یس باس۔ ہم اسپیس شپ کی چھت پر جا کر باہر سے بلیک برڈز کو نشانہ بنا سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسپیس شپ سے باہر نکل کر اس کی چھت پر جا کر۔ وہ کیسے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہمارے پاس میگنٹ سول والے جوتے ہیں۔ اگر ہم خلائی لباس اور میگنٹ سول والے جوتے پہن کر باہر نکل جائیں تو ہمارے جوتے اسپیس شپ کی چھت سے چپک جائیں گے جس سے ہم اپنی جگہ جم کر کھڑے رہ سکتے ہیں اور خلائی لباس میں ہمیں آکسیجن بھی ملتی رہے گی جس سے ہمیں کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ ہم اپنے ساتھ ایف تھری رائفلیں لے جائیں گے جن میں بلیو ریڈیم بلاسٹر بلٹس ڈال کر ہم بلیک برڈز کو نشانہ بنا سکتے ہیں''...... ٹائیگر

نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ اس طرح سے بلیک برڈز کو نشانہ بنانے کا سوچ رہے ہیں"...... صدیقی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اگر تمہارے پاس کوئی اور آئیڈیا ہے تو تم بتا دو سلیم کاظمی ہم اس پر عمل کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں اس سے بہتر میرے پاس بھلا کون سا آئیڈیا ہو سکتا ہے"...... صدیقی نے مسکرا کر کہا۔

"کیا یہ تیز رفتار اسپیس شپ پر اپنا توازن برقرار رکھ سکیں گے"...... صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں۔ میگنٹ شوز انہیں مضبوطی سے اسپیس شپ کی چھت سے جکڑیں رکھیں گے اور یہ اپنے خلائی لباسوں کی تہہ میں نائٹم کرام گیس بھر لیں گے جس سے یہ چاروں طرف موومنٹ بھی کر سکتے ہیں اور ایف تھری رائفل سے تاک تاک کر بلیک برڈز کو نشانہ بھی بنا سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"بلیک برڈز کی جوابی کارروائی کے طور پر اگر ان کی کوئی لیزر بیم انہیں لگ گئی تو"...... کیپٹن شکیل نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم سب نے جو خلائی لباس پہن رکھے ہیں ان میں سُپر لائٹ بھی موجود ہے یہ نہایت ہلکی لائٹ ہے جو تمہارے گرد روشنی کا ایک ہالہ سا بنا لیتی ہے اس ہالے کو تم پروٹیکشن شیلڈ بھی کہہ سکتے ہو جس

کی موجودگی میں تم پر کوئی بم کوئی گولی اور کوئی لیزر بیم اثر نہیں کر سکتی۔ لیزر بیمز اور بلٹس اس ہالے سے ٹکرا کر یوں اُچٹ جائیں گی جیسے کسی ٹھوس چٹان سے ٹکرا کر اُچٹ جاتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تب تو ٹائیگر اور جوانا کے ساتھ ہم بھی اسپیس شپ کی چھت پر جا کر بلیک برڈز کو نشانہ بنا سکتے ہیں"...... صدیقی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس چار ایف تھری رائفلیں ہیں اور بلیو ریڈیم بلاسٹر بلٹس صرف انہی گنوں سے فائر کی جا سکتی ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا اس نے جوزف کو اشارہ کیا تو جوزف نے اپنے قدموں کے پاس پڑا ہوا تھیلا اٹھایا اور اسے سامنے رکھ کر اس کی زِپ کھولنے لگا۔

تھیلا کھول کر اس نے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر بڑے اور لمبے لمبے باکس نکالے اور ان میں سے ایک باکس ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر نے اس سے باکس لیا اور اسے کھول لیا۔ باکس میں چند خانے سے بنے ہوئے تھے جن میں جدید اور بھاری رائفل کے پارٹس موجود تھے۔ ٹائیگر نے ایک ایک کر کے پارٹس نکالے اور انہیں نہایت ماہرانہ انداز میں جوڑنے لگا۔ جوزف نے بھی ایک باکس کھولا اور اس سے رائفل کے پارٹس نکال کر انہیں جوڑنا شروع ہو گیا۔

''لاؤ۔ ایک باکس مجھے دو میں بھی پارٹس جوڑتا ہوں''...... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر ایک باکس جوانا کو دے دیا۔

''کیا میں ان کے ساتھ باہر جا سکتی ہوں''...... کراسٹی نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''دیکھ لو۔ کافی بھاری رائفل ہے۔ اگر اسے تم سنبھال سکتی ہو تو چلی جاؤ''...... عمران نے کہا تو کراسٹی نے اپنی سیٹ بیلٹ کھولی اور جوزف کے پاس آ گئی۔ اس نے نیچے پڑا ہوا ایک باکس اٹھایا اور اسے کھول کر ٹائیگر اور جوزف کو دیکھ کر ان کی طرح سے رائفل کے پارٹس جوڑنا شروع ہو گئی۔

الیف تھری رائفل عام رائفلوں جیسی تھی۔ اس کی نال پر ٹیلی سکوپ بھی لگی ہوئی تھی۔ ان رائفلز میں ٹریگر کی جگہ بٹن لگے ہوئے تھے اور ان کے نیچے مشین گنوں کی طرح باقاعدہ میگزین بھی لگائے جا سکتے تھے جن میں بے شمار گولیاں ہوتی تھیں۔

ان چاروں نے رائفلیں جوڑ لیں تو جوزف نے اپنے تھیلے سے انہیں دو دو میگزین نکال کر دے دیئے۔ ان میگزینز میں نیلے رنگ کی لمبی لمبی اور نوکیلی گولیاں تھیں۔ جو کرسٹل گلاس سے بنی ہوئی ٹیوبز جیسی تھیں اور ان ٹیوبز میں تیز نیلے رنگ کا محلول سا بھرا ہوا تھا۔ اس محلول میں خاصی چمک دکھائی دے رہی تھی۔

ٹائیگر نے انہیں رائفل میں میگزین لگا کر دکھایا تو ان سب نے

بھی اپنی رائفلز میں میگزین لگا لئے پھر جوزف نے بیگ سے انہیں مخصوص جوتے نکال کر دیئے ان جوتوں کے نچلے حصے پر سیاہ رنگ کا سول لگا ہوا تھا جو میگنٹ سول تھا اور جوتے پر لگے بٹن پریس کرتے ہی ان کا میگنٹ سسٹم آن ہو جاتا تھا اور جوتے فولاد کے ساتھ ساتھ ٹھوس چٹانوں پر بھی آسانی سے چپک سکتے تھے۔

''اپنے کنٹوپس کو لباسوں کے ساتھ ایڈجسٹ کرو اور منی آکسیجن سلنڈر کھول لو''...... عمران نے کہا تو ان چاروں نے اثبات میں سر ہلا کر کنٹوپس لباسوں کے ساتھ ایڈجسٹ کرنے شروع کر دیئے اور پھر انہوں نے کمر پر بندھے ہوئے منی آکسیجن سلنڈر کھول لئے تاکہ وہ اسپیس شپ سے باہر جا کر آسانی سے سانس لے سکیں۔

''کیا ہم جائیں''...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''کہاں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا۔

''آپ نے ہی تو کہا ہے کہ ہم اسپیس شپ سے باہر جا کر بلیک برڈز کو ہٹ کر سکتے ہیں''...... کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک زمانے میں آرمسٹرانگ نامی ایک شخص نے چاند پر پہلا قدم رکھ کر چاند پر چہل قدمی کی تھی اور اب یہ زمانہ آ گیا ہے کہ میرے ساتھی خلاء میں جا کر اور وہ بھی شہاب ثاقب پر قدم رکھ کر چہل قدمی کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے ایک سرد آہ بھرتے

ہوئے کہا۔

''ہم شہاب ثاقب پر قدم رکھنے نہیں۔ اسپیس شپ کی چھت پر جا رہے ہیں''...... جوزف نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔

''جاؤ بھائی جاؤ۔ پہلے جولیا نے عین نکاح کے وقت ساتھ چھوڑ دیا تھا اب تم بھی جانا چاہتے ہو تو جاؤ میں بھلا جانے والوں کو کیسے روک سکتا ہوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر کنٹرول پینل کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو اسپیس شپ کا ایئر ٹائٹ ڈور کھل گیا۔ ڈور کھلتے دیکھ کر کراسٹی، جوزف، جوانا اور ٹائیگر اپنی رائفلز لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''اپنے لباسوں کی سُپر لائٹس آن کر لو''...... عمران نے کہا تو ان چاروں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے بازوؤں پر لگے ہوئے بٹن پریس کئے تو ان کے لباسوں کے اندر نیلی لائٹ سی جلنا شروع ہو گئی جو ان کے لباس کے ہر حصے سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی ہلکے نیلے رنگ کے بلبلے میں کھڑے ہوں۔

''اب ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ باہر جا کر تم اسپیس شپ کے سائیڈوں پر لگے راڈز پکڑ کر سیدھے چھت پر جاؤ گے۔ نیچے شہاب ثاقب پر اترنے کی کوشش نہ کرنا۔ نجانے اس شہاب ثاقب میں کون کون سی دھاتیں ہوں۔ مسلسل خلاء میں رہنے کی وجہ سے

اس شہاب ثاقب پر ہزاروں خطرناک وائرس بھی ہو سکتے ہیں جو اس قدر حفاظتی انتظامات کے باوجود تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو ان چاروں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ ایئر ٹائٹ ڈور کی جانب بڑھ گئے۔ ایئر ٹائٹ ڈور چونکہ عمران نے پہلے ہی کھول دیا تھا اس لئے وہ چاروں جیسے ہی دروازے سے باہر گئے عمران نے ایئر ٹائٹ ڈور دوبارہ بند کر دیا۔ اب وہ چاروں ایک چھوٹے سے کیبن نما جگہ پر کھڑے تھے ان کے دوسری طرف ایک اور دروازہ تھا۔ اس دروازے کے ساتھ نمبرنگ پینل لگا ہوا تھا۔ عمران اور باقی سب انہیں اسپیس شپ میں موجود ایک سکرین پر دیکھ رہے تھے۔

''ڈور اوپن کرنے کا کوڈ کیا ہے''...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''زیرو تھری زیرو سکس زیرو سیون فور ڈبل تھری ٹو سکس ایٹ''...... عمران نے کوڈ بتاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نمبرنگ پیڈ پر عمران کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔ تمام نمبرنگ بٹن پریس کر کے ٹائیگر نے پینل پر لگا ایک سرخ بٹن پریس کیا تو اچانک اسپیس شپ سے باہر جانے والا دروازہ کھل گیا۔ اسپیس شپ کے وو ڈور تھے۔ ایک اسپیس شپ کے پیندے سے کھلتا تھا جس سے سیڑھیاں نکل کر نیچے جاتی تھیں اور دوسرا ایمرجنسی ڈور تھا جو اسپیس شپ کی ایک سائیڈ سے کھلتا تھا۔ عمران نے ایمرجنسی ڈور ہی اوپن کیا تھا۔

دروازہ کھلتے ہی وہ چاروں ایک ایک کر کے باہر نکلتے چلے گئے۔ دروازے کے ساتھ باہر کی طرف دونوں کناروں پر راڈز سے لگے ہوئے تھے جنہیں پکڑ پکڑ کر وہ آسانی سے نہ صرف باہر نکل رہے تھے بلکہ انہوں نے اسپیس شپ کی چھت پر بھی چڑھنا شروع کر دیا تھا۔ چھت کے عین وسط میں ایک گول پلیٹ جیسا دائرہ سا بنا ہوا تھا جو ہموار ہونے کے ساتھ ساتھ کافی بڑا بھی تھا۔ وہ چاروں اس پلیٹ نما دائرے میں آ گئے اور پھر وہ ایک دوسرے کی کمر سے کمر ملا کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے رخ چار مختلف سمتوں میں تھے۔

''اوکے۔ اب تم اپنے جوتوں کے میگنٹ پاور سسٹم آن کر لو''۔ عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب جھکے اور انہوں نے اپنے جوتوں پر لگے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جیسے ہی انہوں نے بٹن پریس کئے ان کے جوتوں کے تلوؤں سے تیز نیلی روشنی خارج ہونے لگی اور ان کے پیر پلیٹ پر یوں چپک گئے جیسے لوہے سے مقناطیس چپک جاتا ہے۔

''سانس لینے میں اگر دشواری ہو رہی ہے تو تم اپنے آکسیجن سلنڈرز سے آکسیجن کی مقدار بڑھا سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ ہمیں سانس لینے میں کوئی ٹربل نہیں ہو رہی ہے''...... کراسٹی نے جواب دیا۔

''شہاب ثاقب کی ہیٹ تو محسوس نہیں ہو رہی ہے''...... عمران

نے پوچھا۔

''نو باس۔ یہاں کسی قسم کی کوئی ہیٹ نہیں ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''گڈ۔ کیا اب میں اسپیس شپ شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے سے نکال لوں''...... عمران نے پوچھا۔

''یس ماسٹر۔ ہم تیار ہیں''...... اس بار جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تو میں اب اسپیس شپ یہاں سے نکال رہا ہوں''۔ عمران نے کہا۔ اس نے سامنے جاتے ہوئے شہاب ثاقبوں کو دیکھا اور پھر اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے تیزی سے اسپیس شپ کے جیٹ انجن آن کئے اور اسپیس شپ فوراً شہاب ثاقب سے اوپر اٹھا لیا۔ جیسے ہی اس نے اسپیس شپ اوپر اٹھایا، شہاب ثاقب ایک بار پھر اپنے مخصوص انداز میں گھومنا شروع ہو گیا۔ عمران نے اسپیس شپ اوپر اٹھاتے ہی تیزی سے دو تین بٹن پریس کئے اور پھر اس نے دونوں لیوروں کو پکڑ کر انہیں اپنی جانب کھینچ لیا۔ اسی لمحے اسپیس شپ کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ نہایت تیزی سے سامنے کے رخ بڑھتا چلا گیا جس طرف شہاب ثاقب جا رہے تھے۔

عمران کے دائیں بائیں اور سامنے چونکہ بے شمار شہاب ثاقب تھے اس لئے وہ لیوروں سے مسلسل اسپیس شپ دائیں بائیں گھماتا ہوا لے جا رہا تھا۔ چھت پر موجود اس کے چاروں ساتھیوں کو

اسپیس شپ کے حرکت میں آنے سے زور دار جھٹکا ضرور لگا تھا لیکن انہوں نے خود کو فوراً سنبھال لیا تھا اور وہ چاروں ایک دوسرے سے کمریں جوڑے اکڑے کھڑے تھے۔ انہوں نے رائفلیں اٹھا کر ان کے دستے کاندھوں پر رکھ لئے تھے اور ان کی ایک ایک آنکھ رائفلوں پر لگی ٹیلی سکوپس پر جم گئی تھیں اور وہ ٹیلی سکوپس سے شہاب ثاقبوں کے دائیں بائیں موجود بلیک برڈز کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

عمران نے چونکہ جیٹ انجن آن کر لئے تھے اس لئے بلیک برڈز کو ان کی موجودگی کا علم ہو گیا تھا اس لئے انہوں نے ٹھیک شہاب ثاقبوں کے دائیں بائیں تیزی سے آگے بڑھنا شروع کر دیا تھا جیسے وہ شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے میں موجود ریڈ اسپیس کی پوزیشن سے آگاہ ہو گئے ہوں۔ وہ اب کسی بھی لمحے ان پر لیزر بیمز، میزائل یا پھر سرخ ہیٹ لائٹ فائر کر سکتے تھے اس لئے عمران اسپیس شپ لہراتا ہوا وہاں سے نکالتا لے جا رہا تھا۔ عمران جس تیزی سے اسپیس شپ سیدھا لے جا رہا تھا یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اسپیس شپ، شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے کے شروع ہونے والے پوائنٹ سے باہر لے جانا چاہتا ہو۔

''کیا تم ایکشن کے لئے تیار ہو''...... اچانک عمران نے چھت پر موجود اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس باس۔ ہم تیار ہیں''...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ ان

سب کے گلوبز میں چونکہ مائیک اور اسپیکر ایک ساتھ لگے ہوئے تھے اس لئے وہ سب ہی ایک دوسرے سے باتیں کر بھی سکتے تھے اور ایک دوسرے کی باتیں سن بھی سکتے تھے۔ ان چاروں کے باہر جانے کے باوجود صفدر، کیپٹن شکیل اور دوسرے ممبروں نے ایک بار بھی کچھ کہنے یا پوچھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ سب خاموشی سے عمران اور اسپیس شپ کی چھت پر جانے والے ساتھیوں کی باتیں سن رہے تھے اور انہیں سامنے موجود سکرین پر دیکھ رہے تھے۔

''میں رائٹ ٹرن لے کر اس جمگھٹے سے نکل جاؤں گا۔ اس طرف دو بلیک برڈز موجود ہیں جیسے ہی میں شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے سے باہر نکلوں تم ان دونوں بلیک برڈز پر بی آر بی فائر کر دینا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ ایک بار ہمیں بلیک برڈز نظر آنے کی دیر ہے پھر ہم خود ہی انہیں بی آر بی کا نشانہ بنا لیں گے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے میں چیک کر رہا ہوں جیسے ہی مجھے کوئی خلاء ملا میں وہاں سے فوراً رائٹ ٹرن لے لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔ عمران کی نظریں ونڈ سکرین پر جمی ہوئی تھی وہ مسلسل اسپیس شپ چھوٹے بڑے شہاب ثاقبوں کے دائیں بائیں سے لہراتا ہوا لے جا رہا تھا۔ اس کے

دائیں بائیں سینکڑوں کی تعداد میں شہاب ثاقب موجود تھے جن میں اتنا خلاء نہیں تھا کہ وہ اپنا اسپیس شپ وہاں سے نکال کر لے جا سکے۔ پھر اسے دائیں طرف ایک طویل اور اونچا پہاڑ سا دکھائی دیا۔ عمران نے ماسٹر سکرین پر اس پہاڑ کو کلوز کیا اور سکرین کے نیچے لگے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ دوسرے لمحے سکرین پر اس پہاڑ کا اسکیچ سا بن گیا جس کے آگے اسے مزید بڑے بڑے شہاب ثاقب دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے جس شہاب ثاقب کا اسکیچ بنایا تھا اس کے آگے کافی بڑا خلاء موجود تھا۔

''تیار رہو۔ اس شہاب ثاقب کے اگلے حصے میں خلاء ہے۔ میں وہاں سے نکل رہا ہوں''......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے باس''......ٹائیگر نے جواب دیا۔ عمران نے اسپیس شپ کی سپیڈ میں مزید اضافہ کیا اور اسے گھومتے ہوئے پہاڑ کے ساتھ ساتھ آگے بڑھاتا لے گیا اور پھر جیسے ہی وہ اس پہاڑ کے سرے پر پہنچا اس نے تیزی سے لیوروں کو حرکت دی۔ اسپیس شپ بجلی کی سی تیزی سے دائیں طرف مڑا اور پھر اسی تیز رفتاری سے پہاڑ کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوا اچانک شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

عمران جیسے ہی ریڈ اسپیس شپ شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے سے نکال کر باہر لایا اس طرف موجود دو بلیک برڈز ترچھے ہو کر ان کی طرف جھپٹے۔ ان بلیک برڈز نے مڑتے مڑتے ہی ان پر لیزر بیمز

فائر کرنا شروع کر دی تھیں۔ عمران نے چونکہ اسپیس شپ کی چھت پر موجود اپنے ساتھیوں کو ان دو بلیک برڈز کے بارے میں پہلے ہی بتا دیا تھا اس لئے وہ تیار تھے۔ دائیں طرف کراسٹی اور ٹائیگر موجود تھے اس لئے انہوں نے جیسے ہی دو بلیک برڈز کو اپنی طرف مڑتے دیکھا انہوں نے ٹیلی سکوپس پر ان دونوں بلیک برڈز کا نشانہ باندھا اور پھر انہوں نے ایک ساتھ فائر کر دیا۔ دونوں کی رائفلوں سے ایک ساتھ گولیاں سی نکلیں اور مڑتے ہوئے بلیک برڈز کی جانب بڑھتی چلی گئیں۔ عمران اور اسپیس شپ کے اندر موجود اس کے دوسرے ساتھیوں نے کراسٹی اور ٹائیگر کو بلیک برڈز پر فائر کرتے دیکھ لیا تھا۔ انہیں دو سرخ نقطے سے بلیک برڈز کی جانب بڑھتے ہوئے دکھائی دیئے اور پھر انہوں نے بلیک برڈز پر چنگاریاں سی اڑتے دیکھیں جس کا مطلب تھا کہ ٹائیگر اور کراسٹی نے جو فائر کئے تھے ان کی بی آر بی ٹھیک ان بلیک برڈز کو ہی لگی تھیں۔ پھر انہوں نے اچانک ان دونوں بلیک برڈز کے گرد نیلے رنگ کا تیز دھواں پھیلتے دیکھا۔ دونوں بلیک برڈز کے گرد نیلا دھواں نہایت تیزی سے پھیل گیا تھا اور دونوں بلیک برڈز نیلے دھویں میں چھپ گئے اور پھر انہوں نے دھویں سے نیلے رنگ کا پگھلا ہوا مادہ سا نیچے گرتے دیکھا۔

''ویل ڈن کراسٹی۔ ویل ڈن ٹائیگر۔ تم دونوں کا نشانہ واقعی بہترین ہے''......عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

Downloaded from https://paksociety.com

"تھینک یو عمران صاحب"...... کراسٹی کی آواز سنائی دی۔

دونوں بلیک برڈز کے گرد جس تیزی سے دھواں پھیلا تھا اسی تیزی سے چھٹ بھی گیا تھا اور دھواں چھٹتے ہی انہوں نے دونوں بلیک برڈز کو واقعی گرم ہوتی ہوئی موم کی طرح پگھل پگھل کر نیچے گرتے دیکھا۔ دونوں بلیک برڈز کی حالت ایسی ہوگئی تھی جیسے سینکڑوں برس پانی میں پڑے ہوئے لوہے میں زنگ لگنے سے جگہ جگہ بڑے بڑے سوراخ بن جاتے ہوں۔

"خلاء میں اتنی تیز رفتاری سے حرکت کرتے ہوئے کسی ٹارگٹ کو ہٹ کرنا واقعی بے حد مشکل ہوتا ہے لیکن ٹائیگر اور مس کراسٹی نے مشکل کے باوجود اپنے اپنے ہدف کو نشانہ بنا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہر مشکل کو آسان بنانے کا فن جانتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے ٹائیگر اور کراسٹی کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ دونوں کے نشانے واقعی قابلِ تعریف ہیں"...... صفدر نے بھی کہا۔

"جوزف اور جوانا کے بھی نشانے بے داغ ہیں"...... صدیقی نے کہا تو ان سب نے اس کی تائید میں اثبات میں سر ہلا دیئے۔

عمران کی نظریں مسلسل سکرین پر تھیں ان کے پیچھے چھ بلیک برڈز آ رہے تھے جو اب مسلسل لیزر بیمز کے ساتھ ساتھ میزائل فائر کر شروع ہو گئے تھے اور ریڈ اسپیس شپ کے اردگرد خوفناک دھماکوں کے ساتھ آگ کے شعلے بلند ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اس بار چونکہ

ریڈ اسپیس شپ اور بلیک برڈز کا درمیانی فاصلہ زیادہ نہیں تھا اس لئے لیزر بیمز ریڈ اسپیس شپ سے ٹکرا بھی رہی تھیں اور اس کے ارد گرد سے بھی گزر رہی تھیں لیکن جس طرح سے عمران نے چھت پر موجود اپنے ساتھیوں کو لیزر بیمز سے بچانے کے لئے کہہ رکھا تھا اسی طرح اس نے ریڈ اسپیس شپ کے گرد بھی نیلی پروٹیکشن شیلڈ کا ہالہ بنا رکھا تھا جس سے ٹکرانے والی ہر لیزر بیم اُچٹ کر دوسری طرف نکل جاتی تھی اور ان کے اسپیس شپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتی تھی البتہ میزائلوں سے بچنے کے لئے عمران اسپیس شپ کو تیزی سے دائیں بائیں نکال لے جاتا تھا۔

عمران چونکہ ریڈ اسپیس شپ شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے سے نکال لایا تھا اس لئے شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے کے دوسری طرف موجود بلیک برڈ بھی نکل کر اس طرف آ گئے تھے۔ ان کے دو اسپیس شپ تباہ ہو چکے تھے لیکن اب بھی اٹھارہ بلیک برڈز ان کے پیچھے تھے۔ عمران بلیک برڈز سے درمیانی فاصلہ کم نہیں کرنا چاہتا تھا وہ ریڈ اسپیس شپ کو بلیک برڈز سے کم از کم ایک ہزار میٹر سے زیادہ دور رکھنا چاہتا تھا کیونکہ راڈار سکرین کے مطابق بلیک برڈز کی ریڈ برچھوں کی ریڈ ہیٹ لائٹ ایک ہزار میٹر تک مار کرتی تھی جس کی زد میں آنے سے عمران ہر صورت میں بچنا چاہتا تھا۔ بلیک برڈز کی رفتار چونکہ بے حد تیز تھی اور وہ مسلسل ان کا تعاقب کر رہے تھے اس لئے عمران ان سے اپنی جان چھڑانا چاہتا تھا اور ان بلیک برڈز

سے ان کی جان تب ہی چھوٹ سکتی تھی جب وہ سب کے سب تباہ ہو جاتے اس لئے عمران نے اس بار بلیک برڈز سے بچ کر بھاگنے کی بجائے ریڈ اسپیس شپ کو ایک مخصوص دائرے میں گھمانا شروع کر دیا تاکہ چھت پر موجود اس کے ساتھی موقع ملتے ہی ان بلیک برڈز کو بی آر بی کا نشانہ بنا سکیں اور اس کے ساتھیوں کے پاس جو رائفلیں تھیں ان سے نکلنے والی گولی کی رفتار عام گولیوں کی رفتار سے کہیں زیادہ تھی۔ ان گولیوں سے کئی کلو میٹر تک کی دوری پر موجود ٹارگٹ کو ہٹ کیا جا سکتا تھا۔ عمران کو اس طرح اسپیس شپ چکراتے دیکھ کر بلیک برڈز بھی ایسی پوزیشن پر آ گئے کہ انہوں نے ریڈ اسپیس شپ کے گرد ایک دائرہ سا بنا لیا اور چند ہی لمحوں میں انہوں نے ریڈ اسپیس شپ کو اپنے نرغے میں لے لیا۔ بلیک برڈز کو اس طرح ریڈ اسپیس شپ کو نرغے میں لیتے دیکھ کر چھت پر موجود عمران کے ساتھیوں نے تاک تاک کر بلیک برڈز پر بی آر بی فائر کرنا شروع کر دیں۔

کراسٹی اور ٹائیگر کی طرح جوزف اور جوانا بھی نشانہ بازی میں کمال کی مہارت رکھتے تھے انہوں نے اپنی سائیڈ پر نظر آنے والے بلیک برڈز پر مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ ان کا نشانہ اس قدر بے داغ تھا کہ ان کی چلائی ہوئی کوئی بھی بلٹ ضائع نہیں گئی تھی۔ انہوں نے چار چار بلٹس فائر کی تھیں جو ٹھیک اپنے نشانے بلیک برڈز کو ہی لگی تھیں۔ بلٹس لگتے ہی بلیک برڈز کے گرد

دھواں پھیل جاتا اور انتہائی تیزابی اثر رکھنے والا نیلا دھواں چند ہی لمحوں میں بلیک برڈز جیسے ہارڈ اسپیس شپس کو پگھلانا شروع کر دیتا تھا۔ ادھر کراسٹی اور ٹائیگر نے بھی تین تین بلیک برڈز کو بی آر بی سے تباہ کر دیا تھا۔ وہ اب تک سولہ بلیک برڈز تباہ کر چکے تھے۔ اب ان کے پیچھے صرف چار بلیک برڈز تھے جو تیزی سے بکھر کر ان کے پیچھے آ رہے تھے۔

"بس چار باقی رہ گئے ہیں۔ ان سے بھی جان چھوٹ جائے تو ہم اپنے راستے پر جا سکتے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نے ان چاروں بلیک برڈز میں سے دو بلیک برڈز کو نیچے غوطہ لگاتے دیکھا۔ باقی دو بلیک برڈز اوپر اٹھ گئے تھے۔ اب دو تیزی سے نیچے اور دو بلیک برڈز اوپر کی طرف جا رہے تھے۔

"یہ کیا کر رہے ہیں۔ کیا یہ ہم سے ڈر کر بھاگ رہے ہیں"...... چوہان نے سکرین پر چاروں بلیک برڈز کو نیچے اور اوپر کی طرف جاتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ نیچے اور اوپر جا کر ہم پر حملہ کرنے کی پوزیشن بنا رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ نیچے جانے والے دونوں بلیک برڈز کافی نیچے چلے گئے تھے پھر نیچے جاتے جاتے وہ مڑے اور پھر نہایت تیز رفتاری سے اوپر کی طرف اٹھنا شروع ہو گئے جبکہ اوپر جانے والے دونوں بلیک برڈز بلندی پر جا کر گھوم کر مڑے اور تیزی سے نیچے آنا شروع ہو گئے۔ اپنے رخ ریڈ اسپیس شپ کی

طرف کرتے ہی انہوں نے لیزر بیمز کے ساتھ ساتھ مسلسل میزائل برسانے شروع کر دیئے۔

ٹائیگر اور کراسٹی نے اوپر سے آنے والے بلیک برڈز کو نشانہ بنا کر ان پر بی آر بی فائر کر دیں۔ دونوں بلٹس نشانے پر لگیں اور دونوں بلیک برڈز نیلے دھویں میں چھپ کر پگھلتے دکھائی دیئے۔

''دو بلیک برڈز نیچے سے آ رہے ہیں۔ میں ریڈ اسپیس شپ پلٹا رہا ہوں۔ دونوں بلیک برڈز کو نشانہ بناؤ جلدی''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس نے فوراً اسپیس شپ الٹا لیا۔ اب پوزیشن یہ تھی کہ اسپیس شپ الٹا ہوا تھا اور چھت پر موجود اس کے چاروں ساتھی نیچے کی طرف لٹکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ بلیک برڈز نیچے سے نہایت تیز رفتاری سے ان کی طرف آ رہے تھے۔ ان دونوں بلیک برڈز نے ریڈ ٹارچیں بھی آن کر لی تھی جن کی سرخ روشنی پھیل گئی تھی۔ بلیک برڈز کے روبوٹس کو شاید علم ہو گیا تھا کہ ان کے میزائل اور لیزر بیمز سے ریڈ اسپیس شپ تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے اس لئے وہ ریڈ ٹارچیں آن کر کے آ رہے تھے۔ انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر ٹائیگر، جوزف، جوانا اور کراسٹی نے رائفلوں کا رخ ان کی جانب کر لیا۔

''جوزف، جوانا۔ تم دونوں رائٹ سائیڈ والے بلیک برڈ کو نشانہ بناؤ۔ میں اور کراسٹی لیفٹ سائیڈ سے آنے والے بلیک برڈ کو نشانہ بنائیں گے''...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا نے

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نیچے سے آنے والے رائٹ سائیڈ پر موجود بلیک برڈ کو نشانہ بنا لیا اور انہوں نے بلیک برڈ پر یکے بعد دیگرے دو دو فائر کر دیئے۔ چاروں گولیاں بلیک برڈ کے اگلے سرے پر لگیں۔ چار چنگاریاں سی اڑیں اور بلیک برڈ فوراً ہی نیلے دھویں کے بادل میں چھپ گیا اور پھر وہ دھواں پلٹ کر نیچے جاتا ہوا دکھائی دیا۔ ٹائیگر اور کراسٹی نے بھی بروقت لیفٹ سائیڈ سے آنے والے بلیک برڈ پر فائر کر دیئے تھے۔ دونوں گولیاں بلیک برڈ پر لگیں اور آخری بلیک برڈ بھی نیلے دھویں میں چھپتا چلا گیا۔ ان دونوں بلیک برڈز نے تباہ ہونے سے ایک لمحہ قبل ریڈ اسپیس شپ پر چار چار میزائل فائر کر دیئے تھے۔ ان میزائلوں کو اپنی طرف آتا دیکھ کر عمران نے فوراً ریڈ اسپیس شپ اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔

''ویل ڈن۔ ویل ڈن۔ یہ کام کیا ہے تم چاروں نے۔ ویل ڈن''...... عمران نے آخری بلیک برڈ کو نشانہ بنتے دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے تیزی سے لیوروں کو حرکت دے کر ریڈ اسپیس شپ سیدھا کر لیا۔ اس نے ریڈ اسپیس شپ سیدھا کیا ہی تھا کہ بلیک برڈز کا ایک میزائل اس کے اسپیس شپ سے سو میٹر کے فاصلے پر پہنچ کر ایک زور دار دھماکے سے پھٹ پڑا۔ آگ کا ایک الاؤ سا روشن ہوا اور اس الاؤ میں میزائل کے بے شمار ٹکڑے اُڑتے ہوئے تیزی سے ریڈ اسپیس شپ کی طرف بڑھے۔ عمران نے لہرا کر ان ٹکڑوں سے بچنے کی کوشش کی

Downloaded from https://paksociety.com

لیکن میزائل کا ایک ٹکڑا ریڈ اسپیس شپ کے عین پیندے سے ٹکرا گیا۔ جیسے ہی میزائل کا ٹکڑا ریڈ اسپیس شپ کے پیندے سے ٹکرایا ریڈ اسپیس شپ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے ریڈ اسپیس شپ ہوا میں اچھلے ہوئے سکے کی طرح گھومتا ہوا اور الٹتا پلٹتا ہوا اوپر کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ زور دار جھٹکے کی وجہ سے جس تیزی سے اسپیس شپ الٹنا پلٹنا شروع ہوا تھا اس سے اسپیس شپ میں موجود سب کے منہ سے تیز چیخیں نکل گئی تھیں جن میں عمران کی بھی چیخ شامل تھی۔

ڈاکٹر ایکس کے نقاب کے پیچھے سے نظر آنے والی آنکھوں میں بے پناہ چمک دکھائی دے رہی تھی۔ وہ ایم ون اسپیس اسٹیشن میں موجود تھا اور اس کی نظریں ونڈ سکرین پر جمی ہوئی تھیں جو ونڈ سکرین کی جگہ ویژنل سکرین بنی ہوئی تھی اور اس سکرین پر اسے زیرو لینڈ کے بے شمار زیرو کراس اسپیس شپس دکھائی دے رہے تھے جن سے اس کے بلیک برڈز انتہائی جارحانہ انداز میں مقابلہ کر رہے تھے۔

زیرو لینڈ کے زیرو کراس اسپیس شپس نے بلیک برڈز کو بے حد نقصان پہنچایا تھا اور ان کے ہارڈ بلاسٹر میزائلوں سے ڈاکٹر ایکس کے بے شمار بلیک برڈز تباہ ہوئے تھے۔ جن کی تباہی دیکھ کر ڈاکٹر ایکس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا لیکن پھر جب بلیک برڈز نے ریڈ ٹارچوں سے زیرو لینڈ کے زیرو کراس اسپیس شپس پر حملہ کرنا شروع

کیا تو زیرو لینڈ کے اسپیس شپس کی شامت ہی آ گئی اور خلاء میں سینکڑوں زیرو کراس اسپیس شپس پگھل پگھل کر بکھرتے چلے گئے۔

ڈاکٹر ایکس کو ایم ون سے ہی رپورٹ ملی تھی کہ اس کے زیرو لینڈ کے سینکڑوں زیرو کراس اسپیس شپس مارک کئے ہیں جو ریڈ پلانٹ کی جانب جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر ایکس زیرو لینڈ کی روبوفورس کا ریڈ پلانٹ کی طرف جانے کا سن کر حیران ہونے کے ساتھ ساتھ پریشان ہو گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ زیرو لینڈ والوں کو اس کے ریڈ پلانٹ کا کیسے پتہ چلا ہے اور زیرو لینڈ والوں نے اس طرف روبوفورس کیوں بھیجی ہے۔

ڈاکٹر ایکس کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ایم ون اور ایم ٹو نے آنے والے زیرو کراس اسپیس شپس کی سکیننگ کرنی شروع کر دی تھی جن کی ان کے پاس سکرینوں پر مسلسل سگنلز ریڈنگ آ رہی تھی جس سے انہیں یہ معلوم ہو گیا تھا کہ زیرو لینڈ والوں نے زیرو کراس اسپیس شپس اس اسپیس شپ کے پیچھے بھیجے ہیں جس میں ارتھ کے آٹھ سائنس دان موجود تھے جو زیرو لینڈ والوں کے اسپیس شپس کے قبضے میں آ گیا تھا اور بلیک برڈز نے اس اسپیس شپ کو زیرو لینڈ کی روبوفورس سے حاصل کر لیا تھا۔ سگنلز ریڈنگ کے دوران ایم ون اور ایم ٹو کو یہ بھی علم ہو گیا تھا کہ زیرو لینڈ کے جس اسپیس شپ نے سائنس دانوں کے اسپیس شپ کو پکڑ رکھا تھا اس اسپیس شپ کے روبوٹ نے بلیک برڈ کے روبوٹ کے کہنے پر اپنا

اسپیس شپ الگ تو کر لیا تھا لیکن الگ کرتے ہوئے اس روبوٹ نے اسپیس شپ سے سائنس دانوں کے اسپیس شپ پر ایک سائنسی آلہ کراسک پاور چپکا دیا تھا جس کے بارے میں بلیک برڈز کے روبوٹس کو علم نہیں ہو سکا تھا۔ کراسک پاور ٹریکر کے طور پر کام کرتا تھا اور ریڈ پاور نامی آلے کی مدد سے مسلسل لنک رکھا جا سکتا تھا اور سائنس دانوں کا اسپیس شپ جہاں بھی جاتا اس کے بارے میں زیرو لینڈ والوں کو معلومات ملتی رہتی اور وہ ٹھیک اس جگہ پہنچ سکتے تھے جہاں سائنس دانوں والا اسپیس شپ جاتا۔

ایم ون اور ایم ٹو چونکہ ایک ساتھ اس مشن پر کام کر رہے تھے اس لئے انہوں نے یہ تمام معلومات ڈاکٹر ایکس کو بتا دیں جسے سن کر ڈاکٹر ایکس شدید غصے میں آ گیا کیونکہ سائنس دانوں والا اسپیس شپ ریڈ پلانٹ پر پہنچ چکا تھا۔ ڈاکٹر ایکس نے ریڈ پلانٹ کے سپریم کمپیوٹر سے بات کی اور اسے وہ اسپیس شپ تباہ کرنے کا حکم دے دیا جس میں ارتھ کے آٹھ سائنس دان وہاں پہنچے تھے۔ سپریم کمپیوٹر نے ڈاکٹر ایکس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس اسپیس شپ کو تباہ کر دیا، اسپیس شپ تو تباہ ہو گیا لیکن اس پر لگا ہوا کراسک پاور تباہ نہیں ہو سکا تھا۔ کراسک پاور آن ہونے کے سپریم کمپیوٹر کو کاشنز تو مل رہے تھے لیکن اسپیس شپ کے بلاسٹ ہو کر بکھرنے کی وجہ سے وہ کہاں جا گرا تھا اس کے بارے میں سپریم کمپیوٹر ابھی تک کچھ معلوم نہیں کر سکا تھا البتہ کراسک پاور کی تلاش

میں سپریم کمپیوٹر نے روبوٹس بھیج دیئے تھے لیکن چونکہ ریڈ پلانٹ پر پہاڑ اور گہری کھائیوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا اس لئے روبوٹس بھی ابھی تک کراسک پاور سرچ نہیں کر سکے تھے۔ سپریم کمپیوٹر کی ریڈنگ کے مطابق کراسک پاور دھماکے کے پریشر سے دور کسی گہری کھائی میں جا گرا تھا۔ جس کی تلاش اس کے لئے مشکل ہو گئی تھی اور اس کی باتیں سن کر ڈاکٹر ایکس کو اور زیادہ غصہ آ گیا تھا۔ جب تک کراسک پاور نہ مل جاتا اس وقت تک زیرو لینڈ والوں کا اس سے لنک رہتا اور وہ آسانی سے ریڈ پلانٹ تک پہنچ جاتے جو ڈاکٹر ایکس نہیں چاہتا تھا۔ ڈاکٹر ایکس نے سپریم کمپیوٹر کو سختی سے ہدایات دے دی تھیں کہ وہ ہر حال میں ریڈ پلانٹ سے کراسک پاور تلاش کر کے اسے تباہ کر دے۔ چونکہ زیرو لینڈ کی روبوفورس کراسک پاور کی وجہ سے ریڈ پلانٹ پر آ سکتی تھی اس لئے ڈاکٹر ایکس نے فوری طور پر زیرو لینڈ سے آنے والے زیرو کراس اسپیس شپس کو تباہ کرنے کے لئے بلیک برڈز روانہ کر دیئے تھے جن کا زیرو لینڈ کے زیرو کراس اسپیس شپس سے مقابلہ شروع ہو چکا تھا اور ڈاکٹر ایکس ایم ون میں بیٹھا خلاء میں ہونے والی یہ بھیانک جنگ خود دیکھ رہا تھا۔

ڈاکٹر ایکس کے چہرے پر سیاہ رنگ کا فولادی ماسک چڑھا ہوا تھا جس میں ناک، منہ اور آنکھوں کی جگہ سوراخ بنے ہوئے تھے [illegible] ڈاکٹر ایکس کے سرخ ہونٹ، لمبی ناک اور

چھوٹی چھوٹی چمکدار آنکھیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ ڈاکٹر ایکس کے سر پر ہیڈ فون بھی لگا ہوا تھا جس کا مائیک گھومتا ہوا اس کے ہونٹوں کے پاس آ رہا تھا۔

ڈاکٹر ایکس کی ہدایات کے مطابق ایم ون نے بلیک برڈز کی جو روبوفورس بھیجی تھی اس کا روبو کمانڈر ٹرانٹ تھا۔ ایم ون اور ڈاکٹر ایکس کا روبو کمانڈر ٹرانٹ سے ڈائریکٹ رابطہ تھا اور وہ اپنی فورس زیرو لینڈ کی روبوفورس کے خلاف ڈاکٹر ایکس کی ہدایات پر استعمال میں لا رہا تھا۔

زیرو لینڈ کی روبوفورس نے ڈاکٹر ایکس کے ناقابلِ تسخیر بلیک برڈز کو بھی تباہ کرنا شروع کر دیا تھا جس سے ڈاکٹر ایکس کا غصے سے برا حال ہو گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ زیرو لینڈ کی روبوفورس کی کمانڈنگ، زیرو لینڈ کے زیرک ایجنٹ سنگ ہی اور تھریسیا کر رہے تھے۔ وہ دونوں بھی اس روبوفورس کے ساتھ ہی تھے۔ ڈاکٹر ایکس کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے بلیک برڈز کے روبو کمانڈر ٹرانٹ نے وہ اسپیس شپ مارک کر لیا تھا جس میں سنگ ہی اور تھریسیا موجود تھے۔ ڈاکٹر ایکس کے حکم پر ٹرانٹ اور اس کے روبوٹ ساتھیوں نے سنگ ہی اور تھریسیا کے اسپیس شپ پر تیزی سے اور مسلسل حملے کئے تھے لیکن ان میں سے کوئی بھی سنگ ہی اور تھریسیا کا اسپیس شپ تباہ نہیں کر سکے تھے۔

”ڈاکٹر ایکس“...... اچانک ہیڈ فون میں ایم ون کی آواز سنائی

دی اور ڈاکٹر ایکس چونک پڑا۔

''یس ایم ون۔ بولو''...... ڈاکٹر ایکس نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

''زیرو لینڈ کی روبو فورس کے پاس ہارڈ بلاسٹر میزائل ہیں جن میں ایسا کیمیکل شامل کیا گیا ہے جس سے ہمارے بلیک برڈز کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ ہارڈ میزائلوں میں کون سے کیمیکل استعمال کئے گئے ہیں انہیں میں اب تک سرچ نہیں کر سکا ہوں۔ زیرو لینڈ والوں کے مقابلے میں ہمارا نقصان زیادہ ہو رہا ہے اور وہ بلیک برڈز پر مسلسل بھاری پڑتے جا رہے ہیں۔ اگر یہی صورت حال رہی تو زیرو لینڈ والے ہمارے تمام بلیک برڈز تباہ کر دیں گے''...... ایم ون نے کہا۔

''تو تم کیا چاہتے ہو۔ کیا میں زیرو لینڈ کی روبو فورس کے مقابلے سے دست بردار ہو جاؤں اور بلیک برڈز کو واپس بلا لوں''...... ڈاکٹر ایکس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نو۔ ڈاکٹر ایکس۔ میں یہ نہیں چاہتا''...... ایم ون نے فوراً کہا۔

''تو کیا چاہتے ہو''...... ڈاکٹر ایکس نے غرا کر پوچھا۔

''زیرو لینڈ کی روبو فورس اور ہمارے بلیک برڈز کا خلاء کے جس حصے میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ وہاں سے ایک ہزار کلو میٹر کے فاصلہ پر ایڈیگان موجود ہے۔ اگر زیرو لینڈ کی روبو فورس کو کسی طرح سے

ایڈیگان میں دھکیل دیا جائے تو وہ اس سے کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکیں گے۔ ایڈیگان انہیں چند ہی لمحوں میں نگل جائے گا اور ان کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہے گا''...... ایم ون نے کہا اور ڈاکٹر ایکس چونک پڑا۔

''ایڈیگان۔ تمہارا مطلب ہے اسپیس کا بلیک ہول جو ہزاروں میل لمبے اور پہاڑوں جیسے شہاب ثاقبوں سمیت بڑے بڑے ستاروں کو بھی نگل جاتا ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ میں اسی ایڈیگان کی بات کر رہا ہوں''۔ ایم ون نے جواب دیا۔

''اوہ۔ کہاں ہے ایڈیگان۔ مجھے دکھائی۔ جلدی''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... ایم ون نے جواب دیا۔ اسی لمحے سکرین پر لہریں سی پیدا ہوئیں اور دوسرے لمحے سکرین کا منظر بدل گیا اور اب وہاں خلاء میں موجود ایک بہت بڑا روشن دائرہ دکھائی دے رہا تھا جس میں لاکھوں شہاب ثاقب اور ٹوٹے ہوئے ستارے چکر کھاتے دکھائی دے رہے تھے۔ اس دائرے کے عین وسط میں ایک اور دائرہ تھا جو سیاہ رنگ کا تھا اور بڑے دائرے کے گرد چکراتے ہوئے ستارے اور شہاب ثاقب نہات تیزی سے دائرے میں گھومتے ہوئے اس سیاہ حصے میں جاتے ہوئے دکھائی دے

رہے تھے۔ روشن دائرے کا قطر اتنا بڑا تھا کہ اس میں سینکڑوں پہاڑ جتنے بڑے شہاب ثاقب بھی آسانی سے سما سکتے تھے اور سیاہ دائرہ جو بلیک ہول تھا اس میں ایک ساتھ کئی پہاڑ جیسے شہاب ثاقب گم ہو سکتے تھے۔

''اوہ گاڈ۔ یہ تو ہزاروں میل پر پھیلا ہوا ایڈیگان ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ اس ایڈیگان کا قطر ایک لاکھ کلو میٹر تک کا ہے اور اس کا بلیک ہول میری ریڈنگ کے مطابق چار ہزار کلو میٹر کے قطر کے برابر ہے۔ ایڈیگان میں چونکہ روشن ستاروں کے ساتھ شہاب ثاقب بھی سمائے ہوئے ہیں اور ان شہاب ثاقبوں میں ایسے شہاب ثاقب بھی شامل ہیں جن میں میگنٹ پاور انتہائی زیادہ ہے اور ایڈیگان میں داخل ہونے کی وجہ سے ان کی میگنٹ پاور ہزاروں گنا بڑھ جاتی ہے اس لئے ایڈیگان اردگرد موجود ہر چیز کو تیزی سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور ایک بار جو ایڈیگان میں داخل ہو جائے وہ اس سے آزاد نہیں ہو سکتا اور ایڈیگان اسے آہستہ آہستہ بلیک ہول کی طرف لے جاتا ہے اور بلیک ہول میں جانے والے کا کیا انجام ہوتا ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا''...... ایم ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ لیکن زیرو لینڈ کی روبو فورس کو ایڈیگان میں کیسے دھکیلا جا سکتا ہے۔ اگر بلیک برڈز انہیں گھیر بھی لیں اور

انہیں ایڈیگان کی طرف لے جانے کی کوشش کریں گے تو زیرو لینڈ کی روبو فورس کے ساتھ ہمارے بھی تمام بلیک برڈز ایڈیگان کے شکنجے میں آ جائیں گے اور وہ بھی ایڈیگان میں داخل ہو جائیں گے جس سے زیرو لینڈ کی روبو فورس کے ساتھ ساتھ ہماری روبو فورس کا بھی خاتمہ ہو جائے گا''...... ڈاکٹر ایکس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''نو ڈاکٹر ایکس۔ ایسا نہیں ہو گا۔ بلیک برڈز اگر ایڈیگان سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر بھی چلے جائیں گے تو ایڈیگان کی میگنٹ پاور انہیں اپنی طرف نہیں کھینچ سکے گی''...... ایم ون نے کہا۔

''کیا مطلب۔ ابھی تو تم نے کہا ہے کہ ایڈیگان میں اتنی طاقت ہے کہ وہ سینکڑوں میل دور سے بھی کسی بھی چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے پھر بلیک برڈز کیوں ایڈیگان میں نہیں جا سکتے''۔ ڈاکٹر ایکس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ شاید بھول رہے ہیں ڈاکٹر ایکس۔ بلیک برڈز ہم نے بلیک میگنٹ کراک میٹل سے بنائے ہیں اور بلیک برڈز میں بلیک میگنٹ ریورس سسٹم کے تحت لگایا گیا ہے۔ اگر بلیک برڈز غلطی سے ایڈیگان کے نزدیک بھی چلے جاتے ہیں تو بلیک برڈز کا ریورس میگنٹ سسٹم انہیں ایڈیگان سے خود ہی دور دھکیل دے گا اس طرح ہمارا ایک بھی بلیک برڈ ایڈیگان کا شکار نہیں ہو گا''...... ایم ون نے کہا تو ڈاکٹر ایکس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

”ویل ڈن ایم ون۔ ویل ڈن۔ تم نے واقعی بڑا شاندار کام کیا ہے۔ تمہارا یہ آئیڈیا بھی واقعی بہترین ہے۔ اگر سنگ ہی اور تھریسیا کے ساتھ ان کی روبو فورس ایڈیگان میں داخل ہو جائیں تو وہ وہاں سے کسی بھی صورت میں نہیں نکل سکیں گے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسپیس کے بلیک ہول میں غائب ہو جائیں گے“...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ لیکن اس وقت زیرو لینڈ کی روبو فورس ایڈیگان سے تقریباً ایک ہزار کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں انہیں وہاں تک کیسے لے جایا جا سکتا ہے“...... ایم ون نے پوچھا۔

”یہ سوچنا میرا کام ہے۔ تم بے فکر رہو۔ میں ابھی روبو کمانڈر ٹرانٹ سے بات کرتا ہوں۔ وہ زیرو لینڈ کی روبو فورس ایڈیگان لے جائے گا“...... ڈاکٹر ایکس نے جواب دیا۔

”یس ڈاکٹر ایکس“...... ایم ون نے جواب دیا اور خاموش ہو گیا۔ ڈاکٹر ایکس نے کرسی پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو سکرین کا منظر ایک بار پھر بدل گیا اور سکرین پر زیرو لینڈ کی روبو فورس اور اسپیس ورلڈ کی روبو فورس کے جنگی مناظر دکھائی دینے لگے۔

”روبو کمانڈر ٹرانٹ۔ روبو کمانڈر ٹرانٹ“...... ڈاکٹر ایکس نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے روبو کمانڈر ٹرانٹ کو کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ روبو کمانڈر ٹرانٹ سپیکنگ“...... ہیڈ فون

میں ایک مشینی آواز سنائی دی۔

”میری بات غور سے سنو کمانڈر ٹرانٹ“...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس میں سن رہا ہوں“...... کمانڈر ٹرانٹ نے کہا۔ ڈاکٹر ایکس اور روبو کمانڈر ٹرانٹ کا ڈائریکٹ رابطہ تھا اس لئے انہیں بار بار اوور کہنے کی ضرورت پیش نہیں آ رہی تھی۔

”زیرو لینڈ کی روبو فورس سے فوری طور پر جنگ ختم کر دو اور اپنے تمام بلیک برڈز لے کر نائنٹی ڈگری کی طرف پلٹ جاؤ اور جس قدر جلد ہو سکے زیرو لینڈ کی روبو فورس سے دور چلے جاؤ۔ ان سے دور جانے کے لئے تم بلیک برڈز کے تمام جیٹ انجن آن کر سکتے ہو۔ زیرو لینڈ کی روبو فورس سے تمہیں تقریباً آٹھ سو کلو میٹر دور جانا ہے اور جب تمہارا ان سے آٹھ سو کلو میٹر کا فاصلہ بن جائے تو تم بلیک وے پر ہر طرف بلیک سموک پھیلا دو تاکہ زیرو لینڈ کی روبو فورس اس دھوئیں میں آگے کچھ نہ دیکھ سکے۔ بلیک سموک کے باہر تم سب اپنے تمام انجن اور بلیک برڈز کے تمام سسٹمز آف کر دینا۔ اس طرح سے زیرو فورس تمہارے نزدیک بھی آ جائے گی تب بھی انہیں تمہاری موجودگی کا کوئی کاشن نہیں ملے گا۔ تم سائلنٹ انجن آن کر کے خاموشی سے انہیں اپنے گھیرے میں لے لینا۔ جب وہ تمہارے گھیرے میں آ جائیں تو تم انہیں گھیر کر مزید دو سو کلو میٹر کی بلندی پر لے جانا۔ وہاں ایک ایڈیگان موجود ہے۔ جیسے ہی وہ دو سو

کلو میٹر کی بلندی پر پہنچیں گے وہ سب ایڈیگان کے سرکل میں داخل
ہو جائیں گے۔ ایک بار وہ ایڈیگان میں داخل ہو گئے تو پھر وہ وہاں
سے کبھی نہیں نکل سکیں گے۔ تم انہیں آسانی سے ایڈیگان کی طرف
لے جا سکتے ہو۔ بلیک برڈز چونکہ ریورس میگنٹ میٹل کے بنے
ہوئے ہیں اس لئے ایڈیگان سے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا''۔
ڈاکٹر ایکس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا''۔ روبو
کمانڈر ٹرانٹ کی آواز سنائی دی۔

''جلدی کرو۔ تمام بلیک برڈز کو واپسی کا کاشن دے دو اور نکل
جاؤ یہاں سے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... روبو کمانڈر ٹرانٹ نے کہا۔ ڈاکٹر ایکس
کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں اس نے بلیک
برڈز کو مڑتے اور تیزی سے واپس جاتے دیکھا۔ انہیں واپس جاتے
دیکھ کر زیرو لینڈ کی روبو فورس بھی ان کے پیچھے لگ گئی لیکن چونکہ
بلیک برڈز کی رفتار ان سے کہیں زیادہ تیز تھی اس لئے دیکھتے ہی
دیکھتے بلیک برڈز، زیرو لینڈ کی روبو فورس کی نگاہوں سے اوجھل ہو
گئے۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر ایکس نے زیرو لینڈ کی روبو فورس کو دھوئیں
کے ان بادلوں میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا جو بلیک برڈز نے ان
کی ہدایات کے مطابق ایک مخصوص پوائنٹ پر پھیلا دیئے تھے۔
زیرو لینڈ کی روبو فورس کافی دیر تک سیاہ دھوئیں میں چھپی رہی۔

زیرو لینڈ کی روبو فورس نے دھوئیں سے نکلتے ہی شاید ایڈیگان دیکھ
لیا تھا اس لئے ان کی رفتار پہلے سے کافی حد تک کم ہو گئی تھی۔
ڈاکٹر ایکس کی ہدایات کے مطابق بلیک برڈز دھوئیں کے بادلوں
سے کافی فاصلے پر خاموش اور رکے ہوئے تھے۔ ان کی تمام لائٹس
اور انجن آف تھے جس کی وجہ سے زیرو لینڈ کی روبو فورس کو ان کے
بارے میں کوئی کاشن نہیں مل سکتا تھا۔ زیرو لینڈ کی روبو فورس کی
رفتار جب قدرے کم ہونی شروع ہوئی تو بلیک برڈز نے نہایت
خاموشی سے انہیں آگے اور پیچھے سے گھیرنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی
بلیک برڈز نے زیرو لینڈ کی روبو فورس کو گھیرا تو بلیک برڈز کے نہ
صرف انجن آن ہو گئے بلکہ ان کی تمام لائٹس بھی آن ہو گئیں۔
اس بار بلیک برڈز نے ریڈ ٹارچیں بھی روشن کر لی تھیں۔

بلیک برڈز نے زیرو لینڈ کی روبو فورس کو آگے اور پیچھے سے دو
نیم دائروں کی شکل میں گھیر رکھا تھا اور چونکہ ان کی ریڈ ٹارچیں آن
تھیں اس لئے روبو فورس دائیں بائیں سے بھی نہیں نکل سکتی تھی۔
پھر آگے موجود بلیک برڈز نے آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔
ان کے پیچھے ہٹتے ہی زیرو لینڈ کی روبو فورس کے پیچھے موجود بلیک
برڈز آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے۔ انہیں آگے بڑھتے دیکھ کر زیرو
لینڈ کی روبو فورس بھی آگے بڑھنے پر مجبور ہو گئی۔ زیرو لینڈ کی روبو
فورس کے پاس اب کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ ان کے ساتھ ساتھ
آگے بڑھتے رہیں۔ وہ بلیک برڈز پر اب حملہ کرنے کی بھی پوزیشن

میں نہیں تھے کیونکہ ان کے پیچھے موجود بلیک برڈز کی تعداد آگے موجود بلیک برڈز کی تعداد سے کہیں زیادہ تھی۔ اگر وہ آگے موجود بلیک برڈز پر حملہ کرتے تو پیچھے سے آنے والے بلیک برڈز، زیرو لینڈ کی روبو فورس کو ریڈ ہیٹ لائٹ سے آسانی سے تباہ کر سکتے تھے۔ زیرو لینڈ کی روبو فورس کو اس طرح بلیک برڈز سے گھرتے دیکھ کر ڈاکٹر ایکس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک نمودار ہو گئی تھی۔

''اب دیکھتا ہوں یہ سب ایڈیگان سے کیسے بچتے ہیں''۔ ڈاکٹر ایکس کے منہ سے غراہٹ بھری آواز نکلی۔ زیرو لینڈ کی روبو فورس کو واقعی اب بلیک برڈز کے نرغے سے نکلنے کا کوئی موقع نہیں مل رہا تھا۔ بلیک برڈز نے انہیں بری طرح سے گھیر رکھا تھا۔ زیرو لینڈ کی فورس نہ دائیں مڑ سکتی تھی نہ بائیں اور نہ ہی وہ ایک جگہ رک سکتی تھی کیونکہ اگر وہ رکتے تو پیچھے سے آنے والے بلیک برڈز کی ریڈ ہیٹ لائٹ کی زد میں آجاتے اور بلیک برڈز دائیں بائیں چونکہ اس حد تک قریب تھے کہ ان کی ریڈ ٹارچوں سے نکلنے والی روشنی ایک دوسرے کے اتنے قریب تھیں کہ ان کے درمیان سے نکلنا بھی زیرو لینڈ کی روبو فورس کے لئے ناممکن تھا۔ لہٰذا وہ ان کے درمیان میں گھرے ان کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

''ڈاکٹر ایکس''...... اسی لمحے ایم ون کی آواز سنائی دی۔

''یس ایم ون''...... ڈاکٹر ایکس نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

''بلیو وے سے جو اسپیس شپ آ رہا تھا اس کے بارے میں مجھے رپورٹ مل گئی ہے''...... ایم ون نے جواب دیا۔

''اوہ ہاں۔ کیا رپورٹ ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ زیرو لینڈ کا اسپیس شپ ہے۔ ریڈ اسپیس شپ''...... ایم ون نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو کیا زیرو لینڈ والے ارتھ پر کوئی مشن مکمل کر کے واپس آ رہے تھے لیکن اگر ایسا تھا تو وہ بلیو وے پر کیسے آ گئے تھے۔ زیرو لینڈ تک جانے کے لئے تو ان کے وے الگ ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ریڈ اسپیس شپ میں زیرو لینڈ کے نہیں بلکہ پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں ڈاکٹر ایکس''...... ایم ون نے جواب دیا اور پاکیشیائی ایجنٹوں کا سن کر ڈاکٹر ایکس حقیقتاً اچھل پڑا اور ایک جھٹکے سے اپنی جگہ پر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا مطلب۔ زیرو لینڈ کے اسپیس شپ میں پاکیشیائی ایجنٹ کیا کر رہے ہیں اور کون ہیں وہ''...... ڈاکٹر ایکس نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ریڈ اسپیس شپ میں علی عمران سمیت اس کے دس ساتھی موجود ہیں ڈاکٹر ایکس اور میں نے ریڈ اسپیس شپ کی سکیننگ کرنے کے ساتھ ساتھ اسپیس شپ میں موجود ان افراد کی آوازیں

بھی ٹیپ کی ہیں۔ وہ جو باتیں کر رہے ہیں۔ ان کی باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس بار زیرو لینڈ کے خلاف کام کرنے کے لئے نہیں بلکہ آپ کے اور آپ کے اسپیس ورلڈ کے خلاف کام کرنے کے لئے آ رہے ہیں“...... ایم ون نے جواب دیا۔

”وہ میرے خلاف اور میرے اسپیس ورلڈ کے خلاف کام کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ایم ون۔ انہیں میرے اسپیس ورلڈ کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ہے“...... ڈاکٹر ایکس نے اسی انداز میں پوچھا اور ایم ون ریڈ اسپیس شپ میں ہونے والی عمران اور اس کے ساتھیوں کی آوازیں سنانے لگا جن میں وہ سب اپنے خلائی مشن کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

ڈاکٹر ایکس یہ سن سن کر پاگل ہوتا جا رہا تھا کہ کاسٹریائی سائنس دان سر مورسن ان کا اسپیس شپ لے کر ارتھ پر پہنچ گیا تھا اور اس نے مرنے سے پہلے پاکیشیا کے تنویر نامی ایک ایجنٹ کو تمام حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا اور اس نے تنویر نامی ایجنٹ کو تین چیزیں بھی فراہم کر دی تھیں جن میں ایک تو پاکٹ سائز ڈائری تھی جس میں اس نے اسپیس ورلڈ کے بے پناہ راز تحریر کر رکھے تھے اور دوسرا ایک چارجر تھا جس سے وہ اس اسپیس شپ کی بیٹریاں چارج کر سکتا تھا جس میں ایم ٹو سے فرار ہونے والے آٹھ سائنس دان پھنسے ہوئے تھے اور تیسرا کوئی چاندی جیسا چمکدار گولہ تھا جس سے ڈاکٹر جبران اور ڈاکٹر مورسن نے ایم ٹو کا تمام سسٹم فریز کیا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کی باتوں سے ڈاکٹر ایکس کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ عمران کی اس کی ساتھی لیڈی ایجنٹ جولیا سے شادی ہونے جا رہی تھی کہ عین آخری لمحات میں زیرو لینڈ کی تھریسیا نے جولیا کو اغوا کر لیا تھا اور وہ جولیا کو اغوا کر کے اسپیس میں لے گئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خلاء میں آنے کا مقصد اس ریڈ ٹارچ کو تباہ کرنا بھی تھا جس سے ڈاکٹر ایکس پاکیشیا کو تباہ و برباد کرنے کے ساتھ ساتھ سرخ طاقت کی پوری دنیا پر دھاک بھی بٹھانا چاہتا تھا۔ جن راستوں پر عمران اور اس کے ساتھی خلاء میں سفر کر رہے تھے وہ راستے ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ اور ایم ٹو اسپیس اسٹیشن کی طرف جاتے تھے جس کے بارے میں انہیں ڈاکٹر مورسن کی تحریر کردہ ڈائری سے معلومات ملی تھیں۔

”مائی گاڈ۔ تو عمران اور اس کے ساتھی ونڈر لینڈ کو تباہ کرنے کے بعد اب میرے اسپیس ورلڈ کو بھی تباہ کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں“...... ساری باتیں سن کر ڈاکٹر ایکس نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ ان کی باتوں سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ ان کے پاس اسپیس ورلڈ کی بہت اہم اور خفیہ معلومات ہیں جن کی مدد سے نہ صرف وہ اسپیس ورلڈ میں پہنچ سکتے ہیں بلکہ اسپیس ورلڈ کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں“...... ایم ون نے کہا۔

”تم نے انہیں روکنے کے لئے بلیک برڈز کی فورس بھیجی تھی۔

ان کا کیا ہوا ہے اور اب تک انہوں نے ریڈ اسپیس شپ کو تباہ کیوں نہیں کیا ہے“...... ڈاکٹر ایکس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اس کے بارے میں بھی مجھے حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین ریڈنگ مل رہی ہے ڈاکٹر ایکس۔ میں نے ریڈ اسپیس شپ کو تباہ کرنے کے لئے بیس بلیک برڈز بھیجے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے بیس کے بیس بلیک برڈز تباہ کر دیئے ہیں“...... ایم ون نے کہا اور ڈاکٹر ایکس ایک بار پھر اچھل پڑا۔

”عمران اور اس کے ساتھیوں نے بلیک برڈز تباہ کر دیئے ہیں۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی بلیک برڈز کیسے تباہ کر سکتے ہیں“...... ڈاکٹر ایکس نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

”بلیک برڈز کو تباہ کرنے کے لئے انہوں نے بلیو ریڈیم بلاسٹر کا استعمال کیا ہے ڈاکٹر ایکس جس سے بلیک برڈز ایک لمحے میں موم کی طرح سے پگھل گئے تھے اور......“ ایم ون نے کہا اور پھر وہ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں تباہ ہونے والے بلیک برڈز کے بارے تفصیل بتانے لگا۔ اس نے ڈاکٹر ایکس کو جب یہ بتایا کہ عمران ریڈ اسپیس شپ بلیک برڈز سے چھپانے کے لئے شہاب ثاقبوں کے ایک بہت بڑے جمگھٹے میں لے گیا تھا اور پھر وہاں سے صحیح سلامت نکل بھی آیا تھا تو ڈاکٹر ایکس حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا اسے ایم ون کی باتوں پر یقین ہی نہیں ہو رہا

تھا کہ کوئی انسان اپنا اسپیس شپ خلاء میں موجود سب سے خطرناک شہاب ثاقبوں کے جمگھٹے میں بھی لے جا سکتا ہے اور پھر اس جمگھٹے میں کافی دیر چھپا رہنے کے بعد وہاں سے صحیح سلامت باہر بھی آ سکتا ہے اور عمران کے چار ساتھیوں نے اسپیس شپ کی چھت پر کھڑے ہو کر رائفلوں کے ذریعے بلیک برڈز کو بلیو ریڈیم بلاسٹر بلٹس سے نشانہ بنایا تھا جو واقعی ان کا شاندار اور ناقابلِ یقین کارنامہ تھا۔

”یہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی انتہائی ذہین اور مافوق الفطرت انسان ہیں۔ وہ نہ صرف خوفناک شہاب ثاقبوں سے بچ نکلے تھے بلکہ انہوں نے میرے ناقابلِ تسخیر بلیک برڈز کو بھی تباہ کر دیا ہے جس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ وہ انسان نہیں جنات سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ ایسے جن ہیں جو کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ کچھ بھی“...... ڈاکٹر ایکس نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس“...... ایم ون نے مخصوص انداز میں جواب دیا۔

”اب ریڈ اسپیس شپ کہاں ہے اور تم نے اس کی تباہی کے لئے کیا انتظام کیا ہے“...... ڈاکٹر ایکس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اسی طرح بے حد تھکے تھکے سے انداز میں پوچھا۔

”جب عمران کے ساتھیوں نے آخری بلیک برڈ کو بی آر بی کا نشانہ بنایا تھا تو ایک بلیک برڈ نے ان کے ریڈ اسپیس شپ پر ایک

ساتھ چار میزائل فائر کر دیئے تھے جن میں سے ایک میزائل ریڈ
اسپیس شپ کے قریب آ کر پھٹا تھا جس کے بلاسٹ ہونے
والے ٹکڑے ریڈ اسپیس شپ کو لگ گئے تھے جس کی وجہ سے ریڈ
اسپیس شپ عمران کے ہاتھوں سے آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا تھا
اور وہ بری طرح سے الٹتا پلٹتا ہوا اوپر کی طرف اٹھتا چلا گیا تھا اس
کے بعد میرا عمران اور اس کے ساتھیوں کے ریڈ اسپیس شپ سے
رابطہ ختم ہو گیا تھا“...... ایم ون نے جواب میں کہا۔

”اوہ۔ تو کیا ریڈ اسپیس شپ تباہ ہو گیا ہے“...... ڈاکٹر ایکس
نے چونک کر پوچھا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ میں نے ریڈ ڈاٹ بھی فائر کیا تھا لیکن ریڈ
ڈاٹ کے باوجود مجھے ریڈ اسپیس شپ کا کچھ پتہ نہیں چلا ہے۔ ریڈ
اسپیس شپ سے رابطہ ختم ہونے کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک تو
یہ کہ ریڈ اسپیس شپ تباہ ہو گیا ہے اور دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ
میزائل کی بلاسٹنگ رزلٹس سے ریڈ اسپیس شپ کے جیٹ انجن
سمیت تمام سسٹم بے کار ہو گئے ہیں اور وہ اب بغیر کسی کنٹرول کے
خلاء میں بھٹک رہا ہے“...... ایم ون نے جواب دیا۔

”گڈ گاڈ۔ اگر ایسا ہوا ہے تو بہت اچھا ہوا ہے۔ ریڈ اسپیس
شپ کی تباہ ہونے سے وہ سب بھی مارے گئے ہوں گے اور اگر وہ
زندہ ہیں اور خراب اسپیس شپ میں ہیں تو ان کا اسپیس شپ اب
کسی بھی صورت میں ٹھیک نہیں ہو سکے گا اور وہ ہمیشہ کے لئے خلاء

کے قیدی بن کر رہ جائیں گے۔ خلاء میں وہ زیادہ عرصہ تک زندہ
نہیں رہ سکیں گے۔ اگر ریڈ اسپیس شپ مکمل طور پر ڈیمیج ہوا ہے تو
اس سے ان کے آکسیجن بنانے والے سسٹم پر بھی اثر ہوا ہو گا۔
ایسی صورت میں وہ زیادہ دیر وہاں سانس نہیں لے سکیں گے۔ ان
کی موت طے ہے۔ اب وہ نہ اسپیس ورلڈ میں آ سکیں گے اور نہ
واپس ارتھ پر جا سکیں گے۔ ان کا انجام ایسا ہی ہونا چاہئے تھا اور
ایسا ہی ہوا ہے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ میں عمران اور اس کے
ساتھیوں کی ہلاکت پر خوش ہوں بہت خوش“...... ڈاکٹر ایکس نے
انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس“...... ایم ون نے مخصوص انداز میں کہا۔

”تم ریڈ ڈاٹس سے مسلسل چیکنگ کرتے رہو۔ اگر ان کا تباہ
شدہ اسپیس شپ نظر آ جائے تو میرے سر سے عمران اور اس کے
ساتھیوں کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا“...... ڈاکٹر ایکس
نے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ میں اپنی سرچنگ جاری رکھوں گا“...... ایم
ون نے جواب دیا۔

”او کے۔ اب مجھے دیکھنے دو کہ روبو کمانڈر ٹرانٹ نے زیرو لینڈ
کی روبو فورس کے ساتھ کیا کیا ہے“...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس“...... ایم ون نے کہا اور ڈاکٹر ایکس ایک بار
پھر سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا جہاں بلیک برڈز سرخ ٹارچوں کی

ریڈ ہیٹ لائٹ کے نرغے میں زیرو لینڈ کی روبو فورس کو مسلسل ایڈیگان کی جانب لئے جا رہے تھے۔ پھر اچانک ڈاکٹر ایکس نے زیرو لینڈ کے زیرو کراس اسپیس شپس کو زور زور سے جھٹکے لگتے اور انہیں تیزی سے آگے کی طرف جاتے دیکھا۔

''ٹرانٹ۔ ٹرانٹ۔ کیا تم آن لائن ہو''...... ڈاکٹر ایکس نے زیرو کراس اسپیس شپس کو جھٹکے لگتے اور تیزی سے آگے بڑھتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ میں آن لائن ہوں''...... ٹرانٹ کی آواز سنائی دی۔

''زیرو لینڈ کی روبو فورس ایڈیگان کے کششِ ثقل میں پھنس گئی ہے۔ تم ان کے راستے سے ہٹ جاؤ اور انہیں ایڈیگان کی جانب جانے دو''...... ڈاکٹر ایکس نے اسی طرح سے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... ٹرانٹ نے مشینی آواز میں کہا اور پھر ڈاکٹر ایکس نے زیرو لینڈ کی روبو فورس کے سامنے سے بلیک برڈز کو تیزی سے دائیں بائیں جاتے دیکھا۔ زیرو لینڈ کی روبو فورس بھی اپنے اسپیس شپس موڑنے اور دوسری طرف لے جانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ایڈیگان کی کششِ ثقل اس قدر زیادہ تھی کہ زیرو لینڈ کے زیرو کراس اسپیس شپس جیٹ انجن آن کرنے کے باوجود ایڈیگان کی جانب کھنچے چلے جا رہے تھے اور پھر چند ہی لمحوں میں

ڈاکٹر ایکس نے زیرو لینڈ کی روبو فورس کے تمام اسپیس شپس ایڈیگان کے روشن دائرے میں داخل ہوتے دیکھے۔ ایڈیگان کے سرکل میں داخل ہوتے ہی ان اسپیس شپس نے تیزی سے دائرے میں گھومنا شروع کر دیا تھا۔

''زیرو لینڈ کی روبو فورس تو گئی کام سے۔ ان کے ساتھ زیرو لینڈ کا زیرک ایجنٹ سنگ ہی اور زیرو لینڈ کی زہریلی ناگن تھریسیا بھی اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ اپنی اتنی بڑی فورس کی تباہی کا سن کر زیرو لینڈ کا سپریم کمانڈر اپنے بال نوچنے پر مجبور ہو جائے گا اور اس میں دوبارہ اتنی ہمت نہیں ہو گی کہ وہ میرے مقابلے پر پھر اتنی بڑی فورس لانے کی کوشش کرے''...... ڈاکٹر ایکس نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سکون تھا۔ بلیک برڈز نے نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دیا تھا بلکہ اب اس نے زیرو لینڈ کے دو نامور ایجنٹوں سمیت زیرو لینڈ کی ایک بڑی روبو فورس بھی تباہی کے دہانے پر پہنچا دی تھی جہاں سے بچ نکلنا ان کے لئے ناممکن تھا۔ جس سے ڈاکٹر ایکس انتہائی مسرور اور مطمئن ہو گیا تھا۔

جولیا نے کمپیوٹرائزڈ اور روبوٹس کے انداز میں کام کرنے والی
مشین سے اسپیس شپ کے اندرونی فالٹ کی کافی حد تک مرمت
کر لی تھی۔ جس سے اس کا کنٹرول پینل آن ہو گیا تھا اور اب وہ
اسپیس شپ کے جیٹ انجن آن کئے بغیر اسے دائیں بائیں کہیں
بھی گھما کر لے جا سکتی تھی۔

اسپیس شپ کی مرمت کا ابھی بہت سا کام باقی تھا۔ تھریسیا نے
اس اسپیس شپ کے جیٹ انجنوں میں بھی فالٹ ڈال دیا تھا۔
کمپیوٹرائزڈ مشین جیٹ انجنوں کو بھی ٹھیک کر سکتی تھی لیکن اس کے
لئے ضروری تھا کہ مشین کو اسپیس شپ سے باہر نکالا جائے اور جولیا
کے لئے اسپیس میں ایسا کرنا ناممکن تھا اور جیٹ انجن آن کئے بغیر
وہ اسپیس شپ کو اپنی مرضی سے کہیں نہیں لے جا سکتی تھی۔ البتہ
کمپیوٹرائزڈ مشین نے ری انٹری سسٹم میں کافی حد تک درستگی کر دی

تھی اگر جولیا کو وہاں کوئی مصنوعی سیارہ بھی نظر آ جاتا تو وہ اسپیس
شپ وہاں لے جا کر مصنوعی سیارے پر اتار سکتی تھی اور پھر وہ
کمپیوٹرائزڈ مشین کو باہر نکال کر اسپیس شپ کے جیٹ انجنوں کو
درست کر سکتی تھی۔ لیکن وہاں ہر طرف خلاء ہی خلاء تھا وہاں نظر
آنے والے سیارے اس کی پہنچ سے بہت دور تھے۔ جہاں تک
جیٹ انجنوں کی مدد کے بغیر پہنچنا قطعی ناممکن تھا۔

جولیا کی ہدایات پر کمپیوٹرائزڈ مشین اب اسپیس شپ کا
ٹرانسمیٹر سسٹم ٹھیک کرنے پر لگی ہوئی تھی۔ جولیا کا ارادہ تھا کہ وہ
ٹرانسمیٹر ٹھیک ہوتے ہی ارتھ پر موجود چیف کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی پر
رابطہ کرنے کی کوشش کرے گی اگر ایسا ہو گیا تو چیف اس کی مدد
کے لئے عمران کو ساتھیوں سمیت ریڈ اسپیس شپ پر خلاء میں بھیج
سکتا تھا۔ اس کے علاوہ چونکہ وہ عمران کے ساتھ متعدد بار ریڈ
اسپیس شپ میں سفر کر چکی تھی اس لئے اسے ریڈ اسپیس شپ کے
ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی کا بھی علم تھا۔ اگر عمران ساتھیوں سمیت پہلے
سے ہی اس کی تلاش میں اسپیس میں آئے ہوئے تھے تو وہ ریڈ
اسپیس شپ کے ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ کر سکتی تھی۔ اس کا ایک بار
ان سے رابطہ ہو جاتا تو عمران ریڈ اسپیس شپ سے خود ہی اس
بات کا پتہ چلا سکتا تھا کہ اس کا اسپیس شپ خلاء کے کس حصے میں
موجود ہے اور وہ ریڈ اسپیس شپ لے کر وہاں پہنچ جاتا۔

کمپیوٹرائزڈ مشین اپنے کام میں مصروف تھی اور جولیا کنٹرولنگ

سیٹ پر بیٹھی لیور پکڑے اسپیس شپ کو کبھی دائیں طرف لے جا رہی تھی اور کبھی بائیں طرف۔ اس کی نظریں ونڈ سکرین سے باہر خلاؤں میں جمی ہوئی تھیں جہاں ہر طرف خاموشی اور ویرانی کا راج تھا۔ وہاں ہر طرف روشن ہالے اور ستاروں کے ساتھ دور نظر آنے والے سیاروں کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''میں کیا کروں۔ اگر ٹرانسمیٹر سسٹم ٹھیک نہ ہوا اور میرا چیف یا عمران سے رابطہ نہ ہوا تو کیا ہو گا۔ کیا میں واقعی اسی طرح ہمیشہ خلاء میں ہی بھٹکتی رہوں گی''...... جولیا نے ہونٹ بھینچ کر خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔

''یہ سب اس حرافہ تھریسیا نے کیا ہے۔ ایک بار وہ میرے سامنے آ جائے تو میں اس کی بوٹیاں نوچ لوں گی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ غصے اور پریشانی کے عالم میں کمپیوٹرائزڈ مشین کے روبوٹ کو کام کرتے دیکھ رہی تھی اور ساتھ ساتھ باہر بھی نظر رکھ رہی تھی جیسے اسے اُمید ہو کہ اچانک عمران ریڈ اسپیس شپ لے کر اس کے سامنے آجائے گا اور اسے اس اسپیس شپ سے نکال کر لے جائے گا۔

جولیا گہرے خیالوں میں کھوسی گئی تھی۔ اچانک وہ کھڑکھڑاہٹ کی آواز سن کر چونک پڑی۔ اس نے چونک کر پینل کی طرف دیکھا جس پر ٹرانسمیٹر لگا ہوا تھا۔ ٹرانسمیٹر اچانک آن ہو گیا تھا اور اس پر لگے چند بلب جلنا بجھنا شروع ہو گئے تھے۔ ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کی

لنکنگ مشین پر لگی ہوئی سکرین آن ہو گئی جس پر ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی جاتی تھی اور لوکیشن کا پتہ لگانے کے ساتھ ساتھ رینج ظاہر ہوتی تھی۔ سکرین پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ جولیا جھک کر سکرین دیکھنے لگی۔ سکرین پر لکھا تھا کہ کمپیوٹرائزڈ مشین نے ٹرانسمیٹر لنک کر دیا ہے لیکن چونکہ اسپیس شپ کے باہر انٹینا بھی ڈیمج حالت میں ہے اس لئے اس ٹرانسمیٹر سے لانگ رینج پر بات نہیں کی جاسکتی ہے۔ یہ سب پڑھ کر جولیا کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات پھیل گئے۔ ظاہر ہے جب وہ ٹرانسمیٹر لانگ رینج کے تحت استعمال ہی نہیں کر سکتی تھی تو وہ بھلا ارتھ پر چیف یا عمران سے کیسے رابطہ کر سکتی تھی۔ کمپیوٹرائزڈ مشین سے جس حد تک کام ہو سکتا تھا اس نے کر دیا تھا۔ اب جب تک اسپیس شپ کے باہر لگا ہوا انٹینا ٹھیک نہ ہو جاتا اس وقت تک لانگ رینج پر بات نہیں کی جا سکتی تھی۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر ریڈ اسپیس شپ کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے لنک بٹن آن کیا لیکن ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی آف ہو گیا جس کا مطلب تھا کہ ریڈ اسپیس شپ آؤٹ آف رینج ہے۔ جولیا بار بار لنک بٹن پریس کر رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اگر ریڈ اسپیس شپ خلاء میں اور اس کے اسپیس شپ کے آس پاس ہو گی تو ایسا کرنے سے کسی نہ کسی وقت ٹرانسمیٹر کا ریڈ اسپیس شپ کے ٹرانسمیٹر سے لنک ہو جائے گا۔ وہ کافی دیر تک لنکنگ بٹن

پریس کرتی رہی لیکن لاحاصل۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر آٹو سیٹ لگایا کہ جیسے ہی ریڈ اسپیس شپ ٹرانسمیٹر کی مخصوص رینج میں آئے گا اس کا ریڈ اسپیس شپ کے ٹرانسمیٹر سے خود ہی لنک ہو جائے گا۔ ٹرانسمیٹر آٹو سیٹ پر ہونے کی وجہ سے اب اس پر کسی بھی ٹرانسمیٹر کا لنک ہو سکتا تھا۔ جولیا کے چہرے پر بے زاری اور تھکاوٹ کے تاثرات نمایاں تھے وہ ایک بار پھر تھکے تھکے انداز میں باہر موجود خلائی دنیا دیکھنے میں مصروف ہوگئی۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک کلک کی آواز کے ساتھ ٹرانسمیٹر سے سمندر کی لہروں جیسا تیز شور سنائی دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا تو ٹرانسمیٹر کا لنکنگ بلب سپارک کر رہا تھا۔

لنکنگ بلب کو سپارک کرتے دیکھ کر جولیا کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔ لنکنگ بلب سپارک ہونے کا مطلب تھا کہ ٹرانسمیٹر کا کسی دوسرے ٹرانسمیٹر سے لنک ہو رہا ہے جو اس رینج میں ہی کہیں موجود ہے۔ جولیا فوراً سیدھی ہوئی اور اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ کیا کوئی میری آواز سن رہا ہے۔ اوور"...... جولیا نے مائیک بٹن آن کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ اس نے بٹن پریس کیا تو سپیکروں سے تیز کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ جولیا نے فوراً ناب گھما کر فائن ٹیوننگ کرنا شروع کر دی۔ اسی لمحے اسے ایک

Downloaded from https://paksociety.com

مشینی آواز سنائی دی تو اس نے فوراً ہاتھ روک لیا۔

"یس۔ ایس سی اٹنڈنگ یو فرام ریڈ پلانٹ۔ اوور"...... مشینی آواز نے کہا اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"ریڈ پلانٹ۔ کیا مطلب۔ کیا تم مارس سے بات کر رہے ہو۔ اوور"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ یہ مارس نہیں ہے۔ یہ ڈاکٹر ایکس کا ریڈ پلانٹ ہے۔ جسے ڈاکٹر ایکس نے سرچ کیا ہے۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئی ہو"...... ایس سی نے کہا جو ریڈ پلانٹ کا سپریم کمپیوٹر تھا۔ ڈاکٹر ایکس کا نام سن کر جولیا بری طرح سے چونک پڑی۔ سپریم کمپیوٹر چونکہ ایک انسان ڈاکٹر ایکس کا تخلیق کیا ہوا تھا اس لئے وہ انسانی آواز سمجھتا بھی تھا اور اس سے بات بھی کر سکتا تھا۔ ریڈ پلانٹ پر چونکہ ڈاکٹر ایکس نے سپریم کمپیوٹر کو تمام اختیارات دے رکھے تھے کہ وہ اس طرف آنے والے کسی بھی اسپیس شپ کو تباہ کر سکتا ہے اور چاہے تو وہ اس اسپیس شپ کو ریڈ پلانٹ میں کھینچ کر اس میں موجود انسانوں اور روبوٹس کو اپنا قیدی بھی بنا سکتا ہے اس لئے وہ ریڈیو رینج میں آنے والے کسی بھی اسپیس شپ کے انسان یا روبوٹ سے بات کر سکتا تھا۔

ڈاکٹر ایکس نے سپریم کمپیوٹر کو یہ اختیارات اس لئے دیئے تھے تاکہ وہ زیرو لینڈ کے زیادہ سے زیادہ روبوٹس اور ان کے اسپیس شپس پر قبضہ کر سکے اور ان کے ذریعے ڈاکٹر ایکس کو زیرو لینڈ کی

نئی سائنسی ٹیکنالوجی کا علم ہوتا رہے اور ریڈ پلانٹ میں موجود سپریم کمپیوٹر اس سائنسی ٹیکنالوجی کا توڑ کر سکے اور اسپیس ورلڈ کو زیرو لینڈ کی ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کر سکے یا اس سے زیادہ پاورفل کر سکے۔ زیرو لینڈ میں چونکہ روبوٹس کے ساتھ انسان بھی کام کرتے تھے اور وہاں کام کرنے والے انسان یا تو زیرو لینڈ کے ماسٹر مائنڈ ایجنٹ ہوتے تھے یا پھر سائنس دان اس لئے ڈاکٹر ایکس چاہتا تھا کہ وہ ان ایجنٹوں اور سائنس دانوں کو بھی اپنے قبضے میں لے سکے۔ سپریم کمپیوٹر کے ذریعے وہ کسی بھی انسان کا ذہن تبدیل کر کے اسے اپنا تابع کر سکتا تھا اس لئے ڈاکٹر ایکس نے سپریم کمپیوٹر کو یہ ہدایات بھی دے رکھی تھیں کہ ریڈ پلانٹ کی رینج میں آنے والے ہر اسپیس شپ کے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کر کے وہ یہ ضرور معلوم کر لے کہ اس میں روبوٹس ہیں یا انسان اور پھر وہ ان دونوں کو ہی ریڈ پلانٹ میں منتقل کر لے اور انسان ہونے کی صورت میں اس کی مائنڈ میموری تبدیل کر کے اسے ڈاکٹر ایکس کے تابع کر دے اور اگر اسپیس شپ سے آنے والا کوئی روبوٹ ہو تو سپریم کمپیوٹر اس کی سکیننگ کرے اور اس کی تمام تکنیک چیک کرے کہ اس روبوٹ کو کس طرح سے بنایا گیا ہے اور اس کے فنکشن کیا ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ ریڈ پلانٹ میں ڈاکٹر ایکس کی خصوصی لیبارٹری موجود تھی جہاں ریڈ ٹارچ اور دوسری ایجادات کی جا رہی تھیں اور ڈاکٹر ایکس نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو بھی ریڈ پلانٹ کے بارے میں کچھ معلوم ہو

اس لئے وہ اس طرف آنے والے تمام روبوٹس یا انسانوں کو سپریم کمپیوٹر کے ذریعے قید کر لیتا تھا اور جو سپریم کمپیوٹر کے حکم پر عمل نہیں کرتا تھا اور ریڈ پلانٹ پر آنے سے انکار کر دیتا تھا تب ڈاکٹر ایکس کی ہدایات پر عمل کر کے سپریم کمپیوٹر اس طرف آنے والے اسپیس شپ کو تباہ کر دیتا تھا۔ اب سپریم کمپیوٹر نے رینج میں آنے پر جولیا کے ٹرانسمیٹر سے لنک کیا تھا اور وہ جولیا سے بات کر رہا تھا۔ سپریم کمپیوٹر کا تعلق ڈاکٹر ایکس سے تھا اس لئے جولیا جز بز سی ہو رہی تھی کہ وہ اب اس سے کیا بات کرے۔ یہ بات جولیا کے علم میں بھی تھی کہ ڈاکٹر ایکس اور زیرو لینڈ والے ایک دوسرے کے بدترین دشمن ہیں اور جولیا چونکہ اس وقت زیرو لینڈ کے ہی ایک اسپیس شپ میں موجود تھی اس لئے وہ کافی پریشان ہو گئی تھی کہ وہ سپریم کمپیوٹر کو کیا جواب دے۔

”میں تم سے پوچھ رہا ہوں لیڈی۔ تم کہاں سے آئی ہو۔ کیا تمہارا تعلق زیرو لینڈ سے ہے۔ اوور“...... اسی لمحے سپریم کمپیوٹر کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

”نہیں۔ میرا زیرو لینڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اوور“...... جولیا نے ہونٹ بھینچ کر سچ بولتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہارا زیرو لینڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر تم زیرو لینڈ کے اسپیس شپ میں کیا کر رہی ہو۔ تم زیرو لینڈ کے نائن تھری ون اسپیس شپ میں موجود ہو“...... سپریم کمپیوٹر نے کہا اور جولیا نے

بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ سپریم کمپیوٹر نے
اسپیس شپ کے زیرو لینڈ کے ہونے کی بات کر ہی دی تھی۔

''میں اس اسپیس شپ کی قیدی ہوں۔ اوور''...... جولیا نے
جواب دیا۔

''قیدی۔ کیا مطلب۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر نے پوچھا۔

''مجھے ارتھ سے زیرو لینڈ کی ایک ناگن، جس کا نام تھریسیا ہے،
نے اغوا کیا تھا۔ وہ مجھے یہاں بے ہوشی کے عالم میں لائی تھی۔
جب مجھے ہوش آیا تو میں اس اسپیس شپ میں موجود تھی۔ تھریسیا
نے اسپیس شپ کے بہت سے فنکشن خراب کر دیئے تھے تاکہ میں
اسے اپنی مرضی سے کسی طرف نہ لے جا سکوں۔ وہ مجھے یہاں چھوڑ
کر چلی گئی تھی۔ اسپیس شپ میں ایک سائنسی کمپیوٹرائزڈ مشین
موجود تھی جس کی مدد سے میں نے اس اسپیس شپ کی کافی حد تک
مرمت کر لی تھی لیکن اسپیس شپ کو چونکہ بیرونی طور پر بھی نقصان
پہنچایا گیا تھا اس لئے میں کوشش کے باوجود اسے کہیں نہیں لے جا
سکتی تھی۔ میں اپنی مدد کے لئے ادھر ادھر بھٹکتی پھر رہی تھی۔ تھریسیا
نے تو اس اسپیس شپ کا ٹرانسمیٹر سسٹم بھی خراب کر دیا تھا جسے میں
نے اسی سائنسی کمپیوٹرائزڈ مشین سے ٹھیک کیا ہے۔ میں اپنی مدد کے
لئے ہی کسی کو پکار رہی تھی کہ تم سے رابطہ ہو گیا۔ اوور''...... جولیا
نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے تمہارے اسپیس شپ کو اسکین کیا ہے۔ اسپیس

شپ کو واقعی اندرونی اور بیرونی طور پر بے حد نقصان پہنچایا گیا
ہے۔ تم نے اسپیس شپ کا اندرونی سسٹم کافی حد تک ٹھیک کر لیا
ہے لیکن اب بھی اس کے بہت سے ایسے فنکشنز باقی ہیں جنہیں
کمپیوٹرائزڈ مشین سے بھی ٹھیک نہیں کیا جا سکا ہے۔ اس کے لئے
باقاعدہ انجینئر کمپیوٹرائز روبوٹ کی ضرورت ہو گی۔ اگر تم چاہو تو میں
تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

''کیسے۔ میرا مطلب ہے تم میری کیسے مدد کر سکتے ہو۔
اوور''...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''میرے پاس ایسے انجینئر روبوٹس موجود ہیں جو ہر قسم کے
اسپیس شپس کی مرمت کر سکتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں ان روبوٹس
سے تمہارا اسپیس شپ بھی ٹھیک کرا سکتا ہوں۔ لیکن تمہارے اسپیس
شپ کا چونکہ کام زیادہ ہے اس لئے میں روبوٹس خلاء میں نہیں بھیج
سکتا۔ اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارا اسپیس شپ ٹھیک ہو جائے تو اس
کے لئے تمہیں ریڈ پلانٹ پر لینڈ کرنا ہو گا۔ میں اس جگہ انجینئر
روبوٹس بھیج دوں گا اور وہ تمہارا اسپیس شپ ٹھیک کر دیں گے اس
کے بعد تم جہاں جانا چاہو جا سکتی ہو۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر نے
کہا۔

''اگر میں تمہارے ریڈ پلانٹ پر نہ لینڈ کروں تو۔ اوور''۔ جولیا
نے شک بھرے لہجے میں کہا۔ وہ حیران ہو رہی تھی کہ ایک کمپیوٹر کو
بھلا اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے کہ اس کا اسپیس شپ ٹھیک کراتا

Downloaded from https://paksociety.com

پھرے۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسی بات کی تھی تاکہ وہ سپریم کمپیوٹر سے اس کا مقصد جان سکے۔

"میں تو تمہاری ہمدردی کے لئے کہہ رہا ہوں۔ اگر تم نہیں چاہتی تو تمہاری مرضی۔ تمہارے پاس دس منٹ ہیں۔ اس وقت تم ریڈ پلانٹ کی رینج میں ہو۔ اگر تم کہو تو میں تمہارے اسپیس شپ کو ریڈ پلانٹ کی طرف کھینچ سکتا ہوں۔ تمہیں بس ریڈ پلانٹ پر آ کر لینڈنگ کرنی ہو گی اور اگر تمہارے دل میں کوئی شک ہے تو پھر میں تمہیں اس کے لئے مجبور نہیں کروں گا۔ اگلے دس منٹ بعد تم ریڈ پلانٹ کی رینج سے نکل جاؤ گی اور پھر میرا تم سے رابطہ بھی نہیں رہے گا۔ اس کے بعد تمہیں کئی سالوں تک اسی طرح اسپیس میں ہی بھٹکنا پڑے گا کیونکہ جس سمت میں تم سفر کر رہی ہو آگے کچھ بھی نہیں ہے نہ کوئی سیارہ اور نہ کوئی دوسرا اسپیس شپ۔ اوور"۔ سپریم کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تم ریڈ پلانٹ میں اکیلے ہو۔ اوور"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہاں ہزاروں کمپیوٹرائزڈ مشینیں اور روبوٹس موجود ہیں۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"کیا ڈاکٹر ایکس بھی تمہارے ساتھ ہے۔ اوور"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ڈاکٹر ایکس یہاں نہیں ہوتا۔ وہ یہاں کبھی کبھار آتا

ہے۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر نے یوں جواب دیا جیسے وہ کمپیوٹر نہ ہو بلکہ انسان ہی ہو جسے ہر بات کا جواب دینا آتا تھا۔

"کیا تمہارے ساتھ کوئی اور انسان بھی موجود ہے۔ اوور"۔ جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہاں کوئی انسان نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی انسان کو ڈاکٹر ایکس بھیج دے تو اس کے بارے میں، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مجھے ڈاکٹر ایکس کی ابھی ہدایات ملی تھیں کہ کچھ دیر میں بلیک برڈز یہاں آ رہے ہیں جو تمہارے جیسا ایک خراب اسپیس شپ لا رہے ہیں جس میں آٹھ انسان موجود ہیں۔ مجھے ان آٹھ انسانوں کو اپنی تحویل میں لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ کون ہیں اور بلیک برڈز انہیں کہاں سے لا رہے ہیں اس کے بارے میں مجھے تفصیلات نہیں بتائی گئی ہیں۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"کیا تم واقعی مشین ہی ہو۔ میرا مطلب ہے کہ تم کمپیوٹر ہو۔ اوور"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ تمہیں کوئی شک ہے کیا۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیونکہ تم میری ہر بات کا اس انداز میں جواب دے رہے ہو جیسے تم مشین نہیں بلکہ جیتے جاگتے انسان ہو۔ اوور"۔ جولیا نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا۔

"مجھے ڈاکٹر ایکس نے تخلیق کیا ہے اور میری میموری میں اس

انداز میں فیڈنگ کی گئی ہے کہ میں اپنی مرضی سے سوچ سکتا ہوں، اپنی مرضی سے بول سکتا ہوں اور اپنی مرضی کے فیصلے بھی کر سکتا ہوں۔ اسی لئے مجھے سپریم کمپیوٹر کا نام دیا گیا ہے۔ میں ہوں تو ایک کمپیوٹر لیکن میری مائنڈ میموری کسی بھی ذہین انسان سے کم نہیں ہے۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''دوسروں کی مدد کرنا بھی ڈاکٹر ایکس نے تمہاری مائنڈ میموری میں فیڈ کر رکھا ہے۔ اوور''...... جولیا نے شک بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی سمجھ ہو۔ تمہارے پاس اب چار منٹ باقی ہیں۔ جو فیصلہ کرنا ہے جلدی کرو۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

''مجھے سوچنے دو۔ اوور''...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے یہ بات بری طرح سے کھل رہی تھی کہ ایک مشینی کمپیوٹر اسے مدد فراہم کرنے کی بات کر رہا تھا اور وہ بھی ایسا مشینی کمپیوٹر جسے ڈاکٹر ایکس جیسے شیطانی دماغ رکھنے والے سائنس دان نے تخلیق کیا تھا اور جولیا جانتی تھی کہ یہ وہی ڈاکٹر ایکس ہے جس نے ونڈر لینڈ بنایا تھا اور وہ ونڈر لینڈ میں ہزاروں لاکھوں فائٹر روبوٹس بنا رہا تھا جنہیں وہ پوری دنیا میں بھیج کر پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا تھا اور پوری دنیا کو مشینی دنیا بنانا چاہتا تھا۔ ڈاکٹر ایکس جیسا شیطانی دماغ رکھنے والا سائنس دان اپنے کسی بھی ماسٹر کمپیوٹر کو اس قدر حساس اور دوسروں کی مدد کرنے والا کیسے بنا سکتا تھا۔ اگر ریڈ پلانٹ پر ڈاکٹر ایکس کا ہولڈ تھا تو سپریم کمپیوٹر اسے ریڈ پلانٹ میں

آنے کی کیسے اجازت دے سکتا تھا اسے تو چاہئے تھا کہ وہ ریڈ پلانٹ کے نزدیک آتے ہی اس کے اسپیس شپ پر حملہ کر دیتا یا اسے وارننگ دے کر ریڈ پلانٹ سے دور جانے کا حکم دے دیتا لیکن وہ اس کے برعکس جولیا کو اس کا اسپیس شپ ٹھیک کرانے کا کہہ رہا تھا۔ اس کے علاوہ جس طرح سے سپریم کمپیوٹر جولیا کی ہر بات کا جواب دے رہا تھا اس سے جولیا کو شک ہو رہا تھا کہ وہ مشینی روبوٹ یا کمپیوٹر نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر ایکس یا پھر اس کا کوئی ساتھی ہے جو کسی مشینی آلے سے بات کر رہا ہے۔ اس لئے جولیا ریڈ پلانٹ پر جانے سے ہچکچا سی رہی تھی۔

''تمہارے پاس دو منٹ باقی ہیں۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر کی آواز سنائی دی اور جولیا چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوگئی۔

''کیا تم واقعی میری مدد کرنا چاہتے ہو۔ اوور''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ اگر تم چاہو تو ورنہ نہیں۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر نے جواب دیا تو جولیا خاموش ہوگئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر سپریم کمپیوٹر نے اسے نقصان پہنچانا ہوتا تو اب تک اس کا اسپیس شپ ہٹ ہو گیا ہوتا اور اگر ریڈ پلانٹ پر کسی اسپیس شپ پر اٹیک کرنے کے لئے اسلحہ موجود نہیں تھا تب سپریم کمپیوٹر اس سے رابطہ تا نہ کرتا اور اسے خاموشی سے وہاں سے نکل جانے دیتا۔

''ایک منٹ۔ اس ایک منٹ کے گزرتے ہی تم میری رینج سے

Downloaded from https://paksociety.com

باہر ہو جاؤ گی۔ پھر میں چاہ کر بھی تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا۔
اوور“...... سپریم کمپیوٹر کی پھر آواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے۔ میں ریڈ پلانٹ پر لینڈ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اوور“...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ وہ پہلے سے ہی خلاء میں بھٹک رہی تھی اور خلاء میں وہ کہاں جا رہی تھی وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی اس لئے جولیا نے سوچ لیا تھا کہ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ سپریم کمپیوٹر واقعی اس کی مدد کر دے اور انجینئر روبوٹس کی مدد سے اس کا اسپیس شپ ٹھیک کرا دے جس سے وہ اسی اسپیس شپ کو لے کر واپس ارتھ پر جا سکتی تھی۔ اگر ایسا نہ بھی ہوتا تو وہ سپریم کمپیوٹر کی مدد سے ارتھ پر چیف یا عمران سے تو رابطہ کر ہی سکتی تھی۔ اس کے پاس وقت بھی کم تھا اس لئے اس نے جو ہو گا دیکھا جائے گا کہ مصداق سپریم کمپیوٹر کی مدد لینے کا فیصلہ کر لیا۔

”گڈ۔ اب تم فوراً اسپیس شپ کا آٹو سسٹم آن کر دو۔ جلدی۔ اوور“...... سپریم کمپیوٹر نے کہا تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر کنٹرول پینل کا آٹو سسٹم آن کرنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی اسپیس شپ کا آٹو کنٹرول سسٹم آن ہوا اسی لمحے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور اسپیس شپ کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اسپیس شپ آگے یا دائیں بائیں جانے کی بجائے نیچے کی طرف جا رہا ہو۔ اسی لمحے اس کے سامنے ایک سکرین آن ہوئی اور

ے ایک سرخ رنگ کا بہت بڑا سیارہ سا دکھائی دینے لگا۔ سیارہ اس کے اسپیس شپ سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اسے سیارے کا منظر بخوبی دکھائی دے رہا تھا۔

سیارے پر بے شمار چھوٹی بڑی پہاڑیاں۔ ڈھلان۔ میدانی علاقے اور گہری گہری کھائیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہاں ہر طرف سرخی ہی سرخی چھائی ہوئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہاں صدیوں سے سرخ بارش ہوتی چلی آ رہی ہو جس نے سیارے کی ہر چیز کو اپنے رنگ میں رنگ دیا ہو۔

سیارہ خشک اور چٹیل دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں پانی اور گھاس پھونس کا ایک تنکا بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہاں ہر طرف ویرانی اور خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ جولیا یہ دیکھ کر حیران ہو رہی تھی کہ وہاں ایک بھی مشین یا روبوٹ دکھائی نہیں دے رہا تھا حالانکہ سپریم کمپیوٹر نے اس سے کہا تھا کہ اس کے ساتھ ہزاروں کمپیوٹرز اور روبوٹس کام کرتے ہیں۔ اسپیس شپ خودکار طریقے سے اسی سرخ سیارے کی جانب بڑھا جا رہا تھا اور جس انداز میں اسپیس شپ نیچے جا رہا تھا جولیا کو اندازہ ہو رہا تھا کہ اسپیس شپ سیارے کے ایک بڑے میدانی علاقے کی طرف جا رہا تھا جو چاروں طرف سے بڑے بڑے اور اونچے اونچے پہاڑوں سے گھرا ہوا تھا اور یہ میدانی علاقہ کسی وادی جیسا ہی تھا۔

”مجھے تو اس سیارے پر کوئی روبوٹ یا مشین دکھائی نہیں دے

رہی ہے۔ اوور"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"جب تم لینڈ کرو گی تو تمہارے سامنے روبوٹس بھی آ جائیں گے اور مشینیں بھی۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"کیا اس سیارے پر آکسیجن موجود ہے۔ اوور"...... جولیا نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

"نہیں۔ یہاں آکسیجن نہیں ہے۔ البتہ سپریم ہیڈ کوارٹر میں آکسیجن ضرور موجود ہے۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

"سپریم ہیڈ کوارٹر۔ میں سمجھی نہیں۔ اوور"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ریڈ پلانٹ پر جہاں میں موجود ہوں۔ اسے سپریم ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر کو تم ڈاکٹر ایکس کا بھی سپریم ہیڈ کوارٹر سمجھ سکتی ہو۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"اگر یہاں آکسیجن نہیں ہے تو کششِ ثقل بھی نہیں ہو گی۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"میرے توسط سے ریڈ پلانٹ پر کششِ ثقل پھیلائی جاتی ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ تمہارا اسپیس شپ یہاں آسانی سے لینڈ کر جائے گا اور تم چاہو تو ارتھ کی طرح یہاں چہل قدمی بھی کر سکتی ہو لیکن تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم نہ صرف خلائی لباس میں ہو بلکہ تمہارے پاس آکسیجن کے سلنڈر اور سلنڈروں میں وافر مقدار میں آکسیجن بھی موجود ہو۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

"میرے پاس سلنڈر ہیں اور ان سلنڈروں میں بہت مقدار میں آکسیجن موجود ہے۔ میں کئی روز تک اسپیس شپ سے باہر رہ کر سلنڈروں سے آکسیجن حاصل کر سکتی ہوں۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم تیاری کر لو۔ لینڈنگ کے بعد جب روبوٹس اسپیس شپ کی چیکنگ کے لئے آئیں گے تو تم ریڈ پلانٹ میں جہاں چاہے چلی جانا۔ تمہیں نہیں روکا جائے گا۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

"کیا میں تمہارے ہیڈ کوارٹر میں بھی آ سکتی ہوں۔ اوور"۔ جولیا نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

"ہاں۔ اوور"...... اس بار سپریم کمپیوٹر نے مبہم سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کا جوابی انداز سن کر جولیا کے ذہن میں فوراً ہی خطرے کی گھنٹیاں بجنا شروع ہو گئیں لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا اس نے اسپیس شپ کا آٹو سسٹم آن کر رکھا تھا۔ جس کا کنٹرول اب سپریم کمپیوٹر کے پاس تھا اور وہ اسے ریڈ پلانٹ کی جانب کھینچ رہا تھا۔ اب اسپیس شپ جولیا اپنی مرضی سے کسی طرف نہیں موڑ سکتی تھی۔ اسی لمحے اسپیس شپ کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیسا جھٹکا تھا۔ اوور"...... جولیا نے پوچھا۔

"تم ریڈ پلانٹ کے مصنوعی کششِ ثقل میں داخل ہوئی ہو۔ یہ کششِ ثقل میں آنے کا کاشن تھا۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر کی

آواز سنائی دی۔ اسی لمحے اچانک جولیا نے میدان کے ایک حصے پر ایک تکون سی بنتے دیکھی اور پھر اس نے تکون سے سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے نقطے سے باہر نکلتے دیکھے جو تیزی سے تکون سے نکل کر باہر میدان میں پھیلتے جا رہے تھے۔ جولیا نے سکرین پر لگے ہوئے چند بٹنوں کو پریس کر کے اس تکون کو زوم کیا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تکون زمین کے نیچے سے ابھر آنے والی ایک سرنگ تھی جس سے سیڑھیاں اوپر آتی دکھائی دے رہی تھیں اور ان سیڑھیوں سے بے شمار روبوٹس نکل کر باہر آ رہے تھے اور بھاگتے ہوئے میدان میں پھیلتے جا رہے تھے۔ ان روبوٹس کے ہاتھوں میں بڑی بڑی اور چمکدار گنیں تھیں جو چپٹی تھیں۔ گنوں کی نالوں پر سرخ رنگ کی روشنی سی چمک رہی تھی جیسے ان سے شرارے سے نکل رہے ہوں۔

''یہ مسلح روبوٹس کیوں آئے ہیں۔ اوور''...... جولیا نے اس بار غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''تمہاری گرفتاری کے لئے۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر کی ٹھہری ہوئی آواز سنائی دی۔

''میری گرفتاری۔ کیا مطلب۔ اوور''...... جولیا نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

''مطلب۔ تمہیں ڈاکٹر ایکس کے حکم سے ریڈ پلانٹ پر گرفتار کیا جائے گا۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تو وہ مدد کی بات تم مجھے جھانسہ دینے کے لئے کہہ رہے تھے۔ اوور''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ تم چونکہ ریڈ پلانٹ کے سرکل میں داخل ہو چکی تھی لیکن تمہارے آٹو سسٹم آف تھے اس لئے میں تمہیں زبردستی ریڈ پلانٹ پر نہیں لا سکتا تھا۔ اسی لئے میں نے تمہیں ان سب باتوں میں الجھا لیا تھا اور تم نے میرے جھانسے میں آ کر آٹو سسٹم آن کر لیا اور میں نے تمہارا اسپیس شپ اپنے کنٹرول میں لے لیا۔ اب تم کچھ بھی کر لو یہاں سے واپس نہیں جا سکو گی۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ بات بھی جھوٹ ہے کہ تم مشینی کمپیوٹر ہو۔ اوور''...... جولیا نے اسی انداز میں پوچھا۔

''نہیں یہ سچ ہے۔ میں کمپیوٹر ہی ہوں اور میرا ڈیزائن ہی ایسا ہے کہ میں عام انسانوں کی طرح بول سکتا ہوں، سن سکتا ہوں اور ہر بات سمجھ سکتا ہوں''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

''ہونہہ۔ ڈاکٹر ایکس۔ وہ کہاں ہے۔ اوور''...... جولیا نے سر جھٹک کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ یہاں نہیں ہے۔ کہاں ہے اس کے بارے میں تمہیں نہیں بتایا جا سکتا۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

''کیوں نہیں بتایا جا سکتا ہے۔ اوور''...... جولیا نے غرا کر کہا۔

”بس نہیں بتایا جا سکتا ہے۔ اب تم اپنے سٹینڈنگ راڈز کھول لو۔ تمہارا اسپیس شپ لینڈنگ پوائنٹ پر آ رہا ہے۔ اگر تم نے سٹینڈنگ راڈز نہ کھولے تو تمہارا اسپیس شپ زمین سے ٹکرا کر اور زیادہ ڈیمیج ہو جائے گا۔ اوور“...... سپریم کمپیوٹر نے کہا تو جولیا چونک کر سکرین کی طرف دیکھنے لگی جہاں اس کا اسپیس شپ واقعی سرخ زمین کے بہت نزدیک پہنچ گیا تھا۔ جولیا چند لمحے غور سے سکرین پر دیکھتی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک ہینڈل نیچے کھینچا تو اچانک اسپیس شپ کا پیندہ کھل گیا اور اس میں سے اسپیس شپ کے لینڈنگ پیڈز باہر نکلنا شروع ہو گئے۔ اسپیس شپ نہایت آہستہ آہستہ نیچے جا رہا تھا۔

تکون نما خلاء بند ہو چکا تھا لیکن تکون نما راستے سے جو مسلح روبوٹس باہر نکلے تھے ان کی تعداد تیس تھی اور وہ اسپیس شپ کے لینڈ ہونے والے مقام کے گرد پھیل گئے تھے۔ کچھ ہی دیر میں اسپیس شپ کے پیڈز سرخ زمین سے لگ گئے۔ اسپیس شپ لینڈ ہونے کے دوران جولیا نے سر پر کنٹوپ چڑھا کر اسے آکسیجن سلنڈروں سے لنک کر لیا تھا اور اسے کیبن سے جو سائنسی اسلحہ ملا تھا وہ پہلے ہی اس نے اپنے لباس میں مخصوص جگہوں پر لگا لیا تھا۔

”تم ریڈ پلانٹ پر لینڈ کر چکی ہو۔ اب تم اسپیس شپ کا دروازہ کھولو اور باہر آ جاؤ۔ اوور“...... سپریم کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

”اگر میں اسپیس شپ سے باہر آنے سے انکار کر دوں تو۔ اوور“...... جولیا نے کہا۔

”تب اس اسپیس شپ کو تباہ کر کے تمہیں یہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ اوور“...... سپریم کمپیوٹر نے مخصوص انداز میں کہا۔

”کیا یہ روبوٹس، اسپیس شپس تباہ کریں گے۔ اوور“...... جولیا نے ونڈ سکرین اور ویژنل سکرینوں سے باہر موجود روبوٹس دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ روبوٹس کے پاس ریڈ بلاسٹر گنیں ہیں جو ایک لمحے میں تمہارے اسپیس شپ کے پرخچے اُڑا سکتی ہیں۔ اوور“...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

”اوکے۔ تو اُڑا دو اسپیس شپ۔ میں اسپیس شپ سے باہر نہیں آؤں گی۔ اوور“...... جولیا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

”کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔ اوور“...... سپریم کمپیوٹر نے پوچھا۔

”یس۔ میں ہلاک ہونا پسند کروں گی لیکن ڈاکٹر ایکس کے لئے تمہیں اپنی گرفتاری نہیں دوں گی۔ اوور“...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

”ایک بار پھر سوچ لو۔ اگر میں نے ان روبوٹس کو حکم دے دیا تو پھر یہاں ہر طرف اسپیس شپ کے ساتھ تمہارے ٹکڑے بکھر جائیں گے۔ اوور“...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

''کوئی پرواہ نہیں۔ اوور''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ اب تم ہلاک ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔ جولیا غور سے باہر موجود روبوٹس کو دیکھ رہی تھی۔ روبوٹس، اسپیس شپ سے تقریباً سو میٹر دور کھڑے تھے اور انہوں نے چاروں طرف سے اسپیس شپ گھیر رکھا تھا۔ چند لمحوں کے بعد اچانک روبوٹس نے لیزر گنیں اٹھائیں اور وہ آگے بڑھنے کی بجائے آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا شروع ہو گئے ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ تباہ ہونے والے اسپیس شپ کی بلاسٹنگ رینج سے دور ہٹنا چاہتے ہوں تاکہ اسپیس شپ کی بلاسٹنگ کا ان پر کوئی اثر نہ ہو۔

جولیا ہونٹ بھینچے ان کی جانب غور سے دیکھ رہی تھی۔ روبوٹس نے لیزر گنوں کے بٹن پریس کر دیئے تھے جس کی وجہ سے ان کی گنوں کے پچھلے حصوں میں اب نیلے رنگ کی روشنی کی لہریں سی سپارک کرتی ہوئی دکھائی دینے لگی تھیں۔

''تمہارے لئے آخری موقع ہے۔ اگر تم اپنی گرفتاری دے دو گی تو تمہاری جان بچ سکتی ہے۔ بصورت دیگر یہ روبوٹس اسپیس شپ سمیت تمہارے ٹکڑے اُڑا دیں گے۔ اوور''...... اچانک ٹرانسمیٹر دوبارہ آن ہوا اور سپریم کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔ لیکن جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''میں کاؤنٹ ڈاؤن شروع کرنے جا رہا ہوں۔ کاؤنٹ ڈاؤن

پورا ہونے تک اگر تم نے ارادہ بدل دیا تو ٹھیک ہے۔ ورنہ کاؤنٹ ڈاؤن پورا ہوتے ہی روبوٹس تم پر بلاسٹر ریز برسا دیں گے۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر کی ایک بار پھر آواز سنائی دی لیکن جولیا نے اب بھی کوئی جواب نہ دیا وہ ہونٹ بھینچے خاموشی سے سکرینوں پر نظر آنے والے روبوٹس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

''دس۔ نو۔ آٹھ''...... سپریم کمپیوٹر نے جولیا کا جواب نہ پا کر کاؤنٹ ڈاؤن کرنا شروع کر دیا۔

''سات۔ چھ۔ پانچ۔ چار''...... سپریم کمپیوٹر رکے بغیر کاؤنٹ ڈاؤن کر رہا تھا۔

''تین۔ دو۔ ایک''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا لیکن جولیا اسی طرح سے خاموش بیٹھی رہی۔

''اوکے۔ فائر''...... اچانک سپریم کمپیوٹر نے کہا اور جیسے ہی اس نے فائر کہا اسی لمحے اسپیس شپ کے اردگرد موجود روبوٹس کی گنوں کی نالوں سے سرخ رنگ کی لیزر لائٹس جیسی روشنیاں نکلیں اور ٹھیک اسپیس شپ سے آ ٹکرائیں۔

اسپیس شپ میں سپر کولنگ ہونے کے باوجود سنگ ہی کی پیشانی پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔ تھریسیا کا رنگ بھی زرد ہو رہا تھا۔ ان دونوں کی نظریں اس روشن دائرے پر جمی ہوئی تھیں جن کی جانب ان کے اسپیس شپ کو لے جایا جا رہا تھا۔

بلیک برڈز نے انہیں آگے اور پیچھے سے جس انداز میں اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا وہ کوشش کے باوجود وہاں سے نہیں نکل سکتے تھے۔ ان کے اسپیس شپ سمیت زیرو کراس روبو فورس کے تمام اسپیس شپس بھی بلیک برڈز کی ریڈ ہیٹ ٹارچوں کی رینج میں تھے جن سے وہ انہیں لمحوں میں جلا سکتے تھے۔ لیکن بلیک برڈز نے ریڈ ہیٹ ٹارچوں سے جلانے کی بجائے انہیں بلیک ہول والے روشن دائرے کی طرف لے جانا شروع کر دیا تھا جسے خلائی زبان میں ایڈرگان کہا جاتا تھا۔

''سنگ ہی وہ ہمیں ایڈگان میں لے جا رہے ہیں''...... تھریسیا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں۔ وہ ہم سب کو ایک ساتھ ختم کرنا چاہتے ہیں اس لئے۔ ہم پر ریڈ ٹارچوں سے حملہ کرنے کی بجائے ہمیں ایڈیگان کی طرف دھکیل رہے ہیں تاکہ ہم ہمیشہ کے لئے ایڈیگان کے بلیک ہول میں گم ہو جائیں''...... سنگ ہی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ چونکہ پیچھے سے مسلسل بلیک برڈز آگے بڑھ رہے تھے اس لئے اسے مجبوراً اپنا اسپیس شپ آگے بڑھانا پڑ رہا تھا اور اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے روبو فورس بھی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ سنگ ہی ہونٹ بھینچے بلیک برڈز اور ان کی ریڈ ٹارچوں سے نکلنے والی سرخ روشنی کی شعاعیں دیکھ رہا تھا جس سے ان کے گرد ایک بیضوی سرکل سا بن گیا تھا اور وہ کوشش کے باوجود اس سرکل سے نہیں نکل سکتے تھے۔ سنگ ہی نے اسپیس شپ کے جیٹ انجن کی سپیڈ بے حد کم کر رکھی تھی تاکہ وہ تیزی سے ایڈیگان کی طرف نہ جائیں لیکن اس کے ہاتھ ان بٹنوں اور لیوروں پر جمے ہوئے تھے جن سے اسپیس شپ کے تمام جیٹ انجن آن کئے جا سکتے تھے اور لیورز سے اسپیس شپ کسی بھی سمت آسانی سے موڑا جا سکتا تھا۔ سنگ ہی بلیک برڈز کے سرکل سے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈ رہا تھا۔ جیسے ہی اسے سرخ شعاعوں میں تھوڑا سا بھی راستہ دکھائی دیتا وہ فوراً جیٹ انجن آن کر کے اسپیس شپ وہاں سے باہر نکال کر لے جاتا لیکن بلیک برڈز

اسے راستہ دینے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

''تو پھر کچھ کرو۔ جان بوجھ کر کیوں موت کے منہ میں جا رہے ہو''...... تھریسیا نے زخمی ناگن کی طرح بل کھاتے ہوئے کہا۔

''میں کوشش کر رہا ہوں لیکن بلیک برڈز نے ہمیں جس بری طرح سے گھیر رکھا ہے ہمارا یہاں سے نکلنا ناممکن ہے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''ہمیں ایڈیگان کی کششِ ثقل میں جانے سے پہلے ہی یہاں سے نکلنا ہو گا اگر ہم ایڈیگان کی کششِ ثقل میں داخل ہو گئے تو ہماری ہر کوشش اکارت جائے گی اور ہمیں سرکل میں جانے اور پھر بلیک ہول میں جانے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی''۔ تھریسیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ تم گھبراؤ نہیں۔ مجھے جیسے ہی کوئی راستہ ملا میں یہاں سے نکل جاؤں گا۔ سامنے موجود بلیک برڈز جس انداز میں پیچھے ہٹ رہے ہیں انہیں یقیناً علم ہو گا کہ ایڈیگان کا کششِ ثقل کہاں سے شروع ہوتا ہے وہ کششِ ثقل شروع ہونے سے پہلے ہی دائیں بائیں مڑ جائیں گے ورنہ ہمارے ساتھ ساتھ انہیں بھی ایڈیگان میں جانا پڑے گا۔ جیسے ہی سامنے والے بلیک برڈز دائیں بائیں ہوں گے میں بھی تیزی سے یہاں سے نکل جاؤں گا''...... سنگ ہی نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ہمیں ایڈیگان میں دھکیلنے کے لئے انہیں ہمارے

راستے سے ہٹنا ہی ہو گا ورنہ ہمارے ساتھ ساتھ یہ سب بھی بلیک ہول میں چلے جائیں گے''...... تھریسیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کچھ بھی ہو میں انہیں ان کے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا''...... سنگ ہی نے کہا۔

''انہوں نے ہمیں پھنسانے کی بڑی خطرناک چال چلی تھی اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گئے تھے۔ کاش تمہیں بلیک برڈز پہلے نظر آ گئے ہوتے''...... تھریسیا نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ ایک بار ہم ان کے گھیرے سے نکل جائیں تو میں اپنی روبو فورس کے ساتھ انہیں گھیر لوں گا اور ان کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ یہ سب ایڈیگان میں نہیں چلے جاتے۔ میں ان کی چال ان پر ہی الٹ دوں گا''...... سنگ ہی نے سرد لہجے میں کہا۔

''ایسا تو تب ہی ہو گا جب ہم ان کے نرغے سے نکل جائیں گے''...... تھریسیا نے کہا۔

''تم خواہ مخواہ مایوس ہونے والی باتیں مت کرو۔ میں کوشش کر تو رہا ہوں''...... سنگ ہی نے منہ بنا کر کہا۔ اسی لمحے اسپیس شپ کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ یہ جھٹکا اس قدر تیز تھا کہ وہ اپنی سیٹوں پر سیٹ بیلٹوں سے بندھے ہونے کے باوجود بری طرح سے ہل کر رہ گئے تھے۔ اسی لمحے اسپیس شپ میں خطرے کا الارم بجنے لگا۔

سنگ ہی نے گھبرا کر دائیں طرف لگی ایک سکرین کی طرف دیکھا تو اس کا رنگ اُڑ گیا۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیسا جھٹکا تھا"...... تھریسیا نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"ہم ایڈیگان کے کششِ ثقل میں داخل ہو گئے ہیں"...... سنگ ہی نے پریشانی کے عالم میں کہا تو تھریسیا کے چہرے پر بھی ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

"کششِ ثقل۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اگر ہم کششِ ثقل میں داخل ہو گئے ہیں تو پھر بلیک برڈز پیچھے کیوں نہیں ہٹے"...... تھریسیا نے سامنے موجود بلیک برڈز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی تک پیچھے کی طرف جاتے دکھائی دے رہے تھے۔

"مجھے نہیں معلوم۔ سکرین پر یہی شو ہو رہا ہے کہ ہم ایڈیگان کے کششِ ثقل میں داخل ہو چکے ہیں اسی لئے تو یہ الارم بج رہا ہے"...... سنگ ہی نے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے سامنے موجود بلیک برڈز کی ریڈ ٹارچیں آف ہوتے دیکھیں اور پھر انہوں نے بلیک برڈز کو دائیں بائیں مڑتے دیکھا۔ دائیں بائیں مڑتے ہی بلیک برڈز تیزی سے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

"یہ کیا۔ اگر ہم ایڈیگان کے کششِ ثقل میں آ گئے ہیں تو بلیک برڈز کششِ ثقل سے کیسے نکل گئے۔ وہ تو ہم سے بہت آگے تھے ہم سے پہلے تو انہیں کششِ ثقل میں جانا چاہئے تھا"...... تھریسیا

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیک برڈز بیک میگنٹ میٹل سے بنے ہوئے ہیں اس لئے شاید کششِ ثقل نے انہیں اپنی طرف نہیں کھینچا ہے۔ میں اب سمجھ گیا ہوں۔ بلیک برڈز نے ہمیں سامنے سے اس لئے کور کیا تھا تاکہ ہم یہی سمجھتے رہیں کہ ایڈیگان کے کششِ ثقل میں جانے سے پہلے وہ دائیں بائیں ہو جائیں گے اور ہمیں پیچھے سے ایڈیگان کی طرف دھکیلنے کی کوشش کریں گے لیکن چونکہ وہ بیک میگنٹ میٹل کے بنے ہوئے ہیں اس لئے بھلا انہیں مقناطیسی طاقت اپنی طرف کیسے کھینچ سکتی تھی۔ ہم ان کے گھیرے میں آگے بڑھتے رہے اور ایڈیگان کے کششِ ثقل کے سرکل میں داخل ہو گئے۔ اب جبکہ وہ ہمیں ایڈیگان کے کششِ ثقل میں پہنچا چکے ہیں اس لئے وہ یہاں سے نکل گئے ہیں"...... سنگ ہی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہم اس کششِ ثقل سے باہر نہیں نکل سکیں گے"۔ تھریسیا نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"میں کوشش کرتا ہوں لیکن مجھے نہیں لگتا کہ ہم موت کے منہ میں جانے سے بچ سکیں۔ میں نے اسپیس شپ کے تمام جیٹ انجن آن کر رکھے ہیں لیکن دیکھ لو ہمارا اسپیس شپ اور روبو فورس کے اسپیس شپ تیزی سے ایڈیگان کے سرکل کی جانب بڑھتے جا رہے ہیں۔ ابھی تو کششِ ثقل کی وجہ سے یہ حال ہے۔ جب ہم سرکل میں داخل ہوں گے تو نجانے ہمارا کیا حال ہو"...... سنگ ہی نے

پریشانی کے عالم میں کہا۔

"بیک انجن آن کرو اور کششِ ثقل سے نکلنے کی کوشش کرو۔ جلدی"۔ تھریسیا نے کہا تو سنگ ہی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے بیک والے دونوں جیٹ انجن آن کر لئے۔ انہیں ونڈ سکرین سے جیٹ انجنوں سے آگ کے شعلے سے نکلتے دکھائی دیئے۔ سنگ ہی انجن کی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا۔ جیٹ انجن آن ہونے کی وجہ سے آگے جاتے ہوئے اسپیس شپ کی رفتار قدرے کم ہو گئی تھی لیکن وہ رکا نہیں تھا حالانکہ بیک انجنوں کے آن ہوتے ہی انہیں بیک جانا چاہئے تھا لیکن ایسا نہیں ہو رہا تھا۔ سنگ ہی ہونٹ بھینچے لیور کھینچتے ہوئے مسلسل انجنوں کی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا۔ انجنوں کی رفتار بڑھنے کی وجہ سے ان کے اسپیس شپ کی آگے بڑھنے کی رفتار کافی کم ہو گئی تھی لیکن وہ اب بھی پیچھے نہیں جا رہا تھا۔ ان کے پیچھے زیرو کراس فورس کے روبوٹس نے بھی اپنے اسپیس شپس کے بیک انجن آن کر لئے تھے لیکن ان کی رفتار کم نہیں ہو رہی تھی اور وہ تیزی سے روشن دائرے کی جانب بڑھے جا رہے تھے۔

"رفتار اور بڑھاؤ سنگ ہی۔ اور بڑھاؤ"...... تھریسیا نے بے چین انداز میں کہا۔ اس کی نظریں ایڈیگان کے سرکل پر جمی ہوئی تھیں جو آہستہ آہستہ ان کے نزدیک آتا جا رہا تھا اور سرکل میں انہیں بڑے بڑے شہاب ثاقب چکراتے ہوئے اب صاف دکھائی دینا شروع ہو گئے تھے۔ زیرو کراس فورس کے کئی اسپیس شپ تیز

رفتاری کے باعث سرکل میں داخل ہو گئے تھے اور اب وہ بھی دائرے کے مرکز پر گھوم رہے تھے۔

"سنگ ہی۔ جلدی کرو۔ ایڈیگان نزدیک آتا جا رہا ہے۔ رفتار بڑھاؤ۔ جیٹ انجنوں کا فائر پریشر اور زیادہ کرو ورنہ ہم دونوں بے موت مارے جائیں گے"...... اس بار تھریسیا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ سنگ ہی پوری قوت سے لیورز کھینچ رہا تھا۔ اس کا سارا چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا جیسے لیور کھینچ کر جیٹ انجنوں کی سپیڈ بڑھانے کے لئے اسے اپنی پوری قوت صرف کرنی پڑ رہی ہو۔ اسپیس شپ ایڈیگان کے سرکل کی طرف جاتے دیکھ کر اس کی آنکھیں بھی پھٹ سی رہی تھیں۔ بھیانک موت لمحہ بہ لمحہ ان کے نزدیک آتی جا رہی تھی۔ وہ بار بار پینل پر لگے ہوئے میٹروں کی جانب دیکھ رہا تھا جن کی سوئیاں تھرتھراتی ہوئی لاسٹ پوائنٹ کی طرف جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ میٹر انجنوں کی رفتار بتانے کے ساتھ ساتھ اسپیس شپ پر ایڈیگان کی کششِ ثقل کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے بارے میں بھی بتاتے تھے اور ان سے سنگ ہی کو بھی پتہ چل رہا تھا کہ اسپیس شپ سے ایڈیگان کا سرکل کتنے فاصلے پر ہے اور وہ کتنی دیر میں اس سرکل میں داخل ہو جائے گا۔

"تھریسیا تم ری انٹری سسٹم آن کرو۔ ری انٹری سسٹم کا پریشر ہمیں نیچے دھکیلنے میں مدد دے سکتا ہے۔ جلدی کرو"...... سنگ ہی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو تھریسیا بھوکی بلی کی طرف

کنٹرول پینل پر جھپٹ پڑی اور اس نے تیزی سے مختلف بٹن
پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سات آٹھ بٹن پریس کر کے اس نے
ایک ہینڈل نیچے کھینچا تو اچانک اسپیس شپ کے ٹاپ پر لگے ہوئے
بھاپ نما گیس خارج کرنے والے منی ٹنل کھل گئے اور ان سے تیز
شور کے ساتھ بھاپ جیسی گیس خارج ہونے لگی۔ گیس خارج
ہوتے ہی اسپیس شپ کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ نیچے کی طرف جانے
لگا۔

”گڈ شو۔ گیس پریشر اور بڑھاؤ۔ یہ ہمارے کام آ سکتا ہے۔
ہری اَپ“...... سنگ ہی نے اسپیس شپ نیچے جاتے دیکھ کر اور
زور سے چیختے ہوئے کہا تو تھریسیا نے گیس پریشر اور بڑھانا شروع
کر دیا۔ اسپیس شپ کو اب مسلسل جھٹکے لگ رہے تھے کبھی وہ آگے
بڑھنے لگتا اور کبھی پیچھے ہٹ کر نیچے بیٹھنا شروع ہو جاتا۔ سنگ ہی
اور تھریسیا انجنوں اور ری انٹری سسٹم کا پریشر مسلسل بڑھاتے جا
رہے تھے۔ انہوں نے فل سسٹم آن کر رکھے تھے جو ان کے لئے
خطرناک ثابت ہو سکتے تھے۔ جیٹ انجنوں سے خارج ہونے والی
آگ سے برنرز کے اگلے سرے سرخ ہو گئے تھے جو کسی بھی وقت
پگھل سکتے تھے اور ری انٹری سسٹم کی گیس جو اسپیس شپ کو نیچے
لے جانے اور دائیں بائیں موڑنے میں مدد دیتی تھی زیادہ پریشر کی
وجہ سے ان کے برنرز بھی پھٹ سکتے تھے جس کے نتیجے میں اسپیس
شپ بھی تباہ ہو سکتا تھا لیکن سنگ ہی اور تھریسیا مسلسل اپنے کام

ہی جٹے رہے وہ نہ انجنوں کی رفتار میں کمی لا رہے تھے اور نہ ری
انٹری سسٹم کا گیس پریشر کم کر رہے تھے۔ چونکہ اسپیس شپ کے
وں ری بیک سسٹم پر پریشر تھا اس لئے اسپیس شپ بری طرح
سے لرزنا شروع ہو گیا تھا۔ جس طرح سے بھونچال آنے پر زمین
گونج دار آواز کے ساتھ لرزتی ہے بالکل اسی طرح سے اس وقت
اسپیس شپ لرز رہا تھا۔

اچانک اسپیس شپ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ ایڈیگان سے
کئی میٹر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

”یہ کیسے ہوا ہے۔ کیا کیا ہے تم نے“...... سنگ ہی نے چونک
کر کہا۔

”کچھ نہیں۔ میں نے ری انٹری سسٹم کی رفتار کم کر کے ایک دم
سے بڑھا دی تھی“...... تھریسیا نے جواب دیا۔

”ویری گڈ۔ دوبارہ ایسا کرو۔ ایسا کرنے سے ہم زیادہ تیزی
سے پیچھے ہٹ سکتے ہیں“...... سنگ ہی نے کہا تو تھریسیا نے اثبات
میں سر ہلا کر لیور کی مدد سے گیس پریشر ایک لمحے کے لئے کم کیا
پھر بڑھا دیا۔ ایک بار پھر اسپیس شپ کو جھٹکا لگا اور وہ تیزی
سے پیچھے ہٹ گیا۔ اسپیس شپ کو اس طرح پیچھے جاتا دیکھ کر تھریسیا
کی آنکھوں میں بھی جیسے امید کی چمک ابھر آئی اس نے وقفے
وقفے سے گیس پریشر کم کر کے اسے بڑھانا شروع کر دیا جس سے
اسپیس شپ کافی حد تک ایڈیگان سے پیچھے ہٹ گیا تھا۔

Downloaded from https://paksociety.com

تھریسیا کی یہ تکنیک کام کر رہی تھی اور اسپیس شپ ایڈیگان کی طرف جانے کی بجائے اب تیزی سے پیچھے ہٹتا جا رہا تھا اور چونکہ اس تکنیک کو استعمال کرنے میں انسانی دماغ کام کر رہا تھا اس لئے وہ دونوں موت کے منہ میں جانے سے بچ گئے تھے لیکن روبوٹس میں چونکہ انسانی سوجھ بوجھ نہیں ہوتی اور وہ انسانی ہدایات پر ہی عمل کرتا تھا اس لئے وہ اس تکنیک کا استعمال نہیں کر سکے تھے اور کششِ ثقل انہیں مسلسل ایڈیگان کے سرکل کی طرف کھینچ رہی تھی۔ سنگ ہی اور تھریسیا چونکہ ابھی خود کششِ ثقل سے نکلنے کے لئے جدو جہد کر رہے تھے اس لئے وہ بھلا اس تکنیک کے بارے میں زیرو کراس روبو فورس کو کیا بتاتے اس لئے زیرو کراس روبو فورس تیز رفتاری سے ایڈیگان کے سرکل میں داخل ہوتی جا رہی تھی اور سرکل میں داخل ہوتے ہی وہ سرکل کے ساتھ گھومنا شروع ہو گئے اور سرکل انہیں تیز رفتاری سے گھماتا ہوا بلیک ہول کی جانب لے جا رہا تھا۔

”بس تھوڑا سا اور پھر ہم ایڈیگان کے سرکل سے نکل جائیں گے“...... سنگ ہی نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسپیس شپ میں اب بھی خطرے کا الارم بج رہا تھا جس سے انہیں معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ابھی تک ایڈیگان کے کششِ ثقل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ تھریسیا نے سنگ ہی کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ایک لمحے کے لئے گیس کا پریشر کم کرتی اور پھر لیور کھینچ کر پوری قوت

سے گیس پریشر بڑھا دیتی جس سے اچانک اسپیس شپ کو زور دار جھٹکا لگتا اور وہ کئی میٹر پیچھے ہٹ آتا۔ پھر ایک بار تھریسیا نے جیسے ہی اسپیش شپ کو ری انٹری سسٹم کے تحت پیچھے دھکیلا اسی لمحے اسپیس شپ میں بجتا ہوا سائرن خاموش ہو گیا۔ سائرن کے بند ہوتے ہی اچانک اسپیس شپ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس بار اسپیس شپ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے کی طرف اُڑتا چلا گیا۔

”ہم کششِ ثقل سے نکل آئے ہیں۔ ری انٹری سسٹم آف کرو جلدی“...... سنگ ہی نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی جیٹ انجنوں کی رفتار کم کرنا شروع ہو گیا۔ تھریسیا نے لیور اور ہینڈل اونچے کئے اور پھر اس نے جلدی جلدی وہ بٹن آف کرنے شروع کر دیئے جن سے اس نے ری انٹری سسٹم آن کئے تھے۔ کچھ ہی دیر میں اسپیس شپ نارمل رفتار میں آ گیا۔ سنگ ہی نے جیٹ انجنوں کی رفتار مسلسل کم کرتے ہوئے انہیں آف کر دیا تھا۔ اسپیس شپ اب بغیر انجنوں کے پیچھے کی طرف اُڑا چلا جا رہا تھا۔ سنگ ہی چند لمحے اسپیس شپ کنٹرول کرتا رہا پھر اس نے مختلف بٹن پریس کئے اور اسپیس شپ کو خلاء میں روکنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد ان کا اسپیس شپ خلاء میں معلق ہو گیا۔ جیسے ہی اسپیس شپ خلاء میں معلق ہوا سنگ ہی نے لیور چھوڑے اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر تیز تیز سانس لینا شروع ہو گیا جیسے اس سارے عمل سے وہ بری طرح سے تھک گیا ہو۔ اس کا چہرہ اب تک پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔

یہی حال تھریسیا کا تھا وہ اب بھی دور نظر آنے والے ایڈیگان کی طرف دیکھ رہی تھی جس میں ان کی ساری روبو فورس جا کر غائب ہو چکی تھی۔

''موت کے منہ میں جانے سے بال بال بچے ہیں''...... تھریسیا نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بلیک برڈز نے ہمیں واقعی زبردست انداز میں پھنسا لیا تھا اگر تم عقلمندی نہ کرتی اور ری انٹری سسٹم کو کم اور زیادہ نہ کرتی تو شاید ہی ہم کششِ ثقل سے نکل پاتے''...... سنگ ہی نے بھی اسی انداز میں کہا۔

''ہم دونوں تو بچ گئے ہیں لیکن ہماری روبو فورس ایڈیگان کا شکار بن گئی ہے''...... تھریسیا نے کہا۔

''ہاں۔ ہمیں اپنی پڑی ہوئی تھی اس لئے ہم روبو فورس کو ری انٹری سسٹم کے تحت کششِ ثقل سے نکلنے کا نہیں بتا سکے تھے اس لئے وہ سب ایڈیگان کی نذر ہو گئے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''یہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ کوئی ایک بلیک برڈ بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ شاید انہیں یقین ہو گیا ہو گا کہ ہم ایڈیگان کے کششِ ثقل میں داخل ہو گئے ہیں تو ہم کسی بھی صورت میں ایڈیگان میں جانے سے نہیں بچ سکیں گے اس لئے وہ یہاں سے واپس چلے گئے ہیں''...... تھریسیا نے ونڈ سکرین اور ویژل سکرینوں سے اردگرد دیکھتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے ہمیں موت کے منہ میں پھنسا کر انہوں نے مطمئن ہو کر یہاں سے جانا ہی تھا۔ انہیں یہاں رک کر کیا کرنا تھا''۔ سنگ ہی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''اب ہم اکیلے رہ گئے ہیں۔ اگر بلیک برڈز دوبارہ آ گئے تو کیا ہم اکیلے ان کا مقابلہ کر سکیں گے''...... تھریسیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ہم اکیلے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ ہمیں اپنی مدد کے لئے زیرو لینڈ سے مزید فورس منگوانی پڑے گی۔ ہم اکیلے جا کر اسپیس ورلڈ تباہ نہیں کر سکیں گے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''تو پھر سپریم کمانڈر کو کال کرو اور انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کر دو اور مدد کے لئے مزید زیرو کراس روبو فورس منگوا لو''۔ تھریسیا نے کہا۔ سنگ ہی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ دائیں طرف لگی ہوئی ایک سکرین کی جانب دیکھ رہا تھا جس پر عجیب و غریب نقشہ سا بنا ہوا تھا۔ اس نقشے میں ہر طرف سیارے اور ان کی طرف جانے والے وے دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک سرخ رنگ کا گولا سا چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ کیا ہے''...... تھریسیا نے سنگ ہی کو اس سکرین کی طرف متوجہ پا کر خود بھی سکرین پر چمکتے ہوئے سرخ گولے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ مارس جیسا ایک سیارہ ہے جسے عام طور پر ریڈ پلانٹ یا

سرخ سیارہ کہا جاتا ہے۔ اس سیارے کو چونکہ ابھی دنیا والوں نے تلاش نہیں کیا ہے اس لئے اسے ابھی کوئی نام نہیں دیا گیا ہے لیکن ہم اس سیارے کو ریڈ پلانٹ ہی کہیں گے۔ اس کا صرف رنگ ہی مریخ جیسا ہے ورنہ یہ عام اور چھوٹا سیارہ ہے جو ارتھ سے لاکھوں نوری سالوں کے فاصلے پر موجود ہے"...... سنگ ہی نے جواب دیا۔

"یہ بلنک کیوں کر رہا ہے۔ ہمارا اس سیارے سے کیا واسطہ"...... تھریسیا نے پوچھا۔

"اس سکرین کا تعلق ریڈ پاور مشین سے ہے جس کا لنک کراسک پاور سے ہے۔ لگتا ہے کہ ریڈ پاور کا کراسک پاور سے لنک ہو گیا ہے اور یہ ہمیں یہی شو کرا رہا ہے کہ اس اسپیس شپ کو اسی ریڈ پلانٹ پر لے جایا گیا ہے جس پر کراسک پاور لگا ہوا تھا"...... سنگ ہی نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ڈاکٹر ایکس نے اپنا خفیہ ہیڈ کوارٹر ریڈ پلانٹ میں بنا رکھا ہے"...... تھریسیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہوسکتا ہے"...... سنگ ہی نے مبہم سے انداز میں کہا۔

"ہوسکتا ہے سے تمہاری کیا مراد ہے۔ جب کراسک پاور اس سیارے میں ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اسپیس شپ اسی سیارے میں لے جایا گیا ہے جس میں ارتھ کے آٹھ سائنس دان موجود تھے"...... تھریسیا نے کہا۔

"ضروری نہیں ہے کہ اسی سیارے میں ڈاکٹر ایکس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہو۔ البتہ اس سیارے میں ان کا کوئی عارضی ہیڈ کوارٹر ضرور ہوسکتا ہے۔ ڈاکٹر ایکس اتنا تر نوالہ نہیں ہے کہ وہ ریڈ پلانٹ جیسے عام سیاروں میں اپنا مین ہیڈ کوارٹر بنائے اور وہیں رہے۔ وہ اپنے کسی اسپیس اسٹیشن میں ہو گا۔ البتہ ریڈ پلانٹ میں اس کا کوئی نہ کوئی ہیڈ کوارٹر ضرور ہے ورنہ وہ سائنس دانوں والے اسپیس شپ کو وہاں کیوں لے جاتے"...... سنگ ہی نے کہا۔

"کیا ہم اس سیارے پر جا سکتے ہیں"...... تھریسیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ جا سکتے ہیں"...... سنگ ہی نے جواب دیا۔

"کیا ہمارا وہاں اکیلے جانا درست ہو گا۔ اگر وہاں ڈاکٹر ایکس کا کوئی خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے تو اس نے وہاں لازماً حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ریڈ پلانٹ کی طرف جائیں اور وہاں سے بے شمار میزائل نکل کر ہمارے اسپیس شپ کو تباہ کر دیں"...... تھریسیا نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے انہوں نے بے شمار انتظامات کر رکھے ہوں گے لیکن وہ ہمارے اسپیس شپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے"...... سنگ ہی نے کہا۔

"کیوں۔ وہ ہمارے اسپیس شپ کو کوئی نقصان کیوں نہیں پہنچا سکتے کیا ہم ان کی نگاہوں میں نہیں آئیں گے۔ تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے ہمارا اسپیس شپ ان کی نظروں میں آئے بغیر خاموشی سے

ریڈ پلانٹ پر پہنچ جائے گا‘‘...... تھریسیا نے کہا۔

’’نہیں۔ میں نے ایسا نہیں کہا ہے ہم ان کی نظروں میں آئیں گے اور وہ ہم پر حملہ کرنے کی بھی کوشش کریں گے لیکن ان کی یہ کوشش رائیگاں چلی جائے گی اور وہ ہم پر میزائل تو کیا ایک معمولی سی ریز بیم بھی فائر نہیں کر سکیں گے‘‘...... سنگ ہی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ تھریسیا حیرت سے اسے مسکراتے دیکھ رہی تھی۔ سنگ ہی کو اس نے بہت کم مسکراتے دیکھا تھا اور وہ جب بھی مسکراتا تھا تو اس کی مسکراہٹ کے پیچھے سینکڑوں راز چھپے ہوتے تھے ایسے راز جن کے آشکار ہوتے ہی ہر طرف خوفناک اور نہ رکنے والی تباہی کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔

’’وقت آنے پر تمہیں سب پتہ چل جائے گا‘‘...... سنگ ہی نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کیا پتہ چل جائے گا‘‘...... تھریسیا نے اسی طرح سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

’’یہی کہ ریڈ پلانٹ سے ہم پر میزائل یا ریز فائر کیوں نہیں کی جا سکتی‘‘...... سنگ ہی نے کہا۔

’’تو اب بتا دو۔ اب بتانے میں کیا ہرج ہے‘‘...... تھریسیا نے منہ بنا کر کہا۔

’’ابھی نہیں۔ ابھی ہمیں ریڈ پلانٹ پر جانا ہے۔ تم بس چاروں طرف نگاہ رکھو اور دعا کرو کہ اس طرف کوئی بلیک برڈ نہ آ جائے ورنہ اس بار ہم ان کی ریڈ ہیٹ لائٹس سے نہیں بچ سکیں گے‘‘۔ سنگ ہی نے کہا تو تھریسیا برے برے منہ بنانا شروع ہو گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے اچانک اسپیس شپ میں ایک بار پھر الارم بج اٹھا۔ الارم کی آواز سن کر وہ دونوں بری طرح سے اچھل پڑے اور گھبرائی ہوئی نظروں سے سکرینوں کی طرف دیکھنے لگے لیکن انہیں وہاں کوئی بلیک برڈ یا کوئی دوسرا اسپیس شپ دکھائی نہ دیا۔

’’کیا مطلب۔ اگر یہاں کوئی اسپیس شپ نہیں ہے تو پھر یہ الارم کیوں بج رہا ہے‘‘...... تھریسیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

’’بیک سکرین آن کرو۔ جلدی‘‘...... سنگ ہی نے تیز لہجے میں کہا تو تھریسیا نے کنٹرول پینل کے چند بٹن پریس کر دیئے۔ اسی لمحے ان کے سامنے ایک اور سکرین آن ہوئی اور اس پر اسپیس شپ کے عقب کا منظر دکھائی دینے لگا۔ سکرین کا منظر دیکھ کر وہ دونوں اس بری طرح سے اچھلے جیسے اچانک ان کے عقب سے بے شمار بلیک برڈز نے آ کر ان کے اسپیس شپ پر ریڈ ہیٹ لائٹ پھینک دی ہو۔ ان دونوں کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے اس قدر پھیل گئی تھیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔ باہر کا منظر ہی کچھ ایسا تھا جس پر شاید وہ دونوں کبھی مر کر بھی یقین نہیں کر سکتے تھے۔

عمران کا دماغ کسی تیز رفتار لٹو کی طرح سے گھوم رہا تھا۔ دماغ کے ساتھ ساتھ اسے اپنا جسم بھی بری طرح سے گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ پہلے تو اسے سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ پھر اس نے سب سے پہلے اپنا دماغ سنبھالا اور دماغ میں سیاہ نقطہ سا بنا کر اس پر اپنی پوری توجہ مرکوز کر دی اور پھر اس نے اپنا دماغ کنٹرول کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کا دماغ اس کے کنٹرول میں آ گیا اور اسے معلوم ہو گیا کہ ہوا کیا تھا۔

ریڈ اسپیس شپ کے ٹاپ پر موجود اس کے ساتھیوں نے نیچے سے آتے ہوئے جس بلیک برڈ کو نشانہ بنایا تھا اس بلیک برڈ نے تباہ ہونے سے ایک لمحہ قبل ان پر ایک ساتھ چار میزائل فائر کر دیئے تھے۔ عمران نے اپنا ریڈ اسپیس شپ ان میزائلوں سے بچانے کی کوشش کی اور ریڈ اسپیس شپ سیدھا کر کے موڑ کر وہاں سے نکل

ہی رہا تھا کہ ایک میزائل ٹھیک ریڈ اسپیس شپ کے قریب آ کر پھٹا تھا جس کی رزلٹنس اس قدر زیادہ تھی کہ ریڈ اسپیس شپ اس کی زد میں آ کر کسی سکے کی طرح الٹتا پلٹتا ہوا اوپر کی جانب اٹھتا چلا گیا تھا اور چونکہ وہ اسپیس میں تھے اس لئے ریڈ اسپیس شپ رکے بغیر اسی طرح الٹتا پلٹتا ہوا مسلسل اوپر کی طرف اٹھتا چلا جا رہا تھا۔ جس کے نتیجے میں ریڈ اسپیس شپ کے ساتھ وہ سب اور ان کے دماغ بھی بری طرح سے الٹ پلٹ رہے تھے۔

عمران نے اپنا دماغ قابو میں کرتے ہی تیزی سے الٹتے پلٹتے ہوئے ریڈ اسپیس شپ کے کنٹرول پینل پر لگے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے ساتھ ہی اس نے لیورز پکڑ کر انہیں نہایت ماہرانہ انداز میں دائیں بائیں حرکت دینی شروع کر دی۔

لیورز کے دائیں بائیں حرکت دینے کی وجہ سے ریڈ اسپیس شپ کے الٹنے پلٹنے میں کافی فرق آ گیا تھا۔ عمران نے مزید بٹن پریس کرتے ہوئے جیٹ انجن آف کئے اور ریڈ اسپیس شپ کے چاروں کناروں پر لگے ہوئے پائپوں سے گیس کا اخراج کرنا شروع کر دیا جس سے چند ہی لمحوں میں ریڈ اسپیس شپ کا الٹنا پلٹنا ختم ہو گیا لیکن وہ اب بھی تیزی سے بلندی کی جانب اٹھتا جا رہا تھا اور اس کے اوپر اٹھنے کی رفتار انتہائی تیز تھی۔ عمران نے ریڈ اسپیس شپ سیدھا کرتے ہی اس کی اوپر اٹھنے کی رفتار کم کرنا شروع کر دی۔ مسلسل اور کافی دیر جدو جہد کرنے کے بعد آخر کار وہ ریڈ

اسپیس شپ نارمل پوزیشن میں لانے میں کامیاب ہو گیا۔ ریڈ اسپیس شپ کو کنٹرول کرنے کے بعد عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔

اس کے ساتھی جو سیٹ بیلٹوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے ان کے دماغ اب بھی گھوم رہے تھے اور ان کے سر کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف گرتے جا رہے تھے۔

"تم سب ٹھیک ہو"...... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ لیکن ان میں سے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ظاہر ہے جب ان کے دماغ ہی ان کے کنٹرول میں نہیں تھے تو وہ عمران کی بات کیسے سن سکتے تھے۔ عمران نے سر گھما کر ان سب کی طرف دیکھا۔ ان سب کی آنکھیں بند تھیں۔ پھر اچانک عمران کو اپنے ان چار ساتھیوں کا خیال آیا جو بلیک برڈز کو بی آر بی سے نشانہ بنانے کے لئے ریڈ اسپیس شپ سے باہر گئے ہوئے تھے اور ریڈ اسپیس شپ کے ٹاپ پر موجود تھے۔ جس سکرین پر عمران انہیں دیکھ رہا تھا وہ سکرین ریڈ اسپیس شپ الٹ پلٹ ہونے کی وجہ سے خود بخود آف ہو گئی تھی۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سکرین آن کرنے کے لئے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن سکرین آن نہ ہوئی۔ عمران نے فوراً ریڈیو کنٹرول آن کیا اور اپنے ساتھیوں سے لنک کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ٹائیگر، جوزف، جوانا، کراسٹی کیا تم میری آواز سن رہے

ہو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا لیکن ان چاروں کی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔

"جوزف، جوانا۔ کہاں ہو تم۔ تم چاروں ٹھیک تو ہو نا"۔ عمران نے ایک بار پھر تیز آواز میں کہا لیکن اس بار بھی جواب میں ان کی کوئی آواز سنائی نہیں دی اور ان کی طرف سے خاموشی پا کر عمران کے چہرے پر انتہائی تشویش کے سائے لہرانے شروع ہو گئے۔ وہ بار بار ان چاروں سے لنک کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور سکرین آن کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن نہ ہی سکرین آن ہو رہی تھی اور نہ ہی ان چاروں سے اس کا رابطہ ہو رہا تھا۔

"کہیں ریڈ اسپیس شپ کو لگنے والے جھٹکے نے انہیں ریڈ اسپیس شپ سے الگ تو نہیں کر دیا تھا اور وہ کہیں خلاء میں تو نہیں رہ گئے"...... اچانک عمران کے دماغ میں ایک خیال آیا اور اس خیال کے آتے ہی یکبارگی وہ لرز کر رہ گیا۔ میزائل کی بلاسٹنگ رزسٹنس سے اگر ان کے میگنٹ شوز کھل گئے ہوتے یا ریڈ اسپیس شپ سے الگ ہو گئے ہوتے تو ان کا ریڈ اسپیس شپ کے ٹاپ پر ہونا ناممکن تھا اور ان کے ٹاپ پر نہ ہونے کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ وہ خلاء میں ہی کہیں رہ گئے ہیں۔ یہ خیال عمران کے لئے اس قدر روح فرسا تھا کہ اس جیسا مضبوط اعصاب کا مالک بھی بری طرح سے لرز کر رہ گیا تھا۔ عمران سکرین آن کرنے کے لئے مسلسل کنٹرول پینل کو آپریٹ کر رہا تھا لیکن اس کی ہر کوشش

رائیگاں جا رہی تھی شاید ریڈ اسپیس شپ کے الٹنے پلٹنے کی وجہ سے اس کے سسٹم میں کوئی خلل آ گیا تھا۔ ابھی عمران سکرین آن کر ہی رہا تھا کہ اچانک ریڈ اسپیس شپ میں فائر الارم بجنا شروع ہو گیا۔ فائر الارم سنتے ہی عمران کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

"اوہ۔ لگتا ہے ریڈ اسپیس شپ کے کسی حصے پر آگ لگ گئی ہے"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے فوراً ریڈ اسپیس شپ کی باڈی اور اس کے مکینیکل سسٹم چیک کرنے والا کمپیوٹر آن کیا اور پھر وہ مختلف سوئچ آن کرتا اور بٹن پریس کرتا چلا گیا کچھ ہی دیر میں اس کے سامنے ایک اور چھوٹی سکرین آن ہو گئی اور اس پر ریڈ اسپیس شپ کا نچلا حصہ دکھائی دینے لگا۔ سکرین پر نظر پڑتے ہی عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ سکرین پر اسپیش شپ کے پیندے پر نہ صرف آگ لگی ہوئی تھی بلکہ پیندے پر ایک کافی بڑا سوراخ دکھائی دے رہا تھا جو شاید بلاسٹ ہونے والے میزائل کے ٹکڑے سے بنا تھا۔ اس حصے میں ریڈ اسپیس شپ کا مکینیکل سسٹم تھا جس سے اس کے تمام جیٹ انجن آن کئے جا سکتے تھے اور ریڈ اسپیس شپ کو کسی بھی طرف موڑا اور پلٹایا جا سکتا تھا۔ مکینیکل سسٹم کا کافی بڑا حصہ تباہ ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے عمران اب نہ ریڈ اسپیس شپ کا کوئی انجن آن کر سکتا تھا اور نہ ہی ریڈ اسپیس شپ موڑ کر کسی طرف لے جا سکتا تھا اور اسی حصے میں زبردست آگ بھی لگی ہوئی تھی جہاں سے آگ کے شعلے اور

چنگاریاں مسلسل پھوٹتی دکھائی دے رہی تھیں۔ تیز آگ کی وجہ سے پیندے پر ہونے والے سوراخ کے کنارے انتہائی حد تک سرخ ہو رہے تھے اور عمران جانتا تھا کہ اسی سسٹم کے ساتھ ہی وہ مشین لگی ہوئی تھی جس سے ریڈ اسپیس شپ میں مسلسل آکسیجن مہیا ہوتی رہتی تھی اگر آگ کی وجہ سے اس مشین پر کوئی اثر پڑتا تو ریڈ اسپیس شپ میں پیدا ہونے والی آکسیجن ختم ہو سکتی تھی اور آکسیجن ختم ہونے کا مطلب ان کی صریحاً موت کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ ابھی عمران یہ سب دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک ریڈ اسپیس شپ کے کنٹرول پینل پر جلتے بجھتے بلب آف ہونا شروع ہو گئے۔ ریڈ اسپیس شپ میں مختلف مشینوں اور کمپیوٹرز چلنے کی جو گونج تھی وہ بھی بند ہوتی جا رہی تھی۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سسٹم آن رکھنے کی کوشش کی مگر ایک ایک کر کے ریڈ اسپیس شپ کے تمام سسٹم آف ہوتے چلے گئے اور تمام سکرینیں بھی بند ہو گئیں یہاں تک کہ ریڈ اسپیس شپ کے اندر اور باہر جو لائٹس جل رہی تھیں وہ بھی آف ہو گئیں اور ریڈ اسپیس شپ میں جیسے موت کا سا سناٹا چھا گیا۔

"لگتا ہے اب خلاء سے بھی اوپر جانے کا وقت آ گیا ہے"۔ عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ مختلف بٹن پریس کرتا رہا لیکن ایک ایک کر کے ریڈ اسپیس شپ کے تمام فنکشنز آف ہو گئے تھے۔ اب ریڈ اسپیس شپ بغیر کسی انجن اور بغیر کسی کنٹرول کے خود

بخود اوپر اٹھتا جا رہا تھا گو کہ اس کے اوپر اٹھنے کی رفتار تیز نہیں تھی لیکن اب عمران کسی بھی طریقے سے اسے مزید بلندی پر جانے سے نہیں روک سکتا تھا۔

''عمران صاحب''...... اچانک عمران کو سر پر لگے ہوئے گلوب کے سپیکر میں کیپٹن شکیل کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ان کا چونکہ الگ ریڈیو سسٹم سے لنک تھا اس لئے وہ ایک دوسرے سے بات کر سکتے تھے۔ کیپٹن شکیل کی آواز سن کر عمران نے چونک کر پلٹ کر دیکھا لیکن اب چونکہ ریڈ اسپیس شپ میں اندھیرا تھا اس لئے اسے کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''ہوش میں آؤ کیپٹن شکیل اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی ہوش میں لانے کی کوشش کرو۔ ہم سب خطرے میں ہیں۔ ریڈ اسپیس شپ کے نچلے حصے پر آگ لگی ہوئی ہے جو تیزی سے پھیلتی جا رہی ہے۔ نچلے حصے پر ہی میزائل اور لیزر گنیں بھی لگی ہوئی ہیں۔ آگ اگر میزائلوں تک پہنچ گئی تو یہ ریڈ اسپیس شپ تباہ ہو جائے گا۔ اس لئے جلدی اٹھو اور ان سب کو بھی اٹھنے میں مدد دو۔ ہمیں اب جلد سے جلد یہ ریڈ اسپیس شپ چھوڑنا ہو گا''...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ اس کے الفاظ باقی سب ممبر بھی سن رہے تھے۔ عمران کی باتیں سن کر ان سب نے بھی یکلخت آنکھیں کھول دی تھیں اور گھومتے ہوئے دماغوں کے باوجود وہ عمران کی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''اوہ۔ یہاں اندھیرا کیوں ہے''...... چوہان نے اپنے دماغ پر قابو پا کر آنکھیں کھولتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس وقت ہم ایک خلائی قبر میں سفر کر رہے ہیں۔ قبر کہیں بھی ہو اس میں اندھیرا ہی ہوتا ہے۔ اب اگر تم سب کو ہوش آ گیا ہے تو جلدی سے اپنی سیٹ بیلٹس کھولو اور کیبن میں جا کر لباسوں کے ساتھ آکسیجن سلنڈر لگا کر اور جس قدر جلدی ممکن ہو سکے اپنا سامان لے کر آ جاؤ۔ ہمیں اب ریڈ اسپیس شپ چھوڑنا ہو گا۔ تمہارے آنے تک میں ریڈ اسپیس شپ کے دروازے کھولنے کی کوشش کرتا ہوں ورنہ میزائلوں کے بلاسٹ ہوتے ہی ریڈ اسپیس شپ کے ساتھ خلاء میں ہمارے بھی ٹکڑے بکھر جائیں گے''...... عمران نے کہا اور ان سب کے چہروں پر بوکھلاہٹیں ناچنے لگیں اور وہ جلدی جلدی سے اپنی سیٹ بیلٹس کھولنا شروع ہو گئے۔

''جوزف، جوانا، ٹائیگر اور مس کراسٹی کہاں ہیں۔ کیا وہ خیریت سے ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''میرا ان سے کوئی رابطہ نہیں ہو رہا۔ جس طرح سے ریڈ اسپیس شپ کو زور دار جھٹکا لگا تھا مجھے ڈر ہے کہ کہیں ریڈ اسپیس شپ کے پ سے ان کے پیر اکھڑ نہ گئے ہوں اور وہ خلاء میں ہی نہ رہ گئے ہوں''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ان سب پر بہ لمحے کے لئے سکتہ سا طاری ہو گیا۔

''کیا آپ نے انہیں کسی سکرین پر بھی نہیں دیکھا''...... کیپٹن

شکیل نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''نہیں۔ بلاسٹ ہونے والے میزائل سے ریڈ اسپیس شپ کا نچلا حصہ تباہ ہو گیا تھا جہاں ریڈ اسپیس شپ کا مین مشین روم ہے۔ مکینیکل سسٹم اور وائرز اس دھماکے کے اثر سے بری طرح سے متاثر ہو گئے تھے جس کی وجہ سے ریڈ اسپیس شپ کے بہت سے فنکشن پہلے ہی آف ہو گئے تھے رہی سہی کسر آگ نے پوری کر دی جو ریڈ اسپیس شپ کے نچلے حصے میں تیزی سے پھیل رہی ہے۔ لگتا ہے آگ لگنے کی وجہ سے ریڈ اسپیس شپ کا تمام کمپیوٹرائزڈ اور مشینی نظام تباہ ہو گیا ہے۔ اب یہ ریڈ اسپیس شپ ہمارے کسی بھی کام نہیں آ سکتا ہے۔ ریڈ اسپیس شپ کے جس حصے میں آگ لگی ہوئی ہے وہاں ایک خودکار مشین لگی ہوئی ہے جس سے ریڈ اسپیس شپ میں مسلسل آکسیجن بنتی رہتی ہے اور اندر کی کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہوتی رہتی ہے۔ وہ مشین چونکہ باقی تمام سسٹمز سے الگ ہے اس لئے وہ ابھی تک کام کر رہی ہے لیکن اگر آگ وہاں تک پہنچ گئی تو پھر وہ مشین بھی کام کرنا بند کر دے گی اور ہمارے لئے یہاں آکسیجن حاصل کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ آگ میزائل لانچروں تک پہنچ گئی تب بھی یہ ریڈ اسپیس شپ تباہ ہو جائے گا اس لئے ہمیں جلد سے جلد ریڈ اسپیس شپ سے باہر جانا ہو گا۔ باہر جا کر ہی ہمیں پتہ چلے گا کہ ٹاپ پر موجود ہمارے ساتھیوں کا کیا ہوا ہے۔ اس لئے اب تم وقت ضائع

مت کرو اور جلدی جلدی نیچے جا کر لباسوں کے ساتھ آکسیجن سلنڈر لگا لو اور ضروری سامان اٹھا لو''...... عمران نے کہا۔

''وہ تو ہم سب کر لیں گے۔ لیکن بغیر اسپیس شپ کے ہم خلاء میں کیسے رہ سکتے ہیں اور......'' چوہان نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میں نے کہا ہے نا کہ وقت ضائع مت کرو۔ جو کرنا ہے جلدی کرو۔ ریڈ اسپیس شپ کے ساتھ ٹکڑے ہو کر خلاء میں بکھرنے سے بہتر ہے کہ ہم زندہ سلامت ہی خلاء میں چلے جائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو ہماری زندگی مقصود ہوئی تو ہم خلاء میں رہ کر بھی کچھ نہ کچھ کر لیں گے ورنہ وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی رضا ہو گی''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور اٹھ کر تیزی سے نچلے کیبن کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ عمران نے بھی سیٹ بیلٹ کھولی اور وہ اٹھ کر تیزی سے ایئر ٹائٹ دروازے کے پاس آ گیا۔ ایئر ٹائٹ دروازہ لاکڈ نہیں تھا۔ اس کے ساتھیوں نے باہر جاتے ہوئے دروازہ ویسے ہی بند کر رکھا تھا جو عمران کے ہینڈل گھمانے سے فوراً کھل گیا۔ عمران دروازے سے نکل کر چھوٹی سی راہداری نما حصے میں آیا اور مین دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ پر نمبرنگ پینل لگا ہوا تھا اور جب تک پینل پر مخصوص کوڈ نمبر نہ پریس کئے جاتے اس وقت تک دروازہ نہیں کھلتا تھا۔ لیکن ریڈ اسپیس شپ کا چونکہ تمام سسٹم آف تھا اس لئے اب نمبرنگ

پنسل بھی کام نہیں کر رہا تھا۔

عمران نے جیب سے ایک پنسل ٹارچ نکال کر دروازے کے اس حصے کا جائزہ لینا شروع کر دیا جہاں اس کے خیال کے مطابق لاک لگا ہوا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اس کے تمام ساتھی وہاں آ گئے۔ ان سب نے کاندھوں پر آکسیجن سلنڈر لاد لئے تھے اور ضروری سامان جن میں سائنسی اسلحہ بھی شامل تھا اپنے خلائی لباسوں کے مخصوص حصوں میں ڈال کر وہاں پہنچ گئے۔ صفدر آتے ہوئے دو ایکسٹرا منی سلنڈر لے آیا تھا۔ اس نے وہ سلنڈر عمران کو دیئے جنہیں عمران نے بیلٹوں کی مدد سے اپنے کاندھوں پر ڈال لیا اور انہیں لباس میں لگے مخصوص پائپوں سے جوڑ کر آکسیجن سلنڈر کھول لئے اور گیس ماسک منہ پر ایڈجسٹ کر لیا۔

''دروازہ تو بند ہے۔ یہ بغیر کوڈ کے کیسے کھلے گا''...... صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اس نے جیب سے ایک چھوٹی اور چپٹی گن نکال لی۔ اس گن پر ٹریگر کی جگہ ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ عمران نے گن کا رخ دروازے کے جوڑ کے اس حصے کی طرف کیا جہاں لاک لگا ہوا تھا۔ عمران گن سے وہاں فائر کرنے ہی لگا تھا کہ اسے ایک خیال آیا۔

''چوہان، خاور تم دونوں جوزف اور جوانا کے تھیلے اٹھا لاؤ۔ ان میں بے حد کام کی چیزیں ہیں اور آتے ہوئے ان تھیلوں میں سے رسی کا ایک بنڈل نکال لانا''...... عمران نے عقب میں موجود چوہان

اور خاور سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلائے اور تیزی سے مڑ کر کنٹرول روم کی جانب بڑھتے چلے گئے۔

''رسی کیوں منگوائی ہے آپ نے''...... صدیقی نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''تم سب کو باندھنے کے لئے''...... عمران نے مخصوص انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''باندھنے کے لئے۔ میں سمجھا نہیں''...... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب ریڈ اسپیس شپ سے نکلنے سے پہلے رسی سے ہم سب کو آپس میں باندھنا چاہتے ہیں تاکہ ہم میں سے کوئی ایک دوسرے سے الگ نہ ہو سکے۔ ہم چونکہ خلاء میں ہیں اور خلاء میں اگر ہم ایک بار بکھر گئے یا ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو پھر ہم شاید ہی کبھی ایک دوسرے سے مل سکیں۔ جب ہم سب ایک رسی سے بندھے ہوں گے تو ہم خلاء میں جہاں بھی جائیں گے ایک ساتھ ہی جائیں گے کوئی ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو گا۔ کیوں عمران صاحب۔ میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا ہے نا''...... کیپٹن شکیل نے پہلے صدیقی کو بتایا اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''تم غلط کہنے والے دن پیدا ہی نہیں ہوئے تھے اس لئے تم بھلا غلط کیسے کہہ سکتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹیں آ گئیں۔ ٭ اس وقت وہ سب موت

کے منہ میں تھے۔ آگ کسی بھی لمحے میزائل لانچروں تک پہنچ سکتی
تھی اور کس وقت دھماکا ہو جائے اس کا عمران کو بھی اندازہ نہیں تھا
اور ان کی اپنے چار ساتھیوں سے بات بھی نہیں ہو رہی تھی جو باہر
نجانے کس حال میں تھے وہ ریڈ اسپیس شپ کے ٹاپ پر تھے بھی یا
نہیں لیکن اس کے باوجود عمران اب خاصا مطمئن دکھائی دے رہا تھا
جیسے اسے کسی بات کی کوئی فکر ہی نہ ہو۔ اسی لئے وہ مخصوص موڈ
میں بات کر رہا تھا۔

"اللہ تعالیٰ ہم پر کرم کرے اور ہمارے ساتھی باہر خیریت سے
ہوں ایسا نہ ہو کہ واقعی ان کے پیر ٹاپ سے اکھڑ گئے ہوں اور وہ
خلاء میں رہ گئے ہوں ایسی صورت میں ہمیں اپنے مزید چار
ساتھیوں سے ہاتھ دھونا پڑیں گے"...... نعمانی نے دعائیہ انداز میں
کہا۔

"اللہ کرم کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

"کیا میگنٹ شوز اس قدر لوز ہو سکتے ہیں کہ زور دار جھٹکوں
سے ان کے پیر ٹاپ سے اکھڑ جائیں"...... چند لمحے خاموش رہنے
کے بعد کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہونا تو نہیں چاہئے لیکن ریڈ اسپیس شپ کو لگنے والا جھٹکا بے
حد زور دار تھا اور ریڈ اسپیس شپ کافی دیر تک اچھلتے ہوئے سکے کی
طرح گھومتا ہوا اوپر کی طرف اٹھتا چلا گیا تھا۔ جس سے ریڈ اسپیس
شپ کو مسلسل جھٹکے لگ رہے تھے اس لئے ممکن ہے کہ ان جھٹکوں کی

وجہ سے ان کے جوتے ٹاپ سے اکھڑ گئے ہوں ورنہ دوسری
صورت میں وہ اسی طرح ٹاپ پر چپکے ہوئے ہوں گے اور زور دار
جھٹکوں کی وجہ سے ان کے دماغ ہل گئے ہوں گے۔ ہلے ہوئے
دماغوں کو ٹھیک کرنے میں انہیں وقت لگ سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے اس
لئے وہ ہمیں کوئی جواب نہ دے رہے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو اور وہ ہمیں ٹاپ پر زندہ سلامت مل
جائیں"...... صفدر نے کہا۔ اسی لمحے چوہان اور خاور، جوزف اور
جوانا کے تھیلے لے کر آ گئے۔ ان کے پاس رسی کا ایک گچھا بھی تھا
عمران کے کہنے پر انہوں نے اس کو کھول کر اس کا سرا ایک
دوسرے کے لباسوں میں موجود ہکوں میں سے گزار کر اسے باندھنا
شروع کر دیا۔ آخری سرا چوہان نے باندھا تھا جبکہ اگلا سرا عمران
نے اپنے خلائی لباس کے ایک ہک میں باندھ لیا تھا۔

"اب میں دروازہ کھولنے لگا ہوں۔ میں دروازے سے باہر
کودنے کی بجائے دروازے کے ساتھ لگے راڈز پکڑتے ہوئے
اوپر جاؤں گا اور اگر وہاں ہمارے ساتھی ہوئے تو ہم انہیں بھی اس
رسی سے باندھ لیں گے۔ خلاء میں ہونے کی وجہ سے ہمیں ایک
دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھانا پڑے گا اور ہم آسانی سے آگے کی طرف
تیر جائیں گے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا
دیئے۔ عمران نے گن کا رخ ایک بار پھر دروازے کی طرف کیا اور
پھر اس نے گن کا بٹن پریس کر دیا۔ گن کی نال سے سرخ رنگ کی

روشنی کی دھاری سی نکلی اور دروازے کے جوڑ پر پڑنے لگی جہاں لاک
لگا ہوا تھا۔ عمران گن کا بٹن پریس کئے مسلسل ریز فائر کرتا رہا جس
سے دروازے کا وہ حصہ تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ پھر جوڑ کا
وہ حصہ پگھلنا شروع ہوا تو عمران نے دو قدم پیچھے ہٹ کر دروازے
کے عین درمیانی حصے پر زور سے لات مار دی۔ دروازہ زور دار
دھماکے سے باہر کی طرف کھل گیا۔

"آؤ"...... عمران نے دروازہ کھلتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا
اور اس نے سائیڈ پر لگے راڈز پکڑ لئے اور دروازے سے باہر نکل
گیا۔ دروازے سے نکلتے ہی اس نے راڈز پکڑ کر تیزی سے اوپر
چڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے پیچھے صفدر پھر کیپٹن شکیل تھا۔ عمران
کے باہر جاتے ہی صفدر اور پھر کیپٹن شکیل نکلا اور وہ دونوں بھی
عمران کے پیچھے راڈز پکڑتے ہوئے اسپیش شپ کی چھت کی طرف
بڑھتے چلے گئے۔

چھت پر کراسٹی جوزف، جوانا اور ٹائیگر موجود تھے۔ ان کے پیر
بدستور میگنٹس کی وجہ سے ٹاپ سے جکڑے ہوئے تھے البتہ وہ
چاروں بڑے ڈھیلے ڈھالے انداز میں چھت پر گرے پڑے تھے
لیکن وہ بھی اس انداز میں کہ ان کے پیر بدستور ٹاپ سے چپکے
ہوئے تھے۔ عمران انہیں اس انداز میں گرا دیکھ کر پریشان ہو گیا
تھا۔ وہ جس انداز میں گرے ہوئے تھے ان کے گلوبز ٹاپ سے ٹکرا
کر ٹوٹ سکتے تھے اور گلوبز ٹوٹنے کا مطلب صریحاً ان کی موت ہی

ہو سکتا تھا لیکن یہ دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ ان
میں سے کسی کا گلوب ٹوٹا ہوا نہیں تھا اور وہ گلوبز میں اب بھی
آکسیجن ہونے کی وجہ سے سانس لے رہے تھے۔ ویسے بھی گلوبز
ہارڈ کرسٹل میٹل سے بنے ہوئے تھے جو ٹھوس چٹانوں سے بھی ٹکرا
کر آسانی سے نہیں ٹوٹ سکتے تھے۔ البتہ اسپیس شپ کے تیزی
سے الٹنے پلٹنے کی وجہ سے ان کے دماغ بری طرح سے ہل گئے
تھے جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے تھے اور ان کی ایف تھری
رائفلیں بھی ان کے ہاتھوں سے چھوٹ کر کہیں گر گئی تھیں۔

ایک ایک کر کے ان کے سب ساتھی ریڈ اسپیس شپ کی چھت
پر آ گئے۔ عمران نے انہیں ان چاروں کی حالت کے بارے میں
بتایا تو ان سب کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔ عمران کے پاس چونکہ
ان چاروں کو ہوش میں لانے کا وقت نہیں تھا اس لئے عمران کے
کہنے پر صفدر، چوہان، خاور اور نعمانی نے ایک ایک کر کے انہیں پکڑ
لیا اور عمران نے جھک کر ان کے جوتوں کا میگنٹ سسٹم آف کرنا
شروع کر دیا۔ جیسے ہی عمران نے ان چاروں کے جوتوں کا میگنٹ
سسٹم آف کیا ان چاروں کے جسم کاغذ کی طرح ہلکے پھلکے ہو گئے۔
خلاء میں ہونے کی وجہ سے بھلا ان کا کیا وزن ہو سکتا تھا۔ اسی لمحے
ریڈ اسپیس شپ پر تیز لرزش سی پیدا ہوئی۔

"لگتا ہے آگ میزائل لانچروں تک پہنچ گئی ہے۔ اس سے
پہلے کہ میزائل بلاسٹ ہونا شروع ہو جائیں۔ کود چلو نیچے۔

جلدی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ سب ریڈ اسپیس شپ کی چھت کے کنارے پر آئے اور پھر انہوں نے عمران کے کہنے پر ایک ساتھ چھلانگیں لگا دیں۔

چھلانگیں لگانے کے باوجود وہ نیچے جانے کی بجائے تیزی سے سامنے کی جانب تیرتے چلے گئے۔ ریڈ اسپیس شپ کے انجن آف تھے لیکن چونکہ وہ مسلسل اوپر اٹھ رہا تھا اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کودنے کے بعد بھی وہ اسی تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ ریڈ اسپیس شپ کے اوپر جاتے ہی انہیں ریڈ اسپیس شپ کے پیندے پر لگی ہوئی آگ دکھائی دے گئی۔ پیندے کا کافی بڑا حصہ سرخ ہو رہا تھا اور سوراخ سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ آگ کی سرخی میزائل لانچروں تک پہنچ گئی تھی۔ وہ سب حسرت بھری نظروں سے ریڈ اسپیس شپ کو اوپر اٹھتا دیکھتے رہے جو فراسکو ہیڈ کوارٹر سے لانے کے بعد کافی عرصہ تک ان کے پاس رہا تھا اور اسی ریڈ اسپیس شپ کو انہوں نے کئی بار مختلف مشنز میں استعمال بھی کیا تھا۔ جہاں ہیلی کاپٹر اور سی ون تھرٹی جیسے طیارے نہیں جا سکتے تھے وہاں وہ اسی ریڈ اسپیس شپ کی مدد سے گئے تھے اور اپنے مشن مکمل کر کے ہر خطرے سے بے نیاز ہو کر واپس پاکیشیا لوٹ آئے تھے۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد وہ اب دوسری بار خلاء میں آئے تھے اور اس بار انہیں اس ریڈ اسپیس شپ سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھونا پڑ گئے تھے۔

ریڈ اسپیس شپ کافی بلندی پر چلا گیا تھا پھر اچانک انہوں نے زور دار دھماکوں سے ریڈ اسپیس شپ کو تباہ ہوتے دیکھا۔ آگ شاید میزائلوں تک پہنچ گئی تھی جنہوں نے پھٹنا شروع کر دیا تھا۔ خلاء کے اس حصے میں آگ کے بڑے بڑے شعلے پیدا ہو رہے تھے جن میں انہیں ریڈ اسپیس شپ کے ٹکڑے بکھرتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

''سچ ہی کہا ہے کسی نے۔ جاندار ہو یا کوئی بے جان چیز۔ ایک نہ ایک دن اسے ساتھ چھوڑنا ہی پڑتا ہے بے چارے کا آخری وقت آ گیا تھا''...... عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''ریڈ اسپیس شپ نے تو ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ اب دعا کریں کہ ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑ دے۔ ہم خلاء میں بے یار و مددگار ہیں۔ یہاں نہ کوئی راستہ ہے نہ کوئی جگہ جہاں ہم پناہ لے سکیں۔ یہاں ہماری مدد کے لئے بھی کوئی نہیں آنے والا۔ بغیر کسی اسپیس شپ کے ہم جائیں گے کہاں۔ کیا اب ہم ساری زندگی اسی طرح خلاء میں تیرتے رہیں گے''...... صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تو کیا ہوا۔ بغیر پروں کے خلاء میں اُڑتے ہوئے مجھے تو بے حد مزہ آ رہا ہے۔ میں اس وقت خود کو ایک آزاد پنچھی محسوس کر رہا ہوں۔ میں تو کہتا ہوں کہ آؤ۔ اسی طرح اُڑتے ہوئے ستاروں کے جھرمٹ میں چلے جاتے ہیں۔ شاید وہاں پریاں ہمارا انتظار کر

رہی ہوں“...... عمران نے لہک کر کہا۔

”آزاد پنچھی ہوا میں اُڑتا ہوا اپنی مرضی سے کہیں بھی جا سکتا ہے لیکن ہم نہ اپنی مرضی سے کہیں جا سکتے ہیں اور نہ ہی کہیں رک سکتے ہیں اور رہی بات پریوں کی تو پریاں ستاروں کے جھرمٹ میں نہیں ہوتیں“...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو کہاں ہوتی ہیں“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”مجھے نہیں معلوم کہاں ہوتی ہیں“...... صفدر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تو مجھ پر کیوں جھلا رہے ہو۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے بڑے بھائی“...... عمران نے کہا۔

”جب آپ نے دیکھ لیا تھا کہ بلیک برڈ نے ہماری طرف چار میزائل فائر کئے ہیں تو آپ کو اسپیس شپ سیدھا کرنے کی بجائے وہاں سے تیزی سے نکال کر لے جانا چاہئے تھا۔ آپ کی ذرا سی بے احتیاطی کی وجہ سے ہمیں اسپیس شپ سے ہاتھ دھونے پڑ گئے ہیں اور اب ہم ان خلاء کی وسعتوں میں بے یار و مددگار ہو کر رہ گئے ہیں“...... صفدر نے بھی اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں نے کوشش کی تھی اگر میں کوشش نہ کرتا تو وہ میزائل، اسپیس شپ سے ٹکرا سکتا تھا جس کے نتیجے میں تمہیں نہ اب جھلانے کا موقع ملتا اور نہ اس طرح اسپیس میں پرندوں کی طرح اُڑنے کا“...... عمران نے بھی جواباً منہ بنا کر کہا۔

”جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب ہمیں آگے کی سوچنا چاہئے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”آگے کی سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم اپنی مرضی کے بغیر آگے ہی آگے تو جا رہے ہیں۔ ہمارا یہ انوکھا سفر ہماری طرح انوکھا ہی ہے۔ ہم بغیر ہاتھ پیر مارے خلاء میں یوں تیر رہے ہیں جیسے ہم خلاء میں نہیں بلکہ بیکراں سمندر میں ہوں۔ سمندر کی حد تو کہیں نہ کہیں ختم ہو ہی جاتی ہے لیکن خلاء کی کون سی حد ہے اور یہ ختم بھی ہوتی ہے یا نہیں مجھے تو کیا شاید میرے آباؤ اجداد بلکہ ان کے بھی آباؤ اجداد کو علم نہیں ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”شاید یہ ہماری زندگی کا آخری سفر تھا جو اب ختم ہونے والا ہے“...... صدیقی نے کہا۔

”ابھی ہم نے خلائی سفر شروع ہی کیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ یہ ختم بھی ہونے والا ہے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”ایسے سفر کا کیا فائدہ جس کی کوئی منزل تو کیا کوئی راستہ ہی نہ ہو۔ نجانے یہ خلائی سفر ہمیں کہاں سے کہاں لے جائے اور ہمارا کیا انجام ہو“...... صدیقی نے کہا۔

”خلاء میں آ کر تم سب کے دماغوں میں گرمی آ گئی ہے یا پھر اسپیس شپ کے الٹتے پلٹتے رہنے کا اثر اب بھی تمہارے دماغوں پر ہے اسی لئے تم سب اس طرح مایوسی اور بزدلوں جیسی باتیں کر رہے ہو“...... عمران نے کہا۔

"مایوس نہ ہوں تو کیا کریں۔ آپ خود ہی سوچیں ہم اس طرح بھلا کہاں جا سکتے ہیں۔ صدیقی کی بات غلط بھی تو نہیں ہے نہ یہاں کوئی راستہ ہے اور نہ کوئی منزل"...... چوہان نے کہا۔

"راستوں کو تلاش کرو۔ منزلوں کے نشان خود ہی مل جائیں گے"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"خلاء میں کون سے راستے اور کون سی منزلیں ہو سکتی ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں دور ہی سہی لیکن ہر طرف ستارے اور سیاروں کے ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں جھرمٹ موجود ہیں۔ ان کی روشنی ہمارا راستہ بن سکتی ہے اور ان میں سے کوئی ستارہ یا سیارہ ہماری منزل بھی تو ہو سکتی ہے"...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ ستاروں پر جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں"۔ نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ کیا خوب شعر ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون سا شعر"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو کہا ہے۔ کیا ہے یاد آیا تو بتا دوں گا"...... عمران نے کہا تو وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑے۔

"ہاں یاد آیا۔ کچھ ایسا ہی شعر تھا کہ ان جوانوں سے محبت ہے جو ستاروں پر کمند ڈالتے ہیں۔ اب ہم جوان تو ضرور ہیں لیکن

ہمارے پاس کمندیں نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ سفر کے دوران ہمیں راستے میں کمندیں بھی مل جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو ہم کمندیں لے کر سیدھے ستاروں کی طرف ہو لیں گے اور اس شعر کو حقیقت کے روپ میں بدل دیں گے اور حقیقت میں ستاروں پر کمندیں ڈال کر واپس آ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور وہ سب ہنسنے لگے۔

خلاء میں وہ اسی طرح سے مسلسل اُڑے چلے جا رہے تھے ان کے چاروں طرف گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔ ہر طرف جیسے ہو کا عالم طاری تھا۔ ان کے نزدیک نہ کوئی سیارہ تھا اور نہ ستارہ اور نہ ہی وہاں کوئی اسپیس شپ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ واقعی بے یار و مددگار خلاء میں تیرتے چلے جا رہے تھے۔

صفدر اور چوہان نے کراسٹی اور ٹائیگر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا جن کے سر گلوبز میں ڈھلکے ہوئے تھے اور وہ بدستور بے ہوش تھے اسی طرح جوزف اور جوانا جیسے بھاری بھرکم انسانوں کو نعمانی اور صدیقی نے پکڑ رکھا تھا۔ خلاء میں کششِ ثقل نہ ہونے کی وجہ سے چونکہ ہزاروں کلو میٹر لمبے چوڑے پہاڑ بھی کاغذ کی طرح ہلکے ہو جاتے ہیں اسی طرح جوزف اور جوانا کے بھاری وجود بھی انہیں بے حد ہلکے پھلکے سے محسوس ہو رہے تھے۔ جنہیں انہوں نے آسانی سے سنبھال رکھا تھا۔ وہ سب چونکہ ایک رسی سے بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ سب ایک دوسرے کے آگے پیچھے ایک لائن کی شکل میں تیرتے جا رہے تھے۔ سب سے آگے عمران تھا اس

کے پیچھے صفدر پھر کیپٹن شکیل اور پھر باقی سب۔ رسی کا آخری سرا چوہان کے خلائی لباس کے ہک سے بندھا ہوا تھا۔ جوزف اور جوانا کے بیگ کیپٹن شکیل کے پاس تھے۔

"یہ چاروں بے ہوش ہیں۔ انہیں ہوش میں لانے کے لئے کیا کریں"...... صفدر نے پوچھا جس نے کراسٹی کو سنبھال رکھا تھا۔

"کہیں سے جا کر تھوڑا سا پانی لے آؤ۔ ان کے منہ پر پانی کے چھینٹے ماریں گے تو انہیں جلدی ہوش آ جائے گا"...... عمران نے کہا اور صفدر نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے خود بھی اپنا سوال بے معنی سا لگا تھا۔ جوزف، جوانا، ٹائیگر اور کراسٹی خلائی لباسوں میں تھے اور ان کے سروں پر بڑے بڑے شیشے کے گلوبز چڑھے ہوئے تھے اور پھر وہ سب خلاء میں تھے۔ ایسی صورت میں وہ بھلا ان چاروں کو ہوش میں لانے کے لئے کیا کر سکتے تھے۔

"عمران صاحب"...... اچانک چوہان کی آواز سنائی دی۔ وہ رسی کے آخری سرے سے بندھا ہونے کی وجہ سے ان سب سے پیچھے تھا۔

"کیا ہوا۔ ارے کہیں تمہیں کسی خلائی چیونٹی نے تو نہیں کاٹ لیا"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"نہیں مجھے کسی چیونٹی نے نہیں کاٹا ہے۔ دائیں طرف سر گھما کر پیچھے دیکھیں"...... چوہان نے کہا تو عمران اور اس کے باقی ساتھی سر گھما کر پیچھے دیکھنے لگے لیکن انہیں وہاں کچھ دکھائی نہیں دیا۔ ان

کے پیچھے بھی چمکدار ستارے موجود تھے۔

"کیا دکھا رہے ہو بھائی۔ گلوب کے شیشے کی دھندلاہٹ میں مجھے تو تمہارا چہرہ بھی صاف دکھائی نہیں دے رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس جلتے بجھتے ہوئے ستارے کو دیکھ رہے ہیں آپ"۔ چوہان نے اسی انداز میں کہا۔

"جلتا بجھتا ستارہ۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر کہا اور غور سے دائیں طرف موجود ستاروں کے جھرمٹ کی طرف دیکھنے لگا پھر اچانک اس کی نظریں روشنی کے ایک نقطے پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔

روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ واقعی کسی جگنو کی طرح سے چمک رہا تھا کبھی اس کی روشنی ختم ہو جاتی تھی اور کبھی نظر آنے لگتی تھی۔ جلتا بجھتا ہوا وہ نقطہ آگے کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔ عمران بغور اس نقطے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا یہ کوئی اسپیس شپ ہے"...... صفدر نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

"لگتا تو کوئی اسپیس شپ ہی ہے۔ قریب آئے گا تو پتہ چلے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دنیا سے بھیجا گیا کوئی عام سیٹلائٹ ہو۔ جیسے مواصلاتی سیارہ"...... عمران نے کہا۔

"کیا اس سے ہم کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے

پوچھا۔

''اگر یہ کوئی اسپیس شپ ہوا تو ہمارے کام آ سکتا ہے۔ مواصلاتی سیارے سے بھلا ہم کیا فائدہ اٹھائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اس کی رفتار کافی دھیمی ہے۔ خلاء میں ہم نے اب تک جو اسپیس شپس دیکھے ہیں وہ انتہائی تیز رفتار ہوتے ہیں جو چشم زدن میں گزر جاتے ہیں۔ مجھے تو یہ واقعی کوئی مواصلاتی سیارہ یا پھر چمکدار شہاب ثاقب کا کوئی ٹکڑا ہی معلوم ہو رہا ہے''...... صدیقی نے سپارکنگ کرتے روشن نقطے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو واقعی نہایت آہستہ روی سے خلاء میں تیرتا ہوا ان کی طرف ہی بڑھا چلا آ رہا تھا۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس نے جیب سے ایک عجیب سی گن نکال لی۔ یہ گن ایک چھوٹی سی رائفل جیسی تھی۔ اس رائفل نما گن پر جہاں ٹیلی سکوپ نصب ہوتی تھی وہاں ایک چھوٹی سی چرخی سی لگی ہوئی تھی جس پر سفید رنگ کا باریک تار لپٹا ہوا تھا۔ تار کا ایک سرا گن کی نال کی طرف آ رہا تھا۔ نال کے اندر ایک ایرو سا لگا ہوا تھا جس کا سرا انتہائی باریک اور نوکیلا تھا۔ چرخی کے تار کا سرا اس ایرو کے پچھلے حصے سے جڑا ہوا تھا۔ ایرو وزنی ہونے کے ساتھ ساتھ تین سے چار انچ لمبا تھا۔

''یہ کیسی گن ہے اور اس سے آپ کیا کام لینا چاہتے ہیں''...... صفدر نے حیرت سے عمران کے ہاتھ میں موجود گن دیکھتے

ہوئے پوچھا۔

''میں اس گن سے خلائی پرندوں اور جانوروں کو نشانہ بنانے کا سوچ رہا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خلائی پرندے اور جانور۔ خلاء میں کون سے پرندے اور کون سے جانور ہوتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہاں موجود اسپیس شپس پرندوں کی شکلوں جیسے بنائے گئے ہیں۔ بلیک برڈز کی مثال تمہارے سامنے ہی ہے اور روبوٹس تم انہیں خلائی جانور سمجھ لو''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب آپ بھی کہاں کی بات کہاں جا ملاتے ہیں''...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ خلاء کی باتیں ہیں اور میں انہیں خلاء میں ہی ملانے کی کوشش کر رہا ہوں''...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ عمران کی نظریں مسلسل اس روشن نقطے پر جمی ہوئی تھیں جو آہستہ آہستہ واضح ہوتا جا رہا تھا۔ قریب آنے پر یہ دیکھ کر نہ صرف عمران بلکہ ان کے ساتھیوں کی آنکھوں میں بھی چمک آ گئی کہ وہ کوئی چمکدار شہاب ثاقب کا ٹکڑا یا مواصلاتی سیارہ نہیں تھا بلکہ ایک اسپیس شپ تھا جو ارتھ پر موجود ٹر طیاروں جیسا تھا لیکن اس کے ونگ پیچھے کی طرف مڑے

ہوئے تھے اور اس کا سرا کسی ایرو جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ اسپیس شپ سلور کلر کا تھا۔

اسپیس شپ ان سے کئی کلو میٹر دور تھا لیکن کافی بڑا ہونے کی وجہ سے وہ انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ایرو کی شکل والا اسپیس شپ جس سمت سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا اس سے انہیں بخوبی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ ان کے دائیں طرف سے اور تقریباً ایک ہزار میٹر کے فاصلے سے گزرنے والا ہے۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں دائیں طرف بڑھنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے اس اسپیس شپ میں کوئی انسان موجود ہو اور وہ ہمیں دیکھ لے''...... چوہان نے کہا۔

''یہ مت بھولو کہ خلاء میں جو انسان ہیں وہ ہمارے دشمن نمبر ایک ہیں۔ ان میں ڈاکٹر ایکس اور زیرو لینڈ کے متعدد ایجنٹ شامل ہیں۔ اگر انہوں نے ہمیں دیکھ لیا اور پہچان لیا تو پھر وہ کسی بھی صورت میں ہماری مدد کے لئے نہیں آئیں گے بلکہ ہم پر نظر پڑتے ہی وہ ہم پر حملہ کر دیں گے تاکہ ہمیں ہلاک کر کے وہ اپنے برسوں پرانے خواب کو حقیقت میں بدل سکیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر آپ کریں گے کیا۔ یہ اسپیس شپ یہاں سے نکل گیا تو پھر ہم ہمیشہ اسی طرح خلاء میں بھٹکتے رہیں گے۔ یہاں کوئی ہماری مدد کے لئے نہیں آئے گا''...... خاور نے کہا۔

''مایوسی گناہ ہے پیارے۔ اللہ کی ذات مسبب الاسباب ہے۔

ہمارا یہاں سے نکلنے کا ضرور کوئی نہ کوئی بندوبست کر دے گا اگر اسے ہماری زندگیاں مقصود ہوئی تو ورنہ۔ میرا خیال ہے اس ورنہ کے آگے کا مطلب تم بخوبی سمجھ سکتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ اس اسپیس شپ پر قبضہ کرنے کا سوچ رہے ہیں''...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ اس میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اسپیس شپ ہم سے پانچ سو میٹر یا اس سے زیادہ دوری سے گزر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں ہم اسے کیسے پکڑ سکتے ہیں یا اس پر کیسے قبضہ کر سکتے ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہم نہیں یہ ایرو گن اس اسپیس شپ کو پکڑے گی اور ایسا پکڑے گی کہ اس کے بچ نکلنے کا نہ سوال پیدا ہو گا اور نہ جواب''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میں سمجھ گیا۔ آپ اس گن سے اسپیس شپ پر ایرو فائر کریں گے اور ایرو اگر اسپیس شپ کو لگ گیا تو ہم ایرو کے پیچھے لگے ہوئے وائر کے ذریعے اس تک پہنچ جائیں گے اور پھر ہم اسپیس شپ کے اندر جا کر اس پر قبضہ کر لیں گے۔ لیکن عمران صاحب ایسا کرنے میں دو قباحتیں ہوسکتی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیسی قباحتیں''...... عمران نے پوچھا۔

”پہلی تو یہ کہ اگر آپ کا نشانہ خطا چلا گیا تو کیا ہو گا اور دوسرا یہ کہ اگر ہم اسپیس شپ تک پہنچ بھی جائیں تب ہمارے لئے اس کے اندر جانا مسئلہ ہو سکتا ہے۔ اسپیس شپ کے دروازے اندر سے لاکڈ ہوتے ہیں۔ ہم ان دروازوں کو کھولے بغیر اندر کیسے جا سکتے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”جیسے ہم ریڈ اسپیس شپ کا دروازہ کھول کر باہر آئے تھے“...... عمران نے جواب دیا۔

”اور اگر آپ کا نشانہ خطا گیا تو“...... صفدر نے کیپٹن شکیل کا سوال دوہراتے ہوئے کہا۔

”تو کیا۔ پھر وہی ہو گا جو اللہ کو منظور ہو گا۔ اور منظور جب بھی ہو گا وہ مجھے ڈیڈی اور تم سب کو ماموں کہے گا“۔ عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”مطلب کہ آپ اپنے پہلے بیٹے کا نام منظور رکھیں گے“۔ صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ضروری نہیں ہے کہ یہ نام میرے پہلے بیٹے کا ہی ہو۔ یہ چوتھے پانچویں بلکہ آٹھویں بیٹے کا بھی تو نام ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا اور ان کی ہنسی تیز ہو گئی۔

”آپ کی انہی باتوں سے حوصلہ بندھا رہتا ہے ورنہ جو ہمارا کام ہے شاید ہم مسکرانے کے نام سے بھی واقف نہ ہوتے“۔ صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے

کی بجائے یوں منہ چلانا شروع کر دیا جیسے جگالی کر رہا ہو۔ اس کی نظریں بدستور اسپیس شپ پر جمی ہوئی تھیں جو آہستہ آہستہ تیرتا ہوا ان کے قریب آ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی اسپیس شپ ان کے سامنے سے گزرنے لگا عمران نے وائر ایرو گن کا رخ اس کی طرف کر دیا۔ اس نے ایک آنکھ بند کر لی تھی اور دوسری آنکھ گن کی مکھی پر لگا کر اسپیس شپ کا نشانہ باندھ رہا تھا۔ اسپیس شپ آہستہ آہستہ ان کے سامنے سے گزرتا چلا جا رہا تھا اور عمران کو نشانہ باندھے دیکھ کر ان سب کے جیسے دل دھڑکنا بھول گئے تھے۔ ان سب کی بس ایک ہی دعا تھی کہ کہیں عمران کا نشانہ چوک نہ جائے۔ اگر ایسا ہو جاتا تو انہیں شاید ہی کبھی ایسا موقع نصیب ہوتا کہ ان کے پاس سے کوئی اور اسپیس شپ گزرتا۔

”اسپیس شپ گزرتا جا رہا ہے عمران صاحب آپ اس پر ایرو فائر کیوں نہیں کر رہے ہیں“...... صفدر نے بڑے بے چین لہجے میں کہا کیونکہ واقعی اسپیس شپ ان کے سامنے سے گزر کر آگے چلا گیا تھا۔ اسپیس شپ جس طرف جا رہا تھا عمران گن کا رخ اس کی طرف کرتا جا رہا تھا اور اس نے ابھی تک وائر ایرو فائر نہیں کیا تھا۔ عمران نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا وہ اسپیس شپ مسلسل اپنے نشانے پر رکھے ہوئے تھا۔ جوں جوں اسپیس شپ دور جا رہا تھا ان سب کے رنگ زرد ہوتے جا رہے تھے انہیں اب واقعی عمران پر غصہ آنے لگا تھا جو فائر کرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

اسپیس شپ ان کے دائیں طرف سے تقریباً سات سو میٹر کی دوری سے گزرا تھا اور اب وہ ان سے کافی آگے چلا گیا تھا۔ ان کا اور اسپیس شپ کا درمیانی فاصلہ اب کم از کم پندرہ سو میٹر کا ہو گیا تھا۔ صفدر نے غصے سے عمران سے پھر کچھ کہنا چاہا لیکن اسی لمحے عمران نے وائر ایرو گن کا ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ گن سے ایرو نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے اسپیس شپ کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ ایرو کے گن سے نکلتے ہی گن پر لگی ہوئی چرخی تیزی سے گھومنا شروع ہو گئی تھی۔ ایرو اپنے ساتھ باریک تار کھینچتا چلا جا رہا تھا۔ وہ دم سادھے ایرو کو نشانے کی طرف بڑھتے دیکھ رہے تھے۔

وہ سب دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہے تھے کہ ایرو اسپیس شپ کو لگ جائے۔ اب ان کی ساری امیدیں اللہ کے بعد اس ایرو پر تھیں جو اگر نشانے پر لگ جاتا تو وہ اس اسپیس شپ تک پہنچ سکتے تھے۔ ایرو ایک سیدھ میں اسپیس شپ کی جانب بڑھ رہا تھا اور پھر اچانک ایرو اسپیس شپ کی ٹیل والے حصے پر جا لگا۔ ایرو کو اسپیس شپ میں لگتے دیکھ کر ان سب کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔

”ہرا۔ ہرا۔ عمران صاحب نے میدان مار لیا ہے۔ ایرو اسپیس شپ کی ٹیل میں گھس گیا ہے“...... خاور نے زور دار نعرہ مارنے والے انداز میں کہا۔

اسپیس شپ چونکہ مسلسل آگے بڑھتا جا رہا تھا اس لئے عمران کے ہاتھ میں موجود گن پر لگی ہوئی چرخی اب بھی گھوم رہی تھی اور

اس سے وائر نکل کر پھیلتا جا رہا تھا۔ عمران نے فوراً گن کا ایک بٹن پریس کیا تو چرخی گھومنا رک گئی۔ چرخی کے رکتے ہی باریک تار یکلخت تن سا گیا اور دوسرے لمحے عمران کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ آگے کی طرف تیرتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی چونکہ اس کے پیچھے رسی سے بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ سب بھی عمران کے پیچھے پیچھے خلاء میں تیرتے چلے گئے۔

”کیا یہ وائر اتنا مضبوط ہے کہ ہم سب کا وزن سنبھال سکے“...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”یہ ہارڈ پلس وائر ہے۔ دیکھنے میں یہ باریک سا ہے لیکن اسے کسی بھی طرح سے توڑا نہیں جا سکتا ہے۔ اس وائر کو یا تو ریز کٹر سے کاٹا جا سکتا ہے یا پھر ایک ہزار سینٹی گریڈ پر پگھلایا جا سکتا ہے اور تم شاید جانتے ہو گے کہ آتش فشاں سے نکلنے والا لاوا گیارہ سو سینٹی گریڈ کی حد تک گرم ہوتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو یہ وائر واقعی کام کی چیز ہے۔ لیکن کیا اب ہم اس وائر کے ساتھ اسی طرح اسپیس شپ کے پیچھے تیرتے پھریں گے۔ ابھی تو ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ اسپیس شپ کس کا ہے۔ کیا اس کا تعلق زیرو لینڈ سے ہے یا پھر ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ سے“...... صفدر نے کہا۔

”اگر اس کا تعلق ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ سے ہے تو پھر ہمارے لئے اور بھی اچھا ہے۔ ہم اس اسپیس شپ کے ذریعے ہی

وہاں پہنچ جائیں گے اور اگر یہ زیرو لینڈ والوں کا اسپیس شپ ہے تو پھر ہمیں اس پر قبضہ کرنا ہو گا کیونکہ ہم نے زیرو لینڈ اور ڈاکٹر ایکس، دونوں کے خلاف کام کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے لئے اس اسپیس شپ پر قبضہ کرنا اس لئے بھی اہم ہے کہ ہم خلاء میں ہیں اور خلاء سے نکلنے کے لئے ہمارے پاس کسی ایک اسپیس شپ کا ہونا بے حد ضروری ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر چلیں۔ آگے جا کر ہم اسپیس شپ کے دروازے کاٹ کر اندر گھس جاتے ہیں اور اسپیس شپ پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ یہ زیرو لینڈ کا اسپیس شپ ہو یا ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کا ہے تو ہمارے کام کا''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب ہم اسی اسپیس شپ سے زیرو لینڈ اور ڈاکٹر ایکس کا اسپیس ورلڈ تلاش کریں گے۔ اسپیس ورلڈ میں جا کر ہمیں ریڈ ہیٹ والے ریڈ ٹارچ نامی سیٹلائٹ کو تباہ کرنا ہے اور پھر زیرو لینڈ تلاش کر کے وہاں سے ہمیں مس جولیا کو تلاش کر کے لانا ہے اور ہم یہ کام کر کے رہیں گے''...... چوہان نے کہا۔ عمران خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا اس نے گن کا ایک اور بٹن پریس کیا تو اچانک گن پر لگی چرخی الٹی گھومنے لگی۔ چرخی کے الٹا گھومنے سے خلاء میں پھیلا ہوا وائر سمٹنا شروع ہو گیا اور وہ ایک لمبی ٹیل کی طرح خلاء میں لہراتے ہوئے اور تیرتے ہوئے اسپیس شپ کی جانب بڑھتے چلے گئے۔

اسپیس شپ کافی بڑا تھا اور عمران کو یہ دیکھ کر اطمینان ہو گیا تھا کہ اس اسپیس شپ پر بھی بے شمار راڈز لگے ہوئے تھے جنہیں پکڑ کر وہ اسپیس شپ کے ساتھ چپک بھی سکتے تھے اور ان راڈز کو پکڑتے ہوئے وہ اسپیس شپ کے مین ڈور تک بھی جا سکتے تھے۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب اسپیس شپ کی ٹیل کے پاس پہنچ گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹیل کے ساتھ لگا ہوا ایک لمبا راڈ پکڑا اور اسپیس شپ پر آ گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن چھوڑ دی تھی کیونکہ اب اسے اس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ گن کا ایرو ٹیل کے ساتھ والے حصے میں دھنسا ہوا تھا۔ اسے چونکہ وہاں سے نکالا نہیں جا سکتا تھا اس لئے گن عمران کے لئے بے کار ہو گئی تھی۔ عمران کے راڈ پر جاتے ہی وہ سب بھی باری باری اسی طرف کے راڈ پکڑتے چلے گئے جس طرف عمران موجود تھا۔ عمران کے ساتھ مل کر انہوں نے بے ہوش ٹائیگر، کراسٹی، جوزف اور جوانا کو اوپر کھینچ کر اسپیس شپ کی دیواروں کے ساتھ لگا کر کھڑا کر دیا اور انہیں ایک ایک ہاتھ سے سنبھال لیا تا کہ وہ گر نہ سکیں۔

''تم سب یہیں رکو۔ اسپیس شپ کے اندر میں جاؤں گا۔ اگر اسپیس شپ میں روبوٹس ہوئے تو انہیں میں تباہ کر دوں گا اور اگر اندر انسان ہوئے تو مجھے سب سے پہلے انہیں بے ہوش کرنا ہو گا تا کہ وہ ہمارے آڑے نہ آ سکیں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے اپنے لباس سے رسی کا سرا

کھول کر الگ کیا اور راڈز کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا اسپیس شپ کے اس حصے کی طرف۔ بڑھتا چلا گیا جس طرف دروازہ تھا۔

دروازے کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا۔ دروازے کے اگلے حصے پر گول شیشے سے لگے ہوئے تھے۔ یہ ایسی ونڈوز تھیں جیسی عام مسافر طیاروں کی دونوں سائیڈوں پر لگی ہوتی ہیں جن سے مسافر اندر سے آسانی سے باہر دیکھ سکتے ہیں۔ عمران کی نظر سائیڈ والی کھڑکی پر پڑی تو اسے وہاں ایک عورت کا چہرہ دکھائی دیا۔ اس چہرے کو دیکھ کر عمران بری طرح سے چونک پڑا۔ وہ اس چہرے کو ہزاروں لاکھوں میں پہچان سکتا تھا۔ وہ عورت تھریسیا تھی۔ تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا جسے ٹی تھری بی بھی کہا جاتا تھا۔ تھریسیا نے بھی شاید عمران کا چہرہ دیکھ لیا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بھی بدلے ہوئے تھے اور وہ آنکھیں پھاڑے عمران کی جانب دیکھ رہی تھی۔ عمران شاید اس لئے حیران تھا کہ اس نے خلاء میں ایک عام انداز میں گزرنے والے اسپیس شپ تک رسائی حاصل کی تھی اس کے گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ وہ جس اسپیس شپ پر قبضہ کرنے کے لئے آیا ہے اس میں تھریسیا موجود ہو سکتی ہے۔ جبکہ تھریسیا کی حیرت اس لئے تھی کہ اس نے اور اس کے ساتھی سنگ ہی نے ان دس انسانوں کو ایرو وائر کے ذریعے خلاء میں تیرتے ہوئے اپنے اسپیس شپ کی جانب آتے دیکھا تھا۔

جب ایرو اسپیس شپ کی ٹیل سے لگا تھا تو اسی وقت اسپیس

شپ کے اندر سائرن بج اٹھا تھا اور پھر سنگ ہی اور تھریسیا نے فوراً عقبی منظر دیکھنے کے لئے ایک ویژنل سکرین آن کر لی تھی جس میں انہیں اسپیس شپ کے پیچھے ایک انسانی قطار دکھائی دی تھی جو ایک وائر کے ذریعے خلاء میں تیرتی ہوئی اسپیس شپ کی ٹیل کی جانب بڑھی آ رہی تھی۔

سنگ ہی اور تھریسیا کو شاید علم ہو گیا تھا کہ خلائی لباس والے انسانوں نے ان کے اسپیس شپ پر وائر ایرو فائر کیا ہے۔ وہ چونکہ عقب سے انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اس لئے وہ خاموشی سے انہیں دیکھتے رہے اور پھر جب عمران اور اس کے ساتھی اسپیس شپ کے نزدیک آئے اور انہوں نے راڈز پکڑ کر اسپیس شپ پر چڑھنا شروع کیا تو وہ سمجھ گئے کہ وہ اسپیس شپ کے دروازے والے حصے کی طرف آنے کی کوشش کر رہے ہیں اس لئے تھریسیا انہیں گلاس ونڈو سے دیکھنے کے لئے اس طرف آ گئی تھی اور پھر جب اس نے دروازے کے پاس عمران کو دیکھا تو اس کی آنکھیں اور زیادہ حیرت سے پھٹنے والی ہو گئیں۔

عمران چند لمحے تھریسیا کو دیکھتا رہا پھر اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے تھریسیا کی طرف دیکھتے ہوئے اسے آنکھ مار دی۔ تھریسیا کا چہرہ ایک لمحے کے لئے بگڑا پھر وہ تیزی سے ونڈو سے پیچھے ہٹ گئی۔

''تو یہ اسپیس شپ زیرو لینڈ والوں کا ہے''...... عمران نے

بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔

”زیرو لینڈ۔ کیا مطلب۔ آپ کو کیسے علم ہوا ہے کہ یہ اسپیس شپ زیرو لینڈ کا ہے“...... صفدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ گلوب میں چونکہ مائیک اور سپیکر آن تھے اس لئے ان سب نے عمران کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔

”اسپیس شپ میں ٹی تھری بی موجود ہے“...... عمران نے کہا اور ٹی تھری بی کا سن کر وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

”ٹی تھری بی۔ آپ کے کہنے کا مطلب ہے تھریسیا“...... کیپٹن شکیل نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں“...... عمران نے جواب دیا۔

”گڈ گاڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی کی ہے اور ہم سے ہمارا اسپیس شپ چھین کر ہمیں خلاء میں موجود اس اسپیس شپ تک پہنچا دیا ہے جس میں زیرو لینڈ کی ناگن تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا موجود ہے“...... خاور نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر تھریسیا اس اسپیس شپ میں موجود ہے تو پھر اس کے ساتھ یقیناً مس جولیا بھی ہوں گی“...... صفدر نے مسرت سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہوسکتا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”ہوسکتا ہے۔ کیا مطلب۔ تھریسیا ہی مس جولیا کو ٹرانسمٹ کر

کے خلاء میں لے گئی تھی۔ اگر وہ یہاں موجود ہے تو پھر مس جولیا کو بھی اسی کے ساتھ ہونا چاہئے۔ تھریسیا کے تو خواب و گمان میں بھی یہ بات نہیں آئی ہو گی کہ ہم اس تک اس طرح بھی پہنچ سکتے ہیں“...... صدیقی نے کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ تھریسیا نے جولیا کو کہیں اور چھوڑ دیا ہو اور وہ اپنے کسی اور مشن پر اس اسپیس شپ میں کہیں اور جا رہی ہو۔ اسپیس شپ میں جولیا ہو یا نہ ہو مگر اس میں میرا ناہنجار چچا ضرور ہو گا“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سنگ ہی“...... کیپٹن شکیل نے استفہامیہ انداز میں کہا۔

”اس کے علاوہ میرا ناہنجار چچا اور کون ہوسکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اگر یہ اسپیس شپ سنگ ہی اور تھریسیا کا ہے تو کیا وہ ہمیں آسانی سے اندر آنے دیں گے“...... چوہان نے قدرے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

”وہ آسانی سے نہیں آنے دیں گے تو ہم زبردستی اندر گھس جائیں گے۔ زبردستی اندر جانے والوں کو تو وہ نہیں روک سکیں گے کیوں صفدر“...... عمران نے خوش مزاج لہجے میں کہا۔

”وہ ہمیں اسپیس شپ سے ہٹانے کی بھی کوشش کر سکتے ہیں“...... صفدر نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”کرنے دو۔ جو ان کا کام ہے وہ کریں۔ ہم اپنا کام کریں

گے“...... عمران نے لاپرواہانہ لہجے میں کہا۔

”تو کیا آپ دروازہ کاٹ کر اندر جائیں گے“...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

”اندر جانے سے پہلے مجھے ان دونوں کا کچھ انتظام کرنا پڑے گا۔ اگر واقعی جولیا ان کے ساتھ ہے تو پھر مجھے ان دونوں کو اس طرح کھلا نہیں چھوڑنا چاہئے، وہ ہمیں اندر آتے دیکھ کر جولیا کو نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کر سکتے ہیں“...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اب آپ کیا کریں گے“...... چوہان نے پوچھا۔

”اسپیس شپ کے اندر جانے سے پہلے مجھے ان دونوں کو انتاغفیل کرنا پڑے گا“...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

”کیسے“...... نعمانی نے پوچھا۔

”کیپٹن شکیل۔ تم مجھے جوزف والا تھیلا دو۔ مجھے اس تھیلے سے چند چیزیں چاہئیں اور اب رسی کھول دو“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے لباسوں کے ہکوں سے بندھی رسی کھول دی۔

”کیا میں آپ کی طرف آؤں“...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

”نہیں۔ تم اسپیس شپ کے ٹاپ پر آ جاؤ میں بھی اوپر جا رہا ہوں“...... عمران نے کہا اور پھر وہ راڈز پکڑتا ہوا اوپر جانے لگا۔

”اوکے۔ میں بھی اوپر آ رہا ہوں“...... ایک لمحے کے بعد کیپٹن

شکیل کی آواز سنائی دی۔

”آ جاؤ“...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے اسپیس شپ کے عقبی جیٹ انجن سٹارٹ ہوتے دیکھے جن سے اچانک تیز آگ کے شعلے سے نکلنا شروع ہو گئے تھے۔

”راڈز مضبوطی سے پکڑ لو وہ اسپیس شپ یہاں سے تیز رفتاری سے بڑھا کر ہمیں دوبارہ خلاء میں گرانا چاہتے ہیں“...... عمران نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے ایک راڈ کو مضبوطی سے پکڑا اور اسپیس شپ کی دیوار سے کسی جونک کی طرح سے چپک گیا۔ اسی لمحے اسپیس شپ کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ عمران کی چیختی ہوئی آواز سن کر اس کے ساتھیوں نے فوراً راڈز پکڑ لئے تھے لیکن جھٹکا اس قدر شدید تھا کہ راڈز سے ان کے ہاتھ چھوٹتے چلے گئے اور جیسے ہی اسپیس شپ جھٹکا کھا کر آگے بڑھا عمران نے اپنے ساتھیوں کو اسپیس شپ سے الگ ہو کر خلاء میں جاتے دیکھا۔ اسے گلوب میں موجود سپیکروں میں اپنے ساتھیوں کی تیز چیخیں سنائی دی تھیں اور پھر وہ آوازیں جیسے خلاء میں کہیں گم ہوتی چلی گئیں۔

عمران اور کیپٹن شکیل کے سوا سب خلاء میں گر گئے تھے اور اب اسپیس شپ انتہائی برق رفتاری سے اُڑتا ہوا خلاء میں گرنے والے سیکرٹ سروس کے ممبران سے دور ہوتا جا رہا تھا۔

جولیا کے اسپیس شپ پر روبوٹس مسلسل لیزر بیمز برسا رہے تھے لیکن لیزر بیمز اسپیس شپ سے ٹکرا کر یوں اچٹ رہی تھیں جیسے گنوں سے نکلنے والی گولیاں فولادی چٹان سے ٹکرا کر اُچٹ جاتی ہیں۔ جولیا خاموشی سے ہر طرف سے آتی ہوئی رنگ برنگی لیزر بیمز دیکھ رہی تھی۔

جولیا کو چونکہ تھریسیا نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ جس اسپیس شپ میں موجود ہے اسے کسی میزائل یا لیزر بیم سے تباہ نہیں کیا جا سکتا اسی لئے جولیا اسپیس شپ کے اندر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی اور اس نے سپریم کمپیوٹر کا حکم نہ مانتے ہوئے اسپیس شپ سے باہر نکلنے سے انکار کر دیا تھا۔ جس پر سپریم کمپیوٹر کے حکم سے وادی میں موجود روبوٹس نے اسپیس شپ پر مسلسل لیزر بیمز برسانی شروع کر دی تھیں۔

روبوٹس کافی دیر تک لیزر بیمز فائر کرتے رہے پھر شاید سپریم کمپیوٹر نے انہیں اسپیس شپ پر مزید لیزر بیمز برسانے سے منع کر دیا۔ روبوٹس لیزر گنیں لے کر ایک بار پھر پیچھے ہٹ گئے تھے۔ جولیا اسپیس شپ میں موجود سکرینوں پر روبوٹس کی حرکات و سکنات دیکھ رہی تھی۔ اسی لمحے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر میں کھڑکھڑاہٹ ہوئی اور پھر سپریم کمپیوٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”تمہارا اسپیس شپ لیزر پروف ہے۔ اس پر ہماری کسی لیزر کا کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے۔ میری ڈاکٹر ایکس سے بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے تمہارا دماغ اسکین کرنے کا حکم دیا ہے اور میں نے تمہارا دماغ اسکین کیا ہے جس سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارا واقعی زیرو لینڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور تم ارتھ سے زبردستی لائی گئی ہو۔ ارتھ سے تمہیں زیرو لینڈ کی ناگن ٹی تھری بی لائی تھی جس نے تمہیں اس اسپیس شپ میں قید کر دیا تھا اور اسپیس شپ میں فالٹ پیدا کر کے اسے بھٹکنے کے لئے خلاء میں چھوڑ دیا تھا۔ مجھے تمہارے دماغ سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ تمہارا نام جولیا ہے اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی ہو جس کی تم ڈپٹی چیف ہو۔ میں تمہارے بارے میں اور بہت کچھ جاننا چاہتا تھا لیکن تمہارے دماغ کا ایک حصہ بلاک ہے۔ جسے شاید کسی ماہر ہپناٹائسٹ نے لاک کر رکھا ہے اس لئے میں تمہارا مکمل دماغ ریڈ نہیں کر سکا تھا۔ تمہارے بارے میں، میں نے ڈاکٹر ایکس کو تمام تفصیلات

سے آگاہ کر دیا ہے۔ تمہارا نام جولیا ہے اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتی ہو یہ سن کر ڈاکٹر ایکس آگ بگولا ہو گیا ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم سے ایک بار پھر بات کی جائے۔ اگر تم گرفتاری دینے کے لئے تیار ہو جاؤ تو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ بصورت دیگر اس بار تمہارے اسپیس شپ پر لیزر بیمز برسانے کی بجائے اسے ڈائریکٹ کراسٹ میزائلوں سے اُڑا دیا جائے گا۔ میں نے تمہارے ساتھ ساتھ تمہارا اسپیس شپ بھی سکین کر لیا ہے۔ یہ بلیک میٹل تھری نائن کا بنا ہوا ہے جس پر واقعی کوئی لیزر بیم یا عام میزائل اثر نہیں کرتے لیکن اس اسپیس شپ کو کراسٹ میزائلوں سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ میں سپریم کمپیوٹر آف ریڈ پلانٹ تمہیں ایک بار پھر وارننگ دے رہا ہوں۔ اپنی زندگی چاہتی ہو تو اسپیس شپ سے باہر آ جاؤ ورنہ اس بار تمہارا اسپیس شپ کراسٹ میزائل مار کر تباہ کر دیا جائے گا۔ اوور''...... سپریم کمپیوٹر بغیر کسی تاثر کے مسلسل بولتا چلا گیا۔ یہ سب سن کر جولیا کے چہرے پر اب تشویش کے سائے لہرانا شروع ہو گئے تھے۔ سپریم کمپیوٹر نے اب تک اس کے حوالے سے جو کچھ بھی کہا تھا وہ غلط نہیں تھا۔ اس لئے اسے سپریم کمپیوٹر کی اس بات پر بھی یقین آ گیا تھا کہ واقعی اس کا اسپیس شپ کسی کراسٹ نامی میزائل سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔

جولیا چند لمحے سوچتی رہی پھر اس نے اسپیس شپ سے باہر جانے کا فیصلہ کر لیا۔ جولیا کو کیبن سے ایک لیزر بلاسٹر گن، ایک

راکٹ گن اور چند تکونے اور راڈز بم ملے تھے جنہیں اس نے اپنے لباس کی مخصوص جیبوں میں رکھا ہوا تھا۔ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ریڈ پلانٹ کیا ہے اور یہاں کیا ہو رہا ہے۔ البتہ سپریم کمپیوٹر نے جب سے اسے بتایا تھا کہ ریڈ پلانٹ پر ڈاکٹر ایکس کا قبضہ ہے تو جولیا نے سوچ لیا تھا کہ وہ اتفاق سے یہاں آ ہی گئی ہے تو یہاں سے جاتے جاتے وہ ڈاکٹر ایکس کو ضرور سبق سکھا کر جائے گی۔ سپریم کمپیوٹر کے کہنے کے مطابق ریڈ پلانٹ پر ڈاکٹر ایکس کا ایک خفیہ ہیڈ کوارٹر موجود تھا جہاں روبوٹس اور سپریم کمپیوٹر موجود تھے۔ اس پلانٹ پر روبوٹس کا ہونا اور ایک ماسٹر مائنڈ کمپیوٹر کا انہیں کنٹرول کرنا جولیا کو کھٹک سا رہا تھا اسے خیال آ رہا تھا کہ ڈاکٹر ایکس نے پھر کہیں دنیا کے خلاف کوئی نئی سازش کرنے کا تو نہیں سوچ لیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس پلانٹ میں کوئی ایسا کام ہو رہا ہو جو آنے والے وقتوں میں پاکیشیا یا پوری دنیا کے لئے تباہ کن ثابت ہو۔

ڈاکٹر ایکس جیسا شیطان کچھ بھی کر سکتا تھا۔ زیرو لینڈ کی طرح ڈاکٹر ایکس بھی پوری دنیا پر اپنا تسلط جمانا چاہتا تھا اس لئے اس سے کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ ایسی ایجادات کر رہا ہو جن سے وہ دنیا پر اپنی دھاک بٹھا سکے اور دنیا پر اپنا کنٹرول کر سکے۔ یہ بھی ممکن تھا کہ اس پلانٹ پر ڈاکٹر ایکس کی کوئی خفیہ سائنسی لیبارٹری موجود ہو جہاں کوئی انتہائی خطرناک اور تباہ کن ہتھیار بنایا جا رہا ہو۔ غرض جولیا کے ذہن میں مختلف خیالات آ رہے تھے اور اب سپریم کمپیوٹر

نے اس کے دماغ کے سکین کرنے کی جو بات کی تھی اس سے جولیا کو اور زیادہ یقین ہو گیا تھا کہ اس پلانٹ پر ضرور کچھ ایسا ہے جس سے ڈاکٹر ایکس آنے والے وقتوں میں دنیا کے لئے کوئی نہ کوئی نئی مصیبت کھڑی کر سکتا ہے۔ اس لئے جولیا سوچنے لگی کہ اسے پلانٹ پر اتر کر ان روبوٹس کو تباہ کر کے کسی نہ کسی طرح سے سپریم ہیڈ کوارٹر میں جانا چاہئے اور معلوم کرنا چاہئے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے اور پھر ہو سکتا ہے کہ اسے وہاں کوئی ایسا اسپیس شپ مل جائے جس کی مدد سے وہ دوبارہ زمین پر جا سکے۔ یہ سوچ کر وہ اچانک اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ٹھیک ہے سپریم کمپیوٹر میں اسپیس شپ سے باہر آنے اور گرفتاری دینے کے لئے تیار ہوں۔ اوور"...... جولیا نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر کے کہا۔

"گڈ شو۔ یہ تمہارا دانشمندانہ فیصلہ ہے جولیا۔ تم بے فکر ہو کر باہر آ جاؤ۔ تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

"او کے۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"یاد رکھنا۔ اسپیس شپ سے تم خالی ہاتھ باہر آؤ گی۔ اگر تمہارے پاس کوئی اسلحہ ہے تو اسے اسپیس شپ میں ہی چھوڑ دینا۔ ورنہ روبوٹس تمہیں سکین کرتے ہی تم پر لیزر برسا دیں گے۔ اوور"...... سپریم کمپیوٹر نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔ جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر

وہ کرسی کے پیچھے سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ اس نے ایئر ٹائٹ دروازہ کھولا اور دوسری طرف موجود ایک راہداری میں آ گئی۔ راہداری کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ جولیا اس دروازے کے پاس آ کر رک گئی دروازے کی سائیڈ پر ایک نمبرنگ پینل لگا ہوا تھا۔ اس پینل کا نمبرنگ کوڈ پریس کرنے کے بعد ہی دروازہ کھل سکتا تھا۔ جولیا کو چونکہ کوڈ معلوم نہیں تھا اس لئے اس نے جیب سے لیزر گن نکالی اور اس نے نمبرنگ پینل پر ریز فائر کر دی۔ ریز لگتے ہی نمبرنگ پینل دھماکے سے تباہ ہو گیا اور ساتھ ہی بیرونی دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر جولیا فوراً دائیں دیوار کے ساتھ لگ گئی۔

اسپیس شپ کی سکرینوں سے وہ پہلے ہی مسلح روبوٹس کی پوزیشنیں دیکھ چکی تھی اس لئے وہ جانتی تھی کہ سامنے کی طرف کتنے روبوٹس موجود ہیں اور اسپیس شپ سے کتنے فاصلے پر ہیں۔ دیوار سے لگتے ہی اس نے ریز گن جیب میں ڈال کر خلائی لباس کی دوسری جیبوں میں ہاتھ ڈال کر اسپیس شپ کے کیبن سے ملنے والے دو راڈز نما بم نکال لئے۔ بموں پر بٹن لگے ہوئے تھے۔ جولیا نے ایک راڈ بم کا بٹن پریس کیا اور پھر اس نے دائیں ہاتھ سے پوری قوت سے راڈ بم باہر اچھال دیا۔ اس سے پہلے کہ راڈ بم باہر موجود روبوٹس کے پاس جا کر گرتا اور بلاسٹ ہوتا جولیا نے فوراً دوسرے راڈ بم کا بٹن پریس کیا اور اسے بھی باہر اچھال دیا۔

دونوں بم باہر اچھالتے ہی اس نے جیبوں سے بلاسٹر ریز گن اور منی راکٹ گن نکال لی۔ اسی وقت یکے بعد دیگرے باہر دو زور دار دھماکے ہوئے اور سامنے موجود کئی روبوٹس کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ دھماکے ہوتے ہی جولیا فوراً دروازے کے سامنے آ گئی۔ اسے سامنے روبوٹس کے بکھرے ہوئے ٹکڑے اور آگ دکھائی دی۔ جولیا رکے بغیر آگے بڑھی اور اس نے فوراً کھلے ہوئے دروازے سے باہر چھلانگ لگا دی۔ اسپیس شپ کا دروازہ کافی بلندی پر تھا۔ جولیا نے چھلانگ لگاتے ہی دو تین قلابازیاں کھائیں اور پیروں کے بل زمین پر آ گئی۔ اسی لمحے وہاں بچے ہوئے روبوٹس نے اس کی طرف ریز بیمز فائر کرنی شروع کر دی۔ جو روبوٹس دائیں بائیں اور اسپیس شپ کے عقبی طرف موجود تھے وہ بھی دھماکوں کی آوازیں سن کر تیزی سے بھاگتے ہوئے اس طرف آ رہے تھے۔

زمین پر پیر لگتے ہی جولیا نے خود کو پہلو کے بل زمین پر گرایا اور سامنے سے آنے والے دو روبوٹس کی طرف ایک ساتھ ریز گن سے ریز اور راکٹ گن سے راکٹ فائر کر دیا۔ بلاسٹنگ ریز اور راکٹ ایک ساتھ ان روبوٹس کے سینوں سے لگے ایک ساتھ دو دھماکے ہوئے اور دونوں روبوٹس کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ جہاں دو روبوٹس تباہ ہوئے ان کے عقب سے مزید چار روبوٹس دوڑتے ہوئے جولیا کی طرف بڑھے اور انہوں نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے اس پر مسلسل لیزر بیمز برسانی شروع کر دی لیکن جولیا

نے لیٹے لیٹے ہی تیزی سے کروٹوں پر کروٹیں بدلنا شروع کر دیں۔ روبوٹس کی لیزر بیمز جولیا کے پہلو اور سر کے قریب گر رہی تھیں۔ زمین کے جس حصے پر لیزر بیم پڑتی وہاں سے چنگاریاں سی پھوٹتیں اور زمین کے اس حصے میں ایک سوراخ سا بن جاتا۔

جولیا نے اسپیس شپ سے باہر آتے ہی چونکہ روبوٹس پر بم پھینک کر ان سے جنگ چھیڑ دی تھی اس لئے روبوٹس چاروں طرف سے بھاگتے ہوئے آ رہے تھے اور ان کی گنوں سے لیزر بیمز فائر ہو رہی تھیں جو کہ جولیا کے ارد گرد پڑنے کے ساتھ ساتھ اس کے اوپر سے بھی گزرتی جا رہی تھیں۔

کروٹیں بدلتے ہوئے بھی جولیا نے دونوں ہاتھ آگے کی طرف کر رکھے تھے اور وہ سامنے سے آنے والے روبوٹس کو مسلسل نشانہ بنا رہی تھی۔ جولیا نے دائیں طرف سے آنے والے چار روبوٹس کو بلاسٹنگ ریز اور راکٹ گن سے تباہ کیا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ سامنے موجود روبوٹس چونکہ ختم ہو چکے تھے اس لئے جولیا نے اٹھتے ہی تیزی سے اس طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ اسے بھاگتے دیکھ کر وہاں موجود روبوٹس تیزی سے اس کے پیچھے لپکے۔ وہ بھاگتے ہوئے جولیا پر مسلسل لیزر بیمز برسا رہے تھے لیکن جولیا چونکہ زگ زیگ انداز میں بھاگ رہی تھی اس لئے ابھی تک اسے ایک بھی ریز چھو نہیں سکی تھی۔

جولیا نے جو خلائی لباس پہن رکھا تھا یہ لباس ان لباسوں سے

قطعی مختلف تھا جو زمینی سائنس دان پہن کر خلاء میں جاتے تھے۔ یہ خلائی لباس چونکہ زیرو لینڈ والوں کا تھا اس لئے انہوں نے لباس بناتے وقت اس بات کا خاص دھیان رکھا تھا کہ ان کے ایجنٹ خلاء میں کسی معرکے کے دوران بھی اس لباس میں اپنی تیز رفتاری برقرار رکھ سکیں۔ لباس عام انسانی لباسوں کی طرح ہلکا پھلکا اور چست تھا۔ البتہ جولیا نے سر پر جو شیشے کا گلوب چڑھا رکھا تھا وہ کافی بڑا تھا لیکن وہ بھی ہارڈ گلاس کا بنا ہوا تھا۔ جولیا اگر سر کے بل بھی گر جاتی تو بھی وہ گلوب نہیں ٹوٹ سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جولیا روبوٹس کے مقابلے میں چھلاوہ بنی ہوئی تھی اور وہ ریڈ پلانٹ کی سرخ زمین پر جو عام زمین کی طرح ٹھوس تھی آسانی سے اچھلتی اور بھاگتی چلی جا رہی تھی۔

روبوٹس کی رفتار بھی کم نہیں تھی اور بھی اپنی مشینی ٹانگوں پر اچھل اچھل کر بھاگ رہے تھے اور ان کی گنوں سے تو جیسے لیزر بیمز رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔ تیزی سے بھاگتے ہوئے جولیا نے پلٹ کر ان کی طرف دیکھا۔ روبوٹس اس سے زیادہ دور نہیں تھے۔ روبوٹس کی ٹانگوں میں شاید سپرنگ لگے ہوئے تھے وہ باقاعدہ اچھلتے ہوئے آ رہے تھے جس کی وجہ سے ان کی رفتار جولیا کی رفتار سے زیادہ تیز تھی۔ جولیا نے جو انہیں اپنے قریب آتے دیکھا تو اس نے فوراً ریز گن جیب میں ڈالی اور اس نے جیب سے ایک اور راڈ بم نکال کر اس کا بٹن پریس کرتے ہوئے اسے عقب میں آتے

ہوئے روبوٹس کی جانب اچھال دیا۔ روبوٹس نے راڈ بم اپنی طرف آتے دیکھا تو انہوں نے اچھل کر دائیں بائیں کودنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے راڈ بم ایک روبوٹ سے ٹکرا گیا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس روبوٹ کے ساتھ اس کے دائیں بائیں اور پیچھے سے آنے والے کئی روبوٹس کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ جولیا نے آگے جاتے ہی نیم دائرے میں ایک چکر کاٹا اور اس نے جیب سے تکونے بم نکال کر ان کے بٹن دباتے ہوئے مسلسل روبوٹس کی جانب پھینکنے شروع کر دیئے۔ روبوٹس چونکہ ایک ساتھ بھاگتے ہوئے اس کی طرف آ رہے تھے اس لئے جولیا نے ان پر چار تکونے بم یکے بعد دیگرے پھینک دیئے تھے۔ جولیا کو ان تکونے بموں کی طاقت کا اندازہ نہیں تھا۔ جیسے ہی پہلا بم زمین پر گرا ایک زبردست دھماکہ ہوا اور آگ کا ایک طوفان سا اٹھ کھڑا ہوا۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ اس طرف موجود روبوٹس زمین سے کئی کئی فٹ اونچے اچھل کر دور گرتے چلے گئے۔ اس بم کی رزسٹنس اتنی زیادہ تھی کہ جولیا بھی اپنے پیروں پر کھڑی نہ رہ سکی تھی۔ اسے بھی یوں محسوس ہوا تھا جیسے اچانک کسی دیو نے اسے اٹھا کر پوری قوت سے دور پھینک دیا ہو۔ جولیا میدان کے درمیانی حصے میں جا کر گری۔ اگر اس کے جسم پر مخصوص خلائی لباس اور سر پر ٹھوس شیشے کا گلوب نہ ہوتا تو اس قدر طاقت سے گر کر اس کی ہڈیوں کا بھی سرمہ بن سکتا تھا لیکن خلائی لباس اور گلوب کی وجہ سے اسے کوئی نقصان نہیں

ہوا تھا۔ ایک بم کے بعد دوسرا پھر تیسرا اور پھر جب چوتھا بم زمین پر گر کر پھٹا تو جیسے ریڈ پلانٹ پر تباہی آ گئی۔ ریڈ پلانٹ بری طرح سے لرز اٹھا تھا۔ ان بموں نے وہاں موجود تمام روبوٹس کے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے اور جن جگہوں پر بم بلاسٹ ہوئے تھے وہاں گہرے گڑھے پڑ گئے تھے جن سے ابھی تک آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔

سرخ زمین بری طرح سے لرز رہی تھی۔ لرزش کے ساتھ ساتھ زمین سے تیز گونج کی بھی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جولیا چند لمحے زمین پر پڑی رہی پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس طرف دیکھنے لگی جہاں اس نے چار تکونے بم برسائے تھے۔ ان بموں کی طاقت کا اب اسے بخوبی اندازہ ہو گیا تھا۔ بظاہر چھوٹے نظر آنے والے تکونے بموں میں ہزاروں میگا کی طاقت تھی جس نے ریڈ پلانٹ کے میدان میں تباہی پھیلا دی تھی۔ وہاں نہ صرف بڑے بڑے گڑھے بن گئے تھے بلکہ زمین پر جگہ جگہ اور دور دور تک دراڑیں بن گئی تھیں۔

تکونے بم کی وجہ سے وہاں موجود تمام روبوٹس تباہ ہو چکے تھے۔ اب میدان میں جولیا اکیلی موجود تھی جو ہاتھ میں راکٹ گن لئے تیز نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے اس نے بم سے بنے ہوئے گڑھے میں سے ایک سیاہ رنگ کی اسپیس شپ باہر نکلتے دیکھی۔ اس اسپیس شپ پر

کئی گنوں کے دہانے بنے ہوئے تھے اور میزائل لانچروں میں بے شمار میزائل بھی لگے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ فائٹر اسپیس شپ معلوم ہو رہا تھا۔ فائٹر اسپیس شپ آہستہ آہستہ گڑھے سے باہر آ رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ مکمل طور پر گڑھے سے باہر آ کر جولیا پر اٹیک کرتا جولیا نے اسپیس شپ دیکھتے ہی اس پر لگاتار راکٹ گن سے راکٹ برسانے شروع کر دیئے۔ یکے بعد دیگرے کئی راکٹ فائٹر اسپیس شپ سے ٹکرائے اور فائٹر اسپیس شپ کسی آتش فشاں کی طرح پھٹتا ہوا دوبارہ اسی گڑھے میں گرتا چلا گیا جس سے وہ باہر آ رہا تھا۔ نیچے گرتے ہی جیسے وہاں اور تیز اور خوفناک دھماکوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ زور دار دھماکوں سے سرخ زمین اب اور بری طرح سے لرزنا شروع ہو گئی تھی اور وہاں ہر طرف دراڑیں ہی دراڑیں پڑتی جا رہی تھیں۔

ایک دراڑ تیزی سے بنتی ہوئی جولیا کی طرف آئی تو جولیا نے فوراً مڑ کر پہاڑوں کی طرف دوڑنا شروع کر دیا لیکن اس کی رفتار بھلا زمین پر بننے والی دراڑ سے تیز کیسے ہو سکتی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے دراڑ پھیلتی ہوئی اس کے قریب پہنچ گئی اس سے پہلے کہ دراڑ جولیا کے پیروں کے نیچے سے گزرتی اور جولیا نجانے کس قدر گہرائی میں جا گرتی جولیا نے فوراً پوری قوت سے دائیں طرف چھلانگ لگا دی۔ وہ دھب سے ٹھوس زمین پر گری اور ایک بار پھر تیزی سے کروٹیں بدلتی چلی گئی کیونکہ وہاں بننے والی دراڑ کافی لمبی چوڑی ہو

گئی تھی۔ کروٹیں بدلتی ہوئی جولیا سیدھی ہو کر زمین سے چپک سی گئی
کیونکہ وہاں ہونے والے خوفناک دھماکوں میں شدت آتی جا رہی
تھی۔ یہ دھماکے شاید فائٹر اسپیس شپ پر لگے میزائلوں کے تھے یا
پھر شاید نیچے اس جیسے فائٹر اسپیس شپ اور بھی موجود تھے جن پر تباہ
ہونے والا فائٹر اسپیس شپ گرا تھا اور اس نے وہاں تباہی پھیلا دی
تھی۔

جولیا نے جس طرح فائٹر اسپیس شپ گڑھے سے نکل کر باہر
آتے دیکھا تھا وہ سمجھ گئی تھی کہ زمین کے نیچے خاصا بڑا خلاء موجود
تھا جہاں شاید سپریم ہیڈ کوارٹر موجود تھا۔ تکونے بموں کی وجہ سے
شاید زمین کے نیچے موجود سپریم ہیڈ کوارٹر کی چھت اُڑ گئی تھی اسی
لئے وہاں سے ایک فائٹر اسپیس شپ نکل کر باہر آ رہا تھا۔ لیکن وہ
بھی جولیا کی راکٹ گن کا شکار ہو گیا تھا۔ اب وہاں موجود گڑھوں
اور جگہ جگہ بنی ہوئی دراڑوں سے آگ کے بڑے بڑے شعلے بلند
ہو رہے تھے۔ ہر طرف سے سیاہ کثیف دھواں سا نکلتا ہوا دکھائی
دے رہا تھا۔

جولیا کچھ دیر تک اسی طرح زمین سے چپکی رہی پھر وہ آہستہ
آہستہ اٹھی اور اس دراڑ کی جانب دیکھنے لگی جس سے بچنے کے لئے
اس نے چھلانگ لگائی تھی۔ اس دراڑ سے آگ کے شعلے تو نہیں
نکل رہے تھے لیکن دھواں ضرور نکل رہا تھا۔ جولیا آہستہ آہستہ چلتی
ہوئی دراڑ کے کنارے پر آ کر کھڑی ہو گئی اور نیچے جھانکنے کی

کوشش کرنے لگی لیکن کثیف دھویں کی وجہ سے اسے کچھ دکھائی نہیں
دے رہا تھا۔ جولیا ابھی دراڑ کی طرف دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک
اسے اپنے اردگرد سے رنگ برنگی لیزر بیمز گزرتی ہوئی دکھائی دیں۔
وہ زخمی ناگن کی طرح پلٹی۔ اسے سامنے موجود پہاڑ کا ایک دہانہ سا
کھلا ہوا دکھائی دیا جہاں سے بے شمار روبوٹس نکل نکل کر اس کی
طرف بھاگے چلے آ رہے تھے اور ان روبوٹس نے دہانے سے نکلتے
ہی جولیا کی طرف لیزر بیمز برسانی شروع کر دی تھیں۔

لیزر بیمز سے بچنے کے لئے جولیا زمین پر گری اور اس نے
راکٹ گن والا ہاتھ آگے بڑھا کر پہاڑ کی طرف سے آتے ہوئے
روبوٹس پر راکٹ برسانے شروع کر دیئے۔ اس بار اس کی گن سے
صرف چار راکٹ ہی نکلے تھے اور پھر گن سے ٹرچ ٹرچ کی آواز
سنائی دی جس کا مطلب تھا کہ گن کے راکٹ ختم ہو گئے ہیں۔ گن
سے نکلنے والے چاروں راکٹ سامنے سے بھاگ کر آنے والے
روبوٹس سے ٹکرائے اور کئی روبوٹس پرزے پرزے ہو کر وہیں بکھر
گئے لیکن دہانے سے نکل کر آنے والے روبوٹس کی تعداد کافی زیادہ
تھی۔ تباہ ہونے والے روبوٹس کی وہ پرواہ کئے بغیر لیزر بیمز
برساتے ہوئے اس طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔ اسی لمحے جولیا
نے لیزر بیمز کے ساتھ آگ کا ایک بڑا سا شعلہ چمکتے ہوئے اپنی
طرف آتے دیکھا۔ وہ شاید میزائل تھا جو کسی روبوٹ نے فائر کیا
جولیا نے فوراً اپنا سر نیچے کر لیا۔ نیزے جیسا لمبا اور چار انچ کے

پائپ کے قطر جتنا موٹا سفید رنگ کا ایک میزائل ٹھیک جولیا کے سر پر موجود گلوب کے اوپر سے گزر گیا اور پیچھے موجود دراڑ کی دوسری طرف سرخ زمین سے ٹکرا کر زور دار دھماکے سے پھٹ پڑا۔ دھماکے سے آگ کا فوارا سا بلند ہوا اور زمین ایک بار پھر بری طرح سے کانپ اٹھی۔ جولیا چونکہ دراڑ کے بالکل کنارے پر لیٹی ہوئی تھی اس لئے دھماکے کی شدت اور زمین کی لرزش کی وجہ سے جولیا کا جسم بری طرح سے اچھلا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا سنبھلنے کی کوشش کرتی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے نیچے سے زمین نکل گئی ہو۔ دھماکے نے اسے اچھال کر دراڑ میں پھینک دیا تھا اور جولیا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی اندھی اور انتہائی گہری کھائی میں گرتی چلی جا رہی ہو۔

اسپیس شپ کے جیٹ انجن آن ہونے اور زور دار جھٹکے سے آگے بڑھنے کی وجہ سے عمران کے ساتھی اسپیس شپ سے گر گئے تھے اور اسپیس شپ انہیں وہیں چھوڑ کر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا تھا۔ یہ تو عمران اور کیپٹن شکیل کی خوش قسمتی تھی کہ انہوں نے اسپیس شپ کے جیٹ انجنوں سے آگ کے شعلے نکلتے دیکھ لئے تھے اور انہوں نے فوراً ہی اسپیس شپ کے راڈز پکڑ کر اپنے جسم اسپیس شپ کی دیواروں سے چپکا لئے تھے ورنہ ان دونوں کا بھی وہی حال ہوتا جو ان کے ساتھیوں کا ہوا تھا۔

جوزف، جوانا، ٹائیگر اور کراسٹی پہلے ہی بے ہوش تھے اب ان کے ساتھ صفدر، چوہان، خاور، صدیقی اور نعمانی بھی خلاء میں گر گئے تھے۔ سنگ ہی اور تھریسیا نے چونکہ انہیں دیکھ لیا تھا اس لئے انہوں نے اسپیس شپ جھٹکے سے وہاں سے نکال لیا تھا تاکہ زور دار جھٹکے

سے اسپیس شپ پر چمٹے ہوئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکیں گے اور وہ ان سب کو اسپیس میں چھوڑ کر وہاں سے نکل جائیں گے اور یہی ہوا تھا۔ اسپیس شپ برق رفتار سے خلاء میں اُڑا چلا جا رہا تھا اور عمران اور کیپٹن شکیل اسپیس شپ سے جونکوں کی طرح چپکے ہوئے تھے۔ اپنے ساتھیوں کو اس طرح اسپیس شپ سے الگ ہوتے اور انہیں دور جاتے دیکھ کر نہ صرف کیپٹن شکیل بلکہ عمران بھی دم بخود رہ گیا تھا۔

سنگ ہی اور تھریسیا نے اب اسپیس شپ کو بری طرح الٹانا پلٹانا شروع کر دیا تھا۔ انہیں شاید معلوم تھا کہ اب بھی عمران اور اس کا ایک ساتھی اسپیس شپ پر موجود ہیں۔ وہ ان دونوں کو بھی ہر صورت میں اسپیس شپ سے الگ کرنا چاہتے تھے لیکن عمران اور کیپٹن شکیل نے خود کو سنبھال لیا تھا۔

عمران کو تھریسیا اور سنگ ہی پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ ایک تو تھریسیا پہلے ہی جولیا کو اسپیس میں لے جا کر نجانے کہاں پہنچا چکی تھی اور اب جبکہ وہ سب اتفاقاً اس اسپیس شپ پر آ گئے تھے تو اس نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے اچانک اسپیس شپ کے جیٹ انجن آن کر کے اسپیس شپ وہاں سے بھگانا شروع کر دیا تھا تاکہ وہ سب اسپیس شپ سے الگ ہو کر اسپیس میں ہی رہ جائیں۔ کچھ دیر تک اسپیس شپ الٹتا پلٹتا اور زور زور سے جھٹکے کھاتا رہا پھر شاید سنگ ہی اور تھریسیا کو یقین ہو گیا کہ اب ان کے اسپیس شپ پر

کوئی نہیں ہے تو انہوں نے اسپیس شپ نارمل انداز میں اُڑانا شروع کر دیا۔

"کیا تم ٹھیک ہو"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی عمران صاحب میں ٹھیک ہوں۔ لیکن وہ ہمارے ساتھی"...... کیپٹن شکیل کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم ان کی فکر نہ کرو۔ ان کے پاس وافر مقدار میں آکسیجن موجود ہے۔ انہیں کچھ نہیں ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ہم انہیں ڈھونڈیں گے کہاں۔ یہ اسپیس شپ تو انہیں نجانے کہاں سے کہاں چھوڑ آیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے اسی انداز میں کہا۔

"وہ پہلے ہی اسپیس میں ہیں۔ اسپیس سے آگے وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ ایک بار یہ اسپیس شپ ہمارے ہاتھ لگ جائے تو پھر ہم انہیں واپس جا کر ڈھونڈ لیں گے"...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے عمران نے گلوب میں موجود اسپیکروں میں ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنی۔

"یہ کیسی آواز ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔ اس کے اسپیکروں میں بھی ایسی ہی آواز سنائی دی تھی۔

"خاموش رہو۔ شاید اسپیس شپ کے اندر سے تھریسیا یا سنگ ہی ہم سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو

کیپٹن شکیل خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں تک اسپیکروں میں کھڑکھڑاہٹ ہوتی رہی پھر ایک تیز آواز سنائی دی۔

''عمران کیا تم میری آواز سن سکتے ہو''...... اس آواز نے کہا اور عمران کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔ یہ آواز سنگ ہی کی تھی۔

''یس نانسنس چچا۔ تم مجھے پکارو اور میں تمہاری آواز نہ سنو یہ بھلا کیسے ممکن ہے''...... عمران نے زہریلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ابھی تک اسپیس شپ کے ساتھ چمٹے ہوئے ہو۔ میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ تم بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسپیس میں رہ گئے ہو''...... سنگ ہی کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''تم نے کوشش اچھی کی تھی لیکن افسوس۔ تم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے میں اب بھی تمہارے سر پر سوار ہوں نانسنس چچا''...... عمران نے کہا۔

''صرف تم ہی بچے ہو شاید۔ باقی سب تو خلاء میں چلے گئے ہیں جنہیں اب تم چاہ کر بھی واپس نہیں لا سکو گے''...... سنگ ہی نے زہریلے لہجے میں کہا۔

''یہ تم جیسے ناہنجار چچا کی سوچ ہو سکتی ہے۔ میری نہیں''۔ عمران نے بھی جواباً اسی انداز میں کہا۔

''تم اور تمہارے ساتھی اسپیس میں کیسے آئے تھے اور وہ بھی

بغیر کسی اسپیس شپ کے۔ اور تم ہمارے اسپیس شپ پر کیسے آ گئے تھے۔ کیا تم جانتے تھے کہ اس اسپیس شپ میں ہم موجود ہیں''۔ سنگ ہی نے پوچھا۔

''ڈھونڈنے والے تو خدا کو بھی ڈھونڈ لیتے ہیں۔ میں یہاں تمہاری نہیں بلکہ اپنے نہ ہونے والے بچوں کی ماں کی تلاش میں آیا تھا جو میرے ہونے والے بچوں کی ماں کو عین شادی کے وقت اپنے ساتھ لے گئی تھی۔ وہ تمہارے ساتھ ہے یا تم اس کے ساتھ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ رہی بات یہ کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ خلاء میں کیسے آیا تھا اور تمہارے اسپیس شپ تک کیسے پہنچا تھا یہ ایک بہت بڑا راز ہے اور راز تب تک راز رہتا ہے جب تک آشکار نہ ہو جائے۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ اس راز کو راز ہی رہنے دو تا کہ یہ راز ہتھوڑے بن کر تمہارے اور تھریسیا کے سروں پر برستا رہے اور تم دونوں کے دماغ درست ہو جائیں اور تم دونوں ہمارے اور خاص طور پر پاکیشیا کے خلاف کارروائیاں کرنا بھول جائیں کیونکہ تم دونوں اور تمہارا سپریم کمانڈر بخوبی جانتا ہے کہ زیرو لینڈ کے کسی بھی ایجنٹ نے پاکیشیا کے خلاف جب بھی کوئی کارروائی کرنے کی کوشش کی ہے وہ یا تو ہمارے ہاتھوں مارا گیا ہے یا پھر ذلت انگیز شکست کھا کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا ہے جیسے کہ تم دونوں۔ کیوں نانسنس چچا میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں اور تھریسیا ڈیئر تم کیوں خاموش ہو کہیں ایسا تو نہیں کہ مجھے یہاں دیکھ

کر تمہیں کوئی سانپ سونگھ گیا ہے۔ لیکن اسپیس میں سانپ، ایسا پہلے کبھی سنا تو نہیں تھا اور وہ بھی ایسے سانپ جو تم جیسی زہریلی ناگن کو سونگھ سکیں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''مجھے نہ کسی سانپ نے سونگھا ہے اور نہ ہی میں تمہارے خلاء میں آنے سے حیران ہوئی ہوں۔ ہاں مجھے حیرت اس بات کی ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت بغیر کسی اسپیس شپ کے زندہ کیسے تھے اور تم ہمارے اسپیس شپ تک کیسے پہنچ گئے''...... تھریسیا کی جلی کٹی آواز سنائی دی۔

''راز۔ مائی ڈیئر راز۔ یہ ایک ایسا راز ہے جسے تم ساری زندگی نہیں سلجھا سکو گی۔ بہرحال اور سناؤ۔ تم دونوں کیسے ہو۔ سب ٹھیک ٹھاک تو ہے نا۔ سنا ہے کہ آج کل ڈاکٹر ایکس نے سپریم کمانڈر سمیت زیرو لینڈ کے تمام ایجنٹوں کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ ڈاکٹر ایکس کی ایسی اوقات نہیں کہ وہ ہماری نیندیں حرام کر سکے۔ اسپیس میں زیرو لینڈ کی حکومت تھی، ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ ڈاکٹر ایکس جیسے چھوٹے موٹے اور سر پھرے سائنس دان ہمارے لئے سر درد نہیں بن سکتے۔ ہم اس کے اسپیس ورلڈ کا راز جان چکے ہیں۔ بہت جلد ہم اس کے اسپیس ورلڈ تک پہنچ جائیں گے پھر نہ ڈاکٹر ایکس رہے گا اور نہ اس کا اسپیس ورلڈ''...... سنگ ہی نے سرد لہجے میں کہا۔

''بہرحال۔ یہ زیرو لینڈ اور ڈاکٹر ایکس کا اپنا معاملہ ہے۔ مجھے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کرنی ہے۔ میں یہاں کس مقصد کے لئے آیا ہوں یہ تم بخوبی جانتے ہو گے کیونکہ تھریسیا کوئی بھی کام تمہاری مرضی اور تمہارے مشورے کے بغیر نہیں کرتی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں میں جانتا ہوں۔ تم یہاں جولیا کے لئے آئے ہو۔ اس جولیا کے لئے جس سے تم شادی کرنا چاہتے تھے''...... سنگ ہی نے کہا۔

''جانتے ہو تو پھر بتاؤ۔ کہاں ہے جولیا''...... عمران نے پوچھا۔

''جولیا کہاں ہے اس کے بارے میں سنگ ہی کچھ نہیں جانتا''...... تھریسیا کی آواز سنائی دی۔

''وہ نہیں جانتا مگر تم تو جانتی ہو نا ڈیئر''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں جانتی ہوں کہ وہ کہاں ہے لیکن میں اس کے بارے میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی''...... تھریسیا نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے کچھ نہیں بتاؤ گی۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ میں جولیا کے بارے میں تمہاری روح سے پوچھ لوں گا جو بہت جلد میرے پنجوں میں آ کر پھڑ پھڑانے والی ہے''...... عمران نے اس نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے دھمکی دے رہے ہو''...... تھریسیا کی پھنکارتی ہوئی آواز

سنائی دی۔

"دھمکی صرف سمجھانے کے لئے دی جاتی ہے اور تم مجھے اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں سمجھنے اور سمجھانے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میں وہی کرتا ہوں جو کہتا ہوں۔ تم نے میرے رنگ میں بھنگ ڈالا تھا اس کے لئے تو میں شاید تمہیں معاف کر دیتا لیکن اب تم نے اور میرے نانسنس چچا کے میرے ساتھیوں کے ساتھ جو کیا ہے اسے میں کسی بھی صورت میں معاف نہیں کروں گا۔ بس ایک بار مجھے اسپیس شپ کے اندر آ لینے دو پھر دیکھنا میں تم دونوں کا کیا حشر کرتا ہوں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"تم ہمارا کیا حشر کرو گے عمران۔ حشر تو اب تمہارا ہونے والا ہے۔ تمہارے تمام ساتھی اسپیس میں رہ گئے ہیں جو اب کبھی واپس نہیں آ سکتے۔ اب رہ گئے تم تو تم اس وقت ہمارے رحم و کرم پر ہو ہم چاہیں تو تمہیں ابھی اور اسی وقت ہلاک کر سکتے ہیں"...... تھریسیا کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تو کرو۔ دیر کس بات کی ہے"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتی ہوں۔ مجھے جواب دو"۔ تھریسیا نے کہا۔

"کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھ سے شادی کرو گے یا نہیں"...... تھریسیا نے پوچھا۔

"کس سے پوچھ رہی ہو۔ مجھ سے یا سنگ ہی سے"...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"میں تم سے پوچھ رہی ہوں نانسنس"...... تھریسیا کی جھلائی ہوئی آواز آئی۔

"نانسنس تو چچا ہے۔ کیوں سنگ ہی"...... عمران نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اَپ۔ میرے منہ نہ لگو"...... سنگ ہی غرایا۔

"تو پھر کس کے منہ لگوں۔ یہی بتا دو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"میری بات کا جواب دو"...... تھریسیا نے ایک بار پھر پھنکار کر کہا۔

"کس بات کا جواب"...... عمران نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے پسند کرتے ہو یا نہیں"...... تھریسیا نے پوچھا۔

"ہاں میں تمہیں بہت پسند کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا تم مجھے واقعی پسند کرتے ہو"...... تھریسیا نے جیسے اچھل کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ سچ ہے۔ میں تمہیں واقعی پسند کرتا ہوں لیکن صرف ایک دشمن کے روپ میں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب"...... تھریسیا کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم زیرو لینڈ کی زہریلی ناگن ہو اور تم ایک ذہین اور انتہائی

بہادر دشمن ہو۔ میں ذہین اور بہادر دشمنوں کی بے حد قدر کرتا ہوں چاہے وہ تم ہو یا کوئی اور‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہونہہ۔ یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے‘‘...... تھریسیا نے کہا۔

’’تو اپنے سوال کا جواب تم خود ہی تلاش کر لو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو تم مجھ سے شادی نہیں کرو گے‘‘...... تھریسیا نے اس بار بے حد غصیلے لہجے میں کہا۔

’’کروں گا۔ میں نے کب کہا ہے کہ میں تم سے شادی نہیں کروں گا لیکن‘‘...... عمران کہتے کہتے جان بوجھ کر رک گیا۔

’’لیکن۔ لیکن کیا‘‘...... تھریسیا نے پوچھا۔

’’لیکن تمہاری اور میری شادی تب ہو گی جب میری عمر ننانوے سال کی ہو جائے گی اور تمہاری اسی سال کی۔ پھر تم زیرو لینڈ چھوڑ دینا اور میں تمہارے لئے دنیا چھوڑ دوں گا۔ ہم دونوں بڈھا، بڈھی شادی کر کے ہنی مون منانے کے لئے اسپیس میں کوئی ایسا سیارہ ڈھونڈ لیں گے جہاں تمہارے اور میرے سوا کوئی نہیں ہو گا۔ کیا خیال ہے‘‘...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’تم میرے جذبات کا مذاق اُڑا رہے ہو عمران‘‘...... تھریسیا نے غرا کر کہا۔

’’میں نے کبھی پتنگ بھی نہیں اُڑائی اور تم مذاق اُڑانے کی بات

کر رہی ہو۔ ویسے یہ مذاق ہے کس چڑیا کا نام‘‘...... عمران نے کہا۔

’’شٹ اَپ۔ مجھے لگ رہا ہے کہ میں بلاوجہ تم جیسے سنگ دل اور کٹھور انسان سے بات کر کے اپنا وقت برباد کر رہی ہوں۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ سائے کے پیچھے بھاگنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ تم بھی ایک سائے کی مانند ہو جو کبھی میرے نہیں بن سکتے‘‘...... تھریسیا نے غصے سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

’’شکر ہے۔ تمہیں کچھ تو احساس ہوا‘‘...... عمران نے ہنس کر کہا۔

’’ہاں۔ ہو گیا ہے مجھے احساس۔ میں خواہ مخواہ تمہارے لئے پاگل ہو رہی تھی لیکن اب بس۔ بہت ہو گیا۔ اب میں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے دل و دماغ سے نکال دوں گی۔ آج کے بعد تم میرے صرف دشمن ہو گے۔ ایسے دشمن جسے ہلاک کرنا میرا سب سے بڑا مشن اور خواہش ہو گی‘‘...... تھریسیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

’’تب پھر نہ تمہارا خواب پورا ہو گا اور نہ یہ خواہش‘‘...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

’’یہ تمہاری بھول ہے عمران۔ میں ہمیشہ تم سے رعایت برتتی آئی تھی۔ مجھے کئی بار ایسے مواقع ملے تھے کہ میں تمہیں آسانی سے ہلاک کر سکتی تھی لیکن میں ہر بار یہی سمجھ کر تمہیں چھوڑ دیتی تھی کہ تم

مجھے پسند کرتے ہو اور ایک دن ایسا آئے گا جب اس بات کا تم خود اقرار کرو گے اور ہمیشہ کے لئے میرے ہو جاؤ گے۔ میں نے تمہیں جتنا وقت دیا ہے اتنا کوئی نہیں دے سکتا۔ لیکن اب وقت ختم ہو گیا ہے۔ میں اب تم پر قطعی بھروسہ نہیں کروں گی اور نہ ہی اس بار تم سے کوئی رعایت برتوں گی۔ تم اگر میرے نہیں ہو سکے تو اب میں تمہیں کسی اور کا بھی نہیں ہونے دوں گی“...... تھریسیا نے کہا۔

”کیا کرو گی۔ کیا مجھے ہلاک کر دو گی“...... عمران نے طنزیہ انداز میں کہا۔

”ہاں۔ میں نے تمہیں بتایا ہے نا کہ اب تمہاری ہلاکت ہی میرا سب سے بڑا مشن ہے اور میرا یہ مشن آج اور ابھی پورا ہو گا“۔ تھریسیا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”ایسا تو نہ کہو تھریسیا ڈیئر۔ تم تو جانتی ہو کہ میں تمہیں کتنا پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ اس وقت میں خلاء میں ہوں کہو تو تمہارے لئے چاند اور ستارے توڑ کر لا دوں۔ اس کے لئے مجھے زیادہ دور بھی نہیں جانا پڑے گا“...... عمران نے دوبارہ اپنے خاص موڈ میں آتے ہوئے کہا۔

”نہیں اب مجھے نہ کسی چاند کی ضرورت ہے نہ ستاروں کی اور نہ ہی تمہاری سمجھے تم“...... تھریسیا نے کہا۔

”نہیں سمجھا۔ تم سمجھا دو نا ڈیئر“...... عمران نے خالص عاشقانہ انداز میں کہا۔

”سوری۔ اب سمجھنے اور سمجھانے کا وقت گزر گیا ہے۔ میں اب تمہاری ایک نہیں سنوں گی۔ سنگ ہی۔ عمران سے رابطہ ختم کرو۔ ابھی اور اسی وقت“...... تھریسیا کی غصیلی آواز سنائی دی۔

”ارے ارے۔ میری بات سنو۔ تھریسیا ڈیئر۔ میں“...... عمران نے کہنا چاہا لیکن اسی وقت اسپیکروں میں تیز کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی تھریسیا کی آواز آنا بند ہو گئی۔

”انہوں نے شاید ٹرانسمیٹر آف کر دیا ہے“...... کیپٹن شکیل نے اسپیکروں کی آواز بند ہونے کی آواز سن کر کہا۔

”شاید نہیں اس نے سچ مچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا ہے۔ ہائے میری تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا“...... عمران نے کراہ کر کہا۔

”اب کیا کرنا ہے“...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

”کرنا کیا ہے۔ ہمیں جلد سے جلد اسپیس شپ کے اندر جانا ہے۔ ایسا نہ ہو ہم سوچتے رہ جائیں اور وہ ہمیں اندر سے ہی خلاؤں سے بھی کسی اونچی دنیا میں پہنچا دیں جہاں سے واقعی ہمارا واپس آنا ناممکن ہو جائے“...... عمران نے کہا۔ اسپیس شپ کی رفتار بے حد تیز تھی لیکن عمران نے اسپیس شپ تیز رفتار ہونے کے باوجود ایک بار پھر اس کی چھت کی طرف جانا شروع کر دیا۔ اسپیس شپ کے چاروں طرف راڈز کا ایک طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا جن پر وہ آسانی سے ہاتھ پیر پھنسا سکتے تھے اس کے باوجود اس کے ساتھی خود کو نہ سنبھال سکے تھے۔

عمران کے کہنے پر کیپٹن شکیل بھی چھت پر آ گیا اور پھر انہوں نے اپنے پیر راڈز میں اس انداز میں پھنسا لئے کہ تھریسیا یا سنگ ہی اگر پھر سے اسپیس شپ الٹانا پلٹانا شروع کریں تو وہ اسپیس شپ پر جمے رہ سکیں۔

"آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا مس جولیا اسی اسپیس شپ میں ان کے ساتھ ہی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے بھی چھت پر آتے ہوئے کہا۔

"اُمید تو یہی ہے کہ جولیا بھی انہی کے ساتھ ہے۔ اگر وہ ان کے ساتھ نہ بھی ہوئی تو تھریسیا تو ہمیں مل ہی گئی ہے۔ میں اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اس سے جولیا کا پتہ معلوم کر لوں گا لیکن اس کے لئے مجھے ان دونوں کو اسپیس شپ میں بے بس کرنا ہوگا تاکہ وہ ہمارے لئے کوئی پریشانی نہ کھڑی کر سکیں اور اگر جولیا ان کے ساتھ ہے تو وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"مطلب یہ کہ آپ سنگ ہی اور تھریسیا کو بے ہوش کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اللہ تمہارا بھلا کرے۔ اشاروں کی بات بھی آسانی سے سمجھ جاتے ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو کیپٹن شکیل بھی بے اختیار مسکرا دیا لیکن پھر اپنے ساتھیوں کا خیال آنے پر اس کی مسکراہٹ فوراً بجھ گئی۔

"لیکن چھت سے آپ ان دونوں کو کیسے بے ہوش کر سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ تھیلا مجھے دو اور پھر دیکھ لینا کہ میں انہیں کیسے بے ہوش کرتا ہوں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے جوزف والا تھیلا اس کی جانب بڑھا دیا۔ عمران نے تھیلے کا ایک سرا اسپیس شپ کے ایک راڈ میں پھنسایا اور پھر وہ تھیلا کھولنے لگا۔ تھیلا کھول کر وہ تھیلے میں موجود چیزیں چیک کرنے لگا اور پھر اس نے تھیلے سے ایک ڈرل مشین نکال لی جس کا اگلا سرا بے حد باریک اور نوکیلا تھا اور اس سرے پر ایک چھوٹا سا سوراخ بنا ہوا تھا۔ یہ ریز ڈرلر تھا جس سے کسی بھی ٹھوس چیز میں کئی فٹ لمبا سوراخ بنایا جا سکتا تھا۔ عمران نے ڈرل مشین کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں تھمائی اور پھر اس نے ایک بار پھر تھیلے میں ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔ تھیلے سے اس نے ایک کین سا نکالا۔ اس کین کے ایک حصے پر ایک پتلا اور لمبا پائپ لگا ہوا تھا جس پر کٹ سے لگے ہوئے تھے۔ یہ پائپ کسی ایریل راڈ کی طرح مزید باہر کھینچا جا سکتا تھا۔

کین پر ایک بٹن لگا ہوا تھا اور کین پر سرخ رنگ کا کراس کا نشان بھی بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ تو براٹ ٹاس گیس معلوم ہوتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کین دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ براٹ گیس ہے۔ یہ گیس ہر جاندار پر فوراً اثر کرتی

ہے اور اسے ایک لمحے سے بھی کم وقت میں بے ہوش کر دیتی ہے چاہے کسی بھی انسان نے لاکھ سانس روک رکھا ہو لیکن وہ براٹ گیس کے اثر سے نہیں بچ سکتا۔ یہاں سنگ ہی اور تھریسیا جیسے بڑے مجرم موجود ہیں جن پر کوئی اور گیس اثر کرے یا نہ کرے لیکن براٹ گیس کے اثر سے وہ بھی نہیں بچ سکیں گے“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا آپ اسپیس شپ میں ڈرل کر کے یہ گیس اندر پہنچائیں گے“...... کیپٹن شکیل نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ڈرل مشین دیکھتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے۔ ڈرل کئے بغیر میں کین کا پائپ اندر کیسے پہنچا سکتا ہوں۔ اس ڈرل مشین سے میں یہاں ایک سوراخ کروں گا اور پھر براٹ گیس کا پائپ سوراخ کے اندر ڈال کر براٹ گیس چھوڑ دوں گا جس کے اثر سے اسپیس شپ میں موجود سنگ ہی اور تھریسیا فوراً بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر ہم اسپیس شپ کا دروازہ کاٹ کر اندر جائیں گے اور اسپیس شپ پر قبضہ کر لیں گے۔ بے ہوش ہونے کی وجہ سے سنگ ہی اور تھریسیا کوئی مزاحمت نہیں کر سکیں گے۔ اس وقت ہمیں جو کرنا ہے جلد سے جلد کرنا ہے تاکہ ہم اسپیس شپ واپس اس جگہ لے جا سکیں جہاں ہمارے ساتھی رہ گئے ہیں۔ ہمیں ہر حال میں انہیں واپس لانا ہے۔ اگر سنگ ہی اور تھریسیا ہوش میں رہیں گے تو وہ خواہ مخواہ ہمارا وقت ضائع کرتے

رہیں گے“...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے براٹ گیس والا کین کیپٹن شکیل کو پکڑایا اور اس سے ڈرل مشین لے لی۔ چند لمحے عمران غور سے اسپیس شپ کی چھت کو دیکھتا رہا۔ یہ اسپیس شپ ریڈ اسپیس شپ سے ملتا جلتا تھا جو کافی عرصہ تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے استعمال میں رہ چکا تھا اور عمران چونکہ ریڈ اسپیس شپ کے ایک ایک حصے اور ایک ایک پرزے کے بارے میں بخوبی جانتا تھا اس لئے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اسپیس شپ کے ایسے کس حصے میں سوراخ بنائے جس سے اسپیس شپ کے کسی فنکشن کو نقصان نہ پہنچ سکے۔ وہ راڈز پکڑے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر ایک حصے پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ یہ ونڈ سکرین کے فریم کا حصہ تھا جسے کافی پھیلا کر لگایا گیا تھا تاکہ ونڈ سکرین شدید دباؤ ہونے کے باوجود فریم سے اکھڑ نہ سکے۔ عمران جانتا تھا کہ جہاں تک فریم موجود ہے اس کے ارد گرد کوئی وائر یا اسپیس شپ کا فنکشنل سسٹم موجود نہیں تھا جسے ریز سے نقصان پہنچ سکتا ہو اس لئے اس نے اطمینان سے لیزر ڈرل کو ایڈجسٹ کیا اور پھر اس کا منہ اس حصے پر رکھا اور ڈرل کا بٹن پریس کر دیا۔ ڈرل مشین پر اس نے جو ایڈجسٹنگ کی تھی اس کے مطابق وہ اپنی ضرورت کے مطابق سوراخ کر سکتا تھا تاکہ اس سوراخ سے وہ آسانی سے براٹ گیس کے کین

کا پائپ اندر ڈال سکے۔

بٹن پریس ہوتے ہی مشین کے سرے سے سرخ رنگ کی ریز نکلی اور ڈرلر کی طرح تیزی سے گھومنا شروع ہو گئی اور اس کا سرا اندر کی طرف دھنستا چلا گیا۔ عمران جہاں سوراخ بنا رہا تھا وہاں سے ہلکا ہلکا دھواں نکل رہا تھا جس سے عمران کو اندازہ ہو رہا تھا کہ سوراخ کتنی گہرائی تک جا رہا ہے۔ سوراخ بناتے ہوئے اس کے ہاتھوں پر ہلکا ہلکا دباؤ آ رہا تھا پھر جیسے ہی سوراخ آر پار ہوا اس کے ہاتھوں پر مشین کا دباؤ کم ہو گیا تو عمران نے فوراً ڈرل مشین آف کر دی اور پھر اس نے ڈرل مشین ہٹا کر سوراخ دیکھا تو اسے اندر روشنی دکھائی دی جس کا مطلب تھا کہ سوراخ اسپیس شپ کے کنٹرول روم کے اندر تک چلا گیا تھا۔ عمران نے ڈرل مشین کیپٹن شکیل کو تھمائی اور اس سے براٹ گیس کا کین لے لیا اور کین پر لگا ہوا پائپ باہر کی طرف کھینچنا شروع کر دیا اور پھر اس نے پائپ کا سرا سوراخ میں ڈالا اور پائپ اندر کی طرف پریس کرنا شروع کر دیا۔ جب پائپ سوراخ میں کافی اندر چلا گیا تو عمران نے کین پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں تک وہ انگوٹھے سے بٹن پریس کرتا رہا پھر اس نے بٹن سے انگوٹھا ہٹا لیا۔ اس نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر کین پر لگا دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ پہلے بٹن سے اس نے کین کی گیس اسپیس شپ کے اندر پھینکی تھی اور اب دوسرے بٹن سے وہ اسپیس شپ میں موجود براٹ گیس واپس کھینچ

رہا تھا تاکہ جب وہ اسپیس شپ کے اندر جائیں تو گیس کا ان پر اثر نہ ہو سکے۔

"لو۔ ہو گیا کام۔ اب آؤ۔ اندر جانے کا بندوبست کرتے ہیں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اور کیپٹن شکیل راڈز پکڑتے ہوئے چھت سے نیچے جانے لگے اور پھر وہ دونوں اسپیس شپ کے سائیڈ پر موجود دروازے کے پاس آ گئے۔ عمران نے جیب سے ریز گن نکال لی۔ یہ وہی گن تھی جس سے انہوں نے ریڈ اسپیس شپ کے دروازے کا لاک کاٹا تھا اور اسپیس شپ سے نکل کر باہر آئے تھے۔

عمران غور سے دروازہ دیکھنے لگا وہ اس دروازے کا لاک والا حصہ تلاش کر رہا تھا پھر اس نے دروازے کے ایک جوڑ پر ہاتھ رکھا اور اسے انگلی سے ٹھوکے دینے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ انگلی کے ٹھوکے دینے سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ دروازے کا لاک جوڑ کے کس حصے میں ہے۔ چنانچہ اس نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں لاک والے حصے کو ریز گن سے کاٹنا شروع کر دیا۔

دروازے کا لاک والا حصہ ریڈ ریز سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ ابھی عمران دروازے کا لاک کاٹ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے اسپیس شپ کے چھت پر دھمک کی آواز سنی۔

"یہ کیسی آواز ہے"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

’’جاؤ۔ دیکھو جا کر‘‘...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلا کر تیزی سے چھت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسی لمحے عمران نے چھت سے ایک لمبا اور نوکیلا راکٹ سا نکل کر بلند ہوتے دیکھا۔

’’فے گراز۔ اوہ۔ تو وہ دونوں اسپیس شپ چھوڑ کر فے گراز سے نکل رہے ہیں۔ لگتا ہے یہ گیس فائر ہونے سے پہلے ہی فے گراز میں چلے گئے تھے اس لئے ان پر گیس کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے‘‘...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔ اس نے ریز گن آف کر کے جیب میں ڈالی اور راڈ پکڑ کر تیزی سے چھت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چھت پر ایک کافی بڑا ہول کھلا ہوا تھا۔ فے گراز اسی ہول سے نکلا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے انتہائی بلندی پر چلا گیا تھا۔

’’لگتا ہے وہ دونوں اس راکٹ میں نکل گئے ہیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ دونوں سر اٹھائے دور جاتے ہوئے فے گراز کی جانب دیکھ رہے تھے۔

’’ہاں‘‘...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

’’کہیں وہ دونوں مس جولیا کو بھی اپنے ساتھ نہ لے گئے ہوں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’آؤ دیکھتے ہیں‘‘...... عمران نے کہا۔ چونکہ انہیں اب چھت پر ایک کھلا ہوا ہول مل گیا تھا اس لئے انہیں اسپیس شپ کا دروازہ کاٹنے کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ ہول کی دیواروں کے ساتھ

سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران اور کیپٹن شکیل سیڑھیاں اترنے لگے ابھی وہ چند ہی سیڑھیاں اترے ہوں گے کہ ان کے اوپر کھلا ہوا ہول خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔

نیچے آ کر عمران اور کیپٹن شکیل مختلف راہداریوں اور کیبنوں سے ہوتے ہوئے کنٹرول روم میں آ گئے۔ کنٹرول روم میں آتے ہی عمران نے فوراً اسپیس شپ کا کنٹرول سنبھال لیا۔

’’میں اسپیس شپ سنبھالتا ہوں۔ تم چیک کرو، اگر جولیا ان کے ساتھ اسی اسپیس شپ میں تھی تو اس کا کوئی نہ کوئی نشان ہمیں ضرور مل جائے گا‘‘...... عمران نے کہا۔ کیپٹن شکیل اثبات میں سر ہلا کر جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ اسی لمحے ان کے گلوبز میں ایک بار پھر کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔

’’رکو۔ وہ پھر ہم سے رابطہ کر رہے ہیں‘‘...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل وہیں رک گیا۔ اسی لمحے انہیں سنگ ہی کی تیز آواز سنائی دی۔

’’ہیلو ہیلو۔ عمران کیا تم میری آواز سن رہے ہو‘‘...... سنگ ہی چیختے ہوئے کہہ رہا تھا۔

’’ہاں سن رہا ہوں اور یہ دیکھ کر مجھے بے حد حیرت ہو رہی ہے کہ تم دونوں جو زیرو لینڈ کے ٹاپ ایجنٹ ہو میرے خوف سے اس طرح اسپیس شپ چھوڑ کر فرار ہو جاؤ گے۔ اگر تم دونوں کو میرا اتنا ہی ڈر تھا تو مجھے بتا دیتے‘‘...... عمران نے کہا۔

"ہم نے تمہارے ڈر سے اسپیس شپ نہیں چھوڑا ہے"۔ تھریسیا نے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

"تو پھر یہاں سے فرار کیوں ہوئی ہو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہم تمہیں اسپیس شپ کے اندر جانے کا موقع دینا چاہتے تھے۔ ہم نے دیکھ لیا تھا کہ تم اسپیس شپ کا دروازہ ریز گن سے کاٹ کر اندر آنے کی کوشش کر رہے ہو اس لئے ہم نے سوچا کہ کیوں نہ ہم خود ہی تمہارے لئے راستہ کھول دیں تاکہ تمہیں اسپیس شپ کے اندر آنے میں کوئی دقت نہ ہو"...... سنگ ہی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اگر ایسی بات تھی تو تم دونوں کو یہاں سے بھاگنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم بھی اندر رہتے اور کچھ نہیں تو میں اور تم پرانے دشمنوں کی طرح ایک دوسرے کے گلے مل کر ایک دوسرے کی ہڈیاں ہی توڑ دیتے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران۔ ہم دونوں تمہارے ساتھ مرنا نہیں چاہتے تھے اس لئے ہمارا اس اسپیس شپ سے نکلنا ضروری تھا۔ اگر تمہارے ساتھ ہم بھی اس اسپیس شپ میں رہتے تو ہمارا بھی وہی حشر ہوتا جو اب تمہارا ہونے والا ہے"...... سنگ ہی نے اسی انداز میں کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف عمران بلکہ کیپٹن شکیل بھی بری طرح سے چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اپنے دائیں طرف موجود ریڈ سکرین کی جانب دیکھو۔ مطلب تمہیں خود ہی سمجھ آجائے گا"...... تھریسیا نے بھی طنزیہ لہجے میں کہا اور عمران نے فوراً دائیں طرف موجود سرخ رنگ کی ایک سکرین کی طرف دیکھا۔ سکرین پر ٹائمر لگا ہوا تھا جس پر پانچ منٹ کا ٹائم فکس تھا اور اب یہ ٹائم دو منٹ باقی رہ گیا تھا۔ ٹائمر کے نیچے ڈبل بلاسٹر لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو بار بار بلنک کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"ہم نے اسپیس شپ کا ڈبل بلاسٹر آن کر دیا ہے۔ جس کے بلاسٹ ہونے میں دو منٹ سے بھی کم وقت باقی ہے۔ دو منٹ پورے ہوتے ہی اسپیس شپ پر لگے ہوئے تمام میزائل پھٹ پڑیں گے اور یہ اسپیس شپ پرزے پرزے ہو کر بکھر جائے گا۔ جس کے نتیجے میں تمہارا اور تمہارے ساتھی کا کیا حشر ہوگا میرے خیال میں مجھے تمہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے"...... سنگ ہی کی طنز بھری آواز سنائی دی۔

"تم نے میرے جذبات، میرے احساسات اور میری دل کو شدید ٹھیس پہنچائی ہے عمران۔ اس لئے میں نے اس بار تمہیں حتمی طور پر ہلاک کرنے کا بندوبست کر لیا ہے۔ اسپیس شپ کا ڈبل بلاسٹر میں نے تمہارے لئے ہی آن کیا ہے۔ میں نے کہا تھا نا کہ اگر تم میرے نہیں ہو سکتے تو میں تمہیں کسی اور کا بھی نہیں ہونے

Downloaded from https://paksociety.com

دوں گی۔ اب تم ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے رخصت ہونے والے ہو۔ مجھے اس بات کا دکھ ضرور ہے کہ تم میرے نہیں ہوئے لیکن میں اس بات سے خوش ہوں کہ آج تم میرے ہاتھوں سے اپنے انجام کو پہنچ رہے ہو۔ تمہاری موت میرے ہاتھوں ہو رہی ہے۔ زیرو لینڈ کی ناگن ٹی تھری بی کے ہاتھوں''...... تھریسیا نے ناگن کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔

''نانسنس بھتیجے۔ اب تم کچھ نہیں کر سکتے۔ تمہارے پاس صرف ایک منٹ اور چند سیکنڈ باقی ہیں۔ ڈبل بلاسٹر کو روکنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ تمہارا یہ ایک منٹ اور چند سیکنڈ بھی ضائع ہو جائیں گے اور تم وقت سے پہلے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤ گے۔ تمہارے لئے اب یہی بہتر ہو گا کہ تم اپنی مغفرت کے لئے جو کچھ کر سکتے ہو کر لو۔ اس کے بعد تمہیں کوئی موقع نہیں ملے گا''۔ سنگ ہی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ سب بتانے کے لئے تمہارا بہت بہت شکریہ نانسنس چچا اور ہاں تم پر براٹ گیس کا اثر کیوں نہیں ہوا۔ کیا تم اور تھریسیا گیس پروف ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیسی براٹ گیس۔ تم چھت پر گئے تھے تو ہم دونوں فوراً فے گراز میں آ گئے تھے اس لئے ہمیں کسی گیس کا پتہ نہیں چلا''۔ سنگ ہی نے جواب دیا اور عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا کیونکہ اس کا بھی یہی خیال تھا کہ وہ دونوں گیس فائر ہونے سے

پہلے ہی فے گراز میں داخل ہو چکے تھے اور فے گراز لاکڈ ہو گیا تھا اس لئے ان پر بھلا براٹ گیس کا کیا اثر ہو سکتا تھا۔

''گڈ بائے عمران۔ اب تمہاری اور میری کبھی کوئی ملاقات نہیں ہو گی۔ گڈ بائے''...... تھریسیا کی آواز سنائی دی۔

''گڈ بائے ڈیئر۔ سنگ ہی کے ساتھ جہاں رہنا خوش رہنا اور اپنی خوشحالی سے مجھے آگاہ کرتی رہنا۔ اگر نانسنس چچا تمہیں زیادہ تنگ کرے تو میرے پاس چلی آنا''...... عمران نے کہا۔

''اب ایسا کبھی نہیں ہو گا عمران۔ کبھی بھی نہیں کہ مجھے تمہارے پاس یا تمہیں میرے پاس آنا پڑے''...... تھریسیا نے کہا۔

''کیا جولیا کو تم اپنے ساتھ لے گئی ہو یا اسے بھی تم دونوں نے ہمارے ساتھ مرنے کے لئے اس اسپیس شپ میں ہی کہیں چھپا رکھا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جولیا اس اسپیس شپ میں نہیں ہے۔ وہ خلاء میں ہے۔ اسے میں نے ایک ایسے اسپیس شپ میں چھوڑ رکھا ہے جس کا صرف آکسیجن سسٹم کام کر رہا ہے۔ اس اسپیس شپ کے میں نے تمام سسٹم تباہ کر دیئے ہیں۔ اس لئے جولیا نہ اسپیس شپ کو کنٹرول کر سکتی ہے اور نہ ہی کبھی وہ اسپیس سے باہر نکل سکے گی۔ اس نے تم سے شادی کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے میں نے اسے ہمیشہ کے لئے خلاء میں چھوڑ دیا ہے۔ جب تک وہ زندہ رہے گی اسی طرح اسپیس شپ میں قید خلاء میں بھٹکتی رہے گی''...... تھریسیا نے جواب

دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ٹائمر مسلسل چل رہا تھا اور اب اسپیس شپ کا ڈبل بلاسٹر تباہ ہونے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا تھا۔

''تمہارے پاس ایک منٹ باقی ہے عمران۔ اپنی زندگی بچانے کے لئے کچھ کر سکتے ہو تو کرلو''...... سنگ ہی کی آواز سنائی دی اور پھر اچانک اس کا رابطہ ختم ہو گیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی عمران تیزی سے ٹائمر کی طرف جھپٹا اور اسے نہایت بے چین نظروں سے دیکھنا شروع ہو گیا۔ ٹائمر سے ٹک ٹک کی مخصوص آواز سنائی دے رہی تھی جو موت کی ٹک ٹک بن کر عمران اور کیپٹن شکیل کے سروں پر ہتھوڑوں کی طرح ضربیں لگا رہی تھی۔ ایک منٹ پورا ہوتے ہی اسپیس شپ کے لانچروں پر لگے میزائل بلاسٹ ہو جاتے اور اس کے بعد جو کچھ ہونا تھا وہ اظہر من الشمس تھا۔

ڈاکٹر ایکس کی آنکھوں میں انتہائی پریشانی اور خوف کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ وہ ایک بڑی سکرین کے سامنے بیٹھا ہوا تھا جس پر ریڈ پلانٹ پر ہونے والی تباہی اسے صاف دکھائی دے رہی تھی۔

ریڈ پلانٹ پر ہونے والی تباہی اس لڑکی کی مرہون منت تھی جو زیرو لینڈ کے ایک اسپیس شپ میں وہاں پہنچی تھی اور ریڈ پلانٹ کے سپریم کمپیوٹر نے اس لڑکی کا دماغ سکین کر کے اس کے بارے میں ڈاکٹر ایکس کو بتایا تھا کہ اس کا نام جولیا ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سن کر ڈاکٹر ایکس پریشان ہو گیا تھا۔ اس نے سپریم کمپیوٹر کو ہدایات دی تھیں کہ وہ جولیا کا دماغ مزید اسکین کرے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ کیا وہ واقعی اپنی مرضی سے اسپیس میں نہیں آئی تھی

اور کیا وہ واقعی وہاں اکیلی ہی آئی تھی یا اس کے ساتھی کہیں اور تھے۔

سپریم کمپیوٹر نے جولیا کا دماغ اسکین کرلیا تھا لیکن جولیا کے دماغ کا ایک حصہ جسے عمران نے لاکڈ کر رکھا تھا سپریم کمپیوٹر بھی وہ لاک نہیں توڑ سکا تھا اس لئے اسے بھی نہیں معلوم ہو رہا تھا کہ جولیا کے لاشعور میں کیا ہے۔ اسے صرف جولیا کے بارے میں اتنا ہی معلوم ہو سکا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے جس کی عمران سے شادی ہو رہی تھی اور عین وقت پر زیرو لینڈ کی ناگن تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا وہاں پہنچ گئی تھی اور اس نے جولیا سمیت وہاں موجود تمام افراد کو ایک سائنسی ایجاد سے مفلوج کر دیا تھا اور پھر وہ جولیا کو ایک سائنسی آلے کی مدد سے ٹرانسمٹ کر کے فے گراز میں لے گئی تھی اور پھر وہ فے گراز سے اسے خلاء میں لے آئی۔ اس کے بعد تھریسیا نے جولیا کو زیرو لینڈ کے ایک اسپیس شپ میں چھوڑ دیا تھا۔ تھریسیا نے اسپیس شپ کا تمام فنکشنل سسٹم تباہ کر دیا تھا تا کہ جولیا جو بے ہوش تھی ہوش میں آنے کے بعد اسپیس شپ کو کنٹرول نہ کر سکے اور واپس ارتھ یا کسی اور طرف نہ جا سکے۔

تھریسیا نے جولیا کو عمران سے شادی کرنے کے جرم میں ہمیشہ کے لئے خلاء میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ جولیا چونکہ زیرو لینڈ کے ایک اسپیس شپ میں موجود تھی اور یہ اسپیس شپ نئے قسم کا تھا

اس لئے ریڈ پلانٹ کے سپریم کمپیوٹر نے زیرو لینڈ کے اسپیس شپ کو ریڈ پلانٹ کے نزدیک سے گزرنے پر اسے ریڈ پلانٹ پر لے جانے کا فیصلہ کیا تھا تا کہ وہ اس اسپیس شپ کی ٹیکنالوجی کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے۔

ڈاکٹر ایکس کو سپریم کمپیوٹر نے تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا تھا اس نے ڈاکٹر ایکس کو بتایا تھا کہ جولیا نے پہلے اسپیس شپ سے باہر آنے سے انکار کر دیا تھا جس پر اس کے اسپیس شپ پر لیزر بیمز برسائی گئی تھیں لیکن اس اسپیس شپ پر لیزر بیمز کا کچھ اثر نہیں ہوا تھا پھر جب جولیا کو دھمکی دی گئی کہ اگر وہ اسپیس شپ سے باہر نہ نکلی تو اس کے اسپیس شپ کو میزائلوں سے تباہ کر دیا جائے گا تو جولیا نے اسپیس شپ سے باہر آنے کا عندیہ دے دیا اور وہ اسپیس شپ سے باہر آ گئی لیکن باہر آتے ہی اس نے ریڈ پلانٹ پر موجود مسلح روبوٹس پر حملہ کر دیا اور ان پر بلاسٹر ریز کے ساتھ ساتھ تباہ کن راکٹ بھی برسانے شروع کر دیئے تھے جس سے بے شمار روبوٹس تباہ ہو گئے تھے۔

جولیا نے اس پر ہی قناعت نہیں کی تھی اس نے روبوفورس پر بم پھینکنے بھی شروع کر دیئے تھے جو اس قدر طاقتور اور خوفناک بم تھے جن سے نہ صرف روبوٹس کے ٹکڑے ہو گئے تھے بلکہ ریڈ پلانٹ کی سرخ زمین پر جگہ جگہ گڑھے بن گئے تھے اور وہاں ہر طرف دراڑیں سی بن گئی تھیں۔ سپریم کمپیوٹر کے کہنے کے مطابق جولیا نے جو بم

استعمال کیے تھے وہ دو ہزار میگا پاور کے تھے جنہوں نے ریڈ پلانٹ کو زبردست نقصان پہنچایا تھا اور جولیا نے ریڈ پلانٹ کے جس حصے پر بم پھینکے تھے وہاں سرخ زمین کے نیچے سپریم کمپیوٹر کا سپریم ہیڈ کوارٹر موجود تھا جس کا بہت بڑا حصہ ان طاقتور بموں سے تباہ ہو گیا تھا اور ہیڈ کوارٹر میں موجود بہت سی مشینری اور سینکڑوں روبوٹس تباہ ہو گئے تھے۔

تباہ ہونے والے روبوٹس کا تعلق سیکورٹی فورس سے تھا اور اب بہت تھوڑے روبوٹس باقی بچے تھے اور وہاں جو مشینری تباہ ہوئی تھی اس مشینری کی مدد سے ریڈ پلانٹ کی حفاظت کی جاتی تھی۔ ان مشینوں کے تباہ ہونے سے ریڈ پلانٹ کا تمام حفاظتی سسٹم ختم ہو کر رہ گیا تھا۔ سیکورٹی سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے اگر زیرو لینڈ کی فورس یا کوئی اور اسپیس شپ وہاں آجاتے تو ریڈ پلانٹ کا سپریم کمپیوٹر انہیں کسی بھی صورت میں نہیں روک سکتا تھا اور نہ ہی اس کے پاس ایسا سسٹم تھا کہ وہ آنے والے اسپیس شپس کا مقابلہ کر سکے۔

سپریم کمپیوٹر نے ڈاکٹر ایکس کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ جولیا اب اس کے قبضے میں تھی۔ جولیا پر بچے کھچے روبوٹس نے حملہ کیا تھا۔ انہوں نے جولیا پر لیزر بیمز کے ساتھ میزائل بھی برسائے تھے۔ جولیا ان میزائلوں سے ہٹ تو نہیں ہوئی تھی لیکن ایک میزائل اس کے کافی قریب گرا تھا جس کے دھماکے کے اثر سے وہ اچھل کر ایک دراڑ میں جا گری تھی۔ وہ دراڑ سپریم کمپیوٹر

کے سپریم ہیڈ کوارٹر کا ہی ایک حصہ تھا۔ نیچے گرتے ہی جولیا بے ہوش ہو گئی تھی جسے ہیڈ کوارٹر میں موجود روبوٹس نے پکڑ لیا تھا اور پھر اسے وہاں سے اٹھا کر قید کر لیا گیا تھا۔

ڈاکٹر ایکس یہ سب سن کر دنگ رہ گیا تھا۔ اسے سپریم کمپیوٹر کی کسی بات پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ پاکیشیائی لیڈی ایجنٹ جولیا اکیلی ہو کر ریڈ پلانٹ پر اس قدر تباہی پھیلا سکتی ہے۔ اسی لئے اس نے سپریم کمپیوٹر کو حکم دیا تھا کہ وہ ریڈ پلانٹ پر ہونے والی تباہی دیکھنا چاہتا ہے جس پر سپریم کمپیوٹر نے اس کا ریڈ پلانٹ سے لنک کر دیا تھا اور اب ڈاکٹر ایکس ریڈ پلانٹ پر ہونے والی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

ریڈ پلانٹ پر جہاں تباہی ہوئی تھی وہ سارا حصہ سپریم ہیڈ کوارٹر کا تھا۔ ریڈ پلانٹ پر ہی وہ لیبارٹری موجود تھی جہاں ڈاکٹر ایکس کا سب سے بڑا اور طاقتور سائنسی ہتھیار ریڈ ٹارچ تیار کیا جا رہا تھا۔ ریڈ ٹارچ تیار کرنے والی لیبارٹری چونکہ سپریم ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ہی تھی اس لئے ڈاکٹر ایکس کو فکر لاحق ہو رہی تھی کہ ریڈ پلانٹ پر ہونے والی تباہی کی وجہ سے ریڈ لیبارٹری کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچ گیا ہو۔ لیکن سپریم کمپیوٹر نے اسے تسلی دے دی تھی کہ ریڈ لیبارٹری محفوظ ہے۔ جولیا کے پھینکے ہوئے بموں کے اثرات اس لیبارٹری تک نہیں پہنچے تھے البتہ اس لیبارٹری کے اوپر والے حصے میں بموں کی وجہ سے بہت سی دراڑیں بن گئی تھیں جنہیں اب درست کیا جا

رہا ہے۔ جولیا جس دراڑ میں گری تھی وہ اسی لیبارٹری کے اوپر بنی
ہوئی تھی اور اسے وہیں سے حراست میں لے کر قید خانے میں پہنچا
دیا گیا تھا۔

ڈاکٹر ایکس کو یہ سن کر تسلی تو ہو گئی تھی کہ ریڈ لیبارٹری اور ریڈ
ٹارچ نامی سیٹلائٹ تباہی سے محفوظ ہے لیکن اسے اس بات کی
پریشانی تھی کہ ریڈ پلانٹ پر سوائے چند مسلح روبوٹس کے سیکورٹی کا
کوئی بندوبست نہیں ہے۔ زیرو لینڈ والوں کو کراسک پاور سائنسی
آلے کی مدد سے ریڈ پلانٹ کا علم ہو چکا ہے۔ اگر سپریم کمانڈر
نے وہاں مزید روبو فورس بھیج دی تو وہ یقیناً ریڈ پلانٹ کو تباہ کر
دیں گے اور سپریم کمپیوٹر کے پاس ایسا کوئی انتظام نہیں تھا کہ وہ
زیرو لینڈ کی روبو فورس کو ریڈ پلانٹ پر آنے سے روک سکے۔
مشینری کی تباہی سے سپریم کمپیوٹر تقریباً اندھا ہو چکا تھا اور وہ یہ بھی
نہیں جان سکتا تھا کہ ریڈ پلانٹ پر اس وقت کیا صورتحال ہے۔
ڈاکٹر ایکس جو مناظر دیکھ رہا تھا وہ ریکارڈڈ تھے۔ جولیا نے ریڈ
پلانٹ پر چار میگا پاور بم پھینکے تھے جن میں سے چوتھے بم نے وہ
سسٹم بھی تباہ کر دیا تھا جس سے ریڈ پلانٹ کے ہر حصے پر نظر رکھی
جا سکتی تھی۔ اب ریڈ پلانٹ پر نظر رکھنے کے لئے وہی مسلح روبوٹس
موجود تھے جنہوں نے ایک پہاڑ کے دہانے سے نکل کر جولیا پر
اٹیک کیا تھا۔ ان روبوٹس کی تعداد بھی سو سے زیادہ نہیں تھی اس
لئے ڈاکٹر ایکس بے حد پریشان تھا۔ اس لئے اس نے فوری طور پر

ایم سکس سے بلیک برڈز کا ایک بہت بڑا اسکواڈ وہاں بھیج دیا تھا
تاکہ وہ ریڈ پلانٹ کے ارد گرد رہ کر ریڈ پلانٹ کی حفاظت کر سکیں
بلیک برڈز، ایم سکس سے روانہ تو ہو چکے تھے لیکن وہ ابھی ریڈ
پلانٹ تک نہیں پہنچے تھے۔ جب تک بلیک برڈز ریڈ پلانٹ کا
محاصرہ نہ کر لیتے اس وقت تک ڈاکٹر ایکس کو بھلا کیسے سکون آ سکتا
تھا۔ اس لئے وہ بڑی بے چینی سے بلیک برڈز کا ریڈ پلانٹ تک
پہنچنے کا انتظار کر رہا تھا۔

''ایس سی''...... ڈاکٹر ایکس نے ریڈ پلانٹ کے سپریم کمپیوٹر
سے مخاطب ہوا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... ایس سی کی آواز سنائی دی۔

''آر ٹی ایس کس پوزیشن پر ہے۔ اس کے بارے میں اب
تک تم نے مجھے فائنل رپورٹ کیوں نہیں دی ہے''...... ڈاکٹر ایکس
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آر ٹی ایس تیار ہو چکا ہے ڈاکٹر ایکس۔ روبوٹس اس کی فیول
ایڈجسٹمنٹ کر رہے ہیں تاکہ اسے ریڈ پلانٹ سے نکال کر خلاء میں
کہیں بھی لے جایا جا سکے۔ فیول ایڈجسٹمنٹ ہونے میں تقریباً
تیس منٹ باقی ہیں۔ جیسے ہی فیول ایڈجسٹمنٹ پورا ہو گا میں آپ
کو اس کی رپورٹ پیش کر دیتا''...... ایس سی نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آدھے گھنٹے کے بعد ہم آر ٹی
ایس ریڈ پلانٹ سے نکال سکتے ہیں''...... ڈاکٹر ایکس نے خوش

ہوتے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ آدھے گھنٹے کے بعد ہم نہ صرف آر ٹی ایس کو ریڈ پلانٹ سے نکال سکتے ہیں بلکہ آزمائش کے لئے اسے ہم خلاء کے کسی بھی حصے میں لے جا سکتے ہیں اور اگر آپ چاہیں تو آر ٹی ایس سے ارتھ کے کسی بھی ملک کو ٹارگٹ بنا کر اس سے تباہ بھی کر سکتے ہیں۔ ریڈ ٹارچ کی ریڈ ہیٹ سورج کی روشنی میں شامل ہو کر کسی بھی ملک پر پھیل جائے گی اور پھر اس ملک پر ہر طرف سرخ قیامت برپا ہو جائے گی جس سے پورا ملک صرف چند منٹوں میں جل کر خاکستر ہو جائے گا''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

''ویری گڈ۔ آر ٹی ایس کے مکمل ہونے کی خوشخبری سنا کر تم نے میرا دل خوش کر دیا ہے۔ میں سب سے پہلے اسے پاکیشیا پر ہی آزماؤں گا۔ پاکیشیا کو ٹارگٹ کر کے میں وہاں ہر طرف سرخ قیامت برپا کر دوں گا۔ ایسی قیامت جو کبھی نہ کسی نے دیکھی اور نہ کبھی سنی ہو گی۔ ریڈ ہیٹ لائٹ پاکیشیا کے تمام سٹرکچرز کو بھسم کر دے گی اور پاکیشیا کے تمام جاندار ریڈ ہیٹ لائٹ سے جل کر کوئلہ بن جائیں گے۔ پاکیشیا پر برپا ہونے والی سرخ قیامت اس قدر خوفناک اور بھیانک ہو گی جسے دیکھ کر پوری دنیا کانپ اٹھے گی۔ اس ایک ملک پر برپا ہونے والی سرخ قیامت کا احوال دیکھ کر ساری دنیا میرے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گی۔ آر ٹی ایس میرا بنایا ہوا سب سے پاورفل ہتھیار ہے جس کا اب زیرو لینڈ بھی

مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر زیرو لینڈ والوں نے بھی میرے آڑے آنے کی کوشش کی تو میں انہیں بھی ریڈ ہیڈ لائٹ سے جلا کر بھسم کر دوں گا۔ اب آر ٹی ایس میرا دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب پورا کرے گا۔ میں پوری دنیا پر حکمرانی کروں گا۔ صرف میں''...... ڈاکٹر ایکس نے فاخرانہ انداز میں چلاتے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... سپریم کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''فیول ایڈجسٹمنٹ ہوتے ہی مجھے اطلاع دو اور آر ٹی ایس کو فوراً لیبارٹری اور ریڈ پلانٹ سے باہر نکال دو۔ ریڈ پلانٹ سے باہر لاتے ہی اس کا کنٹرول میرے ہاتھوں میں دے دو تا کہ میں اسے اپنی مرضی سے کنٹرول کر سکوں اور اس سے اپنی مرضی کے تحت ٹارگٹ ہٹ کر سکوں''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ ان سارے کاموں میں دو گھنٹے لگیں گے۔ اگلے دو گھنٹوں کے بعد آر ٹی ایس کا مکمل کنٹرول آپ کے ہی ہاتھوں میں ہو گا''...... سپریم کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ گڈ شو ایس سی۔ گڈ شو''...... ڈاکٹر ایکس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھینکس ڈاکٹر ایکس''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

''آر ٹی ایس میں کتنے انسان یا روبوٹس کے بیٹھنے کی گنجائش رکھی گئی ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''آر ٹی ایس ایک بڑے اسپیس اسٹیشن جیسا ہے ڈاکٹر ایکس۔

اسے ہم نے اس انداز میں ڈیزائن کیا ہے کہ ہم اس سے ایک ساتھ کئی کام لے سکتے ہیں۔ آر ٹی ایس کو ہم ایک عام سیٹلائٹ کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر ہم اسے کسی اسپیس شپ کی طرح بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ اسپیس شپ انتہائی طاقتور اور تیز رفتار ہے۔ اسے ہم یہاں سے لاکھوں نوری سالوں کے فاصلے پر موجود کسی بھی پلانٹ پر لے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آر ٹی ایس میں ہم نے ایک سو بلیک برڈز جیسے اسپیس شپ رکھنے کی بھی گنجائش رکھی ہے تاکہ روبوٹس کو ان میں کسی فورس کی طرح کسی بھی جگہ آسانی سے بھیجا جا سکے۔ آر ٹی ایس پر جہاں ریڈ ہیٹ برسانے والی ریڈ ٹارچ لگی ہوئی ہے وہاں ہم نے اسپیس ورلڈ کے تیار کئے ہوئے دوسرے ویپنز بھی فکسڈ کر دیئے ہیں جن میں مختلف اقسام کی طاقتور لیزر گنیں اور میزائل لانچرز بھی ہیں۔ آر ٹی ایس ایک مکمل اور انتہائی طاقتور اسپیس اسٹیشن ہے جس سے اسپیس کے خفیہ خزانوں کے ساتھ ساتھ دشمن فورس کا بھی آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے اور اس فورس کو ریڈ ہیٹ لائٹ یا دوسرے ویپنز سے آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے''...... سپریم کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''کیا یہ سب کنٹرول میں اپنے ہاتھوں میں رکھ سکتا ہوں''۔ ڈاکٹر ایکس نے پوچھا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ آر ٹی ایس کا ماسٹر کمپیوٹر آپ کا ہر حکم مانے

Downloaded from https://paksociety.com

گا۔ ابھی میں نے ماسٹر کمپیوٹر میں کوئی آواز فیڈ نہیں کی ہے۔ اس کا ایک سادہ سا کوڈ ہے جو ڈبل سکس ڈبل ہنڈرڈ ہے۔ آپ جب آر ٹی ایس میں داخل ہوں گے تو ماسٹر کمپیوٹر آپ سے آپ کی شناخت پوچھے گا۔ آپ اس سے بات کر سکتے ہیں اور اسے ہر قسم کی ہدایات دے سکتے ہیں اور جب آپ مخصوص کوڈ بولیں گے تو ماسٹر کمپیوٹر ری انٹری پوزیشن پر آ جائے گا۔ تب آپ اسے نیا کوڈ بھی دے سکتے ہیں اور اس کی میموری میں اپنی آواز بھی فیڈ کر سکتے ہیں۔ آپ کی آواز فیڈ ہوتے ہی ماسٹر کمپیوٹر مکمل طور پر آپ کے تابع ہو جائے گا اور پھر وہ ہمیشہ آپ کی اسی آواز کی ہدایات پر عمل کرے گا جو آواز آپ نے فیڈ کی ہو گی''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم آر ٹی ایس کو اوپن حالت میں ریڈ پلانٹ سے باہر لاؤ پھر میں ایم ون سے ٹرانسمٹ ہو کر وہاں پہنچ جاؤں گا اور پھر میں ماسٹر کمپیوٹر کی میموری میں اپنی مرضی کی آواز اور اپنی مرضی کی ہدایات فیڈ کروں گا''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس، بس تھوڑی دیر اور، روبوٹس فیول ایڈجسٹمنٹ کر لیں تو میں آر ٹی ایس فوری طور پر ریڈ پلانٹ سے باہر نکال کر آپ کو اطلاع دے دوں گا''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

''او کے۔ میں تمہاری اطلاع کا شدت سے منتظر رہوں گا''۔ ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... سپریم کمپیوٹر کی آواز سنائی دی اور پھر وہ

خاموش ہو گیا۔ ڈاکٹر ایکس نے ہاتھ بڑھا کر کنٹرول پینل کا ایک بٹن پریس کیا تو اس کا نہ صرف سپریم کمپیوٹر سے رابطہ منقطع ہو گیا بلکہ سامنے موجود سکرین سے ریڈ پلانٹ کا منظر بھی غائب ہو گیا۔

''اوہ۔ میں نے سپریم کمپیوٹر کو اس لڑکی جولیا کے بارے میں تو کوئی ہدایات دی ہی نہیں ہیں۔ مجھے اس لڑکی سے بھلا کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتی ہے اور مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہر اس ممبر سے سخت نفرت ہے جس نے میرا ونڈر لینڈ تباہ کیا تھا۔ مجھے سپریم کمپیوٹر کو ہدایات دے دینی چاہئے تھی کہ وہ جولیا کو ہلاک کر دے''...... ڈاکٹر ایکس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں سپریم کمپیوٹر سے آپ کا دوبارہ لنک کر دوں ڈاکٹر ایکس''...... ایم ون کی آواز سنائی دی۔

''نہیں اب رہنے دو۔ اسے اپنا کام کرنے دو۔ ریڈ پلانٹ کے بارے میں زیرو لینڈ والوں کو علم ہو چکا ہے۔ ان کا سائنسی آلہ کراسک پاور بھی وہاں موجود ہے جس کی وجہ سے سپریم کمانڈر کبھی بھی وہاں اپنی طاقتور روبو فورس بھیج سکتا ہے آر ٹی ایس ریڈ پلانٹ سے باہر آ جائے پھر میں وہاں جا کر ریڈ ہیٹ لائٹ سے ریڈ پلانٹ تباہ کر دوں گا تاکہ زیرو لینڈ والوں کو میرے بارے میں اور میرے اسپیس ورلڈ کے بارے میں کوئی معمولی سا کلیو بھی نہ مل سکے''...... ڈاکٹر ایکس نے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... ایم ون نے کہا۔ ڈاکٹر ایکس چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کنٹرول پینل کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر اس نے جیسے ہی آخری بٹن پریس کیا اسی لمحے اچانک سامنے سکرین پر خلاء کا ایک اور بڑا منظر ابھر آیا۔ اس منظر میں زمین جیسا گول سیارہ دکھائی دے رہا تھا جو ہلکے نیلے رنگ کا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے خلاء میں نیلے رنگ کا ایک بہت بڑا بل گھوم رہا ہو۔ اس نیلے سیارے کے گرد بے شمار اسپیس اسٹیشن اور اسپیس شپ گھومتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان اسپیس اسٹیشنوں کی تعداد سو کے لگ بھگ تھی جبکہ اسپیس شپ ہزاروں کی تعداد میں تھے جیسے وہ سب نیلے رنگ کے سیارے کی حفاظت پر مامور ہوں۔
یہ ڈاکٹر ایکس کا اسپیس ورلڈ تھا۔ نیلے رنگ کا سیارہ ایک قدرتی سیارہ تھا جو ڈاکٹر ایکس نے ریڈ پلانٹ کی طرح دریافت کیا تھا۔ یہ سیارہ کسی بھی طرح زمینی سیارے سے کم نہیں تھا۔ اس کا قطر اور اس کا حجم زمینی سیارے سے تقریباً ملتا جلتا تھا۔ اس سیارے کو ڈاکٹر ایکس نے ڈائمنڈ پلانٹ کا نام دیا تھا۔ یہ وہ سیارہ تھا جہاں ڈاکٹر ایکس اپنا مین اور سب سے بڑا ہیڈ کوارٹر بنانا چاہتا تھا۔ لیکن اس سیارے پر چونکہ آب و ہوا اور کششِ ثقل نہیں تھی اس لئے ڈاکٹر ایکس وہاں آزادی سے گھوم پھر نہیں سکتا تھا۔ وہ اسی سیارے میں اپنا اسپیس ورلڈ بنا رہا تھا اور اسی لئے اس نے ہزاروں کی تعداد میں وہاں روبوٹس بھیج رکھے تھے جو ڈائمنڈ پلانٹ پر کششِ ثقل،

آکسیجن اور پانی پیدا کرنے کے لئے مختلف پراجیکٹس پر کام کر
رہے تھے گو کہ یہ سب مصنوعی سسٹم کے تحت ہو رہا تھا لیکن ڈاکٹر
ایکس اس سیارے کو زمینی سیارے جیسا بنانے کے لئے اپنے تمام تر
وسائل بروئے کار لا رہا تھا اور ظاہر ہے اس کے پاس روبوٹس ورکرز
تھے جو انتھک محنت کر رہے تھے اور اب تک آدھے سے زیادہ
اسپیس ورلڈ قائم کر چکے تھے۔ ڈائمنڈ پلانٹ پر روبوٹس کا قبضہ تھا
جس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی روبوٹس کی تھی جو ہر وقت ڈائمنڈ
پلانٹ کے گرد منڈلاتے رہتے تھے اور ڈائمنڈ پلانٹ پر مشینری اور
دوسرے سامان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ڈاکٹر ایکس نے
اپنے تمام اسپیس اسٹیشن وہاں بھیج رکھے تھے۔

ڈائمنڈ پلانٹ چونکہ ارتھ کے انتہائی جنوب کی جانب تھا اور
ہزاروں نوری سال کے فاصلے پر تھا اس لئے زیرو لینڈ یا اسپیس کا
کوئی بھی اسپیس شپ وہاں تک نہیں پہنچ سکتا تھا اس لئے ڈاکٹر
ایکس بے فکری سے اسپیس ورلڈ کی تیاری میں مصروف تھا۔ وہ
اسپیس ورلڈ مکمل کرنے کے بعد ہی پوری دنیا پر اپنا تسلط قائم کرنا
چاہتا تھا۔ چونکہ ابھی تک اس کا اسپیس ورلڈ مکمل نہیں ہوا تھا اس
لئے وہ زیادہ تر اپنے اسپیس اسٹیشنز پر ہی رہتا تھا جن میں سب
سے زیادہ فوقیت وہ ایم ون کو دیتا تھا۔ کیونکہ ایم ون دوسرے
اسپیس اسٹیشن سے زیادہ طاقتور، بڑا اور ڈاکٹر ایکس کی ہر ضرورت
پوری کر سکتا تھا۔ ایم ون اسپیس اسٹیشن میں ایک خاصیت یہ بھی تھی

کہ اسے خلاء میں کہیں بھی آسانی سے لے جایا جا سکتا تھا اور اس
اسپیس اسٹیشن کو نہ تو کسی راڈار سے چیک کیا جا سکتا تھا اور نہ اسے
کسی کیمرے سے دیکھا جا سکتا تھا اس کے علاوہ ڈاکٹر ایکس چاہتا
تو ایم ون کو وہ انویسیبل بھی کر سکتا تھا۔ انویسیبل ہونے کی صورت
میں اس کے گرد ہزاروں اسپیس اسٹیشن یا اسپیس شپ موجود ہوتے
تو وہ اسے نہ چیک کر سکتے تھے اور نہ دیکھ سکتے تھے۔

ڈاکٹر ایکس نے ایک اور بٹن پریس کیا تو سکرین پر ڈائمنڈ
پلانٹ کا کلوز آ گیا۔ اسے ڈائمنڈ پلانٹ کی نیلی زمین پر ہر طرف
روبوٹس اور مشینیں ہی مشینیں دکھائی دینا شروع ہو گئیں جو بڑی بڑی
عمارتیں تیار کرنے میں مصروف دکھائی دے رہے تھے۔ ان عمارتوں
کی ساخت بڑے بڑے ٹاورز اور گنبدوں جیسی تھی۔ عمارتیں سیاہ
رنگ کی ٹھوس دھاتوں کو کاٹ کر اور انہیں جوڑ کر بنائی جا رہی
تھیں۔ وہاں کام کرنے والے روبوٹس زمین پر چل پھر بھی رہے
تھے اور پرندوں کی طرح اُڑتے پھرتے بھی دکھائی دے رہے تھے۔
اسپیس ورلڈ دیکھ کر ڈاکٹر ایکس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی
تھی۔ یہ اسپیس ورلڈ ایم ٹو میں موجود وہ سائنس دان بھی دیکھ چکے
تھے جو ایم ٹو سے فرار ہو گئے تھے لیکن اب وہ پھر ڈاکٹر ایکس کی
قید میں تھے اور ڈاکٹر ایکس نے انہیں ریڈ پلانٹ میں بھیج دیا تھا۔
ارتھ کے سائنس دانوں نے اسپیس ورلڈ دیکھ کر اپنی کوششوں سے
ایم ٹو کے ذریعے وہاں جانے کے تمام راستے دیکھ لئے تھے اور

وہاں کے بہت سے راز بھی حاصل کر لئے تھے۔ ان کے پاس اسپیس ورلڈ کے کون کون سے راز تھے اس کے بارے میں ڈاکٹر ایکس نے ابھی ان سائنس دانوں سے کوئی معلومات نہیں لی تھی اس نے سپریم کمپیوٹر کو ہی ہدایات دے رکھی تھیں کہ وہ ان تمام سائنس دانوں کے دماغ اسکین کرے اور ان کے دماغوں سے اسپیس ورلڈ کی تمام معلومات ختم کر دے۔ اس کام میں چونکہ سپریم کمپیوٹر کو کافی وقت لگ سکتا تھا اس لئے ڈاکٹر ایکس نے ان کے بارے میں سپریم کمپیوٹر سے کچھ نہیں پوچھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جب سپریم کمپیوٹر سائنس دانوں کے دماغ اسکین کر لے گا اور ان کے دماغوں سے اسپیس ورلڈ کی تمام انفارمیشن ختم کر دے گا تو وہ خود ہی اسے ان سب باتوں سے آگاہ کر دے گا۔ وہ کافی دیر تک اپنا اسپیس ورلڈ دیکھتا رہا پھر اس نے کنٹرول پینل کے وہ تمام بٹن آف کرنے شروع کر دیئے جو اس نے آن کئے تھے۔

''ڈاکٹر ایکس''...... اچانک ایم ون نے ڈاکٹر ایکس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس ایم ون''...... ڈاکٹر ایکس نے چونک کر کہا۔

''ریڈ پلانٹ پر کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے''...... ایم ون نے کہا تو ڈاکٹر ایکس بے اختیار چونک پڑا۔

''گڑبڑ۔ کیا مطلب۔ کیسی گڑبڑ''...... ڈاکٹر ایکس نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''میرا ریڈ پلانٹ کے سپریم کمپیوٹر سے مسلسل لنک رہتا ہے۔ میں اور سپریم کمپیوٹر اپنی اپنی معلومات ایک دوسرے کو ٹرانسفر کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اچانک میرا سپریم کمپیوٹر سے لنک ختم ہو گیا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے سپریم کمپیوٹر یا تو تباہ ہو گیا ہے یا پھر اسے آف کر دیا گیا ہے''...... ایم ون نے کہا اور ڈاکٹر ایکس بری طرح سے اچھل پڑا۔

''سپریم کمپیوٹر تباہ ہو گیا ہے یا اسے آف کر دیا گیا ہے۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ایم ون۔ سپریم کمپیوٹر آف کیسے ہو سکتا ہے یا اسے تباہ کیسے کیا جا سکتا ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جانتا ڈاکٹر ایکس۔ میں نے کئی بار ایس سی سے رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس سے میرا رابطہ ہی نہیں ہو رہا ہے۔ میں نے ریڈ پلانٹ کو چیک کرنے کے لئے ریڈ ڈاٹ بھی فائر کیا تھا لیکن ریڈ پلانٹ پر مجھے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے جیسے وہاں کا تمام مشینی اور کمپیوٹرائزڈ سسٹم ختم ہو گیا ہو''...... ایم ون نے جواب دیا اور ڈاکٹر ایکس کا چہرہ یکلخت سیاہ ہو گیا۔

''نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تم کوشش کرو۔ تمہارا ایس سی سے ضرور رابطہ ہو جائے گا۔ میری ابھی کچھ دیر پہلے تو اس سے بات ہوئی ہے۔ پھر اچانک تمہارا اس سے رابطہ کیسے ٹوٹ گیا''...... ڈاکٹر ایکس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ میں کوشش کر رہا ہوں''...... ایم ون نے جواب دیا۔

''جلدی کرو اور دیکھو ریڈ پلانٹ پر کیا ہو رہا ہے۔ تم نے تھوڑی دیر پہلے ایم سکس سے بلیک برڈز کی جو فورس وہاں بھجوائی ہے اس فورس کے کمانڈر ماٹرڈ سے بات کرو۔ اس سے کہو کہ وہ ریڈ پلانٹ پر چلے جائیں اور جا کر چیک کریں کہ ایس سی کو کیا ہوا ہے اور اس کا تم سے کیسے رابطہ ختم ہوا ہے''...... ڈاکٹر ایکس نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ میں ابھی رابطہ کرتا ہوں''...... ایم ون نے جواب دیا اور ڈاکٹر ایکس پریشانی کے عالم میں خود بھی کنٹرول پینل کے بٹن پریس کر کے اور سوئچز آن کر کے ریڈ پلانٹ کے سپریم کمپیوٹر سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن لاحاصل۔ سپریم کمپیوٹر بالکل خاموش تھا اس کی طرف سے نہ تو کوئی جواب آ رہا تھا اور نہ ہی کوئی سگنل مل رہا تھا جس سے ڈاکٹر ایکس یہ جان سکے کہ اس کا اور ایم ون کا رابطہ کیونکر ختم ہوا ہے۔

عمران بڑی بے چین نظروں سے ٹائمر سکرین کی جانب دیکھ رہا تھا جس کا وقت گزرتا جا رہا تھا۔

''کچھ کریں عمران صاحب ورنہ اسپیس شپ کے ساتھ ہمارے بھی پرخچے اُڑ جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ چند لمحے ٹائمر سکرین کی طرف دیکھتا رہا پھر اچانک اسے کوئی خیال آیا تو وہ فوراً دوسری سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس سکرین کے ساتھ کمپیوٹر کا کی بورڈ فکس تھا۔ عمران نے ایک بٹن آن کیا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے کی بورڈ پر چلنا شروع ہو گئے۔ اسی لمحے سکرین پر اسپیس شپ کے نیچے لگے ہوئے ویپنز کی تصویریں آن ہو گئیں اور نیچے اس کی تفصیل آنے لگی۔ عمران نے ویپنز دیکھے اور نیچے موجود تفصیل پڑھی تو اس کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔ لانچر

میں صرف دو میزائل موجود تھے۔

''ہمارے پاس صرف پندرہ سیکنڈ ہیں عمران صاحب''...... کیپٹن شکیل نے ٹائمر دیکھ کر عمران کو آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہو۔ کچھ نہیں ہو گا''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے کنٹرول پینل پر دو بٹن پریس کئے اور پھر اس نے لیور پکڑ کر اس کے اوپر موجود بٹنوں پر انگوٹھے رکھ دیئے۔

''تین سیکنڈ''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے دونوں لیوروں پر لگے سرخ بٹنوں کو ایک ساتھ پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے لانچروں میں لگے ہوئے دونوں میزائل فائر ہوئے اور سامنے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اور دور جا کر زور دار دھماکوں سے پھٹ گئے اور سامنے والا حصہ آگ سے سرخ ہوتا دکھائی دیا۔ عمران نے اسپیس شپ فوراً دائیں طرف موڑ لیا تھا۔ اسپیس شپ مڑتے ہی آگ کے شعلوں کے پاس سے گزرتا چلا گیا۔ اسی لمحے ٹائمر پر ٹائم پورا ہو گیا اور ساتھ ہی اسپیس شپ میں خطرے کا الارم بجنے لگا لیکن کوئی دھماکہ نہ ہوا۔ سنگ ہی نے ٹائمر میزائلوں سے لنک کیا تھا۔ عمران نے دونوں میزائل بروقت فائر کر دیئے تھے اس لئے ان کا ٹائمر سے لنک ختم ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اسپیس شپ تباہ ہونے سے بچ گیا تھا۔ عمران کو اچانک ہی لانچروں میں موجود میزائلوں کا خیال آ گیا تھا اسی لئے اس نے ویپنز چیک کرنے شروع کر دیئے تھے۔ سنگ ہی نے اسے پہلے ہی

بتا دیا تھا کہ ٹائم پورا ہوتے ہی اسپیس شپ کے لانچروں میں موجود میزائل بلاسٹ ہو جائیں گے۔

''اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اس بار بھی ہم بال بال بچے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے دونوں میزائل لانچروں سے نکل کر اور دور جا کر تباہ ہوتے اور ٹائمر کا ٹائم ختم ہونے کے باوجود اسپیس سپ صحیح سلامت دیکھ کر سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''سنگ ہی خود کو ضرورت سے زیادہ سمارٹ سمجھتا ہے۔ اس نے ٹائمر کے بارے میں خود ہی بتا دیا تھا کہ اس کا لنک میزائلوں کے ساتھ ہے۔ ٹائم پورا ہوتے ہی اسپیس شپ کے میزائل پھٹ جائیں گے جس سے اسپیس شپ تباہ ہو جائے گا۔ اگر وہ میزائلوں کا ذکر نہ کرتا تو واقعی ہم دونوں کا بچنا ناممکن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے واقعی ایک بار پھر ہم پر خصوصی کرم کیا ہے ورنہ تھریسیا اور سنگ ہی نے تو ہمیں ہلاک کرنے کا پورا پورا انتظام کر دیا تھا اور خود یہاں سے نکل گئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''ہم تو بچ گئے ہیں مگر ہمارے ساتھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''انشاء اللہ وہ بھی بچ جائیں گے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ کنٹرول پینل پر نظر ڈالنے لگا۔ چونکہ یہ اسپیس شپ زیرو لینڈ کا تھا اور عمران کے قبضے میں ریڈ اسپیس شپ رہ چکا تھا اس لئے اسے اس اسپیس شپ کا فنکشن سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔ کچھ ہی دیر میں اسپیس شپ اس کے کنٹرول میں تھا۔

اسپیس شپ کنٹرول کرتے ہی عمران نے اسے موڑا اور ٹھیک اسی راستے پر اُڑاتا لے گیا جہاں اس کے ساتھی اسپیس شپ سے الگ ہوئے تھے۔

''عمران صاحب۔ یہ ریڈ پلانٹ کیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا جس کی نظریں اسپیس شپ کی ایک سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران نے چونک کر اس سکرین کی طرف دیکھا اور سکرین کے نیچے لکھی ہوئی تحریر پڑھنا شروع ہو گیا۔ اس سکرین پر سنگ ہی نے کام کیا تھا اور ریڈ پلانٹ کو اسکین کر کے اس کے بارے میں خاصی معلومات اکٹھی کی تھیں۔

''سنگ ہی کے مطابق ریڈ اسپیس شپ ہی وہ سیارہ ہے جس پر ڈاکٹر ایکس کا اسپیس ورلڈ یا اس کا کوئی بڑا ہیڈ کوارٹر ہو سکتا ہے۔ اس نے یہاں جو تحریر کیا ہے اس کے مطابق کراسک پاور نامی ایک سائنسی آلہ اس اسپیس شپ کے ذریعے ریڈ پلانٹ پر پہنچ گیا ہے جس میں ارتھ کے آٹھ سائنس دان موجود تھے۔ سنگ ہی نے اسپیس شپ کا آٹو سسٹم آن کر رکھا تھا جس سے یہ اسپیس شپ اسی ریڈ پلانٹ کی طرف ہی جا رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ہمیں بھی اسی ریڈ پلانٹ پر جانا ہے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''پہلے ہم اسپیس سے اپنے ساتھیوں کو تلاش کریں گے اس کے بعد سوچیں گے کہ ہمیں کس طرف جانا ہے''...... عمران نے کہا تو

کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اسپیس شپ کے راڈار اور ونڈ سکرین سے شاید ہی ہمیں کوئی نظر آئے۔ تم تھیلے سے ہیومن سرچر مشین نکالو اور اس سے سرچ کرو۔ میں تمہیں چند کوڈز بتاتا ہوں۔ وہ کوڈز اس مشین کی میموری میں فیڈ کر لو۔ ہمارے ساتھیوں کے لباسوں میں ایسی ڈیوائسز لگی ہوئی ہیں جن سے ہم ان کی لوکیشن کا آسانی سے پتہ لگا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے تھیلا کھول کر اس میں سے ایک چھوٹی سی پورٹیبل مشین نکال لی۔ اس مشین پر راڈز نما ایریل لگے ہوئے تھے۔ عمران کے کہنے پر کیپٹن شکیل نے ایریل کھینچ کر باہر نکالے اور مشین آن کرنے لگا۔ جب مشین آن ہو گئی تو اس کی سکرین پر چند دائرے سے بن گئے۔ عمران نے کیپٹن شکیل کو چند کوڈز بتائے تو کیپٹن شکیل کی بورڈ سے وہ کوڈز مشین میں فیڈ کرنا شروع ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں اس نے سکرین پر موجود ایک دائرے کو سپارک کرتے دیکھا۔ دوسرے کوڈ کے فیڈ ہوتے ہی دوسرا دائرہ سپارک کرنے لگا اسی طرح کیپٹن شکیل جیسے جیسے عمران کے بتائے ہوئے کوڈز فیڈ کرتا گیا سکرین پر موجود دائرے سپارکنگ کرنا شروع ہو گئے۔ ان دائروں کی تعداد دس تھی لیکن ان میں سے آٹھ دائرے سپارک کر رہے تھے۔ عمران نے اسے آٹھ کوڈز ہی بتائے تھے۔

''دو کوڈز اور ہیں شاید''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک سرچر ڈیوائس تمہارے لباس میں لگی ہوئی ہے اور ایک میرے۔ ہم دونوں ایک ساتھ ہیں اس لئے ان ڈیوائسز کو آن کرنا ضروری نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ دائرے ہمارے ساتھیوں کو شو کر رہے ہیں جن کے خلائی لباسوں میں سرچر ڈیوائسز لگی ہوئی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ابھی چند لمحوں میں ان اسپارک کرتے ہوئے دائروں کی تفصیل آنی شروع ہو جائے گی۔ اس سے ہمیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے ساتھی اسپیس شپ سے کس ڈگری پر ہیں اور ہم سے کتنے فاصلے پر موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایک کی تفصیل آ رہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے سکرین دیکھتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ مجھے ڈگری اور فاصلے کے بارے میں بتاؤ۔ میں اسپیس شپ اسی طرف لے جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اسے فاصلے اور ڈگری کے بارے میں بتانے لگا۔ عمران نے کیپٹن شکیل کی بتائی ہوئی ڈگری پر اسپیس شپ موڑا اور اسے تیزی سے آگے لے جانے لگا۔ جیسے جیسے اسپیس شپ آگے جا رہا تھا کیپٹن شکیل کے پاس موجود سرچر مشین کی سکرین پر نظر آنے والے دائرے بڑے ہوتے جا رہے تھے۔

"نزدیک آنے پر کیا ہمارے ان سے ٹرانسمیٹروں پر رابطے ہو سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اس سے اپنے ساتھیوں کو کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کیا تم میں سے کوئی میری آواز سن رہا ہے۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ جو اسپیس شپ تمہارے طرف بڑھ رہا ہے اس میں کیپٹن شکیل اور میں موجود ہیں۔ ہیلو۔ ہیلو"...... عمران نے یہی فقرے بار بار دوہراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں صفدر۔ میں آپ کی آواز سن رہا ہوں"...... اچانک انہیں صفدر کی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"صفدر کیا تم ٹھیک ہو"...... عمران نے صفدر کی آواز سن کر مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میرا جسم بری طرح سے الٹتا پلٹتا جا رہا تھا میں نے بڑی مشکلوں سے خود کو سنبھالا ہے۔ مسلسل الٹتے پلٹتے رہنے کی وجہ سے میرا جسم بری طرح سے شل ہو گیا ہے اور مجھے اپنے جسم پر بے پناہ دباؤ محسوس ہو رہا ہے۔ آکسیجن سلنڈروں میں بھی شاید کوئی پرابلم آ گئی ہے جس کی وجہ سے مجھے سانس لینے میں دشواری پیش آ رہی ہے"...... صفدر نے اسی طرح سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ تم فکر نہ کرو۔ میں بس تمہارے پاس پہنچ ہی رہا

ہوں''......عمران نے کہا اس کی نظریں ونڈ سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور وہ بڑی بے چینی سے صفدر اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو تلاش کر رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اسے اپنا ایک ساتھی خلاء میں تیرتا ہوا دکھائی دیا۔

''صفدر اپنا دایاں ہاتھ اٹھاؤ''......عمران نے کہا تو اسی لمحے ونڈ سکرین پر نظر آنے والے خلائی لباس والے آدمی کا دایاں ہاتھ اٹھتا دکھائی دیا۔

''گڈ۔ میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے۔ میں اسپیس شپ آہستہ آہستہ تمہاری طرف لا رہا ہوں۔ میں نے اسپیس شپ کا دروازہ کھول دیا ہے۔تم راڈز پکڑ کر دروازے سے اندر آ جاؤ''......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے عمران صاحب''......صفدر کی جواباً آواز سنائی دی۔ عمران نے اسپیس شپ کی رفتار بے حد کم کر دی تھی اور وہ اسپیس شپ آہستہ آہستہ ونڈ سکرین پر نظر آنے والے صفدر کی جانب لے جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اسپیس شپ صفدر کے قریب پہنچ گیا۔ صفدر کی حالت حرکت کرنے کے قابل نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ جیسے تیسے خلاء میں ہاتھ پاؤں مارتا ہوا تیر کر آگے آیا اور اس نے اسپیس شپ کے راڈز پکڑ لئے۔

''گڈ۔ اب تم اندر آ سکتے ہو''......عمران نے کہا جو اسے دوسری سکرین پر اسپیس شپ سے چپکا ہوا دیکھ رہا تھا۔ صفدر راڈز پکڑتا ہوا

دروازے کی طرف آیا اور پھر وہ دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔ وہ ایئر ٹائٹ دروازے کی دوسری طرف تھا جہاں ایک لمبی راہداری سی بنی ہوئی تھی۔ عمران کے کہنے پر صفدر نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ راہدری میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا ایئر ٹائٹ دروازے کے پاس آ گیا۔ جیسے ہی وہ دروازے کے پاس آیا عمران نے کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا تو کیپٹن شکیل اٹھ کر تیزی سے ایئر ٹائٹ دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ عمران نے ایئر ٹائٹ دروازہ کھولا تو کیپٹن شکیل دوسری طرف چلا گیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ صفدر کو پکڑے اندر آ گیا اور اس نے صفدر کو ایک سیٹ پر بٹھا کر اس کی سیٹ بیلٹ باندھنی شروع کر دی۔

''اسپیس شپ میں وافر آکسیجن موجود ہے۔تم سر سے گلوب اتار کر سکون سے سانس لے سکتے ہو''......عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن شکیل نے صفدر کے سر سے گلوب اتارنے میں اس کی مدد کی۔ گلوب اترتے ہی صفدر یوں گہرے گہرے سانس لینے لگا جیسے وہ کافی دیر سانس روکے پانی میں تیرتا رہا ہو اور اب وہ پانی کی سطح سے سر نکال کر اپنا سانس بحال کر رہا ہو۔ صفدر کو سانس لیتے دیکھ کر عمران ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کے ذریعے اپنے دوسرے ساتھیوں کو کال کرنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں اس کا چوہان اور نعمانی سے رابطہ ہو گیا۔ ان دونوں کی حالت بھی صفدر سے مختلف نہیں تھی۔ عمران نے انہیں بھی وہی ہدایات دیں جو اس

نے صفدر کو دی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر میں چوہان اور نعمانی بھی اسپیس
شپ کی سیٹوں پر بیٹھے گہرے گہرے سانس لے رہے تھے۔
سنگ ہی نے چونکہ اسپیس شپ اچانک اور زور دار جھٹکے سے
آگے بڑھایا تھا اس لئے اس کے ساتھی جھٹکوں سے ہی اسپیس میں
گرے تھے جس کی وجہ سے وہ الگ الگ سمتوں میں چلے گئے
تھے۔ عمران اسپیس شپ مختلف اطراف میں لے جا رہا تھا۔ کیپٹن
شکیل اسے اپنے ساتھیوں کی لوکیشن کے بارے میں مسلسل بتا رہا
تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے میں عمران ایک ایک کر کے اپنے تمام ساتھیوں
کو اسپیس شپ میں لانے میں کامیاب ہو گیا۔ ان سب کی حالت
غیر تھی۔ جوزف، جوانا، ٹائیگر اور کراسٹی اس وقت ہوش میں آ گئے
تھے جب وہ اسپیس شپ سے جھٹکے کھا کر الگ ہوئے تھے۔
''تم سب اسپیس کے اس حصے میں چلے گئے تھے جہاں اسپیس
میں کشش ثقل کا معمولی سا دباؤ تھا۔ اسی وجہ سے تمہارے آکسیجن
سلنڈروں میں بھی نقص پیدا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے تمہیں اپنے
جسموں پر دباؤ پڑتا اور سانس گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا''...... عمران
نے ان سب کے نارمل ہونے کے بعد ان سے مخاطب ہو کر کہا۔
''کشش ثقل۔ لیکن عمران صاحب۔ اسپیس میں کشش ثقل
کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ تو ارتھ یا پھر کسی سیارے میں ہوتا ہے۔ خلاء
میں کشش ثقل ہونے کے بارے میں تو میں نے کبھی نہیں
سنا''...... کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''خلاء کا یہ کشش ثقل بلیک ہولز کی وجہ سے ہوتی ہے جو
ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود اپنے اندر اس قدر طاقت رکھتی
ہے کہ اپنے گرد بنی ہوئی ویوز کو کشش ثقل میں تبدیل کر دیتی ہے
اور ان کی زد میں آنے والی ہر چیز اوپر اٹھنے کے ساتھ ساتھ بلیک
ہولز کے گرد گھومنا شروع کر دیتی ہے۔ ان میں سے بعض بلیک ہولز
بے حد چھوٹے ہوتے ہیں جن کے گرد بننے والے دائرے زیادہ
بڑے نہیں ہوتے لیکن جو بھی ان دائروں کی زد میں آتا ہے وہ ان
کے ساتھ گھومتا ہوا بلیک ہول میں چلا جاتا ہے اور جو بڑے بلیک
ہولز ہوتے ہیں ان کے دائرے بھی اسی تناسب سے بڑے اور کئی
کلو میٹر کے قطر تک پھیلے ہوتے ہیں۔ ایسے دائروں کو عام فہم میں
ایڈیگان کہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ خلاء کے اس حصے میں کوئی
ایڈیگان موجود ہو۔ اسی ایڈیگان کی وجہ سے کشش ثقل پیدا ہو رہی
ہو اور یہ سب اسی سرکل میں داخل ہو گئے ہوں۔ بہرحال یہ سب
زندہ ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں اس سے بڑھ کر ہمارے لئے خوشی
کی اور کیا بات ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔
''جی ہاں۔ یہ بات تو سچ ہے کہ اسپیس میں جانے اور خاص
طور پر ایڈیگان کے سرکل میں داخل ہونے کے باوجود ہمارے سبھی
ساتھی زندہ ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں''...... کیپٹن شکیل نے اثبات
میں سر ہلا کر کہا۔ ان سب کو اسپیس شپ میں لا کر عمران نے
اسپیس شپ کے دونوں دروازے بند کر دیئے تھے اور اسپیس شپ

موڑ کر اسی طرف لے جا رہا تھا جس طرف جانے کے لئے سنگ ہی نے اسے آٹو کنٹرول کر رکھا تھا۔ آٹو کنٹرول میں اسپیس شپ کسی ریڈ پلانٹ کی طرف جا رہا تھا جہاں سنگ ہی کی معلومات کے مطابق ڈاکٹر ایکس کا اسپیس ورلڈ یا کوئی بڑا ہیڈ کوارٹر موجود تھا کیونکہ ارتھ کے آٹھ سائنس دانوں کو اسی ریڈ پلانٹ پر لے جایا گیا تھا۔

''مجھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہمارا آخری وقت آ گیا ہو۔ سانس لینے میں پرابلم ہونے کے ساتھ ساتھ میرے جسم پر شدید دباؤ بڑھتا جا رہا تھا اور مجھے یوں لگ رہا تھا کہ ایک ایک کر کے میری ساری ہڈیاں ٹوٹتی جا رہی ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''صرف محسوس ہی ہو رہا تھا نا خربوز خان۔ ٹوٹی تو نہیں تھیں نا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں آ گئیں۔

''جی ہاں تربوز خان۔ صرف محسوس ہی ہو رہا تھا''...... صفدر نے جواباً عمران کا کو تربوز خان کہا تو وہ سب صفدر کی حاضر جوابی پر بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئے۔

''ہمیں تو اس بات پر افسوس ہو رہا ہے کہ سنگ ہی اور تھریسیا آپ کے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اگر وہ دونوں ہمارے ہاتھ لگ جاتے تو ہم ان سے مس جولیا کے بارے میں معلوم کر لیتے''...... صدیقی نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ بھی مل جائے گی۔ میں ہوں نا اسے تلاش کرنے کے لئے۔ میں ابھی اپنے خیالات کو پر لگا کر خلاء میں چھوڑ دیتا ہوں۔ میرے خیالات بھول بھٹک کر کبھی نہ کبھی جولیا تک پہنچ ہی جائیں گے اور جیسے ہی اسے میرے خیالات ملیں گے وہ نہ صرف مجھے اپنی خیریت سے آگاہ کر دے گی بلکہ اپنا پتہ ٹھکانہ بھی بتا دے گی پھر میں وہاں جا کر اسے آسانی سے لے آؤں گا''...... عمران نے کہا اور وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''کاش کہ ایسا ممکن ہوتا''...... چوہان نے کہا۔

''کیا ایسا ممکن ہوتا جس کے لئے تمہیں کاش کہنا پڑ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہی کہ آپ خیال خوانی کے ذریعے مس جولیا کے ذہن تک رسائی حاصل کر لیتے اور ان کے بارے میں آپ کو پتہ چل جاتا کہ وہ کہاں ہیں''...... چوہان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ واقعی۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''چلیں اب آ گیا ہے۔ اب تو آپ ایسا کر ہی سکتے ہیں نا''...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب کر سکتا ہوں۔ لیکن خیال خوانی کرنے کے لئے مجھے نہ صرف تنہائی کی بلکہ سکون کی بھی ضرورت ہو گی۔ کسی کیبن میں

مجھے تنہائی تو میسر آ سکتی ہے مگر سکون نہیں“...... عمران نے کہا۔

”کیوں۔ سکون کیوں میسر نہیں آ سکتا آپ کو“...... خاور نے پوچھا۔

”اسپیس شپ تیز رفتار ہونے کی وجہ سے مسلسل وائبریشن کر رہا ہے۔ اس کی باڈی کا ارتعاش گو کہ بے حد کم ہے لیکن اس سے مجھے کافی ڈسٹربنس ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے شاید میں جولیا کے ذہن تک رسائی حاصل نہ کر سکوں“...... عمران نے کہا۔

”تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔ آپ اسپیس شپ کو کہیں روک لیں۔ رکنے کی وجہ سے اس کا ارتعاش بھی ختم ہو جائے گا۔ پھر تو آپ کو کوئی ڈسٹربنس نہیں ہو گی“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے مگر اب میں نے اسپیس شپ روکا تو مشکل ہو جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”کیسی مشکل“...... صفدر نے چونک کر کہا۔

”راڈار سکرین کی طرف دیکھو“...... عمران نے کہا تو وہ سب راڈار سکرین کی طرف دیکھنے لگے اور پھر وہ سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ راڈار سکرین پر سینکڑوں کی تعداد میں نقطے چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو ٹھیک اس طرف آ رہے تھے جہاں عمران اسپیس شپ لے جا رہا تھا۔

”میرے خدا۔ اتنے اسپیس شپ۔ کیا یہ ہم پر حملہ کرنے آ

رہے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ ہماری بارات لے کر آ رہے ہیں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”لیکن ہم ان کا اب مقابلہ کیسے کریں گے۔ راڈار ان اسپیس شپس کو بلیک برڈز شو کر رہا ہے۔ اس اسپیس شپ پر صرف دو میزائل تھے جو آپ نے فائر کر دیئے تھے اب اگر بلیک برڈز نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا تو ہم کیا کریں گے“...... کیپٹن شکیل نے اسی انداز میں کہا۔

”ڈانس کریں گے اور وہ بھی رمبا سمبھا۔ کیا خیال ہے“۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

”میں سنجیدہ ہوں عمران صاحب“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”سنجیدہ تو میں بھی ہوں۔ بے شک میری شکل دیکھ لو“۔ عمران نے کہا اور اپنا منہ بگاڑ کر اس کی طرف کر دیا۔ کیپٹن شکیل نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا۔

”بلیک برڈز کی رفتار بے حد تیز ہے وہ جلد ہی ہم تک پہنچ جائیں گے۔ ہمیں ان سے بچنے کے لئے جلد سے جلد کچھ کرنا ہو گا ورنہ اس بار وہ ہمیں فوراً ہٹ کر دیں گے“...... صدیقی نے کہا۔

”اس سے پہلے ہم ریڈ پلانٹ تک پہنچ جائیں گے“...... عمران نے کہا۔

”ریڈ پلانٹ۔ کیا مطلب۔ یہ ریڈ پلانٹ کیا ہے“...... صفدر

نے حیران ہو کر پوچھا تو کیپٹن شکیل انہیں ریڈ پلانٹ کے بارے میں بتانے لگا۔

"تو کیا ریڈ پلانٹ پر ہمارے لئے کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ اگر ریڈ پلانٹ پر ڈاکٹر ایکس کا کنٹرول ہے تو اس نے ریڈ پلانٹ کی حفاظت کے لئے بھی خصوصی انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ہمارے آگے بھی موت ہے اور پیچھے بھی"...... صفدر نے کہا۔

"آگے پیچھے ہی ہے نا دائیں اور بائیں تو نہیں۔ اگر ریڈ پلانٹ پر خطرہ ہوا تو ہم دائیں بائیں نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا ہمارے لئے ریڈ پلانٹ پر جانا ضروری ہے"۔ چوہان نے پوچھا۔

"ہاں۔ ریڈ پلانٹ پر ہی وہ آٹھ سائنس دان موجود ہیں جن کے لئے ہم خلاء میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ اب جبکہ ان کی لوکیشن کا پتہ چل گیا ہے تو ہم انہیں ڈاکٹر ایکس کے پاس کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ اگر سنگ ہی کی اطلاع کے مطابق واقعی ریڈ پلانٹ پر ڈاکٹر ایکس کا اسپیس ورلڈ یا کوئی خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے تو ہم لگے ہاتھوں اسے بھی تباہ کر دیں گے۔ اس طرح ایک پنتھ اور دو کاج ہو جائیں گے۔ تیسرا کاج جولیا کے لئے ہو گا جسے ہم بعد میں بھی تلاش کرنے نکل سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ ہم کیا کہہ سکتے ہیں"۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کہہ سکتے ہو بھائی تم سب کچھ کہہ سکتے ہو۔ میرے نکاح کا خطبہ تم نے ہی پڑھنا ہے اس لئے خطبہ پڑھنے سے پہلے تم جو چاہو مجھ سے کہہ سکتے ہو میں بالکل بھی برا نہیں مناؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں مجھے کچھ نہیں کہنا"...... صفدر نے کہا۔ عمران اسپیس شپ کی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا۔ ریڈ پلانٹ کا چمکتا ہوا سرخ گولا اب انہیں ونڈ سکرین سے صاف دکھائی دینا شروع ہو گیا تھا۔ ریڈ پلانٹ دیکھتے ہی عمران نے اس مشین پر کام کرنا شروع کر دیا تھا جس پر سنگ ہی نے ریڈ پلانٹ کو اسکین کر کے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ وہ جیسے جیسے مشین پر کام کرتا جا رہا تھا سکرین پر ریڈ پلانٹ کے بارے میں حیرت انگیز معلومات آنا شروع ہو گئی تھیں۔

"بڑا زبردست سسٹم بنایا ہے زیرو لینڈ والوں نے۔ اس سسٹم سے تو کسی بھی سیارے پر ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے اور اس مشین سے یہ بھی پتہ چل جاتا ہے کہ اس سیارے پر آب و ہوا ہے یا نہیں اور وہاں کون کون سی گیسیں موجود ہیں اور وہ انسانی صحت کے لئے کس قدر خطرناک ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس سیارے کی زمین ٹھوس ہے یا نہیں

اور وہاں پہاڑ، دریا، کھائیوں اور ٹھوس چٹانوں کی تعداد کے بارے میں بھی یہ مشین تمام انفارمیشن فراہم کر دیتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو اب یہ مشین ریڈ پلانٹ کے بارے میں کیا انفارم کر رہی ہے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''ریڈ پلانٹ پر ہوگرم می چار بموں سے حملہ ہوا تھا جن میں دو دو ہزار میگا پاور کی طاقت تھی اور یہ پاور کسی بھی ایٹم بم کی پاور سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ ان چار ہوگرم بموں نے ریڈ پلانٹ پر زبردست تباہی پھیلائی ہے۔ جس کی وجہ سے ریڈ پلانٹ پر بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے ہیں اور سو سو کلو میٹر لمبی دراڑیں آ گئی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ مشین اس بات سے بھی آگاہ کر رہی ہے کہ ریڈ پلانٹ پر ایک بہت بڑا اور انڈر گراؤنڈ خلاء موجود ہے جہاں سینکڑوں کمپیوٹرائزڈ مشینیں کام کر رہی تھیں اور وہاں ہزاروں کی تعداد میں روبوٹس بھی موجود تھے جو ہوگرم بموں کی تباہی کی زد میں آ کر تباہ ہو گئے ہیں۔

چاروں بم ٹھیک اس جگہ بلاسٹ ہوئے تھے جہاں انڈر گراؤنڈ حصے میں مشینیں اور روبوٹس کام کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ اس مشین سے مجھے یہ بھی پتہ چل رہا ہے کہ ریڈ پلانٹ پر کون کون سے سائنسی حفاظتی نظام موجود ہیں جو ہوگرم بموں کی وجہ سے ختم ہو چکے ہیں۔ اسپیس شپ میں خطرے کا کوئی الارم بھی کاشن نہیں

دے رہا جس کا مطلب ہے کہ ہم اسپیس شپ لے کر آسانی سے ریڈ پلانٹ پر لینڈنگ کر سکتے ہیں۔ وہاں اگر حفاظتی نظام موجود ہیں بھی تو ان سے ہمارے اسپیس شپ کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ سب کچھ آپ کو اس سرچ مشین نے بتایا ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس پر تمام تفصیل موجود ہے۔ خود آ کر دیکھ لو''۔ عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی سیٹ کے بیلٹس کھول کر عمران کے پاس آ گیا اور سکرین دیکھنے لگا۔

''اوہ۔ واقعی یہ تو زیرو لینڈ والوں کا لاجواب سسٹم ہے۔ ریڈ پلانٹ کی اس پر تمام تفصیل آ رہی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔ ریڈ پلانٹ کا گولا اب تیزی سے بڑا ہو رہا تھا اور چونکہ وہاں کوئی خطرہ نہیں تھا اس لئے عمران اسپیس شپ تیزی سے ریڈ پلانٹ کی جانب ہی لے جا رہا تھا۔ بلیک برڈز بدستور ان کے پیچھے آ رہے تھے گو کہ ان کی رفتار کافی تیز تھی لیکن عمران کو یقین تھا کہ بلیک برڈز کے نزدیک آنے سے پہلے وہ ریڈ پلانٹ تک پہنچ جائیں گے۔

''باس۔ پلانٹ پر ساٹھ روبوٹس موجود ہیں۔ ان کے پاس لیزر گنیں اور منی میزائل لانچر بھی موجود ہیں''...... ٹائیگر نے سکرین پر ابھرنے والی نئی تحریر سے عمران کو آگاہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تب پھر تم ایک بار پھر اسپیس شپ کی چھت پر چلے جاؤ۔ چھت پر جا کر تم ریڈ پلانٹ پر مائیکرو تھری بم برسا دینا تاکہ وہاں موجود تمام روبوٹس تباہ ہو جائیں۔ اس کے علاوہ میں تمہیں برائٹ سٹاپر دیتا ہوں تم وہ سٹاپر لینڈنگ سے پہلے وہاں موجود کسی گڑھے میں پھینک دینا۔ اگر وہاں کوئی مشینی سسٹم آن ہو گا تو برائٹ سٹاپر سے وہ وہیں فریز ہو جائے گا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ اسپیس شپ سے ایک بار پھر باہر جانے کی تیاری کرنے لگا۔

''یہ برائٹ سٹاپر وہی ہے نا جو تنویر کو کاسڑیائی سائنس دان سر مورسن نے دیا تھا''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں۔ اسی برائٹ سٹاپر سے ہی ارتھ کے سائنس دانوں نے ڈاکٹر ایکس کے ایک اسپیس اسٹیشن ایم ٹو کو فریز کیا تھا۔ جس کا فائدہ اٹھا کر وہ سب ایم ٹو سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

''تو کیا برائٹ سٹاپر ریڈ پلانٹ پر کام کرے گا''...... نعمانی نے پوچھا۔

''بالکل کرے گا۔ کیوں نہیں کرے گا۔ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر جبران جو ڈاکٹر ایکس کی قید میں ہے۔ انہوں نے برائٹ سٹاپر بنایا ہی ایسا ہے جس سے ہر قسم کی مشینری اور کمپیوٹر سسٹم فریز

ہو جاتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''پھر ٹھیک ہے۔ پھر واقعی ہمیں ریڈ پلانٹ پر جانے سے کوئی خطرہ نہیں رہے گا''...... صدیقی نے کہا۔ ٹائیگر کچھ ہی دیر میں تیار ہو کر واپس آ گیا۔ اس نے کمر پر نئے آکسیجن سلنڈر باندھ لئے تھے۔ اس نے جوانا کے تھیلے سے گیندوں جیسے مائیکرو تھری بم نکال کر جیب میں ڈالے اور عمران سے چاندی جیسا چمکدار گولا جو برائٹ سٹاپر تھا لے کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میگنٹ شوز پہلے سے ہی اس کے پیروں میں تھے۔ عمران نے اس کے لئے ایئر ٹائٹ دروازہ کھولا تو وہ دوسری طرف چلا گیا۔

جب وہ بیرونی دروازے کے قریب پہنچا تو عمران نے اس کے لئے دوسرا دروازہ بھی کھول دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں انہیں اسپیس شپ کے راڈز پکڑ کر ٹائیگر مخصوص انداز میں اسپیس شپ کی چھت پر جاتا دکھائی دیا۔

ان کے سامنے اب سرخ رنگ کا ایک بہت بڑا سیارہ دکھائی دے رہا تھا جو آہستہ آہستہ واضح ہوتا جا رہا تھا۔ سرخ سیارے پر انہیں اونچے اونچے پہاڑ اور گہری کھائیوں کے سیاہ دھبے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے ریڈ پلانٹ کی طرف جاتے ہوئے اسپیس شپ کی رفتار کافی حد تک کم کر دی تھی۔

''کیا ریڈ پلانٹ پر کششِ ثقل ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ سرچنگ مشین کے مطابق اس پلانٹ پر ون ٹونٹی میگا

میگنٹ پاور موجود ہے جو ظاہری سی بات ہے مصنوعی طور پر پیدا کی گئی ہے اس لئے ہمیں وہاں لینڈنگ کرنے میں کوئی پرابلم نہیں ہو گی''......عمران نے صفدر کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی ہی دیر میں انہیں اونچے اونچے پہاڑوں کے درمیان گھری ہوئی وادی دکھائی دینا شروع ہو گئی۔ میدان کے درمیانی حصے میں واقعی بڑے بڑے گڑھے بنے ہوئے تھے اور سیاہ رنگ کی پٹیوں جیسی بے شمار دراڑیں ہر طرف پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ میدان کے ایک حصے میں انہیں مشینی روبوٹس بھی دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں لیزر گنیں اور میزائل لانچر بھی دکھائی دے رہے تھے۔ لیکن حیرت کی بات تھی وہ اپنی جگہوں پر ساکت کھڑے تھے ان میں سے کوئی روبوٹ بھی سر اٹھا کر ان کے اسپیس شپ کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا جیسے انہیں اسپیس شپ کے نیچے آنے کا علم ہی نہ ہو۔

''یہ روبوٹس تو ساکت کھڑے ہیں''......کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہو گرم بموں سے شاید ان کا کنٹرول سسٹم یا ماسٹر کنٹرول کمپیوٹر میں کوئی خلل آ گیا ہے جس کی وجہ سے اسے اسپیس شپ کے آنے کا علم نہیں ہو رہا ہے اور روبوٹس ماسٹر کمپیوٹر کے ماتحت ہوتے ہیں۔ یہ وہی سب کرتے ہیں جو ماسٹر کمپیوٹر انہیں کرنے کے لئے کہتا

ہے۔ اگر یہ حرکت نہیں کر رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر کو ہمارے یہاں آنے کا علم نہیں ہوا ہے ورنہ اب تک یہ روبوٹس ہم پر لیزر بیمز اور میزائل برسانے شروع کر دیتے''۔ عمران نے کہا۔

''تو کیا میں ان پر بم نہ پھینکوں''...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی جو ان سب کے ساتھ عمران کی آواز بخوبی سن رہا تھا۔

''نہیں۔ فی الحال بموں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم بس برائٹ سٹاپر آن کر کے کسی گڑھے میں پھینک دو تا کہ وہاں موجود رہا سہا سسٹم بھی فریز ہو جائے''......عمران نے کہا۔

''ایسا نہ ہو کہ میں برائٹ سٹاپر آن کروں تو ہمارے اسپیس شپ کا بھی سارا سسٹم فریز ہو جائے''......ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں ایسا نہیں ہو گا۔ برائٹ سٹاپر آن ہونے کے دو منٹ بعد ورک کرتا ہے۔ نیچے گرنے میں اسے دو منٹ لگیں گے اس وقت تک ہم زمین پر پہنچ جائیں گے''......عمران نے کہا۔

''نیچے یہ کسی ٹھوس چیز سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا تو''......صفدر نے کہا۔

''یہ انڈا نہیں ہے جو نیچے گر کر ٹوٹ جائے۔ ڈاکٹر جبران نے اسے ہارڈ میٹل سے بنایا ہے۔ اسے کسی بھی طرح توڑا نہیں جا سکتا۔ اسے صرف پگھلایا جا سکتا ہے اور وہ بھی پانچ سو سینٹی گریڈ پر''......عمران نے جواب دیا۔

‘‘میں نے برائٹ سٹاپر آن کر لیا ہے باس’’...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

‘‘ٹھیک ہے۔ اسے نیچے گرا دو’’...... عمران نے جواب دیا۔ چند ہی لمحوں کے بعد انہیں ایک چھوٹا مگر چمکدار گولا تیزی سے نیچے جاتا دکھائی دیا اور پھر وہ گولا انہوں نے میدان میں موجود ایک بڑے سے گڑھے میں گرتے دیکھا۔

عمران اسپیس شپ کافی نیچے لے آیا تھا۔ اب بھی روبوٹس وہاں ساکت کھڑے تھے۔ عمران نے اسپیس شپ کے لینڈنگ پیڈ باہر نکالے اور پھر اس نے آہستہ آہستہ اسپیس شپ سرخ زمین پر اتارنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں اسپیس شپ کے پیڈ زمین سے لگ چکے تھے۔

‘‘برائٹ سٹاپر کی وجہ سے شاید اب تک دوسری تمام مشینریوں کے ساتھ روبوٹس کی مشینری بھی فریز ہو گئی ہو گی’’...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

‘‘ہاں۔ یہ سب اب ناکارہ ہو چکے ہیں۔ جب تک سٹاپر آف نہیں ہوتا اس وقت تک یہ اسی طرح رہیں گے’’...... عمران نے جواب دیا۔ اس نے راڈار سکرین کی طرف دیکھا اور پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

‘‘بلیک برڈز نیچے نہیں آ رہے۔ انہیں شاید ریڈ پلانٹ کی نگرانی کے لئے بھیجا گیا ہے۔ وہ سب ریڈ پلانٹ کے گرد منڈلانا شروع

ہو گئے ہیں’’...... عمران نے جواب دیا۔

‘‘تو پھر ہم باہر چلیں’’...... خاور نے پوچھا تو عمران نے سر ہلاتے ہوئے اس بار ایئر ٹائٹ اور بیرونی دروازہ دونوں کھول دیئے۔ وہ سب باری باری اسپیس شپ کے کیبن میں گئے جہاں کافی تعداد میں منی آکسیجن سلنڈر موجود تھے انہوں نے پرانے سلنڈر اتار کر کمروں پر نئے سلنڈر باندھے اور پھر مخصوص اسلحہ لے کر وہ سب اسپیس شپ سے باہر نکلتے چلے گئے۔

ریڈ پلانٹ پر واقعی ہر طرف دراڑیں ہی دراڑیں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہاں بننے والے گڑھے بھی اتنے بڑے تھے کہ انہیں نیچے موجود ہر چیز واضح دکھائی دے رہی تھی۔ زیر زمین تباہ شدہ مشینیں اور روبوٹس بھی دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سرخ زمین کے نیچے بہت بڑا تہہ خانہ بنا ہوا ہو جس کی چھت ڈھے گئی ہو اور اس چھت کی زد میں آ کر وہاں موجود تمام مشینیں اور روبوٹس تباہ ہو گئے ہوں۔ تہہ خانہ کافی گہرائی میں تھا وہ چھلانگیں لگا کر نیچے نہیں جا سکتے تھے۔ دائیں طرف موجود ایک پہاڑ میں کافی بڑا دہانہ کھلا ہوا تھا۔ وہاں کئی مسلح روبوٹس موجود تھے۔ اس پہاڑ سے کچھ فاصلے پر ایک اسپیس شپ کا بکھرا ہوا ملبہ دکھائی دے رہا تھا جسے شاید ان روبوٹس نے میزائل مار کر تباہ کر دیا تھا۔

‘‘مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے اس پہاڑ کے دہانے سے نیچے جانے کا کوئی راستہ ہے۔ آؤ۔ اس طرف چلتے ہیں’’...... عمران نے

کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور عمران کے ساتھ پہاڑ کی طرف ہو لئے۔ سامنے روبوٹس کھڑے تھے مگر ان میں معمولی سی بھی حرکت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے لیزر گنوں کے ساتھ راکٹ گنیں بھی پکڑ رکھی تھیں اور وہ ہر سچویشن سے نپٹنے کے لئے تیار تھے۔

"اگر تنویر ہمارے ساتھ ہوتا تو وہ ان روبوٹس کو یقیناً تباہ کر دیتا وہ کبھی بھی ان خاموش کھڑے روبوٹس کا رسک لینے کو تیار نہ ہوتا کہ نجانے کب ان میں جان آجائے اور کب یہ ہم پر حملہ کر دیں"...... چوہان نے کہا۔

"تو تنویر کی یہ کمی تم پوری کر دو۔ اگر تمہیں ان روبوٹس سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے تو کر دو انہیں تباہ۔ ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ ان روبوٹس میں نہ میرا کوئی رشتہ دار موجود ہے اور نہ تمہارا اور جہاں تک میں جانتا ہوں۔ نہ ہی ہمارے ساتھیوں میں سے کسی کی ان سے جان پہچان ہے۔ کیوں ساتھیو"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"انہیں تباہ کرنے کے لئے ہمیں ان پر بم برسانے پڑیں گے۔ لیکن آپ نے یہاں برائٹ سٹاپر گرا رکھا ہے کیا برائٹ سٹاپر کی موجودگی میں یہاں ہمارا کوئی اسلحہ کام کر سکے گا"...... خاور نے کہا۔

"برائٹ سٹاپر صرف کمپیوٹرائزڈ نظام اور مشینری کو فریز کرتا ہے۔

اسلحے پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر رسک لینے سے اچھا ہے کہ ہمیں واقعی ان روبوٹس کو یہیں تباہ کر دینا چاہئے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری"۔ نعمانی نے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بات کرتے اچانک انہوں نے آسمان سے بلیک برڈز کو تیزی سے نیچے آتے دیکھا۔

"اوہ بلیک برڈز نیچے آ رہے ہیں۔ انہیں شاید ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو گیا ہے"...... صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بھاگو۔ پہاڑ کے دہانے کی طرف بھاگو۔ جلدی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور خود بھی تیزی سے پہاڑ کے کھلے ہوئے دہانے کی جانب بھاگنا شروع ہو گیا۔ اسے بھاگتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی دہانے کی طرف بے تحاشہ انداز میں بھاگتے چلے گئے۔ لیکن پہاڑ ان سے کافی فاصلے پر تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ دہانے تک پہنچتے ماحول اچانک اسپیس شپس کی تیز زائیں زائیں کی آوازوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔ بلیک برڈز نہایت تیزی سے نیچے آ گئے تھے اور وہ تیز رفتار پرندوں کے طرح ان کے سروں پر دائیں بائیں اُڑنا شروع ہو گئے۔ بلیک برڈز کو اپنے سروں پر منڈلاتے دیکھ کر وہ سب زمین پر گرے اور زمین سے چپک گئے۔ اسی لمحے بلیک برڈز نے ان پر مسلسل لیزر بیمز برسانی شروع کر دیں۔ بلیک برڈز ان پر بلاسٹنگ ریز برسا رہے تھے جو سرخ زمین کے جس حصے پر پڑتی وہاں زور دار دھماکہ ہوتا۔ آگ کا ایک الاؤ

سا بلند ہوتا اور زمین پر ایک گڑھا سا بن جاتا۔

"چلو۔ اٹھو۔ اگر یہاں پڑے رہے تو ہم میں سے کوئی نہیں بچے گا۔ پہاڑ کے دہانے کی طرف بھاگو"...... عمران نے کہا اور اس نے اٹھ کر ایک بار پھر دہانے کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھے اور وہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے بھاگنے لگے۔ بلیک برڈز کی تعداد بے حد زیادہ تھی وہ ان پر مسلسل بلاسٹنگ ریز فائر کر رہے تھے اور عمران اور اس کے ساتھی دائیں بائیں اچھلتے اور چھلانگیں لگاتے بلاسٹنگ ریز سے خود کو بچاتے ہوئے پہاڑ میں بنے دہانے کی جانب بھاگتے چلے جا رہے تھے۔ ابھی وہ پہاڑ سے کافی فاصلے پر تھے کہ اچانک انہوں نے ایک بلیک برڈز کے لانچر سے ایک لمبا میزائل سا نکل کر اس طرف آتے دیکھا۔

میزائل بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف آیا تو وہ سب ایک بار پھر زمین پر گر گئے۔ میزائل ان کے اوپر سے گزرتا ہوا ٹھیک اس پہاڑ کے کنارے سے جا کر ٹکرایا جہاں دہانہ بنا ہوا تھا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور انہوں نے پہاڑ کا ایک بڑا حصہ ٹوٹ کر بلندی پر اچھلتے دیکھا۔ میزائل پہاڑ کے کھلے ہوئے دہانے کے کنارے پر جا کر لگا تھا جس سے پہاڑ کا دہانہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا۔ جیسے ہی پہاڑ کا دہانہ ختم ہوا بلیک برڈز نے تیزی سے ان کے اردگرد چکرانا شروع کر دیا۔

"کیا ہم ان پر حملہ کریں"...... کیپٹن شکیل نے بے چین لہجے

میں پوچھا۔

"نہیں رک جاؤ۔ بلیک برڈز کے روبوٹس شاید ہمیں زندہ پکڑنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اب ہم پر لیزر برسانی بھی ختم کر دی ہیں"...... عمران نے کہا۔ واقعی پہاڑ کا دہانہ تباہ ہوتے ہی بلیک برڈز نے ان پر لیزر بیمز برسانی بند کر دی تھیں۔ ایک بلیک برڈ ٹھیک ان کے سروں پر لہرا رہا تھا۔ اچانک اس بلیک برڈ کے نیچے سے لینڈنگ پیڈز باہر نکلے اور پھر آہستہ آہستہ وہ نیچے آنا شروع ہو گیا۔

کچھ ہی دیر میں بلیک برڈ ان سے کچھ فاصلے پر سرخ زمین پر لینڈ کر چکا تھا۔ جیسے ہی بلیک برڈ لینڈ ہوا اسی لمحے اس کا پیندا کھلا اور وہاں سے لمبی سیڑھیاں سی نکل کر باہر آ گئیں۔ سیڑھیاں پھیلتی ہوئی سرخ زمین سے آ لگیں اور پھر انہوں نے سیڑھیوں سے سیاہ رنگ کے روبوٹس کو نکل کر باہر آتے دیکھا۔ وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے آ رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں بڑے دہانے والی عجیب سی گنیں تھیں جو پیچھے سے چپٹی دکھائی دے رہی تھیں اور ان چپٹے حصوں پر رنگ برنگی روشنیاں سے ناچ رہی تھیں۔

"کیا یہ ہمیں گرفتار کرنے آ رہے ہیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"مجھے کیا معلوم۔ خود ہی جا کر پوچھ لو ان سے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ اسے صفدر کے بے تکے سوال پر غصہ آ گیا تھا۔

بلیک برڈ سے نکلنے والے روبوٹس کی تعداد دس تھی وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے اور پھر مشینی انداز میں چلتے ہوئے عمران اور اس

کے ساتھیوں کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی بے بسی کے انداز میں انہیں اپنی طرف آتے دیکھ رہے تھے۔ اگر وہ ان پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے تو اوپر موجود بے شمار بلیک برڈز ان پر جھپٹ پڑتے اور انہیں وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں مل سکتا تھا اس لئے انہوں نے وہاں خاموشی سے ہی پڑا رہنا مناسب سمجھا۔

ابھی روبوٹس ان کے پاس بھی نہیں پہنچے تھے کہ اچانک عمران اور اس کے ساتھیوں نے تیز گونجدار آواز سنی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اچانک ایک ساتھ ہزاروں گراریوں والی مشین چل رہی ہو۔ انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو انہیں اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک اور مشینی پہاڑ سا بلند ہوتا دکھائی دیا جس پہاڑ کے دہانے کی طرف وہ سب جا رہے تھے۔

مشینی پہاڑ بہت بڑا تھا اور اس پہاڑ کے ہر حصے سے جیسے گنوں اور میزائل لانچروں کے دہانے نکلے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ پہاڑ کے درمیانی حصے پر سرخ رنگ کا ایک دہانہ تھا جہاں بہت بڑا عدسہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس دہانے کی شکل ایک ایسی ٹارچ جیسی تھی جسے عام طور پر اندھیرے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس پہاڑ جیسے اسپیس شپ کو پہاڑ کے پیچھے سے نکلتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے رنگ بدل گئے تھے۔ اسی لمحے انہوں نے عدسے والے دہانے سے سرخ رنگ کی تیز روشنی سی نکلتے دیکھی۔ یہ سرخ

روشنی ریڈ پلانٹ پر اڑتے ہوئے بلیک برڈز پر پڑنے لگی۔ دہانے سے واقعی کسی ٹارچ کی طرح روشنی خارج ہو رہی تھی اور یہ روشنی اس قدر سرخ تھی کہ اس روشنی کی زد میں آنے والے بلیک برڈز تیزی سے سرخ ہوتے جا رہے تھے اور پھر اچانک ماحول تیز اور زوردار دھماکوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔

جولیا کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو شیشے کی بنی ہوئی ایک ٹیوب میں پایا۔ وہ ٹیوب کے اندر ایک کرسی پر راڈز سے جکڑی ہوئی تھی۔ ٹیوب کے شیشے کا رنگ ہلکا نیلا تھا لیکن اس کے آر پار آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔

پہلے تو جولیا خود کو اس ٹیوب میں دیکھ کر حیران رہ گئی پھر اسے سابقہ منظر یاد آئے تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ اس نے سرخ سیارے پر جوتکو نے بم پھینکے تھے ان بموں سے وہاں کس قدر تباہی پھیل گئی تھی۔ زمین جگہ جگہ سے ادھڑ گئی تھی اور وہاں بڑے بڑے گڑھے بننے کے ساتھ ساتھ ہر طرف دراڑیں سی بن گئی تھیں۔

ان بموں کے دھماکوں سے وہاں موجود تمام روبوٹس تباہ ہو گئے تھے پھر جولیا ایک دراڑ کی طرف آئی ہی تھی کہ اسے عقب سے

دوڑنے بھاگنے کی تیز آوازوں کے ساتھ اپنے اردگرد سے رنگ برنگی لیزر بیمز گزرتی ہوئی دکھائی دیں اس نے پلٹ کر دیکھا تو ایک پہاڑ کا دہانہ کھلا ہوا تھا جہاں سے بے شمار روبوٹس نکل کر بھاگتے ہوئے اور اس پر لیزر بیمز برساتے ہوئے اس کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے۔

جولیا لیزر بیمز سے بچنے کے لئے دراڑ کے قریب زمین پر گر گئی تھی۔ اسی لمحے ایک روبوٹ نے اس کی طرف ایک میزائل فائر کر دیا جو جولیا سے کچھ فاصلے پر آ کر زور دار دھماکے سے پھٹ پڑا۔ اس دھماکے کی رزٹنس اتنی زیادہ تھی کہ جولیا زمین سے اچھل پڑی تھی اور پھر وہ نیچے زمین پر گرنے کی بجائے اس دراڑ میں گرتی چلی گئی جسے دیکھنے کے لئے وہ آگے آئی تھی۔

دراڑ کافی گہرائی میں تھی۔ نیچے گرتے ہی جولیا کو اپنے جسم میں شدید درد کا احساس ہوا تھا اور اسی درد کے احساس نے اسے بے ہوش ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس کے بعد اب اسے ہوش آیا تو وہ شیشے کی بنی ہوئی ایک ٹیوب کے اندر موجود تھی جہاں اسے ایک راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا گیا تھا۔ ٹیوب کے باہر ایک چھوٹی سی مشین پڑی تھی جس کے کئی بٹن آن تھے اور اس پر بے شمار بلب جل بجھ رہے تھے۔ اس مشین کو دیکھ کر جولیا سمجھ گئی کہ اسی مشین سے کرسی کے راڈز آن اور آف کئے جاتے ہیں۔ جولیا نے ٹیوب سے باہر جھانک کر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ باہر روبوٹس

کی ایک بڑی دنیا آباد تھی۔

وہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جہاں چاروں طرف مشینیں ہی مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ ہر طرف روبوٹس آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہاں چھوٹی بڑی گاڑیاں بھی تھیں جو مختلف راستوں سے آتی جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہال کے وسط میں ایک بہت بڑا مشینی پہاڑ کھڑا تھا جس کا اگلا حصہ جولیا کے سامنے تھا۔ مشینی پہاڑ کے اگلے حصے کے درمیانی حصے میں سرخ رنگ کی ایک بہت بڑی ٹارچ لگی ہوئی تھی جس کے دہانے پر کئی میٹر قطر کا عدسہ لگا ہوا تھا اس کے علاوہ اس مشینی پہاڑ کے چاروں طرف لیزر گنوں اور میزائلوں کے دہانے دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے یہ مشینی پہاڑ کوئی بہت بڑا اسپیس شپ ہو جس کے چاروں طرف ویپنز لگائے گئے ہوں تاکہ وہ مڑے بغیر چاروں طرف نہ صرف لیزر بیمز برسا سکے بلکہ ہر طرف میزائل بھی فائر کر سکے۔

یہ اسپیس شپ بلاشبہ کسی بڑے پہاڑ جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ اس اسپیس شپ کا اگلا حصہ چونکہ جولیا کے سامنے تھا اس لئے اسے سامنے ریڈ ٹارچ کے نیچے ایک چھوٹا سا کاک پٹ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ شاید اس پہاڑ جیسے اسپیس شپ کو اسی کاک پٹ سے کنٹرول کیا جاتا تھا۔

اسپیس شپ سیاہ رنگ کا تھا لیکن اس پر لگی ہوئی ٹارچ کا رنگ سرخ تھا اور اس اسپیس شپ پر جگہ جگہ بڑی بڑی سرچ لائٹس بھی

لگی ہوئی تھیں۔ اس اسپیس شپ کے ساتھ بے شمار روبوٹس جڑے ہوئے تھے جو اسپیس شپ کے مختلف حصوں کی چیکنگ یا پھر ان کی مرمت کر رہے تھے۔ وہاں چلنے والی گاڑیوں پر اسی اسپیس شپ کے بڑے بڑے پرزے اور دوسرا سامان لاد کر لایا جا رہا تھا۔

ہر طرف سے لوہے سے لوہا ٹکرانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور اسپیس شپ پر جہاں جہاں روبوٹس کام کر رہے تھے وہاں سے چنگاریاں سی پھوٹتی دکھائی دے رہی تھیں جیسے روبوٹس اسپیس شپ کے حصے ویلڈنگ سے جوڑ رہے ہوں۔

''جولیا ابھی یہ سب حیرت سے دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک اسے ایک مشینی آواز سنائی دی۔ مشینی آواز سن کو وہ چونک پڑی وہ آواز سپریم کمپیوٹر کی تھی جو اس سے اسپیس شپ میں بات کرتا رہا تھا۔ سپریم کمپیوٹر کے ساتھ ایک انسانی آواز بھی سنائی دے رہی تھی جو ڈاکٹر ایکس کی تھی۔ سپریم کمپیوٹر اور ڈاکٹر ایکس جولیا کی وجہ سے ریڈ پلانٹ پر ہونے والی تباہی کے سلسلے میں بات کر رہے تھے۔ جولیا خاموشی سے ان کی باتیں سنتی رہی۔ شاید سپریم کمپیوٹر اسی ریڈ لیبارٹری میں تھا اور وہاں چونکہ سب روبوٹس ہی کام کرتے تھے اس لئے سپریم کمپیوٹر اور ڈاکٹر ایکس ٹرانسمیٹر پر لاپرواہی سے بات کر رہے تھے۔ سپریم کمپیوٹر اور ڈاکٹر ایکس نے جب ریڈ ٹارچ سیٹلائٹ کے بارے میں باتیں کرنی شروع کیں تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ ڈاکٹر ایکس سپریم کمپیوٹر سے آر ٹی ایس یعنی ریڈ ٹارچ

سیٹلائٹ کی تیاری کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور سپریم کمپیوٹر اسے ریڈ ٹارچ سیٹلائٹ کی تیاری کے بارے میں تفصیل بتا رہا تھا۔ پھر ڈاکٹر ایکس کے پوچھنے پر سپریم کمپیوٹر ڈاکٹر ایکس کو آر ٹی ایس کو کنٹرول کرنے کے طریقے اور کوڈز کے بارے میں بتانے لگا۔ جولیا نے بے اختیار ان تمام باتوں اور کوڈز کو ذہن نشین کرنا شروع کر دیا تھا۔

سپریم کمپیوٹر نے ڈاکٹر ایکس کو بتایا تھا کہ اگلے ایک گھنٹے میں وہ آر ٹی ایس ریڈ پلانٹ سے نکال دے گا اور پھر وہ اسے اطلاع دے دے گا۔ تب ڈاکٹر ایکس ایم ون سے ٹرانسمٹ ہو کر اس میں جا سکتا ہے اور اس کے بتائے ہوئے کوڈز کی مدد سے آر ٹی ایس کا کنٹرول سنبھال سکتا ہے۔ یہ سن کر جولیا کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی تھی کہ ابھی آر ٹی ایس کے ماسٹر کمپیوٹر کی کنٹرولنگ میموری بلینک تھی۔ اس میموری میں کوئی بھی آواز مخصوص کوڈز بتا کر فیڈ کی جا سکتی تھی اور جو بھی اپنی آواز آر ٹی ایس کی کمپیوٹر میموری میں فیڈ کر دیتا آر ٹی ایس اس کے کنٹرول میں آ جاتا اور پھر آر ٹی ایس کو اپنی مرضی سے کہیں بھی لے جایا جا سکتا تھا اور اس کی مدد سے کہیں بھی بڑی سے بڑی تباہی پھیلائی جا سکتی تھی۔ یہ سن کر جولیا کا خون کھول اٹھا تھا کہ ڈاکٹر ایکس آر ٹی ایس کی ریڈ ٹارچ سے پہلا ٹارگٹ پاکیشیا کو بنانا چاہتا تھا۔ اس پاکیشیا کو جس کے سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں نے اس کے ونڈر لینڈ کو تباہ کیا تھا۔ ڈاکٹر ایکس

اور سپریم کمپیوٹر میں جو باتیں ہوئی تھیں ان سے جولیا کو بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر ایکس نے آر ٹی ایس نامی ہتھیار کس مقصد کے لئے بنایا ہے اور وہ اسے کن مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ جولیا نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ وہ آر ٹی ایس کا کنٹرول کسی بھی صورت میں ڈاکٹر ایکس کے ہاتھوں میں نہیں جانے دے گی۔ اگر آر ٹی ایس کا کنٹرول ڈاکٹر ایکس کے ہاتھوں میں چلا گیا تو وہ سب سے پہلے ریڈ ہیٹ لائٹ کا تجربہ پاکیشیا پر کرے گا جس سے پاکیشیا مکمل طور پر جل کر راکھ بن جائے گا۔ ریڈ ہیٹ لائٹ سے وہاں نہ کوئی جاندار زندہ رہے گا اور نہ ہی کوئی عمارت، سڑکیں یا پاکیشیا کے دوسرے سٹرکچرز سلامت رہیں گے۔

جولیا کو سپریم کمپیوٹر کی باتیں سن کر یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ آر ٹی ایس پہاڑ جیسی مشین کا نام تھا جس پر سرخ رنگ کی ٹارچ لگی ہوئی تھی اور اس پہاڑ جیسے اسپیس شپ کے گرد موجود روبوٹس اسپیس شپ کا فیول ایڈجسٹمنٹ کر کے اس کی ضروری مرمت کر رہے تھے جو اگلے ایک گھنٹے میں پورا ہونے والا تھا اور جیسے ہی روبوٹس کا کام پورا ہو جاتا۔ سپریم کمپیوٹر آر ٹی ایس کو وہاں سے نکال دیتا۔ آر ٹی ایس جب خلاء میں جاتا تو ڈاکٹر ایکس جو کسی ایم ون نامی اسپیس اسٹیشن میں موجود تھا وہاں سے ٹرانسمٹ ہو کر سیدھا آر ٹی ایس میں آ جاتا اور سپریم کمپیوٹر کے بتائے ہوئے کوڈز کی مدد سے آر ٹی ایس کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لے لیتا۔

جولیا سوچنے لگی کہ اس سے پہلے کہ سپریم کمپیوٹر آر ٹی ایس کو خلاء میں بھیجے اور آر ٹی ایس پر ڈاکٹر ایکس قبضہ کرے اسے کسی نہ کسی طرح اس ٹیوب سے نکلنا ہو گا تاکہ وہ خود آر ٹی ایس پر قبضہ کر سکے۔ اس نے سپریم کمپیوٹر کے بتائے ہوئے تمام کوڈز یاد کر لئے تھے۔ اسے صرف کوڈز دوہرا کر کمپیوٹر میموری میں اپنی آواز فیڈ کرنی تھی اس کے بعد ماسٹر کمپیوٹر اس کی آواز کے تابع ہو جاتا اور پھر وہ وہی کرتا جس کی جولیا اسے ہدایات دیتی۔

جولیا ٹیوب اور راڈز والی کرسی سے آزاد ہونے کے بارے میں سوچنے لگی۔

''یہ کون سی جگہ ہے اور یہاں کیا ہو رہا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں جان بوجھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے اسے ابھی ہوش آیا ہو۔ وہ ایسی بات کر کے یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ اس کی آواز سن کر سپریم کمپیوٹر یا وہاں موجود کوئی روبوٹ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے یا نہیں۔

''تو تمہیں ہوش آ گیا ہے لڑکی۔ بہت خوب۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم اس وقت تک ہوش میں نہیں آؤ گی جب تک کہ تمہیں ہوش میں لانے والا کوئی انجکشن نہیں لگا دیا جاتا''...... اچانک سپریم کمپیوٹر کی آواز سنائی دی اور جولیا کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔ سپریم کمپیوٹر نے جس انداز میں اس سے بات کی تھی اس کا صاف مطلب تھا کہ اسے جولیا کے پہلے ہوش میں آنے کا علم نہیں ہوا

تھا۔

''اوہ تو مجھے یہاں لا کر تم نے جکڑا ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ تم نے ریڈ پلانٹ پر جو تباہی پھیلائی ہے۔ اس کے بدلے میں تمہیں میں ہلاک بھی کر سکتا تھا۔ لیکن تم دھماکے کی شدت سے اچھل کر جس دراڑ میں گری تھی وہ دراڑ اس ریڈ لیبارٹری کا تھا۔ ریڈ لیبارٹری میں چونکہ کسی مسلح روبوٹس کو آنے کی اجازت نہیں ہے اس لئے میرے حکم پر تمہیں ان روبوٹس نے اٹھا کر اس ٹیوب میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا ہے۔ ڈاکٹر ایکس نے مجھے تمہارے بارے میں کوئی ہدایات نہیں دی ہیں اسی لئے تم اب تک زندہ ہو۔ جس کرسی پر تم بیٹھی ہو میں اس میں ہزاروں وولٹ کرنٹ دوڑا سکتا ہوں جو تمہیں ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دے گا۔ لیکن ایسا میں اپنی مرضی سے نہیں بلکہ ڈاکٹر ایکس کے حکم پر کروں گا۔ جب تک ڈاکٹر ایکس مجھے تمہارا ڈیتھ آرڈر نہیں دے دیتا تب تم تمہیں اسی ٹیوب میں رہنا ہو گا اور وہ بھی اسی حالت میں''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

''تو پھر تم ڈاکٹر ایکس سے رابطہ کرو اور لے لو اس سے میرا ڈیتھ آرڈر۔ دیر کیوں کر رہے ہو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ابھی نہیں۔ ڈاکٹر ایکس جب مجھ سے خود بات کرے گا تب میں اس سے تمہارا ڈیتھ آرڈر لوں گا''...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

’’تب تک کیا مجھے اسی حالت میں رہنا پڑے گا‘‘...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

’’ہاں‘‘...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

’’اچھا مجھے بھوک اور پیاس لگ رہی ہے کیا تم مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ دے سکتے ہو‘‘...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

’’یہاں روبوٹس کام کرتے ہیں اور روبوٹس کو نہ بھوک لگتی ہے اور نہ پیاس۔ لیکن چونکہ یہاں ارتھ کے چند سائنس دان آئے ہوئے ہیں اس لئے ہمیں ان کے کھانے پینے کی ہر ضرورت پوری کرنی پڑتی ہے۔ یہاں ان کی بھوک پیاس ختم کرنے کے لئے وٹامنز کی گولیاں بھی ہیں لیکن ڈاکٹر ایکس ٹی کی ہدایات پر ہم نے ان سائنس دانوں کے لئے خشک میوہ جات، خشک کھانے کے ڈبوں کے ساتھ منرل واٹر کی بوتلیں بھی منگوا رکھی ہیں۔ جب تک ڈاکٹر ایکس تمہارے بارے میں مجھے کوئی ہدایات نہیں دے دیتا تب تک میرے لئے تمہیں زندہ رکھنا ضروری ہے اس لئے میں تمہیں کھانے کے لئے بھی دوں گا اور پینے کے لئے بھی‘‘...... سپریم کمپیوٹر نے کہا۔

’’تھینکس۔ کھانے کے لئے چاہے کچھ نہ دو۔ میں بھوک برداشت کر سکتی ہوں مگر پیاس نہیں۔ مجھے بس پانی کی ایک بوتل دے دو‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’او کے۔ تھوڑا انتظار کرو‘‘...... سپریم کمپیوٹر نے کہا تو جولیا سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔ کچھ دیر کے بعد اس نے ایک روبوٹ کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ اس روبوٹ کے ہاتھ میں ایک منرل واٹر کی بوتل تھی۔ وہ ٹیوب کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ٹیوب کے پاس پڑی مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک سرر کی آواز کے ساتھ ٹیوب اوپر کی طرف اٹھتی چلی گئی۔ اب روبوٹ اور وہ مشین جولیا کے سامنے تھی۔

روبوٹ آگے بڑھا اور اس نے منرل واٹر کی بوتل جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

’’میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ کیا پانی پینے کے لئے تم چند لمحوں کے لئے میرے ہاتھ آزاد کر سکتے ہو‘‘...... جولیا نے روبوٹ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ روبوٹ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ شاید وہ جولیا کی بات نہیں سمجھتا تھا یا پھر وہ اس وقت تک کوئی کام نہیں کرتا تھا جب تک کہ اسے سپریم کمپیوٹر کوئی ہدایات نہ دے دیتا۔

’’ٹھیک ہے۔ پانی پینے کے لئے اس کے ہاتھ آزاد کر دو‘‘۔ اسی لمحے سپریم کمپیوٹر کی آواز سنائی دی تو اچانک روبوٹ کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے مشین پر لگا ہوا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا جولیا کے ہاتھ جو کرسی کے بازوؤں سے جکڑے ہوئے تھے آزاد ہو گئے۔ روبوٹ نے ایک بار

پھر اس کی طرف بوتل بڑھائی تو جولیا نے مسکراتے ہوئے اس سے بوتل لے لی اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں بوتل کا کیپ کھولنے لگی۔ کیپ کھول کر اس نے بوتل سے منہ لگایا اور بڑی ست روی سے پانی پینے لگی۔

کرسی سے اس کے صرف ہاتھ ہی آزاد ہوئے تھے جبکہ اس کے پاؤں ابھی تک کرسی کے پائیوں سے راڈز کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے اور ایک راڈ اس کے پیٹ کے پاس سے گزر رہا تھا۔

جولیا نے پانی پیتے پیتے اچانک بوتل منہ سے ہٹا کر زور سے جھٹکی تو بوتل سے پانی نکل کر ٹھیک اس مشین پر پڑا جس کے بٹن پریس کر کے روبوٹ نے ٹیوب غائب کی تھی اور اس کے ہاتھ آزاد کئے تھے۔ جیسے ہی پانی مشین پر گرا اچانک مشین سے تیز کڑکڑاہٹ کے ساتھ چنگاریاں سی پھوٹیں اور کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ جولیا کے گرد موجود راڈز غائب ہوتے چلے گئے۔ پانی کی وجہ سے مشین کے سرکٹ شارٹ ہو گئے تھے جس کی وجہ سے کرسی کے راڈز خود بخود کھل گئے تھے۔ جیسے ہی راڈز کھلے جولیا اچانک اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس سے پہلے کہ سپریم کمپیوٹر روبوٹ کو کوئی حکم دیتا اسی لمحے جولیا اچھلی اور اس کی جڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے سامنے کھڑے روبوٹ کے سینے پر پڑیں روبوٹ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

''یہ تم کیا کر رہی ہو لڑکی۔ رک جاؤ۔ تم یہاں سے کہیں نہیں جا

سکتی ہو رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ''...... اچانک سپریم کمپیوٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ لیکن اب بھلا جولیا کیسے رک سکتی تھی۔ جیسے ہی روبوٹ لڑکھڑاتا ہوا اس کے سامنے سے ہٹا جولیا نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور اس کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔

''پکڑو۔ اس لڑکی کو پکڑو جلدی۔ پکڑو''...... سپریم کمپیوٹر کی چیختی ہوئی آواز ہر طرف گونج اٹھی۔ وہاں موجود روبوٹس سپریم کمپیوٹر کی آواز سن کر چونک پڑے اور پھر وہ مڑ مڑ کر جولیا کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہوں نے پہلے اسے دیکھا ہی نہ ہو۔ پھر اچانک ان میں سے کئی روبوٹس مڑے اور تیز تیز چلتے ہوئے جولیا کی طرف بڑھے۔ انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر جولیا کے پیروں پر جیسے پر لگ گئے وہ ان روبوٹس کے اردگرد سے چھلانگیں لگاتی ہوئی آر ٹی ایس کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ کئی روبوٹس نے جھپٹے مار کر اسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن جولیا بھلا اب کہاں ان کے قابو میں آنے والی تھی۔ ریڈ لیبارٹری میں کام کرنے والے تمام روبوٹس نہتے تھے۔ سپریم کمپیوٹر نے خود ہی جولیا کو بتایا تھا کہ ریڈ لیبارٹری میں مسلح روبوٹس کا داخلہ ممنوع ہے اس لئے جولیا کو بھلا ان نہتے روبوٹس کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی وہ لمبی لمبی چھلانگیں لگاتی ہوئی ان روبوٹس کے درمیان سے نکلتی چلی جا رہی تھی۔ وہ آر ٹی ایس کے دائیں طرف آئی اور پھر رکے بغیر آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر آر ٹی ایس کے نزدیک پہنچتے ہی جولیا نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور اس کے ایک

ونگ پر پیر رکھ کر اوپر چڑھتی چلی گئی۔ ونگ پر دو روبوٹس تھے انہوں نے ہاتھ بڑھا کر جولیا کو پکڑنا چاہا لیکن جولیا فوراً جھک کر ان کے درمیان سے نکلتی چلی گئی۔ وہ اسپیس شپ کے مختلف حصوں پر چھلانگیں لگاتی ہوئی اس کاک پٹ نما جگہ کی طرف آ گئی تھی جہاں سے ایک روبوٹ نیچے اتر رہا تھا۔ اس روبوٹ نے جولیا کو کاک پٹ کی طرف بڑھتے دیکھ کر اچھل کر اسے پکڑنا چاہا لیکن اسی لمحے جولیا بھی اچھلی اور اس کی دونوں ٹانگیں روبوٹ کی گردن کے جوڑ پر پڑیں۔ روبوٹ ایک تختے جیسے راڈ پر کھڑا تھا۔ جولیا کی ٹانگیں کھا کر وہ لہرایا اور پھر الٹ کر نیچے گرتا چلا گیا۔ سپریم کمپیوٹر مسلسل چیخ رہا تھا وہ چیخ چیخ کر جولیا کو پکڑنے اور اسے آر ٹی ایس سے دور رکھنے کے لئے کہہ رہا تھا۔ جولیا چونکہ آر ٹی ایس کے اوپر آ گئی تھی اس لئے روبوٹس نے راڈز اور ونگز پر سے اوپر آنا شروع کر دیا تھا تاکہ وہ جولیا کو پکڑ سکیں۔ جولیا نے اوپر آتے ہی ایک اور چھلانگ لگائی اور وہاں موجود کاک پٹ میں گھستی چلی گئی۔ کاک پٹ میں ایک آرام دہ کرسی تھی جس پر صرف ایک روبوٹ یا ایک ہی انسان بیٹھ سکتا تھا۔ اس کے سامنے چھوٹا سا کنٹرول پینل تھا۔ جولیا فوراً کرسی پر بیٹھی اور اس نے بلا سوچے سمجھے سامنے موجود کنٹرول پینل کے بٹنوں پر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔ پھر جیسے ہی اس کا ہاتھ سرخ رنگ کے ایک بٹن پر پڑا اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ کاک پٹ کا اٹھا ہوا ڈھکن نما شیشہ نیچے گرتا چلا گیا اور جولیا کاک پٹ

میں بند ہو گئی۔ کاک پٹ بند ہوتے ہی جولیا کو ہال میں گونجنے والی سپریم کمپیوٹر کی آواز اور روبوٹس کے دوڑنے بھاگنے کی آوازیں بھی سنائی دینا بند ہو گئیں۔ شاید کاک پٹ کا اندرونی حصہ ساؤنڈ پروف تھا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ ماسٹر کمپیوٹر۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو"۔ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس۔ اپنی شناخت کراؤ"...... اچانک جولیا کو ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ایکس۔ میں ڈاکٹر ایکس ہوں۔ میں ایک لڑکی تم سے بات کر رہی ہوں"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس ڈاکٹر ایکس۔ بولو۔ کیا چاہتے ہو"...... ماسٹر کمپیوٹر نے پوچھا۔

"فوراً اپنی میموری سسٹم آن کرو اور میری آواز فیڈ کرو۔ ہری اپ"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"یس ڈاکٹر ایکس۔ میں نے میموری آن کر لی ہے اور آپ کی آواز فیڈ کر لی ہے۔ آپ فرسٹ کوڈ بتائیں"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو جولیا نے سپریم کمپیوٹر کا ڈاکٹر ایکس کو بتایا ہوا پہلا کوڈ بتا دیا۔

"کوڈ درست ہے۔ اس کوڈ کے تحت آپ کی آواز میری میموری میں فیڈ ہو چکی ہے۔ سیکنڈ کوڈ بتائیں"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔ جولیا نے دوسرا کوڈ بھی دوہرا دیا۔

”دوسرا کوڈ بھی درست ہے۔ اس کوڈ کے تحت میں اپنے تمام اختیارات آپ کو دیتا ہوں۔ آر ٹی ایس کے تمام سسٹم میرے کنٹرول میں ہیں جو میں آپ کے حکم سے استعمال کرنے کا پابند ہوں“...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

”تھرڈ کوڈ کے تحت تم سوائے میرے احکامات کے ماننے کے مجھ سے کوئی سوال نہیں کرو گے“...... جولیا نے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ تھرڈ کوڈ بتائیں“...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو جولیا نے اسے تیسرا کوڈ بھی بتا دیا۔

”کوڈ درست ہے۔ اب آر ٹی ایس کا سارا سیٹ اَپ آپ کے حکم کے تحت کام کرے گا“...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

”گڈ۔ سب سے پہلے تم سپریم کمپیوٹر سے لنک ختم کرو اور اب اس کی کسی بھی ہدایات پر عمل نہیں کرو گے“...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس۔ میں نے سپریم کمپیوٹر کے تمام لنکس ختم کر دیئے ہیں“...... ماسٹر کمپیوٹر نے فوراً جواب دیا۔

”گڈ اب یہاں موجود تمام روبوٹس کو ختم کر دو اور یہاں موجود تمام مشینیں بھی تباہ کر دو جن سے سپریم کمپیوٹر کا لنک ہے“...... جولیا نے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس“...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی اور پھر اچانک جولیا نے ان روبوٹس کو اچھل اچھل کر اسپیس شپ سے نیچے

گرتے دیکھا جو ونگز اور راڈز سے ہوتے ہوئے کاک پٹ کے آس پاس جمع ہو گئے تھے اور کاک پٹ کا شیشہ اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسپیس شپ کے اردگرد جو روبوٹس کام کر رہے تھے وہ بھی زور دار جھٹکوں سے اچانک دور جا گرے تھے۔ پھر اچانک جیسے ہال میں آگ کا طوفان سا اٹھ کھڑا ہوا۔ اسپیس شپ پر لگی ہوئی لیزر گنوں اور میزائل لانچروں کے دہانے کھل گئے اور ان سے آگ کے شعلے نکل نکل کر وہاں موجود روبوٹس اور دیواروں کے ساتھ لگی مشینوں پر برسنا شروع ہو گئے۔ باہر شاید تیز دھماکے ہو رہے تھے لیکن جولیا چونکہ ساؤنڈ پروف کاک پٹ میں موجود تھی اس لئے اسے ہر طرف آگ کے شعلے ہی ناچتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور روبوٹس کے ساتھ وہاں موجود مشینوں کے پرزے اڑتے دکھائی دے رہے تھے۔

”ماسٹر کمپیوٹر“...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس“...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

”ریڈ لیبارٹری اور ریڈ پلانٹ سے نکل کر اسپیس میں چلو۔ میں اب یہاں نہیں رکنا چاہتی“...... جولیا نے کہا۔

”یس ڈاکٹر ایکس“...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔ اسی لمحے جولیا نے اوپر چھت کھلتے دیکھی۔ چھت تیزی سے چاروں طرف سمٹتی جا رہی تھی اور اوپر جولیا کو اب سیاہ آسمان صاف دکھائی دینا شروع ہو گیا تھا۔ جیسے ہی چھت کھلی اسی لمحے اسپیس شپ کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا

اور وہ آہستہ آہستہ اوپر اٹھنا شروع ہو گیا۔ زمین سے نکل کر جیسے ہی اسپیس شپ باہر آیا جولیا کو سامنے ایک بڑا پہاڑ دکھائی دیا۔ اس پہاڑ کے اوپر اسے سیاہ رنگ کے پرندوں جیسے اسپیس شپ اُڑتے دکھائی دیئے۔

"یہ کیسے اسپیس شپ ہیں اور یہاں کیا کر رہے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جب وہ یہاں آئی تھی تو اسے وہاں کوئی ایک بھی اسپیس شپ دکھائی نہیں دیا تھا اور اب جیسے وہاں شہد کی مکھیوں کے چھتوں کی طرح ہر طرف سیاہ پرندوں جیسے اسپیس شپ ہی اُڑتے دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ بلیک برڈز ہیں ڈاکٹر ایکس جو ایم سکس سے یہاں چند انسانوں کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں"...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"انسان۔ کون انسان"...... جولیا نے چونک کر کہا۔ پھر اسے خیال آیا کہ شاید ماسٹر کمپیوٹر ان آٹھ سائنس دانوں کی بات کر رہا ہے جس کے بارے میں سپریم کمپیوٹر نے اسے بتایا تھا کہ انہیں ڈاکٹر ایکس نے یہاں بھیجا ہے۔

"میں انہیں نہیں جانتا۔ آپ کہیں تو میں اسکین کر کے ان کے چہرے آپ کو دکھا سکتا ہوں"...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دکھاؤ ان کے چہرے"...... جولیا نے کہا۔ اس وقت تک اسپیس شپ پہاڑ کی چوٹی کے نزدیک پہنچ چکا تھا۔ اسی

لمحے جولیا کے سامنے ایک سکرین سی آن ہوئی اور جولیا کو سرخ زمین پر لیٹے ہوئے دس انسان دکھائی دیئے جنہوں نے خلائی لباس پہن رکھے تھے۔ ان سب کے سروں پر شیشے کے گلوبز بھی چڑھے ہوئے تھے۔ پھر اچانک ماسٹر کمپیوٹر ایک ایک کر کے ان انسانوں کے چہرے جولیا کو دکھانا شروع ہو گیا اور ان چہروں کو دیکھ کر جولیا کا رنگ کھلے ہوئے گلاب کی طرح سرخ ہوتا چلا گیا۔ وہ جنہیں سائنس دان سمجھ رہی تھی وہ عمران اور اس کے ساتھی تھے جو نجانے کب اور کس طرح سے سرخ سیارے پر پہنچ گئے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس سائنسی ہتھیار تھے۔ ان کے سامنے ایک سیاہ پرندے جیسا اسپیس شپ اترا ہوا تھا جس کے نیچے سے سیاہ رنگ کے ہی مسلح روبوٹس نکل کر آ رہے تھے اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی ہتھیار ہونے کے باوجود ان روبوٹس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ان کے سروں پر درجنوں سیاہ پرندوں جیسے اسپیس شپ زائیں زائیں کرتے گزر رہے تھے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی اٹھ کر روبوٹس پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے تو بلیک برڈز پر لگی ریز گنوں اور میزائل لانچروں کے دہانے کھل جاتے اور وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے پرخچے اُڑ جاتے۔

"کیا تم ان انسانوں کو بلیک برڈز اور روبوٹس سے بچا سکتے ہو"...... جولیا نے بڑے بے چین لہجے میں پوچھا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ اگر آپ کا حکم ہو تو میں بلیک برڈز اور تمام روبوٹس ختم کر سکتا ہوں''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

''گڈ۔ ختم کر دو انہیں۔ سب کے سب ختم کر دو۔ لیکن ان انسانوں کو کچھ نہیں ہونا چاہئے۔ انہیں ایک معمولی سا زخم بھی نہیں آنا چاہئے''...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر ایکس۔ میں ان انسانوں پر الٹرا ڈبل کراس ساؤنڈ ریز پھینک کر انہیں اپنے حفاظتی حصار میں لے لیتا ہوں اور پھر ان روبوٹس اور بلیک برڈز پر ریڈ ہیٹ لائٹ فائر کر دیتا ہوں۔ الٹرا ڈبل کراس ساؤنڈ ریز کے حصار میں ہونے کی وجہ سے ان انسانوں پر ریڈ ہیٹ لائٹ کا کچھ اثر نہیں ہو گا لیکن یہاں موجود تمام روبوٹس اور بلیک برڈز جل کر راکھ بن جائیں گے''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ جو کرنا ہے جلدی کرو''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے اچانک اسپیس شپ کی ریڈ ٹارچ آن ہوئی اور اس سے سرخ رنگ کی تیز روشنی خارج ہونے لگی۔ جولیا نے دیکھا کہ سرخ روشنی ہر طرف پھیل گئی تھی اور اس روشنی کی زد میں آ کر بلیک برڈز اور وہاں موجود تمام روبوٹس کے رنگ سرخ ہو گئے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں پر ریڈ ہیٹ لائٹ نہیں پڑ رہی تھی۔ انہیں شاید آر ٹی ایس نے پہلے ہی حفاظتی حصار میں لے لیا تھا۔ دوسرے لمحے جولیا نے وہاں موجود تمام بلیک برڈز اور روبوٹس

کو موم کی طرح پگھلتے اور جلتے دیکھا۔ بلیک برڈز جل جل کر اور پگھل پگھل کر وہاں گرتے جا رہے تھے۔ وہاں سینکڑوں کی تعداد میں بلیک برڈز موجود تھے۔ آر ٹی ایکس کی ریڈ ٹارچ سے نکلنے والی سرخ روشنی ہر طرف اس حد تک پھیل گئی تھی کہ تمام بلیک برڈز اس کی رینج میں آ گئے تھے اور جل جل کر وہیں تباہ ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں وہاں اُڑنے والے تمام بلیک برڈز جل کر تباہ ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں پر جیسے ریڈ لائٹ پڑ ہی نہیں رہی تھی۔ روبوٹس اور بلیک برڈز کو اس طرح تباہ ہوتے دیکھ کر وہ اپنی جگہوں پر اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے اور حیران نظروں سے اس پہاڑ جیسے بڑے اسپیس شپ کی طرف دیکھ رہے تھے جو پہاڑ کی دوسری طرف معلق بلیک برڈز پر ریڈ ہیٹ لائٹ برسا کر ان پر قیامت ڈھا رہا تھا۔

''کیا ان انسانوں تک میری آواز پہنچ سکتی ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''یس ڈاکٹر ایکس''...... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔ اسی لمحے جولیا کے سامنے کنٹرول پینل کا ایک خانہ کھلا اور اس میں سے ایک مائیک نکل کر جولیا کے چہرے کے سامنے آ گیا۔

''اس مائیک میں آپ جو بولیں گی آپ کی آواز ریڈ پلانٹ کے ہر حصے میں گونجنا شروع ہو جائے گی''...... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"عمران کیا تم میری آواز سن رہے ہو"...... جولیا نے مائیک میں تیز آواز میں کہا اور اس کی آواز سن کر نہ صرف عمران بلکہ وہاں موجود اس کے تمام ساتھی بری طرح سے اچھل پڑے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنا شروع ہو گئے۔ جیسے وہ اس آواز کا منبع تلاش کر رہے ہوں۔

انہیں اس قدر حیرت زدہ دیکھ کر جولیا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ عمران اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو ریڈ پلانٹ پر دیکھ کر جولیا بے حد خوش ہو رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی حیرت انگیز طور پر اسی ریڈ پلانٹ پر پہنچ گئے تھے جہاں وہ پہلے سے موجود تھی۔ اگر جولیا آر ٹی ایس پر قبضہ کر کے باہر نہ آتی تو شاید اسے عمران اور اپنے دوسرے ساتھیوں کے وہاں آنے کا پتہ ہی نہ چلتا اور جس طرح سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بلیک برڈز اور روبوٹس نے گھیر رکھا تھا وہ شاید انہیں ہلاک کر دیتے۔

عمران اور اس کے ساتھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس اسپیس شپ کو دیکھ رہے تھے جو پہاڑ جیسا بڑا تھا اور اس پر لگی ریڈ ٹارچ سے سرخ رنگ کی روشنی نکل رہی تھی جس کی زد میں آ کر روبوٹس اور بلیک برڈز جل جل کر گر رہے تھے اور زمین پر گرتے ہی وہ یوں پگھل جاتے تھے جیسے موم کے بنے ہوئے ہوں۔ حیرت کی بات تو یہ تھی کہ پہاڑ جیسے اسپیس شپ کی ریڈ ٹارچ سے نکلنے والی سرخ روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی لیکن ان میں سے کسی ایک پر بھی سرخ روشنی نہیں پڑ رہی تھی اور نہ ہی اس روشنی کا ان پر کچھ اثر ہو رہا تھا۔

ریڈ پلانٹ پر اڑتے ہوئے بلیک برڈز ریڈ ہیٹ لائٹ سے تباہ ہو رہے تھے اور وہاں ہر طرف جلے ہوئے بلیک برڈز گرتے جا رہے تھے۔ پہاڑ جیسے اسپیس شپ کی ریڈ ٹارچ سے نکلنے والی ریڈ ہیٹ لائٹ نے ریڈ پلانٹ پر اُڑنے والے تمام بلیک برڈز کو چند

ہی لمحوں میں جلا کر تباہ کر دیا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس مشینی پہاڑ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس مشینی پہاڑ میں ایسا کون سا مسیحا ہے جو ان کی جان بچانے کے لئے وہاں پہنچ گیا ہے۔ ابھی وہ حیرت سے مشینی پہاڑ کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک انہیں ایک تیز اور گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''عمران کیا تم میری آواز سن رہے ہو''...... یہ آواز سن کر نہ صرف عمران بلکہ اس کے تمام ساتھی بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

''یہ۔ یہ آواز تو جولیا کی ہے''...... کراسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران سمیت وہ سب حیرت سے چاروں طرف دیکھ رہے تھے کہ جولیا کہاں سے بول رہی ہے کیونکہ انہیں جولیا کی آواز پلانٹ کے ہر حصے سے گونجتی ہوئی سنائی دی تھی۔

''ادھر ادھر کیا دیکھ رہے ہو۔ میں اس اسپیس شپ میں ہوں جسے تم شاید مشینی پہاڑ سمجھ رہے ہو''...... جولیا کی پھر آواز سنائی دی تو وہ سب چونک کر اس مشینی پہاڑ کی طرف دیکھنے لگے۔ انہوں نے جب ریڈ ٹارچ کے اوپر والے حصے کی طرف دیکھا تو انہیں وہاں شیشے کا ایک گول ٹاپ سا دکھائی دیا جس میں ایک لڑکی خلائی لباس اور سر پر شیشے کا گلوب چڑھائے ان کی طرف دیکھتی ہوئی ہاتھ ہلا رہی تھی۔

''اوہ۔ کیا یہ ریڈ ٹارچ نامی سیٹلائٹ ہے''...... عمران نے جواباً

چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز شاید جولیا نے سن لی تھی۔

''ہاں۔ میں ڈاکٹر ایکس بول رہی ہوں۔ یہ وہی سیٹلائٹ ہے جس سے پاکیشیا پر سرخ قیامت برپا کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے اور اسی سیٹلائٹ کے ذریعے پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھا جا رہا ہے۔ لیکن اس سیٹلائٹ پر اب میرا کنٹرول ہے۔ تم سب اسپیس شپ میں آ جاؤ پھر میں تم سے بات کرتی ہوں''...... جولیا نے ماسٹر کمپیوٹر کو بتایا تھا کہ وہ ڈاکٹر ایکس ہے اس لئے اس نے خود کو ڈاکٹر ایکس ظاہر کرتے ہوئے اور خاص انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ ریڈ ٹارچ نامی تباہ کن اسپیس شپ پر جولیا کا قبضہ تھا یہ سن کر عمران کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ وہ تو زیرو لینڈ کے اسپیس شپ میں سنگ ہی کی انفارمیشن کے تحت یہاں ان سائنس دانوں کی تلاش میں آیا تھا اس کے خواب و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ریڈ ٹارچ نامی سیٹلائٹ بھی اسی ریڈ پلانٹ پر ہو سکتا ہے جس سے ڈاکٹر ایکس پاکیشیا پر سرخ قیامت برپا کرنا چاہتا ہے اور یہ دیکھ کر تو اس کی حیرت میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا تھا کہ اسی ریڈ ٹارچ نامی سیٹلائٹ پر جولیا نے قبضہ کر لیا تھا۔ وہ یہاں کیسے اور کب آئی تھی اس کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا اور نہ ہی اسے اس بات کا علم تھا کہ جولیا نے کس طرح سے روبوٹس کی دنیا میں آر ٹی ایس پر قبضہ کیا ہے اور جولیا اتنے بڑے اسپیس شپ کو کیسے کنٹرول کر رہی تھی یہ سب کچھ اس کے

لئے حیران کن تھا لیکن آر ٹی ایس جولیا کے قبضے میں تھا اس سے عمران بے حد خوش ہو رہا تھا۔ جولیا نے اسپیس شپ آہستہ آہستہ آگے بڑھانا شروع کر دیا تھا اور اب اسپیس شپ ان کے سروں پر آ گیا تھا۔ پھر انہوں نے اسپیس شپ کے نچلے حصے میں ایک خلاء سا بنتے دیکھا۔ جب خلاء بنا تو اس میں سے ایک فولادی سیڑھی سی نکل کر نیچے آتی دکھائی دی۔

''تم سب اس سیڑھی سے اوپر آ جاؤ''...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

''جو حکم ڈاکٹر ایکس''...... عمران نے جولیا کا اشارہ سمجھتے ہوئے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا اور اس کا معصومانہ لہجہ سن کر اس کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا کی آواز سن کر اور اس کا آر ٹی ایس پر قبضہ دیکھ کر اس کے ساتھیوں کے چہرے کھل اٹھے تھے۔ وہ سب بھی بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے۔ انہیں بھی اس بات کی حیران تھی کہ جولیا کو تھریسیا اپنے ساتھ لے گئی تھی اور تھریسیا کے کہنے کے مطابق جولیا کو کسی اسپیس شپ میں اور خلاء میں ہونا چاہئے تھا لیکن جولیا خلاء میں ہونے کی بجائے ریڈ پلانٹ پر موجود تھی جس پر زیرو لینڈ کے سب سے بڑے دشمن ڈاکٹر ایکس کا قبضہ تھا۔

عمران کے کہنے پر وہ سب ایک ایک کر کے سیڑھیاں چڑھنا شروع ہو گئے۔ عمران نے جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو وہیں روک لیا

تھا جبکہ باقی سب اسپیس شپ میں چلے گئے تھے۔

''تم کیا سوچ رہے ہو عمران اور باہر کیوں کھڑے ہو چلو آؤ۔ تم بھی آر ٹی ایس میں آ جاؤ''...... جولیا کی آواز سنائی دی جو شاید اسے کسی سکرین پر دیکھ رہی تھی۔

''رکو۔ میں ان تینوں کے ساتھ اس کے ہیڈ کوارٹر میں جانا چاہتا ہوں۔ جہاں ارتھ کے چند سائنس دانوں کو رکھا ہوا ہے۔ میں ان سب کو بھی وہاں سے نکالنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تم انہیں نیچے جا کر لے آؤ۔ نیچے تم بے فکر ہو کر جا سکتے ہو میں نے سپریم ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ریڈ لیبارٹری بھی تباہ کر دی ہے جس پر سپریم کمپیوٹر کا ہولڈ تھا۔ اب وہاں نہ کوئی مشینری کام کر رہی ہے اور نہ کوئی روبوٹ''...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

''کیا تم جانتی ہو کہ سپریم کمپیوٹر نے ان آٹھ سائنس دانوں کو کہاں رکھا ہوا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں میں نہیں جانتی۔ لیکن رکو۔ میں آر ٹی ایس کے ماسٹر کمپیوٹر سے پوچھ کر تمہیں بتا سکتی ہوں۔ آر ٹی ایس ریڈ پلانٹ کا ہر حصہ سکین کر سکتا ہے جس سے اسے معلوم ہو جائے گا کہ سپریم کمپیوٹر نے آٹھ سائنس دانوں کو کہاں رکھا ہوا ہے''...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ جلدی معلوم کرو اور پھر مجھے بتاؤ''...... عمران نے

کہا۔ چند لمحوں کے لئے وہاں خاموشی چھا گئی پھر کچھ دیر کے بعد جولیا کی انہیں دوبارہ آواز سنائی دی۔

''میں تمہیں راستے بتاتی جاتی ہوں تم ان راستوں پر جاؤ تو تم اس کمرے میں پہنچ جاؤ گے جہاں سپریم کمپیوٹر نے آٹھ سائنس دانوں کو رکھا ہوا ہے''...... جولیا کی آواز سنائی دی اور پھر وہ راستہ بتانے لگی۔ عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر ان راستوں کی طرف چلنا شروع ہو گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد وہ خفیہ راستوں سے ڈاکٹر جبران اور ان کے سات ساتھیوں کو لے کر باہر آ رہا تھا۔ ڈاکٹر جبران اور ان کے سات ساتھی واقعی ایک خفیہ کمرے میں قید تھے۔ چونکہ وہاں تمام مشینری بے کار ہو چکی تھی اس لئے عمران کسی مشینری کے ذریعے کوئی دروازہ نہیں کھول سکتا تھا اس لئے اس نے دروازے کھولنے کے لئے جوزف، جوانا اور ٹائیگر کی مدد لی تھی جنہوں نے بموں سے وہ دروازے اُڑا دیئے تھے۔ عمران نے کمرے سے ڈاکٹر جبران اور ان کے ساتھیوں کو نکالا اور انہیں لے کر دوبارہ انہی راستوں سے ہوتا ہوا باہر آ گیا جن راستوں پر وہ جولیا کے کہنے کے مطابق نیچے گیا تھا۔

مزید دس منٹ کے بعد وہ ڈاکٹر جبران اور اس کے ساتھیوں سمیت آر ٹی ایس کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ ڈاکٹر جبران اور اس کے ساتھیوں کو عمران نے اپنا تعارف کرا دیا تھا اور یہ سن کر ڈاکٹر جبران اور اس کے ساتھیوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی تھی کہ وہ ڈاکٹر

ایکس کی قید سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو رہے ہیں اور ڈاکٹر ایکس کا وہ خوفناک ہتھیار جسے اس نے ریڈ ٹارچ سیٹلائٹ کا نام دیا تھا وہ بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے قبضے میں تھا۔ وہ سب اسپیس شپ میں آئے تو اسپیس شپ کا اندر کا ماحول دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اسپیس شپ کے اندر جیسے روبوٹس یا انسانوں کے رہنے کا ہر انتظام موجود تھا۔ ہال نما ایک بہت بڑے کمرے میں ہر طرف مشینیں اور سکرینیں لگی ہوئی تھی اور وہاں روبوٹس اور انسانوں کے بیٹھنے کے لئے ہر طرف آرام دہ کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔

سکرینوں پر وہ چاروں اطراف کے مناظر آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ کچھ ہی دیر میں جولیا بھی کاک پٹ کے ایک خفیہ راستے سے گزرتی ہوئی وہاں آ گئی۔ جولیا کو وہاں دیکھ کر وہ سب خوش ہو گئے۔ اور سب ایک دوسرے سے علیک سلیک کرنے لگے۔

جولیا نے ماسٹر کمپیوٹر کو آر ٹی ایس کا ماسٹر کنٹرول سنبھالنے کا حکم دیا تھا جو خودکار طریقے سے کام کرتا تھا۔ اب وہ اطمینان سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس ہال میں رہ سکتی تھی۔ اسپیس شپ انہیں لئے ریڈ پلانٹ سے نکل کر خلاء میں آ گیا۔

وہ سب آپس میں ایک دوسرے پر گزرے حالات کی تفصیل بتانے لگے۔ ڈاکٹر جبران اور اس کے ساتھیوں نے بھی انہیں خود پر گزرے ہوئے قیامت خیز حالات کے بارے میں بتایا تھا۔ وہ کافی دیر تک ایک دوسرے کی روئیداد سنتے رہے پھر عمران نے جولیا

سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ کاک پٹ میں جانا چاہتا ہے لیکن جب جولیا نے اسے بتایا کہ کاک پٹ میں صرف ایک ہی انسان کے بیٹھنے کی گنجائش ہے تو عمران نے کاک پٹ میں اکیلے جانے کا فیصلہ کر لیا اس نے جولیا سے کہہ کر اپنی آواز ماسٹر کمپیوٹر کی میموری میں فیڈ کرا دی تاکہ ماسٹر کمپیوٹر اس کی ہدایات پر بلا تامل عمل کر سکے۔

جب ماسٹر کمپیوٹر نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ وہ ڈاکٹر ایکس کے ساتھ عمران کی آواز کی ہدایات پر بھی عمل کرے گا تو عمران کاک پٹ میں آ گیا اور پھر اس نے ماسٹر کمپیوٹر سے ڈاکٹر ایکس اور اس کے اسپیس ورلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ ریڈ پلانٹ کے سپریم کمپیوٹر نے چونکہ ڈاکٹر ایکس کی ہدایات پر پہلے ہی اسپیس ورلڈ کی تمام تفصیلات فیڈ کر دی تھیں اس لئے ماسٹر کمپیوٹر عمران کو نہ صرف تمام تفصیلات سے آگاہ کرتا چلا گیا بلکہ اس نے سکرین پر ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کی تصویریں بھی دکھانی شروع کر دیں جہاں ہر طرف اسپیس اسٹیشن اور ہزاروں کی تعداد میں روبوٹس نیلے رنگ کے ایک سیارے کو اسپیس ورلڈ بنانے کے لئے کام کر رہے تھے۔

عمران نے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دیں کہ وہ اسپیس ورلڈ کی طرف بڑھے۔ اس کا حکم سنتے ہی ماسٹر کمپیوٹر نے اسپیس شپ کا رخ ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کی طرف کر لیا۔ کئی گھنٹوں تک

مسلسل اور نہایت تیز رفتاری سے اُڑتے رہنے کے بعد آخر کار آر ٹی ایکس ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ تک پہنچ گیا۔

آر ٹی ایس کو اسپیس ورلڈ کی طرف آتے دیکھ کر وہاں موجود بلیک برڈز اور دوسرے کئی اسپیس شپس اس کی طرف بڑھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ آر ٹی ایس پر حملہ کرتے۔ عمران کے حکم پر ماسٹر کمپیوٹر نے نہ صرف ان پر چاروں طرف سے بلاسٹنگ لیزر بیمز بلکہ میزائل اور ریڈ ٹارچ آن کر کے ان پر ریڈ ہیٹ لائٹ برسانی شروع کر دی جس سے وہاں ہر طرف سرخ رنگ کی آگ ہی آگ پھیل گئی۔ اسپیس ورلڈ کے ہر حصے پر جیسے سرخ رنگ کا سیلاب آ گیا تھا جو اسپیس ورلڈ کی ہر چیز کو تباہ و برباد کر رہا تھا۔

عمران نے ڈاکٹر ایکس کی ایجاد آر ٹی ایس سے اس کے ہی اسپیس ورلڈ میں خوفناک تباہی مچانی شروع کر دی جس سے ڈاکٹر ایکس نہ صرف دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا تھا بلکہ پاکیشیا کو بھی صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا خواب دیکھ رہا تھا۔

ہر طرف سے برستے میزائلوں، بلاسٹنگ لیزر بیمز اور ریڈ ہیٹ لائٹ سے اسپیس ورلڈ پر واقعی جیسے سرخ قیامت سی ٹوٹ پڑی تھی۔ اسپیس اسٹیشنز اور وہاں موجود فائٹر اسپیس شپ آر ٹی ایس پر جوابی کارروائیاں بھی کر رہے تھے لیکن ان کی لیزر بیمز اور میزائل ریڈ ٹارچ کی سرخ روشنی کی زد میں آتے ہی ختم ہو جاتے تھے۔ وہاں موجود تمام اسپیس اسٹیشنز اور اسپیس شپ آگ میں جلتے

Downloaded from https://paksociety.com

دکھائی دے رہے تھے۔

عمران نے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دی تھیں کہ ڈائمنڈ پلانٹ پر بننے والے اسپیس ورلڈ کو بھی تباہ کرنا ہے تاکہ اگر ڈاکٹر ایکس وہاں موجود ہو تو اس کا مسئلہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکے۔ آر ٹی ایس نے خلاء میں موجود اسپیس شپس اور اسپیس اسٹیشنز کو تباہ کرنے کے بعد ڈائمنڈ پلانٹ کا بھی رخ کیا تھا اور پھر پلانٹ کے نزدیک جاتے ہی ماسٹر کمپیوٹر نے وہاں میزائلوں کے ساتھ ساتھ ریڈ ہیڈ لائٹ برسانی شروع کر دی تھی جس سے ڈائمنڈ پلانٹ پر تباہی کا نہ رکنے والے سلسلہ شروع ہو گیا۔

ڈائمنڈ پلانٹ پر موجود تمام روبوٹس، ان کی مشینری اور ان کے بنائے ہوئے اسٹرکچرز تباہ ہو رہے تھے۔ ریڈ ہیٹ لائٹ اور تباہ کن میزائلوں سے پلانٹ پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی تھی اور اس پلانٹ پر ہونے والی تباہی سے ہر طرف جیسے آگ کے فوارے سے اُڑتے دکھائی دے رہے تھے۔ میزائلوں اور ریڈ ہیٹ لائٹ سے عمران نے ڈائمنڈ پلانٹ کا بہت بڑا حصہ تباہ کر دیا تھا اور اس پلانٹ کی حفاظت کرنے والے تمام اسپیس اسٹیشن اور اسپیس شپس تباہ کر دیئے تھے۔ اب وہاں صرف آگ کی شکل میں سرخ قیامت چھائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جس میں شاید ڈاکٹر ایکس بھی جل کر راکھ ہو چکا تھا۔

ڈاکٹر ایکس کا اسپیس ورلڈ تباہ کرنے کے بعد عمران نے ماسٹر

کمپیوٹر کے ذریعے ڈاکٹر ایکس کے ایم سیریز کے اسپیس اسٹیشن تک بھی رسائی حاصل کی جن کی تعداد بیس تھی۔ آر ٹی ایس نے ایم ٹو سمیت انیس اسپیس اسٹیشن تباہ کئے تھے لیکن انتہائی کوششوں کے باوجود ماسٹر کمپیوٹر ایم ون کا پتہ نہیں چلا سکا تھا۔ ایم ون کے بارے میں شاید سپریم کمپیوٹر اور ڈاکٹر ایکس نے آر ٹی ایس کے ماسٹر کمپیوٹر میں کوئی انفارمیشن فیڈ نہیں کی تھی۔

جب مسلسل سرچنگ کے بعد بھی عمران کو ایم ون کا پتہ نہ چل سکا تو اسے یقین ہو گیا کہ آر ٹی ایس کے ماسٹر کمپیوٹر کے پاس اس کی کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔ ایم ون تباہ ہونے سے بچ گیا تھا جس کا مطلب تھا کہ ڈاکٹر ایکس بھی ابھی زندہ ہے اور وہ ایم ون میں موجود ہے جو خلاء میں نجانے کہاں اور کس حصے میں موجود ہے۔

آر ٹی ایس ایک تو بہت بڑا اسپیس شپ تھا اور اس پر تباہ کن ہتھیار لگے ہوئے تھے اس لئے عمران اسے زمین پر نہیں لے جانا چاہتا تھا۔ اتنے بڑے اسپیس شپ کو وہ پاکیشیا میں کہیں چھپا کر نہیں رکھ سکتا تھا اور نہ ہی وہ اسے خلاء میں چھوڑ سکتا تھا کیونکہ ڈاکٹر ایکس ابھی زندہ تھا اور پھر زیرو لینڈ والے بھی اسپیس میں ہی کہیں موجود تھے۔ اگر آر ٹی ایس ان کے ہاتھ لگ جاتا تو صورتحال پھر وہیں آ جاتی جہاں پہلے تھی۔ ڈاکٹر ایکس کی طرح زیرو لینڈ والے بھی دنیا پر قبضہ کرنا چاہتے تھے اور دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے آر ٹی ایس جیسا ہتھیار ان کے لئے بے حد کارآمد ہو سکتا تھا۔

آر ٹی ایس میں ایک سے زائد روبوٹس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لانے اور لے جانے کے لئے بے شمار اسپیس شپس موجود تھے۔ عمران نے ان اسپیس شپس کو چیک کیا۔ ان میں سے ایک اسپیس شپ ریڈ اسپیس شپ جیسا تھا جو اندر سے کھلا تھا جس میں وہ سب آسانی سے سما سکتے تھے۔ اس اسپیس شپ کا کنٹرول سسٹم بھی ریڈ اسپیس شپ جیسا ہی تھا اس لئے عمران نے اپنے تمام ساتھیوں کو اس اسپیس شپ میں جانے کے لئے کہا اور پھر اس نے ماسٹر کمپیوٹر کی میموری میں آر ٹی ایس کو تباہ کرنے کی ہدایات دینی شروع کر دی۔ ماسٹر کمپیوٹر چونکہ انسانی ہدایات پر عمل کرتا تھا اس لئے اسے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا کہ کوئی آر ٹی ایس کو تباہ کرے یا نہ کرے۔ عمران نے آر ٹی ایس کو خلاء میں دور جا کر تباہ ہونے کا حکم دیا تھا اور پھر وہ بھی اس اسپیس شپ میں آ گیا جس میں اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے اسپیس شپ کا کنٹرول سنبھالا اور اسے لے کر آر ٹی ایس سے نکلتا چلا گیا۔

جیسے ہی اسپیس شپ آر ٹی ایس سے باہر نکلا اسی لمحے آر ٹی ایس مڑا اور خلاء کی وسعتوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اسپیس شپ کی ایک سکرین پر آر ٹی ایس کو دور جاتے دیکھ رہے تھے کہ اچانک آر ٹی ایس پر زور دار دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ آر ٹی ایس دھماکوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھرتا جا رہا تھا۔ خلاء میں ایک بار پھر آگ اور آگ کی سرخ روشنی پھیل گئی

تھی۔ کچھ ہی دیر میں آر ٹی ایس اور اس پر لگی ریڈ ٹارچ تباہ ہو گئی۔ اب خلاء میں آر ٹی ایس کے جلتے ہوئے ٹکڑے اُڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ آر ٹی ایس کو تباہ ہوتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر سکون آ گیا۔

ان سب نے ڈاکٹر ایکس کے اسپیس ورلڈ کو تباہ ہوتے دیکھا تھا اس لئے وہ خوش تھے کہ عمران نے نہ صرف ڈاکٹر ایکس کا اسپیس ورلڈ تباہ کر دیا ہے بلکہ جولیا بھی ان کے ساتھ تھی اور وہ آٹھ سائنس دان بھی ان کے ساتھ تھے جنہیں ڈاکٹر ایکس نے خاموشی سے اغوا کیا تھا اور دنیا میں ان کی موت کی جھوٹی خبریں پھیلا دی تھیں۔

آر ٹی ایس کے تباہ ہوتے ہی عمران نے اسپیس شپ کا رخ ارتھ کی طرف کر دیا اور اسپیس شپ نہایت تیزی سے دور نظر آنے والے زمین کے نیلے گولے کی طرف روانہ ہو گیا۔

”کیوں عمران صاحب۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے“۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”کون سا پروگرام“...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”مس جولیا سے شادی کرنے کا اور کون سا“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر بے شمار رنگ سے بکھر گئے۔

”نہ بھائی۔ میں باز آیا ایسی شادی سے جس کے شروع ہونے

سے پہلے ہی اتنے عذاب اور پریشانیاں بھگتنی پڑیں۔ یہ تو شکر ہے کہ ابھی میری شادی نہیں ہوئی تھی اور ہمیں خلاء میں اس قدر مصائب جھیلنے پڑے۔ اگر شادی ہو جاتی تو نجانے کیا ہوتا“۔ عمران نے کہا تو جولیا اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگی۔

”کیا مطلب ہے تمہارا۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں منحوس ہوں اور جو کچھ بھی ہوا تھا میری وجہ سے ہوا تھا“...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ نہیں نہیں میں نے تمہارا نام کب لیا ہے میں تو اپنی شادی کا کہہ رہا ہوں۔ جب بھی میں شادی کا پروگرام بناتا ہوں میرے ساتھ ساتھ تم سب کو بھی مصیبتیں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا ہے کہ نہ میں شادی کروں گا اور نہ ہی میری وجہ سے تم پر کوئی مصیبت آئے گی“...... عمران نے جولیا کو غصے میں آتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”شٹ اَپ۔ میں جانتی ہوں کہ تم یہ سب میرے لئے کہہ رہے ہو۔ ٹھیک ہے۔ میری ہی غلطی تھی کہ میں نے اماں بی کی وجہ سے تم سے شادی کرنے کی حامی بھر لی تھی لیکن اب کچھ بھی ہو جائے میں تم سے شادی نہیں کروں گی“...... جولیا نے غصے سے کہا۔

”ہاں۔ تمہیں ویسے بھی شادی کرنی ہی نہیں چاہئے کیونکہ تمہارا ایک بھائی ہسپتال میں پڑا ہوا ہے نجانے وہ بے چارہ اب کس کنڈیشن میں ہے۔ وہ موت کے بستر پر پڑا دم توڑتا رہے اور ہم

شادی کر کے ہنی مون مناتے پھریں یہ کہاں کا انصاف ہے“۔ عمران نے کہا اور تنویر کا خیال آتے ہی جولیا کا چہرہ بجھ سا گیا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہم نے تنویر کی بیماری کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تھی۔ ہمیں یہ سب نہیں کرنا چاہئے تھا“۔ جولیا نے دھیمے لہجے میں کہا۔

”اب دعا کرو کہ اس بے چارے کو ہوش آ گیا ہو۔ میں تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا ہوں کہ اگر اسے ہوش آ گیا ہو گا اور چیف نے اسے میری اور تمہاری نہ ہونے والی شادی کا احوال سنا دیا ہو گا تو اس بے چارے پر کیا بیتے گی۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ایک بار پھر کومے بلکہ فل سٹاپ پر پہنچ جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”نہیں ایسا نہیں ہو گا۔ تنویر بے حد سمجھدار انسان ہے۔ میں خود جا کر اسے سمجھاؤں گی۔ وہ میری مجبوری سمجھ لے گا۔ میں صرف اماں بی کی وجہ سے مجبور ہوئی تھی ورنہ میں شاید تم سے شادی کرنے کی حامی ہی نہ بھرتی“...... جولیا نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ کیونکہ وہ سب سمجھتے تھے کہ جولیا نے اماں بی کے ذریعے کس طرح عمران سے شادی کرنے کا اقرار کرایا تھا۔ انہوں نے جولیا کو سر سلطان والے واقعے کی تفصیل بتائی تو جولیا بھی سر سلطان کی سخت باتیں سن کر حیران رہ گئی۔

’’تو پھر چیف نے کیا جواب دیا تھا‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’چیف نے اس معاملے کو اس وقت تک مؤخر کر دیا ہے جب تک سر سلطان ہمارے معاہدوں سے شادی نہ کرنے کی شق نہیں ختم کرا لیتے یا ہار نہیں مان لیتے‘‘...... صفدر نے جواب دیا۔

’’سر سلطان ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہیں‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’سر سلطان ہار ماننے والے تو نہیں ہیں لیکن اس عمر میں انہیں تم سب کے لئے پارلیمنٹ اور سینٹ میں اپنا بل پاس کرانے کے لئے جس قدر جوتیاں چٹخانہ پڑیں گی وہ تم نہیں جانتے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’جو بھی ہے۔ سر سلطان ہر حال میں اپنا کام کر دکھائیں گے اور انہوں نے ایسا کر لیا تو ہمارے لئے اچھا ہو جائے گا‘‘۔ صدیقی نے کہا۔

’’کیا اچھا ہو جائے گا۔ کیا بل پاس ہوتے ہی تم شادی کر لو گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’نہیں۔ ہم آزادی سے آپ کی اور مس جولیا کی شادی کرا دیں گے‘‘...... صدیقی نے فوراً جواب دیا تو وہ سب ہنس پڑے۔

’’کیا تم چیف سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ نہیں کر سکتے۔ ایک تو انہیں ہماری کامیابی کی خبر مل جائے گی دوسرا انہیں یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ ہم واپس آ رہے ہیں اور تیسرا یہ کہ ہمیں تنویر کے بارے میں

بھی علم ہو جائے گا کہ اس کی کیا کنڈیشن ہے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’ہاں۔ یہ ہوئی نہ عقلمند بیویوں والی بات‘‘...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کے مخصوص ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور بار بار کال دینا شروع ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کا ایکسٹو سے رابطہ ہو گیا۔

’’ایکسٹو اٹنڈنگ۔ اوور‘‘...... ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور اس کی آواز سن کر ان سب کے چہروں پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

عمران نے چیف کو اپنے مشن کی کامیابی کی رپورٹس دینی شروع کر دی اور اس نے چیف کو یہ بھی بتا دیا کہ وہ جولیا کو بھی زیرو لینڈ کے ایجنٹوں سے آزاد کرا لانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ چیف نے ان کی کامیابی پر انہیں مبارکباد دی۔ چیف کی مبارکباد سن کر ان سب کے چہرے اور زیادہ کھل اٹھے تھے۔

’’چیف۔ تنویر کے بارے میں بتائیں اس کی اب طبیعت کیسی ہے۔ کچھ امپرومنٹ ہوئی اس میں۔ اوور‘‘...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

’’ہاں۔ تنویر اب بالکل ٹھیک ہے۔ وہ کومے سے نکل آیا ہے اور ڈاکٹر فاروقی کے کہنے کے مطابق وہ تیزی سے رو بہ صحت ہو رہا ہے۔ اگلے چند دنوں میں وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو جائے گا اور بہت جلد وہ تم سب کے ساتھ ہو گا۔

اوور“ ...... ایکسٹو نے جواب دیا اور تنویر کے روبہ صحت ہونے کا سن
کر ان سب کے چہرے گلاب کے پھول کی طرح کھلتے چلے گئے۔
چیف نے عمران سے مزید چند باتیں کیں اور پھر اس نے اوور
اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اس کا
چہرہ بجھا ہوا تھا اور وہ ڈرا ڈرا سا دکھائی دے رہا تھا۔

”کیا بات ہے۔ تم اس قدر ڈرے ہوئے کیوں لگ رہے
ہو“ ...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”چیف نے ایک خوفناک خبر جو سنا دی ہے۔ خبر اس قدر ڈراؤنی
ہے کہ ابھی سے ہی میری جان نکلی جا رہی ہے“ ...... عمران نے سہمے
ہوئے انداز میں کہا۔

”تمہاری اور چیف کی باتیں تو ہم نے بھی سنی ہیں اس میں تو
ایسی کوئی خبر نہیں ہے جس سے تمہاری جان نکل رہی ہے“ ...... جولیا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ کہ تنویر ٹھیک ہو گیا ہے اور اگلے چند دنوں میں وہ ہمارے
ساتھ ہو گا“ ...... عمران نے کہا۔

”یہ تو ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ تنویر ٹھیک ہو گیا ہے۔ اس
میں ڈرنے والی کون سی بات ہے“ ...... جولیا نے کہا۔

”اسے جب معلوم ہوا کہ اس کی بیماری کی آڑ میں تم سے میں
شادی کرنے چلا تھا تو اس نے تمہیں تو کچھ نہیں کہنا مگر وہ میرا کیا
حشر کرے گا یہ سوچ کر ہی میرا خون خشک ہو رہا ہے۔ اس لئے

میں سوچ رہا ہوں کہ تم سب مجھے یہیں چھوڑ کر ارتھ پر چلے جاؤ۔
تنویر سے بچنے کے لئے میں خلاء میں ہی رہ کر اپنی ساری زندگی
گزار لوں گا۔ مجھے نقصان پہنچانے کے لئے تنویر کم از کم خلاء میں تو
نہیں آئے گا“ ...... عمران نے کہا۔

”اس کی تم فکر نہ کرو۔ میں خود اس سے بات کر لوں گی۔ اماں
بی کے حوالے سے جب میں اس سے بات کروں گی تو وہ اس سلسلے
میں تم سے کوئی بات بھی نہیں کرے گا“ ...... جولیا نے کہا۔

”کک۔ کک۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی تم اسے سنبھال
لو گی“ ...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

”ہم بھی مس جولیا کے ساتھ ہیں عمران صاحب۔ ہم بھی تنویر کو
سنبھال لیں گے۔ آپ فکر نہ کریں“ ...... صفدر نے کہا۔

”پھر ٹھیک ہے۔ دیکھ لینا اگر تمہارے سنبھلنے پر بھی وہ نہ سنبھلا تو
میں فوراً خلاء میں بھاگ جاؤں گا وہ بھی جولیا کو ساتھ لے کر پھر ہم
دونوں خلاء میں ہی شادی کر لیں گے۔ یہاں جولیا زیرو لینڈ والوں
کو اپنا سسرال بنا لے گی اور میں ڈاکٹر ایکس کو اپنا سسرال سمجھ لوں
گا“ ...... عمران نے کہا تو ان سب کی ہنسی تیز ہو گئی۔

”اچھا یہ سب چھوڑیں۔ ہمارے ساتھ آٹھ معزز سائنس دان
موجود ہیں۔ ڈاکٹر جبران کا تعلق تو پاکیشیا سے ہے جبکہ باقی سات
سائنس دانوں کا تعلق مختلف ممالک سے ہے ان سب کا کیا کرنا
ہے“ ...... کیپٹن شکیل نے ان کے توجہ سائنس دانوں کی طرف کرتے

ہوئے کہا۔ اس نے عبرانی زبان میں بات کی تھی تاکہ کوئی سائنس دان اس کی بات نہ سمجھ سکے۔

''کرنا کیا ہے۔ یہ جن ممالک میں رہتے ہیں انہیں وہیں پہنچا دیا جائے گا۔ انہیں اپنے ملک میں رکھ کر ہم نے کیا ان کا اچار ڈالنا ہے اور وہ بھی کڑوے اور بوڑھے کریلوں کا اچار''...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور وہ سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔ ڈاکٹر جبران اور اس کے ساتھی حیرت بھری نظروں سے انہیں ہنستا دیکھ رہے تھے جیسے ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ سب کس بات پر ہنس رہے ہیں۔

ختم شد